

بہارِ نبویؐ و آثارِ ائمہؑ و بیروادِ اولادِ اہل بیتؑ



امجد الاحادیث

جلد اول
محدث و امام محمد باقر علیہ السلام

جلد اول

بہارِ نبوی
برادر

الکتاب
بیروت



زیچہ سٹر 140 بیچہ لاس

www.baitislamiclibrary.com

جلد اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

افتاد

صد الشریعہ بدر الطریقہ

حضرت مولانا محمد امجد علی امی

تالیف

مفتی محمد ابوالحسن قادری صاحب سراجی
(مرحومہ)



نئی سنٹرل سٹریٹ، نئی سیکل، ایم۔ ایم۔ بازار لاہور
فون: 042-7246006

شبیر برادرز



الحمد لله والصلوة والسلام على محمد وآله

جلد ہفتم میں ناسخ و غائب

امجد الاحادیث

حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی

مفتی محمد سعید الرحمن مدظلہ العالی

اول

600

دسمبر 2008

مک شیعہ چین

فیضی گرافکس

500/- روپے مکمل بیت

ہم کتاب

افادہ

تالیف

جلد

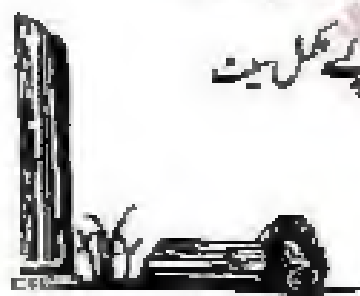
تعداد

بن اشاعت

ناشر

سرورس

قیمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

سوارِ اعظم کی ان عبقری ہستیوں کے نام:

- ☆ امام الاعظم، سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن حاتم تاجی
- ☆ شیخ النجاشی والانس، قدوة الاقطاب، غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی
- ☆ شہنشاہ ہندوستان، خواجہ خواجگان، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، بخاری، اجمیری۔
- ☆ خاتم الکابر، معدن برکات، فخر الاقطاب حضرت علامہ سید آل رسول میاں، برکاتی، مارہروی
- ☆ فقیہ اسلام، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری، برکاتی، بریلوی
- ☆ فقیہ اعظم، صدر الشریعہ، پدر الطریقہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی قادری رضوی، اعظمی
- ☆ مفتی اعظم علامہ شاہ ابوالبرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری، بریلوی
- ☆ شیخ الاسلام قدوة المشائخ، غوث زمان حضرت سید غلام غوث شہودی اصدقی، بہرائی
- ☆ استاذ العلماء، والدہ اعظم حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث سراج آبادی
- ☆ رئیس الانقیاء، ابوداؤد، مکتبہ معین حضرت علامہ مفتی بدر الدین احمد رضوی
- ☆ قلب زمان، حضرت جیسید معین الدین احمد اصدقی غوثی، چشتی، اعظمی

بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى مَضَاجِعُهُمْ وَنُورُهُمْ أَقْدَامُهُمْ

ابر رحمت ان کے مرتد پر گہری باری کرے
حشر تک شان کرے تازہ برداری کرے

خاک پاتے اولیائے کرام

محمد ابو الحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹ شعبان ۱۴۲۶ھ

فہرست

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۱۸۶	بہشت	۳	انتساب
۱۸۹	قیامت	۷	دعائے کلمات
۱۹۱	خوش کوثر	۸	کلمات تحسین
۱۹۵	اسباب و میزبان	۱۱	تقدیم
۱۹۸	بہشت	۲۴	تقریب
۲۰۳	دوزخ	۵۰	تقریب
۲۰۷	حیات انجیا	۵۲	کلمات مؤلف
۲۱۰	سماں اموات	۶۲	توحید کا بیان
۲۱۴	طہارت کا بیان	۷۱	احادیث توحید
۲۲۳	حکس کا بیان	۸۴	شرک کا بیان
۲۳۲	بانی کا بیان	۹۳	رسالت پر ایمان
۲۳۴	عظیم کا بیان	۹۷	تقدیر کا بیان
۲۳۹	موزوں پر سحر کا بیان	۱۰۴	خلوق اول
۲۴۱	حیض کا بیان	۱۰۶	سرکار اعظم کی بے مشیت
۲۴۷	استحاضہ کا بیان	۱۰۹	شفاعت
۲۴۹	نہاستوں کا بیان	۱۲۰	وسیلہ
۲۵۲	اشتبہ کا بیان	۱۶۰	اعتبارات
۲۵۸	نماز کا بیان	۱۳۵	خاتم النبیین
۲۷۴	نماز کے وقتوں کا بیان	۱۳۷	حاضر و ناظر
۲۷۹	اذان کا بیان	۱۴۳	افضالیت مصطفیٰ
۲۹۰	نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۵۰	علم غیب
۲۹۷	درود شریف پڑھنے کے فضائل	۱۷۲	غیر اللہ کو سجدہ
۳۰۱	نماز کے بعد ذکر و دعا	۱۷۴	دیدار الہی
۳۰۶	قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۱۸۱	مشر
۳۰۹	امامت کا بیان		
۳۱۵	جماعت کا بیان		
۳۳۰	نماز میں بے وضو ہونے کا بیان		

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۴۰۳	فضائل روز جمعہ	۳۳۱	نماز قاسد کرنے والی چیزوں کا بیان
۴۱۳	نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	۳۳۳	مکروہات کا بیان
۴۱۸	جمعہ کے دن نہانے خوشبو لگانے کا بیان	۳۴۴	احکام مسجد
۴۲۳	جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب	۳۵۹	وتر کا بیان
	اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	۳۶۵	منس و نوافل کا بیان
۴۲۷	عیدین کا بیان	۳۷۳	تحیۃ الوضوء
۴۳۰	گھبراہٹ کی نماز کا بیان	۳۷۳	نماز اشراق
۴۳۲	آنحضرتؐ کی حدیثیں	۳۷۴	نماز چاشت
۴۳۲	نماز استسقاء کا بیان	۳۷۶	نماز واپسی ستر
۴۳۹	نماز غریف کا بیان	۳۷۶	صلوۃ اللیل
۴۴۲	بیاری کا بیان	۳۸۳	نماز استسارہ
۴۴۸	عیادت کے فضائل	۳۸۵	صلوۃ النہا
۴۵۴	موت آنے کا بیان	۳۸۸	نماز حاجت
۴۵۶	دعائے ماثور و برائے نماز جنازہ	۳۹۰	نماز توبہ
۴۶۲	جنازہ کا بیان	۳۹۰	نماز ترویج
۴۶۲	دفن کے بعد تلقین کا بیان	۳۹۱	مسافر کا فرضوں کی جماعت پانا
۴۶۴	تہنیت کا بیان	۳۹۳	نقص نماز کا بیان
۴۶۷	کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۹۴	جمعہ سہو کا بیان
۴۶۸	زکوٰۃ کا بیان	۳۹۵	نماز مریض کا بیان
۴۸۱	ادب کی زکوٰۃ کا بیان	۳۹۶	جمعہ و عطلات کا بیان
۴۸۱	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۴۰۰	نماز مسافر کا بیان
۴۸۳	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان		

صفحہ	معاونین	صفحہ	معاونین
۶۱۰	مزد و نقد کی روایت اور اس کا موقف	۴۸۵	سوئے چاندی، مال تجارت کا بیان
۶۱۲	مسئلے کے اعمال	۴۸۷	کان اور دھیند
۶۱۸	قرآن	۴۸۷	زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ
۶۲۰	تمتع کا بیان	۴۸۹	مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے
۶۲۱	حرم اور ان کے کفار سے کا بیان	۴۹۴	صدقہ فطر کا بیان
۶۲۲	محصر کا بیان	۴۹۶	سوال کسے طلال ہے؟
۶۲۴	حج نوت ہونے کا بیان	۵۰۵	صدقات نفل کا بیان
۶۲۵	حج بدل کا بیان	۵۲۸	روزہ کا بیان
۶۲۷	ہجری کا بیان	۵۲۶	چاندی دیکھنے کا بیان
۶۲۱	فضائل حدیث طیبہ	۵۴۹	ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا
۶۲۹	حاضری سرکار اعظم حدیث طیبہ	۵۵۰	روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان
	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۵۵۲	روزہ کے مکروہات کا بیان
		۵۵۴	سحری اور افطار کا بیان
		۵۶۰	ان دنوں کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کا بیان
		۵۶۲	روزہ نفل کے فضائل
		۵۷۵	اعتکاف کا بیان
		۵۷۷	حج کا بیان
		۵۸۸	احرام کا بیان
		۵۹۲	داخلی حرم محترم
		۵۹۶	طواف و سعی
		۶۰۳	مسئلے کی روایت اور عرفہ کا موقف

﴿دعائے کلمات﴾

سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
بانی جامعہ امجدیہ رضویہ دکنیہ البانات الامجدیہ گھوسی، ممبؤ

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

طویل عمر سے میری یہ خواہش تھی کہ بہار شریعت میں فقہی ترتیب پر مذہب حنفی کی
تائید میں جو احادیث طیبہ درج کی گئی ہیں اصل کتب حدیث سے ان کی تجارت مع متن کے جمع
کردی جائیں تاکہ مذہب حنفی کی تائید و توثیق پر عوام کو بھی اعتماد حاصل ہو جائے۔

الحمد للہ کہ عزیز مکرم مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب، مدرس و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ
گھوسی، ممبؤ حال مدرس و مفتی دارالعلوم قادریہ غریب نواز لہڈی اسمتھ نے اس کام کو پایہ تکمیل
تک پہنچایا، جانفشانی اور محنت و دیانت کے ساتھ اصولی کتب سے متون احادیث اور ان کے
صفحات و ابواب کے حوالہ جات بھی نقل فرمائے مذہب حنفی پر اعتراض کرنے والوں کا دندان شکن
جواب ہو گیا۔

دل کی گہرائیوں سے میں مولانا موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ رب قدیر ان کے
کارنامے کو قبول فرما کر قوم مسلم کے لیے ینارہ علم و ہدایت بنائے اور موصوف کو دین کے اہم
ترین کاموں کی انجام دہی کی توفیق رفیع عطا فرمائے۔ واللہ المستعان وہ التوفیق

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

وارد حال

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لہڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

(کلمات تحسین)

مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد علیم الدین اصدق اعظمی مصباحی مدظلہ العالی
بانی و صدر المہرین دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و آلہ الفخیم

سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ والد ماجد قطب وقت حضرت پیر سید معین الدین احمد
اصدق غوثی چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمائش اور دیرینہ خواہش رہی کہ ناچیز بیش از بیش
خدمات دین انجام دے۔

اس لیے دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور سے فراغت کے بعد والدین اور اساتذہ کرام کی
دعائیں لے کر جادہ پیما اور تدریس و تحریر امامت و خطابت، ارشاد و ہدایت، تبلیغ و دعوت کے
ذریعہ مہی، ترجمانی، سوانحی لینڈ، ساؤتھ افریقہ میں اپنے مذہب و مسلک کی نشر و اشاعت، حفاظت
و سیانت کی بھرپور کوشش کی، میں نے دیکھا کہ افریقہ اور یورپی ممالک میں باضابطہ درس نظامی
کے سنی ادارے نہیں ہیں جب کہ ادارے ہی دینی خدمت کے مستحکم ذرائع اور قوم کی ترقی کے اہم
وسائل ہیں اس لیے میں نے فوری طور پر ایک سنی درس گاہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی اور
بہت ساری رکاوٹوں اور دقتوں کے باوجود اللہ کے کرم اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
عمایت، سرکار غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز، مشائخ سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے سنی
اسلامی ادارہ بنام "دارالعلوم قادریہ غریب نواز" ساؤتھ افریقہ کے شہر لیڈی اسمتھ کے اندر ایک
کرائے کے مکان میں قائم کر دیا۔ طالبان علوم اسلامیہ کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایسی کثرت
ہوئی کہ دارالعلوم کی اپنی مستقل عمارت کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ
وسلم کے کرم اور بزرگوں کے فیضان احباب کے امداد و تعاون سے ۲۰۰۰ء میں دارالعلوم کی اپنی

ایک نہایت عظیم، شانِ عمارت کھڑی ہوگی۔ سچ بچہ تعالیٰ دارالعلوم معیار کی تعلیم و تربیت، علیٰ انتظام والہصرہ کے ساتھ اپنے ہمہ شعبوں میں کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔ دنیائے اہل سنت کے لیے یقیناً یہ خبر مسرت بخش ہوگی کہ تقریباً تیرہ سو صفحات دو ضخیم جلدوں پر مشتمل زیرِ نظر کتاب "امجد الاحادیث" دارالعلوم قادریہ غریب نوار علی کے شعبہ نشر و اشاعت "حسن اعلیٰ پبلیکیشنز" سے منصفہ شہر دہلی آ رہی ہے۔ فقیر عظیم صدر الشریعہ مد مفتی شاہ محمد مجدد علی، عظیم قدس سرہ العزیز کی مشہور زمانہ فقہی کتاب "یہ رُشیت" جو فنی خواہش و عوام کے لیے یکساں ضرورت ہے اس میں بڑا بڑا اور درجہ ثام، احادیث کریمہ کے متن و روحانہ جات و تحقیقات کے مجموعے کا نام "امجد الاحادیث" ہے۔ امجد الاحادیث کی ترتیب عظیم اشان کارنامہ ہمارے دارالعلوم کے استاد و مفتی محبت گرامی حضرت مولانا مفتی محمد اویسن قادری مصباحی سے انجام دیا ہے۔ موصوف دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے نوجوان دانشمندی میں ایک تیاری شان کے حامل، حسنِ خلاق، علم و عمل، تقویٰ جیسی ہمہ صفات کے مالک، بافیض مدرس و دقیق نظر مفتی، سمرائیلر خطیب، مدلس و سپر قلم کے مالک، خوش فکر تاجر ہیں، آپ مسلک حق اہل سنت کی رواج و اشاعت میں مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ امجد الاحادیث کو ترتیب دے کر حضرت مفتی صاحب نے مذہب اہل سنت کی بڑی ضرورت کی تکمیل و رقوم مسلم پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔

ایں سعادت بذور بار و فیست

تان بخشند خدائے بخشندہ

مفتی صاحب کی ہمہ جہات شخصیت کے تعلق سے پہلے بہت کچھ لکھا تھا مگر ملاقات ہوئی تو اس سے کہیں زیادہ پایا، ہم ان کے ممنون ہیں کہ دینی خدمت کے لیے انہوں نے ہمارے ادارہ کا انتخاب فرمایا اور تشریف لائے۔ تعلیمی معیار بند کیا۔ سچ تک دارالعلوم کے شعبہ افتاء اور درس نظامی کی اہم کتابوں کی تعلیم کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

اور اس بات پر بھی ان کے شکر گزار ہیں کہ اپنی جمیل ہمدردانہ امجد الاحادیث کی اشاعت کے لیے دارالعلوم قادریہ غریب نوار کے شعبہ نشر و اشاعت حسن اعلیٰ پبلیکیشنز کو خدمتِ طاعت کی سعادت بخشی یقیناً امجد الاحادیث کی شاعت حسن اعلیٰ پبلیکیشنز کی

نشریات میں ایک وسیع اور اہم ضافہ ہے۔ بلکہ اس کی سب سے عظیم پیش کش ہے۔

ہم اور تمام رفقاء ادارہ تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم اپنے حبیب
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے و طفیل امجد الاحادیث کو مقبول و نافع انجام بخیر اور مفتی صاحب
کی اس خدمت جلیل کو قبول فرمائے ان کی عمر، علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے ان کا فیض عام
و تمام فرمائے۔ اور ان کی ذات ستودہ صحت سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو استفادہ کی توفیق
ارزاں فرمائے۔

آمین بجاہ البی الامی الامین علیہ التحیۃ والتسلیم و علی آلہ وصحبہ
و عترتہ و ازواجہ و اولیاء امتہ اجمعین

سید محمد عظیم الدین اصدق مصباحی اعظمی

۱۶ شعبان المکرم ۱۴۲۶ھ

تقدیم

از محدث جلیل حضرت علامہ افتخار احمد قادری مصباحی دام برکاتہم القدسیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ غریب نوار لہذا کی اسسٹنٹ، سرائے قریقہ

☆☆☆

صدر الشریعہ بدرالطریقہ قاضی القضاۃ علامہ امجد علی
المتوفی ۱۳۳۷ھ صاحب بہار شریعت قدس سرہ العزیز۔

اشیاءات وخصائص:

میرا امجد مجید کا پکا جس سے بہت کچھ جانتے ہیں

اسلام کی عظیم شخصیت مجدد اعظم علی حضرت قائد اہل سنت عبقری دین و ملت امام
محمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ جس شخصیت کی توثیق فرمادیں وہ ثقہ ہے، جسے محدث بتائیں وہ
محدث ہے اور جسے قاضی القضاۃ کا منصب عطا فرمائیں وہ یقیناً قاضی القضاۃ ہے۔ پورے ہندو
پاک و بنگلہ دیش کے لیے شرعی تقاضوں کے پیش نظر مجدد اسلام نے بریلی کی مبارک سرزمین پر
شرعی دارالقضاء قائم فرمایا۔ اور اس تاریخی دارالقضاء کا قاضی حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ
علامہ امجد علی قدس سرہ کو مقرر فرمایا۔ امام اہل سنت کو اپنے اس تربیت یافتہ پرکشت اعتماد و وثوق تھا۔
اس سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ قاضی شرع کی پہنچن عطا کرنے کے لیے حرم مقدس
مجلس اعلیٰ حضرت نے منعقد کی تھی۔ اس ایوان افروز روح پرور منظر کی تصویر کشی خدیفہ اعلیٰ
حضرت حضرت علامہ مدبر ہاں المسکت والدین اس طرح فرما رہے ہیں۔ ایک دن صبح قریب نو بجے
اعلیٰ حضرت مکان سے باہر تشریف لائے، تخت پر یک قایم بیٹھنے کا حکم فرمایا، ہم سب حیرت
زدہ تھے کہ حضور یہ اہتمام کس لیے فرما رہے ہیں پھر حضور امام اہل سنت یک کرسی پر تشریف
فرما ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”میں آج بریلی میں دارالقضاء شرعی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں“

اور انہیں اپنی طرف بلا کر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر قالین پر ابٹیں بٹھا کر فرمایا "میں آپ کو ہندوستان کے قاضی شرع مقرر کرتا ہوں"

مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شرع ہی کر سکتا ہے وہ قاضی شرع کا اختیار آپ کے ذمہ ہے، پھر دعا پڑھ کر کچھ کلمات فرمائے، جن کا اقرار حضرت صدر الشریعہ نے کیا، اس کے بعد حضور نے اس خادم پر بان کو ہلایا اور اپنے دست مبارک میں میرا داہنا ہاتھ لے کر اس مسند پر حضرت صدر الشریعہ کے متصل بٹھا کر مجھ سے فرمایا، میں نے تمہارے فتوے دیکھے، افتاء کے لیے تمہارے دماغ کو بہت مستعد پایا ہے، میں تمہیں مسند افتاء پر بٹھا کر دارالقضاء شرعی کے قاضی مقرر کرتا ہوں، اس کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لے کر میرے پہلو میں بٹھایا اور یہی کلمات جو مجھ سے فرمائے تھے ان سے فرما کر پھر ہم دوس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "دارالقضاء شرعی کے لیے قاضی شرع ہونا مجھ ہی کو اور آپ دونوں کو ان کی اعانت اور فتویٰ دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ آج سے تم دونوں ہندوستان کے دارالقضاء شرعی، مرکز بریلی میں مفتی شرع کی حیثیت سے مقرر کیے جاتے ہو ہم دونوں سے کچھ کلمات فرمائے اور ہم دونوں نے اس سعادت عظیم پر سرخیا رقم کیا اور انہیں کریم نے اعلیٰ حضرت کی قدم اڑی کی، اعلیٰ حضرت نے دست مبارک اٹھا کر بہت دیر تک دعا فرمائی۔ حضرت صدر الشریعہ نے دوسرے ہی دن قاضی شرع کی حیثیت سے پہلی نشست کی اور وراثت کے ایک معاملہ کا فیصلہ فرمایا (استقامت کا پورا مفتی عظیم نمبر ۳۳) صدیقی مكرم علامہ بدر القادری نے اس پوری مجلس کی تصویر کشی دو شعروں میں کرالی ہے۔

شرع کا قاضی امام العصر نے تجھ کو کیا

تیری ہے یہ شان و عظمت حضرت امجد علی

نوری دیر ہاں ہوئے تیرے مشیر اب قضا

زیب کر ہی عدالت حضرت امجد علی

(حیات اخوات ص ۵۱)

امام احمد رضا نے اپنے اس مایہ ناز علمی فرزند کو نہ صرف قاضی القضاۃ کے عظیم منصب

سے نواز بلکہ اس سے بھی بڑے اعزاز "صدر الشریعہ" کے تاریخی خطاب سے بھی بہرہ ور فرمایا۔
مولانا شہاب الدین رضوی رقمطراز ہیں۔ امام احمد رضا القاب و خطابات کے لیے باقاعدہ کوئی
تقریب منعقد نہیں فرماتے بلکہ مخصوص اشخاص کے درمیان کسی کو کسی خطاب سے نوازتے، آپ
نے مولانا امجد علی اعظمی کو "صدر الشریعہ" کا خطاب عطا فرمایا، یہ خطاب انگریزی تحفہ ہیانتہ علماء
کے "شمس العلماء" کی طرح نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں مولانا کے علمی تحریکی عکاس کرتا ہے

(صدر الشریعہ حیات و خدمات ص ۱۹۲)

امام احمد رضا کے کرم اندازش کا ایک اور حصہ صدر الشریعہ کی فقہی بصیرت اور بصیرت کی
شہادت ان الفاظ میں دے رہے ہیں۔

تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی میں سب سے زیادہ پایے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ
وہ مستغنا سناہ کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اخاذ ہے، طرز سے، انقیاد
ہو چکی ہے۔ (المعراج، ص ۱۲، ۱۳)

محمد داسلام نے حضرت صدر الشریعہ کو کسے کسے حلیل، لہر و عظیم الشان خطابات
اور بڑے بڑے کلمات سے نوازا اور کیسی عالی شان سندیں عطا فرمائیں، یقیناً رب تعالیٰ نے
صدر الشریعہ کو خدمات علم و فقہ و حدیث کے لیے منتخب فرمایا تھا اسی لیے آج دنیا کے بہت سے
حصوں میں ان کا علمی فیضان نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

"مَنْ يُوْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اَوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا" (سورۃ البقرة آیت ۲۶۹)

جسے علم دین و فقہ عطا کیا جاتا ہے۔ بہت سی بھلیاں عطا کر دی جاتی ہیں۔
یقیناً اس فقہ امت صدر الشریعہ کے ہاتھوں عام میں فیضان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر ہا ہے۔ زبان نبوت سے نکلا

"وَمَنْ يُوْدِ اللّٰهَ يُوْدِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ"

جس سے اللہ تعالیٰ عظیم بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی بصیرت اور تفقہ عطا فرماتا ہے۔
یاد رہے علم و فضل و فقہ کی رحمتیں درگتیں صدر الشریعہ کے ہاتھوں عالم کے چہرے میں بٹ
رئی ہیں تفقہ اور دینی بصیرت کی عظمتوں اور رفعتوں کے بیان سے قرآن و سنت بھرے پڑے

ہیں۔ امام الزکریاؑ مراقب امام اعظم ابوحنیفہ کی روایت کردہ ایک حدیث ملاحظہ ہو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا میں اپنے والد کے ساتھ حج کے لیے گیا جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو اس میں ایک بڑا حلقہ (علمی) دیکھا میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ کن کا حلقہ ہے؟

انہوں نے کہا صحابی رسول عبداللہ بن حارث بن جزلہ بیدی کا یہ حلقہ ہے میں اس حلقہ کی جانب بڑھا اور آپ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ لَقِيَ لِي دَيْسَ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هِمَّهُ وَرِزْقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"

(جامع السنی ص ۸۷ ج ۱)

جو اللہ کے دین میں تقف اور بصیرت حاصل کرتا ہے اللہ اس کے غم و فکر کی کفایت فرماتا ہے۔ اور وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی امام اعظم نے ذائرت کث بلا واسطہ صحابی رضی اللہ عنہ سے سماعت فرمایا ہے اس سے ایک طرف تقف کی عظمت و رفعت ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف امام اعظم ابوحنیفہ کا تابعی ہونا اور آپ کا صحابی سے سارا حدیث بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ مسند حدیث امام اعظم کی بیعت کے مکررین کے خلاف بک عنشیم حجت ہے۔ صدر الشریعہ کو اسی تقف اور علوم اسلامیہ میں عبقری ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ زبردست تبحر و توفیق کی نعمت لائق وال سے آراستہ تھے بلکہ وہ تقف کے درجہ امامت پر فائز تھے آپ سے پہلے بھی صدر الشریعہ گزر چکے ہیں اور انہوں نے بھی فقہ علمی یا دگار چھوڑی ہے۔ آپ میں بھی اسی میدان تقف میں علمی یا دگار چھوڑے کا عزم و ارادہ ہو اور پھر آپ نے مسائل شریعت اور احکام دین کی تدوین کا کام شروع فرمایا اور سالہا سال کی مساعی عنطیرہ اور جہود کبیرہ کے نتیجہ میں آپ کے ہاتھوں شریعت کی بہار عالم وجود میں آگئی اور رب تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی امانت جو صدر الشریعہ کے ذہن و دماغ میں تھی اسے امت تک بشکل بہار شریعت انہوں نے پہنچایا۔

بہار شریعت: صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان زیادہ تر ایسے علماء کی یم تیار کرنے کے لیے جو مذہب احناف کے فردغ و استحکام کے لیے زیادہ سے زیادہ متحرک اور فعال ثابت

ہو سکیں مصروف عمل تھے کیوں کہ حافظ ملت، مجاہد ملت، محدث اعظم پاکستان، امین شریعت،
 محسن العلماء، امام النحو وغیرہم جیسے علمائے اکابر کا بنانا یقیناً ایک تاریخی عمل تھا آپ کی زیادہ تر کیر
 اسی پر تھی مگر عوام میں کچھ بتاؤنی زیور (بہشتی زیور) رائج ہونے لگے تو صدر الشریعہ نے فیصلہ فرمایا
 کہ ایک ایسی کتاب کا محظر عام پر نہ ضروری ہے جو عوام و خواص و علماء و صحیح مسائل شریعت سے
 روشناس کرا سکے اور عاداتی زیوروں کی دل فریبی سے بچ سکے۔ اس مقصد عالی کی تکمیل کے لیے
 آپ نے بہار شریعت ستر جلدوں میں قلمبند فرمائی۔ یہ کتاب فقہ اسلامی حنفی کی ایک ایسی عظیم
 نائیٹلو پیڈیا جن کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ صدر الشریعہ نے اسی کتاب کی تکمیل کے بعد تھوڑے
 بالعمدہ کے طور پر فرمایا تھا اگر اورنگ زیب عالمگیر اس کتاب کو دیکھتے تو مجھے سونے سے قول
 دیتے۔ (حیات و خدمات ص ۱۷) اے صدر الشریعہ علیک رضوان اللہ آپ کے شاگرد کا شاگرد عرض
 کرتا ہے اگر دنیا کے کسی بادشاہ نے آپ کو سونے سے نہ تو لیا تو کیا ہو بادشاہ حقیقی آپ کو جنت کے
 سونے سے قول رہا ہے۔ دجیو کے سونے کی قیمت ہی کیا

لا کل شیء ماعلا اللہ باطل ۛ ۛ ۛ وکل نعیم لا معانہ دائل

اس میں زندگی بھر کے ضروری مسائل بڑی جامعیت کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ انسان کی
 پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ضروری احکام مکمل حلوں سے تحریر کیے گئے
 ہیں۔ پہلی جلد عقائد پر مشتمل ہے۔ اہل سنت کے عقائد اختصار اور بڑی جامعیت کے ساتھ بیان
 کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد کی سولہ جلدوں میں شریعت کا کون سا ضروری ایسا مسئلہ ہے جو
 بہولت اس کتاب میں نہ مل سکے۔ فقہ اسلامی کے ذخائر سے صرف منتخب بہ مسائل کو الگ کرنا
 حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی ٹیم کا کام تھا مگر صدر الشریعہ نے اسے تنہا انجام دے کر ثابت کر دیا
 کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآنی اسلوب کے مطابق بذات خود یک امت ہیں "ان
 ابراہیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا" (تھل ۸۷) تو مت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ایک
 امتی بھی سنت ابراہیمی کی جتنی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔ بہار شریعت ۱۹۱۵ء سے ۱۹۴۳ء کے
 عرصہ میں مکمل ہوئی اور ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے (حیات و خدمات ص ۵۶) فتاویٰ عالمگیری کو
 ترتیب دینے والے سینکڑوں علماء، شیخ کلام الدین، اس جماعت فقہاء کے صدر و ہیڈ تھے اور

سلفان وقت حضرت عالمگیری کفالت و مٹ ہوں پر یہ حضرت قادی کا کام کر رہے تھے، مگر
 قرباں جاسیے حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمۃ و رضوان کی عفری صلیتوں پر ملک جہاں دہلی پر کہ
 آپ نے تن تھا اس تنظیم کتاب کو مکمل فرمایا۔ جس کے لیے کسی طرف سے نہ فتوحات تھیں ورنہ
 مٹ ہر وقت۔ اس حیثیت سے بھی دیکھئے کہ عہد کے جنگلوں، زبان نے قادی عالمگیری کا کام کیا
 پھر بھی ہر مقام پر واضح مفتی۔ تو اس نہیں ملے۔ بہت سی جگہوں پر حکم کا اضطراب و رد ہوں کا
 تذبذب صاف نمایاں ہے۔ صرف ایک مثال چتر ہے۔ مدت رعت دو سال ہے یا ڈھائی
 سال، عالمگیری میں دونوں تو اس ہیں اور دونوں کو مفتی یہ قلمبند کیا گیا ہے جب کہ دونوں میں
 بہت بڑا فرق ہے۔ مد خطہ ہونٹاؤنی عالمگیری ص ۴۴۴ ج ۱۔ مگر صدر الشریعہ صرف ایک مفتی بقول
 ہی تحریر فرماتے ہیں پچہ و او سال تک اودھ پل پچاے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے
 والا لڑکا ہو یا لڑکی (ہر شریعت ص ۹ ج ۱) حق تو یہ ہے کہ اگر یہ کتاب دنیا کی انٹر نیشنل زبانوں انگلش
 یا عربی وغیرہ میں ہوتی تو اس کو احکام اسلام کے تنظیم انسائیکلو پیڈیا کا مقام ملتا، و موسوعۃ الفقہ
 الاسلامی جیسے الفاظ سے یاد کیا جاتا۔

اس کتاب میں کتنے عنوانات، کتنے احکام اور کتنی

آیات و احادیث ہیں اس کا اجمالی حاکم یہ ہے

تقدیر حکام و مسائل و ہر رو سوئے نوے (۹۹۹۳)

احادیث طیبہ دو ہزار و سو تیس (۲۲۳۰)

کلمات کریمہ تیس سو چھیانوے (۳۹۵)

عنوانات تین سو کیسی (۳۸)

(حیات اخوات ص ۷)

جو حاویہ طیبہ آیات کریمہ ص ۲۱ میں وہ ان کے علاوہ ہیں مثلاً باب عقائد میں
 ۳۰ آیات و تیس سو کے قریب احادیث طیبہ ان کے علاوہ ہیں۔ ابن عسقلانی نے صحیح بخاری
 سے مکررات نکال کر احادیث مستندہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تیس ۲۶۲۳ تحریر فرمایا ہے۔
 (نزہۃ القاری ص ۳۳۱ ج ۵) اور صحیح بخاری کے عنوان و مضامین آٹھ ہیں:

(۱) عقائد (۲) حکام (۳) مناقب (۴) اشراط الساعۃ (۵) فتن (۶) سیر
و مخاری (۷) آداب (۸) تفسیر۔ مناقب، سیر و مخاری و تفسیر بہار شریعت کے مستقل
عنوانات نہیں، اگر ضمن کوئی ایک دور و مدت آگئی تو آگئی، بہار شریعت کا اصل موضوع حکام ہیں،
اس تناظر میں دیکھا جائے تو بہار شریعت میں احادیث طیبہ کا تناسب صحیح بخاری سے زیادہ سے
یعنی مذکورہ آٹھ عنوانات پر بخاری میں چھبیس سو تیس ۶۶۳۰ احادیث ہیں تو ان سے کم عنوانات پر
بہار شریعت میں تقریباً اسی کے بقدر احادیث ہیں۔ بھی صدر الشریعہ کی عبقریت اور بالغ نظری
اسی پر ختم نہیں ہوئی بھی یہ کمال ہوتی ہے کہ یہ سب احادیث فقہ حنفی کی سہ سرت اور مؤید ہیں یعنی
صرف احادیث احناف کا اتنا بڑا ذخیرہ شاید کسی ایک کتاب میں کٹھال سکے، کیوں کہ موطا امام
محمد کا حال یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار سے زیادہ احادیث موطا امام مالک کی ہیں۔ ۱۸۰
احادیث صرف امام محمد رحمہ اللہ نے دوسرے طریق سے لیں گویا کہ یہ کتاب بھی فقہ حنفی سے
زیادہ فقہ حنفی کی نمائندگی کرتی ہے، ہر گئی، مطالعہ کی شرح معانی آثار تو اس میں بھی فقہ حنفی کی
سمایات کے علاوہ دیگر احادیث کثرت سے موجود ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو اونٹ کا گوشت
کھانے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ امام مطہاوی نے ۹ روایتیں ایسی خرینج کی ہیں جن سے ثابت
ہو کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ۲۴ روایتیں ایسی خرینج کی ہیں جن
سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا لیکن "نری" اور "بہار" یہ حدیث جاریں سرہ سے روایت کی
جس کا متن یہ ہے

امیرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یأکل من لحوم الابل

ولا یأکل من لحوم الغنم الخاوی فی بیان الآثار الطحاوی ص ۱۹۴ ج ۱

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے وضو کریں اور

غنم (بکریوں) بھیڑوں کے گوشت سے وضو کریں۔

سلسلہ احادیث ختم کرتے ہوئے امام مطہاوی نے فرمایا ہے،

ولقد فرق قوم بین لحوم الغنم ولحوم الابل وأوصوا فی اکل لحوم

الابل الوصاء ولم یوصوا فی اکل لحوم الغنم (بخاری ص ۹ ج ۱)

اخیر میں امام طحاوی نے حدیث جابر سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کرتا تھے جس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ (شرح معانی الآثار ص ۳۳) لیکن یہی کوئی حدیث تخریج نہ فرمائی جو نص ہوتی اس کے لیے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز ہو یا کسی طرح پکی ہوئی ہو یا کوئی بھی طہر چیر ہوا ان کے کھانے سے وضو نہیں جاتا۔ وہ حدیث ابن عباس ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الوضوء مما به خرج لا مما به حل“ (الحی ص ۹۷ جلد ۱)

وضو اس سے ہے جو نکلے اس سے نہیں جو جسم سان میں جائے۔

جسم میں داخل ہوئے والی اور کھائی جائے والی چیزیں ناقض وضو نہیں ہاں جسم سے خارج ہونے والی چیزیں (جوں و برابر وغیرہ) ناقض وضو ہیں۔ (استثناء واجب وغیرہ)

یہ فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا عمدہ ضابطہ ہے کہ کسی بھی طیب و طہر چیز کے کھانے سے وضو نہیں جاتا اور یہ حدیث کسی کی رائے نہیں بلکہ زبان نبوت سے نکلے ہوئے کلمات مہر کہ پیل انگلی حجاب احادیث جو ذہن و فکر کے اضطراب کو مکمل ختم کر دیا کریں۔ آپ بہار شریعت میں پائیے گا۔ فائدہ در المصنف علی الرحمة الرحمن۔ اس پہلو سے اگر آثار طحاوی اور بہار شریعت کا موازنہ کیا جائے تو ”بہار“ کا تفوق ”آثار“ پر ظاہر اور نمایاں ہے۔ فائدہ اٹھادیں جس سے ظاہر ہے کہ احادیث سب کا سب سے جامع مجموعہ بہار شریعت ہے دراب یہ امجدہ حدیث ہے۔

حند کرہ بابا گوشوں پر نظر زلنے سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بہار شریعت ایک طرف دس ہزار مسائل و احکام کی جامع ہے تو دوسری طرف حدیث عقائد کو شامل کر کے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار مجموعہ ہے گو یہ کہ یہ دو کتابیں ہیں ایک فقہ کی اور دوسری حدیث کی۔ یہ انکشاف بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ احادیث احکام کی تعداد بھی تقریباً تین ہزار بتائی جاتی ہے۔

علامہ حمید فرماتے ہیں:

”وهو مقدار ثلاثة آلاف على ما قالوا“ (نور الانوار ص ۷)

حکام کی احادیث کل تین ہزار ہیں جیسا کہ ۷۳۷ نے فرمایا ہے

ور ایک اور مقدم پر فرماتے ہیں۔ ”عسی ثلاثة آلاف“ (نور الانوار ص ۷۵)

اب قطعی اور یقینی طور پر یہ جاسکتا ہے کہ بہار شریعت میں احکام کی بیشتر احادیث درج ہیں یہ کتاب احادیث احکام کا عظیم ذخیرہ بنی ہیں بلکہ یقینی طور پر ایسی احادیث کا بیشتر وراکثر حصہ اس مجموعہ میں سمویا گیا ہے۔

عسی حلقوں کے لیے بڑی خوش کن بات ہے کہ بہار شریعت کی ان تمام احادیث کو ایک زنجیر اضافہ کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی حیثیت دی گئی ہے۔ اس خوبصورت مجموعہ کا نام مجدد احادیث (احادیث احکام) ہے۔ اس کتاب کے مولف محبت گرامی حضرت مولانا مفتی محمد باحسن مصباحی ہیں۔ کتاب کا جزء دوم بن عقائد پر مشتمل ہے فاضل مرتب نے اس حصہ آیات سن کی تعداد ۱۳۱ ہے۔ ان کے ترجموں کو بیٹے بڑی عمدہ ترتیب کے ساتھ کتاب کو زینت بخشی ہے اس پورے حصہ میں ۲۶۵ احادیث مہر کہ کی تخریج کی ہے اور ان کے سلیس ترجموں کے ساتھ کتاب کے آسان عظمت پر چار پانچ جگہ لگا دیے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اس حصہ کی احادیث کا استخراج وہی کر سکتا تھا جس کی نظر بہت وسیع ہو یقیناً اہل علم و فضل اس جزء کو اس تناظر میں دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اس کتاب کا ایک مسکور کن اسلوب طرز منظر ہو سیدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس موضوع کی مشہور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث تخریج کی اور اس کے بعد کی حدیث آپ خود پڑھیں۔

عن ابن مالک ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان اذا حفظوا
استغفني بالعباس بن عبد المطلب رضي الله عنه فقال : اللهم انا كذا نعوس
اليك بيها صلى الله عليه وسلم فنسفيها وانا نعوس اليك بهم بيها فاستقنا
فبقون . (صحیح البخاری ص ۳۷۷ باب ما قاله من كل كلام)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب مدینہ دے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تو یہ دعا فرماتے اسے اللہ! ہم دُک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے کہ بارش برسنا دہم پر بارش برسنا تھا، اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں تو ہم پر پانی بارانِ رحمت فرما چنانچہ اس کے بعد بارش ہوا کرتی تھی۔ (بخاری) اس حدیث میں دو باتیں بالکل واضح طور پر ثابت ہیں۔ (۱) ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور (۲) دوسرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ صحیح بخاری کی یہ حدیث دو ٹوک انداز میں ثابت کر رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو حق ہے ہی غیر نبی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ بھی حق ہے وروسیہ لینے والے میں کون؟ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو اس دم کی تیسرے نمبر کی شخصیت ہیں جن کا ارشاد بدلتا خود حجت ہے۔ جن کا علم امت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علم کے بعد سب سے زیادہ ہے جن کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے

لَو انْ عَلِمَ عَمْرٍ وَصَح لِي كَهَذِهِ وَوَصَحَ عِلْمُ احِبَاءِ لَارْضَ لِي كَهَذِهِ لَوْ جَعَلَ عَمْرٍ

عَمْرٌ بِعِلْمِهِمْ سِوَ عِلَاءِ اَسْلَاءِ ص ۵۲۰ ج ۲

اگر حضرت عمر کے علم کو زبردستی ایک پے میں اور دوسرے پے میں تمام روئے زمین والوں کے علم کو رکھا جائے تو فاروق اعظم لا پید بھی رہی پڑ جائے گا۔

جن کے بارے میں شارح صحیح اسلام نے فرمایا

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ لِمَسْكُوتِهَا وَعُضْوَا

عَلَيْهَا بِالْوِجْدَانِ (مسکوة ص ۳۰ یا سراج الترمذی راہی داؤد و ابن ماجہ)

اے لوگو! تم پر میرا طریقہ و سنت رہم ہے اس طرح میرے خلفاء راشدین کا طریقہ بھی تم پر لازم ہے۔ تم اس کو بڑی مضبوطی اور استحکام سے تھام لو۔ گویا فاروق اعظم نے دینہ کی حقانیت پر اپنی زبان سے جس فراموشی جس سے کسی کے لیے کوئی مفر نہیں۔ فاروق اعظم کے اس ارشاد کے مقابلہ میں کسی بھی انسان کی بات صفر ہو کر رہ جاتی ہے۔

لاحق بیت مقدس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے تلامذہ کے بعد یہودی پیشوا

حضرت کعبہ الحبار جو ابھی سلام کی خوشی میں آئے ہیں اسے فرمایا

هل لك ان تسير معي الي المدينة وروى قبره صلى الله عليه وسلم
ولم يمتع به يارته قال نعم (شرح المرقائي ج ۲ / ص ۱۸۳)

کیا تم میرے ساتھ مدینہ چلو گے و قبری صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرو گے اور فیض
لوگے انہوں نے جواب دیا ہاں میں چلوں گا
اس روایت نے دوستوں بالکل واضح کر دیئے۔

(۱) زیارت قبری صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مرغوب
اور پسندیدہ ہے کیوں کہ فاروق عظیم کعب حبار سے فرما رہے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلو
اور درگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دو۔

(۲) دوسرے مسئلہ وسیدہ کا ہے۔ روایت کے لحاظ "فتح یزید" سے ثابت ہوتا ہے کہ
یہ حاضری شیخ بخش ہے اس سے فیض لیا جائے اور حضور کو وسیلہ بنایا جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات عالی و سلمہ ہے۔ رفیق اعلیٰ سے مل جائے کے بعد بھی فاروق عظیم کے ان الفاظ
نے بہت سی کمرہوں کا سد باب کر دیا ہے۔ پیٹنگ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حق کو
حق اور باطل کو باطل کر دیا ہے۔ فیما بین فاروقی کا یہ ایک بے میرت افروز جلوہ ہے۔

فاضل مرتب عام ہائل حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن مصباحی یادگار حافظ ملت
طیہ الرحمۃ والرضوان اچلمتہ لائبریری مبارکپور سے جنوری ۱۹۹۵ء میں درجہ امتیاز سے فارغ
ہوئے جامعہ احمدیہ میں تدریس کا آغاز کیا۔ مارچ ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۵ء تک جامعہ مجددیہ گھوسی
بادشاہ صدر لشریعہ علیہ الرحمۃ میں تدریس و افتاء کے فرائض انجام دیئے اور اس وقت دارالعلوم
قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ سہ ماہیہ افریقہ میں مفتی ادارہ اور سینئر استاذ کی پوزیشن پر اپنے
فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اب تک سینکڑوں اہم فتاویٰ لکھ چکے ہیں۔ فتاویٰ بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد لکھتے ہیں
ان کے چند فتاویٰ رقم سطور کی نظروں سے گزر رہے ہیں جن میں نے وضوح طور پر ان کی باخ
نظری محسوس کی ہے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں (۱) انوار غماز (۲) تحلیلات حق (۳) طریقہ

نماز (۴) قریب سرور سعید السعید (۵) قریب سئل الامنیہ فی حل الذبح علیہا (۶) دیہات میں جمعہ اور ظہر یا جماعت (۷) بدعتیوں سے میل جول۔ ان تالیفات کے بعد سب آپ کے ہاتھوں میں امجد الاحادیث ہے۔ یہاں کی عظیم کاوش اور زندگی کا اہم کام ہے۔ اس کتاب کی ترتیب صحیح و استخراج، حادثہ آیات کے سلسلہ میں مولف نے کتنی جانکاہی اور دماغ سوزی سے کام لیا ہے۔ اس کا اندازہ ہی کر سکتا ہے جس نے کبھی یہ کاسہ کیا ہو۔ بہار شریعت میں مروی ۵۵ ہزار (۲۲۰۰) سے زیادہ احادیث اردو ترجمہ کی شکل میں تھیں، مولف نے ان ساری احادیث کے متن و عبارت کو اصل مأخذ و مصادر سے نکالا ہے۔ ان احادیث کی تلاش و بحث میں کتنی مساعی اور جہود عظیم مولف نے صرف کی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ تو کوئی محقق ہی کر سکتا ہے۔ مولف کی اس عظیم کاوش کو دیکھ کر اندر رہتا ہے کہ ان کے قلم سے امت مسلمہ کے لیے بہت کچھ صادر ہوگا۔ رب کائنات اپنے حبیب سلی اللہ علیہ وسلم کے صدق و طفیل میں ان کی یہ خدمت قبول فرمائے اور اس کی شروحات میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید سپہ دین کی خدمات کی توفیق بخشے۔

یہ نہ بصورت مکتبہ سنی احادیث شریعت دارالعلوم قاریہ قریب نوز کے شعبہ شروحات احسن معدنہ پبلیکیشن کے زیر اہتمام شاعت پر یہ ہورہا ہے۔ اس شعبہ نے سہ ماہی "المسکین" کے علاوہ قورنلے عرصہ میں متعدد اہم کتابیں (۱) سیرۃ المصطفیٰ (نگشت) (۲) حیاۃ الانبیاء (عربی) (۳) حیات انبیاء (اردو) (۴) حیاۃ انبیاء (نگشت) (۵) اسلامک پیچنگ (۶) مورل اینڈ انٹیکس وغیرہ شائع کر کے لڑیچ کی دنیا میں ربر دست پیش قدمی کی ہے ادارہ کے ہائی عالم با توفیق محبت گرامی حضرت مولانا سید محمد عظیم الدین امدق مصباحی تعلیمی شعبوں میں نہایت نمایاں تر قیاں دے رہے ہیں۔ اس وقت اس دارالعلوم میں چار بر اعظم، افریقہ، آسٹریلیا، ایشیا اور یورپ کے طلبہ زیر تعلیم ہیں، عربی زبان و ادب کے شعبہ میں بھی نمایاں انقلاب آیا ہے۔ یہاں کے طلبہ عربی زبانوں میں گفتگو کرنے لگے ہیں۔ اردو اور انگلش زبانوں کے ساتھ کمپیوٹر کورس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے دارہ کی لائبریری پورے ساؤتھ افریقہ کی سب سے بڑی اسلامی لائبریری بن چکی ہے ایشیا کے علاوہ ممالک عرب مصر وغیرہ سے مسلسل امہات

انکب کے ساتھ دیگر اہم کتابوں کی سہ ماہی سلسلہ عظیم جاری ہے۔ اس طرح لائبریری کی وسعت اور رفعت میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ شعبۂ افتاء کی فعالیت بھی بہت بڑھ چکی ہے۔ اس نے بالغ نظر مفتی حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری مصباحی بڑی سرعت سے فتاویٰ صادر کرتے ہیں تعلیم نسوں کی طرف بھی بہت جدوجہد پیش قدمی کی جانے لگی ہے۔ تاخرین اس کے لیے خاص دعا کریں کہ رب تعالیٰ جلد اس مقصد خیر میں کامیابی مرحمت فرمائے، آمین۔

تصنیفی و تحقیقی دنیا میں صحیح الاحناف کے کام کا آثار ہو چکا ہے، ہمارے نصاب تعلیم میں کوئی مستقل حنفی حدیث کی کتاب نہ تھی، رب تعالیٰ کی توفیق سے اس موضوع پر کام ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں وہ احادیث رکھی جا رہی ہیں جو مذہب حنفی کی رسالت یا مؤید روایات میں نشاء اللہ العزیز اپنے موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے یہ صحیح پورے عالم اسلام کے لیے نہایت وقیع اور گرانقدر، مستند اور مستند کتاب ہوگی۔ مگر اس سے پہلے اسی انداز کی اس امجدہ حدیث کے مطالعہ سے اپنی بصارت و بصیرت کو چل بخشنے اور مولف اور مؤسس اوارد اور بھی معاونین اور کلمیں کو دعائیں دیجئے۔

اللهم وفقنا جميعا لخدمات الاسلام والمسلمين و عبدك علي بن ابي طالب
لعلك الرشيد ررسلاتك، الحادثة في كل امة الارض والسموات
ذلك لتقدير وبالا حابة حدير بجاه بيك وحبيبك المصطفى صلى الله عليه
وسلم وآله واصحابه وسلم

افتخار احمد قادری

خادم دارالعلوم قادریہ غریب نواز

لیڈی اسٹریٹ، ساداتہا قریۃ

۱۸ جب ۱۳۲۶ھ

﴿تقریب﴾

رئیس فکر و قلم حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری دام ظلہ العالی
مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، اعظم گڑھ، یوپی

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی السہ

و صحبہ اجمعین لی یوم الدین ط

زیر نظر مجموعہ احادیث "امجد الاحادیث" ضمیمہ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدر اعظمیہ
فقہ اعظم حضرت علامہ شاہ محمد علی محدث گھوسوی علیہ رحمۃ وارضوان کی شہرہ آفاق تصنیف
بہار شریعت کی احادیث پر مشتمل ہے۔ بہار شریعت واقعی فقہ حنفی کا ایک ایسا انسائیکلو پیڈیا ہے
جو تقریباً نوے سال سے مسلمانان ہندوپاک و بنگلہ دیش و بھارت کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام
دے رہا ہے اور اب تو جب سے اردو زبان نے ترقی کی ہے، اردو دنیا کی تیسری بین الاقوامی زبان
کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، بہار شریعت کا فیضان عالمگیر ہو گیا ہے، آج کوئی بھی دارالافتا
بہار شریعت سے خالی نہیں، حنفی فقہ سے تعلق رکھنے والے جملہ مسلمانان عالم اس وقت بہار
شریعت سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں، بہت سی مساجد میں بہار شریعت کا درس ہو رہا ہے
اور کتنے دینی گھر نے بہار شریعت سے پُر بہار بنے ہوئے ہیں اس کے بعض حصے بہت سے
مدارس میں داخل نصاب بھی ہیں، یقیناً بہار شریعت فقہ حنفی کے مسائل منجھ رچیہ پر مشتمل ہے اور
فقہ حنفی کی قدیم مستند و معتد کتب کا پچھڑ بھی۔۔۔ بلاشبہ ردودہان میں ایسی فقہی کتاب نہیں
کھنسی گئی، فتاویٰ عالمگیری کو سیکڑوں علمائے کرام مرتب کیا مگر صدر الشریعہ اعظمی علیہ الرحمہ نے اس
کتاب کی کتاب جن تہا تصنیف فرما کر وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک امت مسلمہ اس کے
بار بار احسان سے سبک دوش نہیں ہو سکتی اور اہل علم و دانش صدیوں جس پر نظر کرتے رہیں گے۔

دوسرے لیاہم کی بہ نسبت زیادہ دشوار ہوتا ہے لیکن حضرت صدر الشریعہ کی ہمت و سہولت کو داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ کتاب کا کام جسے ایک پوری اکیڈمی مشکل سے انجام دے سکے آپ نے تجا کر ڈال۔

کتابوں پر حواشی لگانا تشریح کرنا اور تحقیق و تخریج کرنا آج کی علمی دین میں عام ہے اور ان کی افادیت بھی مسلم، حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی نادرد و نگار آصفیہؒ "بہار شریعت" بھی تحقیق و تخریج کی طالب تھی، فقہی عبارات کی تخریج کا کام پاکستان کے بعض ارباب علم و انجام دے رہے ہیں پانچ حصے تخریج کے ساتھ شائع بھی ہو گئے ہیں جن میں ایک حصے (حصہ سوم) کی تخریج کا کام حضرت فقید ملت مفتی ہدایت الدین احمد بھٹی علیہ الرحمہ نے انجام دیا ہے اس کی بھی قادری کتاب گمر بریلی شریف سے اشاعت ہو گئی ہے، اب ضرورت تھی کہ بہار شریعت کی حدیث کی تخریک کا کام ہوتا اور اس کے لیے کوئی مرد بجاہد دینی خدمات پیش کرنا چنانچہ ماضی نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی ے ہمت کی قدم آگے بڑھایا اور الحمد للہ کامیابی و کامرانی سے اس میدان کو سر کر رہا، مفتی صاحب موصوف نے نہ صرف احادیث کی تخریک کی بلکہ ان کی اصل عربی عبارات کو بھی شامل کتاب کر لیا، اس طرح یہ ایک مستقل حدیث کی کتاب مرتب ہو گئی، پہلے بہار شریعت کے ساتھ اس کو چھپنا تھا تا چیز قائم الحروف نے منظور دیا کہ اسے علیحدہ کتاب کی شکل میں چھپنا ہی زیادہ مفید ہے ورنہ بہار شریعت کی ضخامت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ پھر اس کی شاعت اور مطالعہ بھی گراں پڑے گا، موصوف نے میرے اس مشورے کو قبول کیا اور اس کی علیحدہ اشاعت کا انتظام بھی کر لیا، اس طرح حدیث نبوی کا یہ پیش بہانہ خیرہ آج ہدیہ ناظرین ہے، جو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان کی بارگاہ میں ایک بہترین خراج عقیدت بھی ہے یقیناً مصنف علیہ الرحمہ کی روح مقدس اپنی قبر میں ضرور جھوم رہی ہوگی۔

اس طرح کے علمی اور تحقیقی کاموں میں جو کدہ کاوش کرنی پڑتی ہے وہ کچھ دینی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے کبھی کوئی تحقیقی کام کیا ہو، اکثر احادیث تو ابواب کے تحت حدیث کی کتابوں میں مل جاتی ہیں مگر بہت سی حدیثیں مختلف عنوانات کی حامل ہوتی ہیں انہیں تلاش کرنا آسان کام

نہیں بلکہ بعض تو ادنیٰ مسابیت کی وجہ سے کسی باب میں داخل ہوتی ہیں جنہیں ڈھونڈ نکالنا اور
 دشوار ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مفتی صاحب ذیہ علمہ و فضلہ نے یہ مفت خواں بھی طے کر لیے ہیں دل
 لی گہرائیوں سے موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کی یہ عظیم و جلیل دینی خدمت اللہ تعالیٰ قبول
 فرمائے اور اس کا بہتر سے بہتر صدا شہیں، مشورہ دینے والوں اور معاونین و ناشرین کو عطا فرمائے
 آمین بجاہ جنیجک سید المرسلین علیہ وآلہ وسلمہ والصلوة والسلام۔

حدیث و سنت کا مقام و مرتبہ:

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب ذیل میں اختصار کے ساتھ حدیث و سنت کے مقام و
 مرتبہ اور اس کے درجہ استناد سے متعلق بھی ایک مضمون سپرد قسط اس کرنے کی سعادت حاصل
 کر رہا ہوں، امید کہ ناظرین اور اہل علم استفادے کے بعد دعاؤں سے یاد کریں گے۔

اسلام میں کتب اللہ یعنی قرآن حکیم کے بعد سب سے بڑا درجہ حدیث رسول کا ہے۔
 اسلامی حکام کا سب سے پہلے ثبوت قرآن سے ہوتا ہے پھر حدیث ہے، اور حدیث کی اہمیت
 اس بات سے مسلم ہے کہ بہت سی قرآنی آیات، حدیث ہی سے پنا مفہوم بتاتی ہیں حدیث
 رسول کی تفسیر کو سامنے نہ رکھا جائے تو کثیر آیات کے معانی کا سمجھنا ناممکن ہے، اور بعض کا نہایت
 دشوار، اس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قرآن کریم کے ساتھ احادیث رسول
 کے ضبط و تحریر کا بھی اہتمام کیا، اگرچہ اس کا اہتمام قرآن کی طرح تو نہ ہو سکا کہ قرآن کی حفاظت
 کے لیے اس کے ایک ایک حرف کا تحفظ ضروری تھا، ورنہ اس کے ہر حرف پر ایمان لانا بھی لازم
 کے درجے میں تھا اور ہے، جب کہ احادیث کا لفظ بہ لفظ حفظ ضروریات دین سے نہ تھا البتہ ان
 کے معانی کا حفظ ہی کافی تھا اگرچہ بعض صحابہ کرام نے الفاظ و حروف کا بھی اہتمام فرمایا جو ان کی
 اصیٰ ذاد تقویٰ پر مبنی ہے جیسے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم، اور ان احادیث میں جن کا تعلق ضروریات دین سے تھا یقیناً صحابہ کرام نے ان کے معانی
 و مناجیم کے تحفظ پر پورا زور دیا تا کہ اصل دین میں نقصان نہ واقع ہو جو ان کی ذمہ داری تھی اور
 اس میں کوتاہی ناممکن تھی کہ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے جس حد و تقویٰ سے نوازا اس کا تقاضا ہی

یہ تھا کہ وہ دین کی اہم اور ضروری باتوں کو پورے اہتمام سے محفوظ رکھتے رہتے جن کا تعلق فضائل و مستحبات اور سنن سے تھا۔ ان کا اہتمام بھی کیا مگر ضروریات دین کی حد تک نہیں، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مکان بنتا ہے تو اس میں بنیادیں، دیواریں اور چھت و صلی کا درجہ رکھتی ہیں اور ایک مکان بنانے یا بنوانے والا ان میں جو کچھ چکی لینا ہے وہ پاسٹر رنگ و ردغن اور آرائش و زیبائش میں نہیں لیتا، دین کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، اس لیے صحابہ کرام پر اس سلسلے میں سستی اور غفلت کا الزام لگانا سراسر جہالت یا صحابہ سے بعد و ت کی پیداوار ہے۔

اسد اہل یہ بات کہ صحابہ کرام نے تمام حدیث کیوں نہیں لکھیں تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اس زمانہ خیر القرون میں جس طرح عدست و تقویٰ میں صحابہ کامل تھے اسی طرح ضبط و قوت حفظ میں بھی بے مثال تھے اور یہ کچھ سی بہ ہی کی خصوصیت نہ تھی بلکہ اہل عرب یا عموم حافظے میں بہت قوی ہوا کرتے تھے پھر پشت کے نسب نامے و خوب زیورہ کرتے اور وقعات و شمار کی یادداشت میں بھی وہ ضرب لشل تھے، اور انہیں عرب میں جو ایساں لائے و سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربارت ایمان آئے ساتھ کی وراہی پر اس دیا سے اٹھے وہ محملہ کرام کے نقب سے یاد کیے گئے، نگاہ ہے کہ جب وہ درج ہایت میں حفظ نام کے مالک تھے تاو ایمان لانے کے بعد یقیناً یہ لیاات کے حفظ میں خاص ہنرمند رہا، جس کے مدد سے قے میں آج احادیث کا ذخیرہ ہمارے ہاتھوں میں ہیں، لہذا ان کو تحریری چنداں حاجت نہ تھی، پھر بھی بعض صحابہ کرام سے قرآن شریف سے علیحدہ احادیث کے مجموعے بھی تحریر کیے پھر بعد میں جب لوگوں کے حافظے میں وہ قوت نہ رہی جو صحابہ کرام کو حاصل تھی اور تنوع تابعیں کا دور بھی گزرنے لگا تو اہل علم نے احادیث کی کتابت کی طرف بھی بھرپور توجہ دی، لیکن جو لوگ کتابت علی کو اصل قرار دینے کے حق میں ہیں ان کو اپنی یہ غلط فہمی بھی دور کر لینی چاہئے کہ محض کتابت پر اعتماد کو اصل قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے کی عہد رسالت میں قرآن کریم کا تحفظ محض کتابت کے ذریعہ ہوا، عہد رسالت میں کیا صحابہ کرام حافظ قرآن نہ تھے؟ تھے اور کثیر تعداد میں، تنہا آج کے دور میں جب کہ قوت حافظہ بہت کمزور پڑ گئی ہے، پوری دنیا میں حفاظ قرآن کا ایک جاں بچا ہوا ہے محض شہروں اور قصبوں میں تو اس قدر حفاظ ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں باوجود کثیر مساجد کے ان کو

ترتیب کے سبب دیگر مقامات کی مساجد کو تلاش کرنا پڑتا ہے، کتنے حفاظ پھر بھی ترتیب پر جاننے سے محروم رہ جاتے ہیں، کتنے سامع کی حیثیت سے شریک ترتیب ہوتے ہیں، تو اس عہد برکت عہد میں جب کہ صحابہ کا لحاظ بہت قوی تھی کتنے حفاظ رہے ہوں گے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، پھر کتابت میں خطیبوں کا مکان زیادہ ہوتا ہے برخلاف حفظ کے کیوں کہ کوئی لفظ جب نسخہ جاتا ہے تو اس کو کئی طرح پڑھ سکتے ہیں اور یادداشت میں وہی لفظ صرف ایک ہی شکل سے محفوظ ہوتا ہے اس لیے اکثر کتابت کی اصلاح یادداشت و رتوبہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے، اس لیے ہمیشہ سے ہی کتابت و نسخہ دونوں ہی کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اور یہ نظام من جانب اللہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے دل میں اپنے دین کی حفاظت و حیثیت کے لیے دونوں ہی طریقوں کا اہتمام فرمایا اور خود پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی دونوں ہی طریقوں سے قرآن وحدیث کی حفاظت کا حکم دیا، اور فضائل بھی بیان فرمائے، اور جس حدیث میں فرمایا تھا کہ "انھو من قرأ القرآن کے بعد وہ چھوٹے لکھنے والے سے مراد یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ اس میں اور چھوٹا کرتا تھا۔" ورنہ بہت سی روایتیں سے ثابت ہے کہ محمد کریم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احادیث کے مجموعے تیار کیے اور مہر کار عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصانیف نہیں کرنا نہ ہی صحابہ کرام نے ان کو ارشاد و رسولین کریمین کریم کا یہ عمل خود بحت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعلق کتابت حدیث سے منع نہیں فرمایا اور یہ بھی کہا درست نہیں کہ صحابہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کیا، کیوں کہ اس کا تو صحابہ سے تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ ارشاد و رسول کی صریح حکم عدوی و خلاف ورزی کریں، وہ تو سرکار کے اشارہ و ابواب پر مریضی کے لیے تیار ہوا کرتے تھے۔

ایک بات اور قابل توجہ ہے کہ عہد رسالت میں مل عرب کا حفظ قوی تو تھی ہی، ساتھ ہی صحابہ کرام سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر علم و فرماں کی تعمیل اور سرکار کی ہر ہر ادا کو اپنانے میں اپنی زندگی کی مسراج تصور کیا کرتے تھے، اور یہ تجربے کی بات ہے کہ جب آدمی کسی علم یا عمل سے وابستہ رہتا ہے تو اس کو بھولنا نہیں اس کا عمل ہی حفظ کے قائم ہو جاتا ہے، اس طرح عمل سنتوں سے متعلق احادیث تو صحابہ کرام کو از خود اذہر ہو جایا کرتیں البتہ تفسیر قرآن اور فضائل

واقعات سے متعلق احادیث کے حفظ کی ضرورت تھی اس کے لیے ان کا قوت حافظہ بھی کافی تھا، اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد نے اور تمیز کا کام کر دیا "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" میری ایک بات بھی ہو تو اس کو دوسروں تک پہنچا دی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

صحابہ کرام اور تابعین عظام کی زندگی میں حفظ قرآن کے ساتھ حفظ حدیث کے پیشمار حیرت انگیز واقعات تاریخ کے صفحات پر نقش ہیں، کہ دنیا ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، ذیل میں صرف ایک واقعہ نقل کرتا ہوں اسے سنیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں مدینہ طیبہ میں سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزبانی کا سب سے پہلے شرف حاصل ہوا تھا، آپ نے ایک حدیث سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لی تھی لیکن ایک وقت یہ یاد آئی کہ انہیں اس حدیث کے الفاظ میں ذرا اشتباہ ہو گیا تھا، اس وقت ان کے عہدہ صحابہ میں صرف حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے جسہوں نے یہ حدیث سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی تھی، وہ ان دنوں مصر میں تھے تو حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے لیے روانہ ہوئے ق و دق مصر، ان در کھن مزوں کو طے کرتے ہوئے ایک ماہ بعد مصر پہنچے۔ انہیں حضرت عقبہ کی رہائش گاہ کا پتہ نہ تھا، اس لیے پہلے سلسلہ میں حضرت انصاری امیر مصر کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں پہنچتے ہی کہا میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر صحابی رسول کے پاس پہنچا دے چنانچہ آپ ان کے مکان پر پہنچے اور جب انہیں خبر ہوئی تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور فریادِ اشتیاق سے آپ کو گلے لگایا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی۔۔۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی سے متعلق جو حدیث آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے بس اسی کو پوچھنے آیا ہوں۔ عقبہ کہنے لگے۔

"سَبِّحْ دَسُوْنَ لِلّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ مَنْ سَبَّحَ مُوَحِّدًا

فِی الدُّنْیَا عَلٰی غَوْرَةٍ مَّغْرُوْرَةٍ اللّٰہُ یَوْمَ الْحِصْنَةِ"

"میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی قیامت کے

دن اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپا دے گا"

حضرت ابویوب نے اسے سن کر تصدیق کی اور فرمایا مجھے اس حدیث کا پہلے بھی علم تھا لیکن مجھے اس کے القاء میں وہم سا ہو گیا تھا اور میں نے گوارہ نہ کیا کہ بغیر تصدیق و تحقیق کے میں اسے لوگوں کو سناؤں۔ اس کے بعد فوراً اپنی سواری سے واپس ہو گئے اور کچادہ بھی نہیں کھولا۔

سبحن اللہ! کمال احتیاط کا کیا انوکھا نمونہ ہے کہ ایک حدیث میں ذرا سا وہم ہو گیا تو محض اس کے ازالے کے لیے تمام اسرطے کیا اور پھر حدیث سننے کے بعد اسی روز اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ واپس ہو گئے۔ (جامع بیان العلم، تصدیق ص ۹۳ ابن عبد البر، یعنی، فتح الباری بحوالہ ملت خیر ۱۱ نام ص ۱۳۶) اور پھر کہ شاہانہ ہری۔ مہدوی کتاب کھری دی۔

دیکھائی ایک رات حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے کہ آپ نے صرف ایک حدیث سننے کے لیے سواری خریدی اور اس پر سوار ہو کر شام کا سفر کیا جو ایک ماہ کا تھا، وہاں گئے حدیث کی اور واپس ہو گئے (جامع بیان العلم ص ۹۳) تاہی حضرت سعید بن مسیب تو ایک ایک حرف یا لفظ کے لیے سفر کرتے۔ (احمد)

صحابہ کرام رضاعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اس ستونِ فراوان کا ایک جبب تو سرکار اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی جی عقیدت و محبت تھی دوسرے یہ کہ انہوں نے قرآن حکم کو بغور پڑھا اور سمجھا، ان کے سامنے قرآن پاک کی وہ آیات تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اطاعتِ رسول کا حکم دیا ہے، اور اپنے محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلم کتاب و حکمت اور مہ کی قرار دیا ہے تو جو معلم ہوگا حری ہوگا اور بادل کی مطابقت ہوگا یقیناً اس کی ایک ایک بات حری جان اور اس کا ایک ایک قول جان ایمان ہوگا۔ ذر ذیل کی آیات نظر میں رکھیں اور ایمان تازہ کریں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ۔

(آل عمران ۳۶، ۳۷، ۳۸)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان پر دار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے
کافر۔ (کنز الایمان)

نہ کورد ہاں دونوں آیات سے پتہ چلا کہ بندے کو اللہ سے محبت ہو تو اس کو اللہ کے ساتھ
رسول اللہ کی اتباع و اطاعت بھی لازم ہے اور یہ کہ خدا و رسول کی اطاعت سے روگردانی کافروں
کا کام ہے، اور کافروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔

اور یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اتباع و اطاعت کا حکم دیا تو
قرآن میں فرمایا ہے مگر کہو ایا سے اپنے حبیب کی رہنمائی سے کیوں کہ دونوں آیتوں کا تغافل
”قل“ سے ہوتا ہے یعنی اے حبیب آپ فرما دو بخ

اطاعت و اتباع رسول سے متعلق آیات کثیر ہیں ذیل میں چند ور آیات ذکر کی جاتی
ہیں تاکہ مقام رسول اور اچھی طرح واضح ہو جائے اور اطاعت رسالہ کے فوائد بھی سامنے
آجائیں۔

(۳) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَاسْمُؤْ لِعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ (آل عمران ۳۲)

اور اللہ و رسول کے فرماں بردار رہو اس میں پرکھو کہ تم رحم کیسے چاہو۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا لِرُسُلِهِ وَ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ

(سجادہ ۴: ۵۹)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا و حکم، نور رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت دے ہیں۔
(کنز الایمان)

یعنی اللہ و رسول کی اطاعت مستقل ہے اور وہ ماسر کی طاعت اس شرط کے ساتھ کہ وہ
خدا و رسول کی خلاف ورزی کا حکم نہ کریں۔ اسی لیے ”وَأُولَى الْأَمْرِ“ سے پہلے اَطِيعُوا کا
اعادہ نہیں ہے۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے، لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، خالق کی
مافرمانی میں کسی مخلوق کی مرام برداری نہیں کی جاسکتی۔

(۵) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرِسُولَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا مَنَاصِبَ تَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَتَضُرُّوا

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال ۲۰۸)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑ نہیں کہ پھر بردہ کی کرو گے اور تمہاری مدھی ہوئی ہو جاتی رہے گی اور صبر کر دے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (ک)

(۶) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَذَابِي مَا تَحْمِلُ وَعَبِيَّتُمْ مَا خَلَقْتُمْ وَإِنْ تَطِيعُوا تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ (النور: ۶۴-۵۱)

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھ گیا۔ اور اگر رسول کی فرماں برداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ جس مکر صاف پہنچا دیتا۔ (ک)

یعنی رسول نے حکم کھلا حکم خداوندی تم تک پہنچا دیا اب تم پر ان کا ماننا ہے، اگر تم اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ گمراہی کے مرتکب رہو گے۔

(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

(سورہ محمد: ۴۷-۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال بطل نہ کرو۔ (ک)

(۸) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَذَابِي وَسْوَإِ الْبَلَاغِ

الْمُبِينِ ۝ (التغابن: ۶۵-۱۶)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ تمہارے رسول پر صرف صریح پہنچا دیتا ہے۔ (ک) یعنی تم کو بے غدر کی گنجائش نہیں رہی رسول نے تم پر حجت تمام کر دی۔

اب ذرا وہ چند آیات بھی ملاحظہ کریں جن میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے سابقین کو حکم دیا ہے کہ وہ خود دنیا والوں سے کہہ دیں کہ میری اطاعت کرو اور میرا حکم مانو۔

(۹) اَتَىٰ لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(الشعراء: ۲۶۰-۲۶۱-۱۰۸)

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیج ہوا امین ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(کنز الایمان)

(۱۱) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا (الشعراء ۲۱، ۲۲)

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (ک)

یہ دو رک سے قبل درجہ کی کئی آیتیں حضرت نوح علیہ السلام کا متعلق ہیں لیکن اس سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ جب انبیائے سابقین کا یہ مقام ہے کہ ان کی اطاعت ان کی امت پر واجب ہے تو جو سیدنا نبی اور خاتم النبیین ہے اس کی طاعت بدرجہ اولیٰ امت پر واجب ہوگی کیوں کہ نبیائے کرام سے خود اللہ عزوجل نے پیارے حبیب کی اطاعت و نصرت کا وعدہ دیا ہے جیسے آیت یشاقی سے ثابت ہے (حقن واذ احد الله ميثاقا للنبيين للهدى)

(آل عمران ۸۱، ۸۲)

قرآن پاک کے مطالعے سے یہ ایک نکتے کی بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت نوح اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام انبیائے سابقین سے اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر یہ کہلوایا ہے "اطیعوا" میری اطاعت کرو، لیکن سرکارِ دو عالم دروسوں عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ نہیں کہلوایا ہے کہ "میری اطاعت کرو" بلکہ رب عزوجل نے خود بار بار اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ "اطیعوا الله واطیعوا الرسول" حکم، نوا اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ اس صرف قرآن پاک میں ایک جگہ یہ ہے "فاتبعوا" میری پیروی کرو۔ (آل عمران ۳۳) لہذا رسول مطاع خود کہے کہ میرا حکم مانو اور رب عزوجل کہے کہ میرے رسول کا حکم مانو، دونوں میں جو باریک فرق ہے وہ اہل لہم پر مشبہ روشن ہے۔ لیکن اللہ اس سے ہمارے سرکارِ نبی ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ نبیوں و رسل پر عظمت و فضیلت کی طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ وہ اہل امت کو خود اپنی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں جو اپنی جگہ بالکل برحق ہے لیکن خدا نے عزوجل اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت کا اپنی طرف سے اعدن در حکم فرما رہا ہے جو آپ کی انفرادی مرتبہ پر داس ہے۔

اب ایک وہ آیت بھی مدِ غلط ہو جس میں رب نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے تاکہ کوئی ایسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں، خدا ہی کو پناہ مستیود دیتے ہیں تو پھر رسول کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے؟ لہذا اقرآن اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ

۳۔ حق ہی لفظ ہے، کیوں کہ رسول کی اطاعت کا ہمیں حکم جب اللہ ہی دے رہا ہے تو رسول کی اطاعت بھی حقیقۃً اللہ ہی کی اطاعت ہے اسی کا حکم ماننا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے

(۲) وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ

حَفِيفًا (النساء: ۸۰)

جس نے رسول کا حکم مانا ہے، اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیر (اطاعت رسول سے) تو ہم نے تمہیں ان کے پیچھے نہ بھیجا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کا حکم ماننا خدا ہی کا حکم ماننا ہے اور یہ شان تو سرور ہی انبیاء کریم کی ہے وہ اپنی امت میں مطاع ہوتے ہیں اور ان کی اطاعت کا حکم دینے والا رب عزوجل ہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے

(۱۳) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ الْمَلَأِ (۱۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی اطاعت یہ بھی ہے کہ اس کے رسول کی اطاعت کی جائے اور جو رسول کا مطاع ہے وہ حقیقۃً خدا ہی کا مطاع ہے۔ اس لیے رسول کی اطاعت سے سرتابی کی جگہ کسی حد پرست کے لیے متن ہی نہیں، بلکہ جو رسول کی اطاعت نہیں کرتا یہ رسول کی اطاعت کو ضروری نہیں قرار دیتا وہ خدا کی بھی اطاعت نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی سنت پر چلنا بھی خدا ہی کی فرمائش برداری کا حصہ ہے اور یہ کیوں نہ ہو کہ رسول تو وہی کہتے ہیں ہی کا حکم دیتے ہیں جو خدا کی طرف سے انہیں وحی ہوئی ہے، جیسا کہ ارشاد ہر کی تعالیٰ ہے

(۱۴) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رُخًى يُؤْتِي

(الہجم: ۴۰، ۴۱، ۴۲)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(کنزالایمان)

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ رسول کی حدیث بھی وحی الہی ہے جو مہر کار کی زبان

لیفٹ ترجمان سے صادر ہوتی ہے، لہذا وحی کی دو قسم قرار پائی اور وحی مقبولہ یا وحی ظاہر جس کو قرآن کہتے ہیں دوسری وحی غیر مقبولہ یا وحی خفی جس کو حدیث کہتے ہیں۔

(۱۶) وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَغَايِبَكُمْ عَنْهُ فَأَنْتَهُوا وَانْصُرُوا لِلَّهِ
شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر ۷۵۹)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا کرے، لے لو اور جو وہ غائب کر دے جس سے منع فرمائیں، اُڑ رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنز الایمان)

یعنی جس کا رسول حکم دیں سے غیب کر دے جس سے منع کریں رک جائے اس آیت میں امر رسول کی پیروی کا حکم ہے، وہ امر چاہے قرآن کے حوالے سے ہو یا خود رسول اپنی طرف نسبت کرتے ہوئے کچھ ارشاد فرمائیں، یوں ہی جس سے روک دیں اس سے رکنا بھی واجب ہے، اس سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کا بھی حکم ہے، اس آیت سے بھی فرماں رسول کی اطاعت کا حکم نمایاں ہے۔

ذیل کی آیت مدظلہ جس میں سنت و سیرت رسول کو نمونہ بنانے کی ہدایت ہے۔
(۱۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ
الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (المحزاب ۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ (کنز)

اس آیت میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی امت کے لیے بہتر ہے اور سنتوں کا حکم حدیث ہی سے ہوتا ہے لہذا احادیث کی حفاظت و اشاعت بھی امت پر لازم ہوئی اور ان کو مستند ماننا بھی ضروری ہو۔

(۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ط
الآيَةِ (الانفال ۲۴)

اے ایمان والو! اللہ و رسول کے پکارنے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی۔ (کنز)

اس آیت نے بتایا کہ رسول کی آواز پر لبیک کرنا ضروری ہے جو حکم دیں اور جب حکم دیں حتیٰ کہ امتی نماز میں ہو جب بھی رسول کی آواز پر حاضر ہو، اس سے حکم رسول کی ہیئت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور حکم رسول آج حدیث ہی سے ثابت ہو سکتا ہے، لہذا احادیث کا حجت ہونا ثابت ہوا۔

(۱۹) فَلَا وَرَنَكَ لَا يُبْسِنُونَ حَتَّى يُحْكُمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ عَرَبًا مَّا قَصَيْتَ وَيَنْتَوُوا تَسْلِيمًا (النساء ۶۵-۶۷)
ترجمہ: محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک پہنچے آؤں گے جھڑپوں میں تمہیں حکم نہ بنائیں پھر جو کچھ حکم فرما دو اپنے دونوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے باتیں نہ کریں۔ (ک)

یعنی جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم لوایں نہ آجائے تو تسلیم نہ کریں سو من نہیں رہ سکتے۔ اس سے ارشاد رسول کی اہمیت ثابت ہوئی، ورنہ حدیث رسول کا حجت ہونا بھی کہ رسول کا ایسا حکم بھی ہوگا ان کے اپنے ارشاد اور حکم سے ہی ہوگا۔

(۲۰) وَمَا كَانَ لِنُؤْمَانٍ وَلَا مَوَظِعٍ دَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ وَفَّى صَلَاتَهُ ۖ

(الاحزاب ۳۶-۳۷)

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار نہ رہے۔ اور جو حکم نہ دے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح حکم الہی ہوگا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں، اور اطاعت رسول کے بغیر کسی مومن کو چارہ ہی نہیں،

اب ان آیات کو ملاحظہ کریں جن میں اطاعت رسول کے فوائد و ثمرات دنیا و آخرت دونوں میں مرتب ہونے کا بیان ہے۔

(۲۱) وَلَوْ أَنَّهُمْ فَاَلَوْا سَمْعًا وَأَطَعُوا وَأَسْمَعُوا وَأَنْظَرُوا لَكُنْ عَجُوزًا نَّهُمْ وَأَقْوَمٌ لَا
وَلَكِنْ لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا (النساء: ۷۶)

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات میں درحضور ہم پر نظر فرمایا نہیں
تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا۔ لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب
تو یقین نہیں رکھتے مگر حضور اس (کفر)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سر پاب و
انقیاد بن جانا ورنہ ان کے ارشاد پر آمنا و صدق کرنا ہماری ہی بھلائی و کامیابی کا سبب ہے
اور نہ فرمانی سبب لعنت جیسا کہ اس بات کا آیت کے آخری حصے میں بیان موجود ہے

(۲۲، ۲۳) أَسْمَأْتَكُن قَوْلِي التَّوْبِصِ اذْ ذُنُوبًا إِلَى إِلَهِ وَرَسُولِهِ لِيُخْجَكُمْ مِنْهُمْ
أَنْ يَشْفُو لَوْ سَمِعُوا وَأَطَعُوا وَأُزْلِكَ هُمْ أَنْفُسُهُمْ وَمَنْ يَطْعِ إِلَهُ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ
اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْغَائِبُونَ (سورہ ۲۴: ۵۶)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے، جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بدے جائیں کہ
رسول میں فیصدہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ سر دیکھ پیچھے۔
اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا ورنہ سے آئے اور پرہیزگاری کرے تو
یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (کفر)

مذکورہ دونوں آیات نے بتایا کہ خدا اور اس کی اطاعت اور حیثیت و تقویٰ شعاری
کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی یہ دُعا خیرت کی بھلائی و کامیابی کا مستحق ہو جاتا ہے اور جو اطاعت سے
روگردانی کرتا ہے اس کا انجام بد ہے۔

(۲۴) فَإِنْ تَطَبَعُوا لِإِيَابِكُمْ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (الفتح: ۱۶)

پھر اگر تم (اللہ و رسول کا) فرماں مانو گے، اللہ تمہیں اچھی ثواب دے گا ورنہ اگر
(اطاعت سے) پھر چاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (کفر)

(۲۵) وَإِنْ تَطَبَعُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ لِيُخْجَكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ

رُحْمًا ۝ (العنکبوت: ۱۸۹، ۱۹۰)

اور اگر تم نہ در اس کے رسول کی فرماں برداری کر دو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے۔ (یعنی نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا) (کنز)

(۲۶) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (النساء: ۱۳۴)

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسولوں کا لہذا اسے باغوں میں لے جائے گا جس کے پچھلے سہریاں، امیشتان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔ (کنز)

اس آیت میں اصل کامیابی جنت میں ہمیشہ رہنے کو بتایا ہے اور یہ کہ یہ کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو مانے درں پر چلے۔

(۲۷) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَاسْرُسُلَہٗ وَلِیْکَ مَعَ الدِّیْنِ نَعْمَ اِنَّ اللَّهَ عَلِیْمٌ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَالشُّہَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسْبُ اَوْلَیْکَ رَحِیْمًا ۝ (النساء: ۷۹)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انہیں در صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (کنز)

(۲۸) وَیُطِیْعُوْنَ اللَّهَ وَرَسُولَہٗ اُولَیْکَ سَبَّرْ حَمْلُهُمْ اِنَّ اللَّهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (التوبہ: ۷۶، ۷۷)

اور اللہ در رسولوں کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر غمخیز اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ در اس کے رسول کی اطاعت کامیابی کا باعث ہے اسی طاعت ہی کے صدقے میں بندہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا مستحق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ان کے ارشادات پر عمل کرنا ہے اور ارشادات رسول ہی کا دوسرا نام حدیث ہے، پہلا حدیث حجت ہے اور دینی ضرورت بھی، اس کے بغیر دین کامل ہی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر رسول کی شان سے بیان کی ہے کہ وہ معصوم کتاب و حکمت ہیں اور کتاب تو قرآن ہے حکمت اس سے مستند مسئلہ اور اس

کی تفسیر یہ حدیث رسول کیوں کہ حدیث ہی قرآن کی تفسیر ہے، ذیل میں وہ آیات ملاحظہ کریں جن میں کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر ہے اور اس کی تعلیم کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

(۲۹) وَنَاوَأَبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ ۱۲۹، ۲)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا) اے رب ہمارے! اور بھیج ن میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت دے، اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے، بے شک تو ہی ہے غائب حکمت والا۔ (کنز الایمان)

حکمت کے بارے میں متعدد اقوال ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حکمت سے سنت مراد ہے، اور دیگر اقوال کا مرجع بھی حدیث رسول ہی ہوگی کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن کے بعد سنت کو جو کچھ حکام و سربراہ بتائے ہیں وہ سب تو رسول ہی ہیں اور تو رسول ہی کو حدیث بھی کہتے ہیں۔

مشہد آیات میں یہ بات آئی ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتاب و حکمت کی تعلیم فرماتے ہیں، اور بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کے ساتھ حکمت بھی نازل فرمائی جیسا کہ ذیل کی آیات میں فرمایا۔

(۳۰) وَإِذْ نُكِّرُوا يَعْصِيَتِ اللَّهُ عَالَمُكُمْ وَمَا نُزِّلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ لِيُعْطِيَكُمْ بِهِ ط (الانبیاء ۱۶۳)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھ دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ حکمت یعنی سنت بھی نازل فرمائی قرآن کو کلام الہی کہا جاتا ہے اور حکمت کو سنت رسول اس سے کہ کتاب و سنت دونوں کا حجت ہوا، سنت مسلمہ میں ہمیشہ سے مسلم رہا ہے کہ حال میں ایک فرقہ منکرین حدیث کا پیدا ہو چکے ہیں قرآن کہتا ہے، اس فرقے کو چکڑا لوی و بدویزی بھی کہتے ہیں، جس کے گمراہ اور

ہر دین ہونے پر امت کا اجماع ہے ان میں جو مطلق احادیث کا منکر ہے جن میں متواتر بھی آتی ہے اور وہ بھی جو ضروریات دین سے متعلق ہیں ان کو خارج از اسلام سمجھنا بھی ضروری ہے۔

ایسے گمراہ اور گمراہ گرا اگرچہ دنیا میں سچ ہے جیسے پھر رہے ہیں لیکن کل بردہ قیامت ان کی حسرت کا عجیب عام ہوگا۔ قرآن حکیم اس کا نقش یوں کھینچ رہا ہے۔

يَوْمَ نُقَلِّبُ وُجُوهُهُمْ لِمِى الدَّارِ يَمْوَلُونَ يَلْتَمِسُ اَطْعَمَنَا اللّٰهُ وَاعْلَمْنَا التَّرْسُوْلَا ۝

(الاحزاب ۳۳/۶۶)

جس دن ان کے منالٹ اسٹ کر آگ میں تلے جائیں گے، کہتے ہوں گے، ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا ورنہ سوں کا حکم مانا ہوتا۔ (کنز)

پھر حسرت ویس کے بارے یہ عذر کرتے ہوئے گویا ہوں گے،

(۳۲) وَفَالَوْ اَرٰتْ اَنَا اَطْعَمَا سَادَتَنَا وَشُكِّرَا مَا فَاصْنُوْنَا الشَّيْطَلَا

(۳۳) رَبَّنَا اِنْتُمْ هُمْ تَعْلَمُوْنَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعُتْمُ لَعْنَا كَبِيْرَا

(الاحزاب ۳۳/۷۸-۷۹)

اور کہیں گے ہمارے رب! ہم نے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا۔

ہمارے رب! انہیں آگ کا دوتا عذاب دے، دوران پر بڑی لعنت کر۔

(کنز الایمان)

مذکورہ بالا دو آیتیں اطاعت رسول کا نکار کر کے کفر والوں کے لیے درس عبرت ہے اگر ہمیں توبہ کر کے اپنے ایمان کو درست کر لیں تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت میں اسی حسرت و افسوس سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔

اطاعت کی ضد ہے معصیت یعنی نافرمانی، جیسے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے ویسے ہی معصیت یعنی نافرمانی سے بچنا بھی ضروری ہے، جیسے اطاعت کا انجام اچھا ہے ویسے ہی معصیت کا انجام برا، حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ مُرَّةٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ

وَسَمِعْتُمْ كُلَّ اُمَّةٍ يَدْعُونَ الْبَهْتَةَ اِلَّا مِنْ اِنْسِي فَبَيْنَ وَمِنْ اِنْسِي قُلْتُ مَنْ اطاعني دخل الجنة
ومن عصاني فقد ابنى . (رواه البخاري . مشکوٰۃ المصابيح ص ۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ عرصہ کیا گیا اور کس
سے انکار کیا؟ فرمایا جس نے میری فرماں برداری کی وہ جنت میں جائے گا، اور جس نے میری
نافرمانی کی تو اس سے واقعی انکار کیا۔ اس روایت کو امام بخاری نے نقل فرمایا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں ہے:

فَمَنْ اطاع محمداً فقد اطاع الله ومن عصي محمداً فقد عصي الله
وَمُحَمَّدٌ لَوْ قُبِلَ النَّاسُ . (رواه البخاري . مشکوٰۃ ص ۲۷)

تو جس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو اس نے خدائی اطاعت کی اور جس نے
سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی تو اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور حضرت محمد
عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گہمی حق و باطل کے درمیان لوگوں میں فرق بنانے والی
ہے۔ یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے سے آدمی مومن اور نہ ماننے سے کافر
ہوتا ہے، گو یہ سرکار کی ذات معیار حق ہے باب ہو سکتا ہے کوئی منکر اطاعت رسول ان احادیث کا
بھی انکار کر بیٹھے ہاں جو دے کہ یہ دونوں بخاری شریف کی صحیح حدیثیں ہیں تو اب قرآن کریم
میں اس مضمون کی آیتیں ملاحظہ کریں:

(۳۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاعْمَلُوا الصّٰلِحٰتِ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُوْا ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَمْسُكُوْا
بِآيٰتِنَا وَلَمْ يَكْنُزُوْا اِلٰهًا غَيْرَ اللّٰهِ تَجِدُوْنَهُمْ فِيْ كُلِّ صَلٰةٍ مُّخْلِطِيْنَ بَيْنَ اللّٰهِ وَآيٰتِنَا
وَالنَّاسِ ۝ (النساء ۴۶)

اس دن تم کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش انہیں مٹی میں
دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپ سکیں گے۔ (کسر لا ایمان)
یعنی کوئی جھوٹا عذر نہ کر سکیں گے۔

اس آیت میں کفر کے بعد خاص طور سے رسول کی نافرمانی کی بات کہی گئی ہے جس سے
معلوم ہو کہ کفر کے ساتھ ہی کی نافرمانی ہو تو کفر اور شریعت ہو جاتا ہے اور ایسوں کا عذاب بھی

بڑا عذاب جاتا ہے۔ یا معنی یہ ہیں کہ محض نبی کی نافرمانی یعنی انکارِ ن کے کفر کا سبب بن گیا اور پھر قیامت کے دن یہ لوگ بڑی حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہمیں زمین میں دبا دیا جاتا اور ہم عذاب سے بچ جاتے، حالانکہ اب وہ عذاب سے بچنے والے نہیں۔ اور فرماتا ہے عزوجل،

(۳۵) وَ اخْضَعْ جَبَا حُكِّ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(۳۶) لَئِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اُنْسِ بِرَبِّیْ مَا تَعْمَلُوْنَ (الشعراء: ۲۶، ۲۷، ۲۸)

اور اپنی رحمت کا بازو بچھو اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے

تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں۔

(کنز الایمان)

یہاں حکم نہ ماننے سے مراد یہی ہے کہ اطاعت کے منکر ہوں اور آپ کی باتوں کا انکار ہو۔ مگر اللہ نہ ہو تو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہو رہا ہے کہ آپ صاف صاف نہ مانے کہہ دیں میں تم سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یعنی قیامت کے دن تمہاری شفعہ امت نہیں کروں گا، تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔۔۔ اس آیت میں صاف عصوک کا کلمہ آیا ہے جس سے چہ چلا سرکارِ اقدس مایہر اسدِ مہمسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے حکام کو ماننا ایمان کے لیے ضروری ہے۔ نہ کہ ایک سخت فرمانِ رسول ہی کا منکر ہو اور حدیثِ رسول ہی کو نہ مانے اس کا سرکار سے تعلق ہو ہی نہیں سکتا اور جس سے سرکار کا تعلق نہ ہو وہ مسلمان بھی نہیں۔

اور فرماتا ہے عزوجل

(۳۷) وَمَنْ يُخْضِعِ اللّٰهُ وَرِسُوْلَهُ وَيَعِزُّ حُدُوْدَهُ يَدْخُلْهُ لَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهُ

هٰذَا الْبُقْعُ ۝ (النساء: ۸۱، ۸۲)

اور جو بندہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدود سے بڑھ جائے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا، جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خوراک کا عذاب ہے۔

(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے اللہ عزوجل:

(۳۸) وَمَنْ يُخْضِعِ اللّٰهُ وَرِسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ صِلًا مُّبِيْنًا ۝ (الاحزاب: ۲۶، ۲۷)

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (کنز)
 اور فرماتا ہے رب عز وجل۔

(۳۹) وَمَنْ يَعْصِ أَمْرًا وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا بَدَأَ

الحسن ۷۲ ۲۳)

اور جو خدا اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس
 میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ (کنز الایمان)

(۴۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَلَّيْتُمْ فَلَا تَسْأَلُوا بِأَلْوَانِكُمْ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ
 الرَّسُولِ تَسْأَلُوا بِالْأَلْوَانِ وَالنَّفْوَى الْآيَةُ الْمَجَادِدَةُ ۵۸

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورت کرو تو گنہ ور حد سے بڑھنے اور رسول کی
 نافرمانی کی مشورت نہ کرو، اور ننگی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو۔ (کنز الایمان)

اس مذکورہ آیت میں رسول کی نافرمانی کو کھلی گمراہی جہنم میں جاے کا جب قرار دیا گیا
 ہے اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرنے سے منع بھی کیا گیا ہے، اس کی بین دلیل ہے کہ
 فرمان رسول کا سہم میں بہت بڑا مقام ہے اور حدیث یقیناً حجت ہے اور رسول کے ارشادات
 سے روگردانی عذاب کا سبب، اور رسول کی نافرمانی سے بچنا واجب، لہذا جو لوگ صرف قرآن
 پاک کو کافی سمجھتے ہیں وہ غور کریں کہ قرآن پر چہ تو معصیت مند ہے پھر معصیت اور رسول کی
 ہے کیا معصیت رسول حدیث رسول سے منہ موڑنا نہیں ہے اور ضرور ہے۔ اور یہ بھی ثابت
 ہوا کہ جو منکرین حدیث ہیں اور اپنے کو اہل قرآن سمجھتے وہ خود قرآن کو بھی نہیں سمجھتے۔ کیوں کہ
 مذکورہ ساری آیتیں حدیث رسول کے مستند، قابل حجت ہونے پر صریح دلیل ہیں۔ چل جلا
 دے کی اللہ تعالیٰ عید دے وہ مجرب و مسلم۔

یہاں تک تو زیادہ تر بحث قرآنی آیات سے تھی تاکہ منکرین حدیث پر حجت قائم کی
 جاسکے، اب اب ایمان چند احادیث کریمہ بھی مد خط فرمائیں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہا میں نے سرکارِ دو عالم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَظَرَ اللَّهُ امْرَأً
سَمِعَ مِنْهَا ثَلَاثَةً كَفَا سَبْعَةً فَوُتَّ مُبْلَغُ أَرْعَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ ، (رواه الترمذی وابن
ماجہ ورواه الدارمی عن ابی الدرداء، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

اللہ اس مرد کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے کچھ نہ تو اس کو جیسا نہ تھا وہ یہ ہی
پہنچا دیا اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جن تک کچھ پہنچا جاتا ہے وہ سامع (یعنی سن کر پہنچا ہے
اے) سے زیادہ قوت کا لفظ و رسوخ ہو جھڑ جھڑا ہے“ (ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی بروایت ابوہریرہ)
تو اس پہنچانے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ وہ حدیث محفوظ ہو جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ کبھی
کبھی بلکہ بہت سیسا ہوتا ہے کہ بعد والا سو جھڑ جھڑا و قوت میں زیادہ ہوتا ہے تو اس سے مسائل کا
تنبہ کرتا ہے۔

(۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِدْ
لَدَارِثَ إِنْ تَضَحَّيْتَ وَتَمَسَّيْتَ وَتَبَسَّيْتَ فِي قَلْبِكَ غَضًا لَا خَيْرَ فَاَفْعَلْ ثُمَّ إِنْ يَا بَنِي وَذَلِكَ
مِنْ مَسْنَى وَمَنْ أَحَبَّ مَسْنَى فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَكُنْ مَعِي فِي الْجَنَّةِ ، رواه الترمذی
(مشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو
علامہ کر کے فرمایا۔ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے تو اس حال میں صبح و شام کر کہ تیرے
دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کر، اور یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت
کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔
اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا۔

(۳) حضرت انس ہی سے ایک طویل حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔

لَمَنْ رَغِبَ عَنِ مَسْنَى فَلَيْسَ مِنِّي مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ ص ۲۰)

تو جو میری سنت سے رد گردانی کرے۔ میری جماعت سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۴) عَنْ بِلَالٍ بْنِ الْحَارِثِ الْمُرِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ أَخْبَى شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ لَمْ يُبَيِّتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْقِطَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِلَدْعَةٍ صَلَاةً لَا يَرِصُافًا فَلَهُ
رِزْوَلَةٌ كَأَنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْإِلَهِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْدَارِهِمْ شَيْئًا
رواه الترمذی ورواه ابن ماجہ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابيه عن جده .

(مشکوٰۃ ص ۳۰)

جلال بن حارث حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہ، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے جس نے میری کوئی مردہ سنت کو زندہ کیا میرے بعد تو اس کو اپنے عمل کے ساتھ ہر
اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے خود اس کے جرم میں کچھ کمی نہ
آئے گی، اور جو کوئی گمراہی کی نئی بات (یعنی بدعت سیدہ) نکالے جس سے اللہ دوسوں راضی
نہیں تو اس کے اوپر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر چلنے والوں کے اوپر، اور ان کے گناہوں میں
سے اس جاری کرنے والے کے اوپر جانے سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

روایت کیا اس کو امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو اور کثیر نے
اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا۔

(۵) حضرت ابہر رضی اللہ عنہ، عت کر تے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا "مَنْ تَمَسَّكَ بِشَيْءٍ عِنْدَ فِسَادِ أُمِّي قَبْلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ" جو میری
سنت کو فساد امت کے وقت ختم سے پہلے کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔
(مشکوٰۃ ص ۳۰)

سنت سے متعلق انہیں چند احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اب چند وہ
احادیث بھی آخر میں سماعت کر لیں جن سے منکرین حدیث کا خاص طور سے رویہ ہوتا ہے، بلکہ ایسا
لگتا ہے یہ حدیثیں منکرین حدیث ہی کے لیے سرکار نے ارشاد فرمائی ہیں۔

(۶) عن مقداد بن معدی کروب قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم آلا إِلَهِي أَوْيَيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا يَرْشِكُ رَجُلٌ شَيْئًا عَمِي أَرِيكَهُ يَقُولُ
عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ قَمَا رَحَدْتُمْ فِيهِ مِنْ خِلَالٍ لَا يَجِلُّوهُ وَمَا وَخَلْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ

لَحْرُومَةُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ . الحديث

رواه ابو داؤد وروى الدارمی نحوه وکذا ابن ماجه إلى قوله کما حرم الله

(مشکوٰۃ ص ۲۹ باب الاعتصام)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن بھی دیکھ گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کا شل بھی، سن ہوا مگر یہ ایک پیٹ بھرا پنے راستہ تخت پر (نہایت سے) کتا پھرے گا کہ اے لوگو تمہارے اوپر صرف قرآن لازم ہے جو اس میں طہال ہے اسی کو صواب اور جو اس میں حرام ہے اس کو حرام ہا۔ (سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) حالانکہ بے شک جو رسول اللہ نے حرام کیا وہ ایسا ہی حرام ہے جیسا اللہ نے حرام کیا۔ (تفسیر)

اس حدیث میں صاف فقہوں میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کا حرام کر دینا وہی ہے جیسا اللہ نے حرام قرار دیا، تو رسول اللہ کا حرام کرنا یہی سنت ہے اور یہ حدیث سے ہی ثابت ہوگا کہ قرآن سے اور قرآن کے مثل سے یہی عادت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن کے ساتھ سنت بھی دی گئی اس کو وحی غفی بھی کہتے ہیں اور قرآن میں جگہ جگہ اسی کو حکمت سے یاد کیا گیا ہے۔

ثم عی ای رافع وصی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الہین احدکم متکینا علی آریکک بالیہ الامر من امری معا امرت بہ او نہیت عنہ فہو قول لا اقرئ ما وخذنا فی کتاب اللہ اتقاء . رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی و ابن ماج والبیہقی فی دلائل النبوة . (مشکوٰۃ ص ۲۹)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ پاؤں تم میں کسی کو کہ وہ اپنے آرام کے تحت پر ٹیک لگائے بیٹھ ہو اس کے پاس حدیث سے کوئی علم آئے جس کا میں نے حکم دیا یا منع کیا تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا، جو ہم نے کتاب اللہ (قرآن) میں پایا پس اسی کی پیروی کر لی۔ اس حدیث سے کو امام احمد و ابو داؤد

وترغی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ورنہ کئی نے دلائل النبوة میں۔

یہ دونوں حدیثیں خاص منکرین حدیث کے لیے بصورت پیشین گوئی ہیں، گویا سرکار اقدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ یک فرقہ ایسا آئے والا ہے جس کے بانی اس قسم کی باتیں کریں گے جو اوپر مذکور ہوئیں۔ آری مستحکم پر ہر احسان ہو کر اس گمراہ کن بات کے کہنے سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ آرام کی ورطہ کی زندگی گزارنے والے آرام طلب اور سہولت پسند لوگ ہوں گے کیوں کہ حدیث وفقہ کا علم ہی حاصل کرنا جہد و جدوجہد و درجہ کا کام ہے پھر حدیث وفقہ کی روشنی میں جو حکام صادر ہو رہے ہیں ان پر عمل کرنا بھی بہت آسان نہیں، اس لیے سہولت پسند کچھ لوگ اس قسم کا عقیدہ گڑھیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ چنانچہ حقیقت بھی یہی ہے کہ منکرین حدیث کے جتنے نمائندے ہیں وہ سب دنیا، دین و آخرت کے لیے مضریت زدہ دینی علوم سے روٹی، حلوں سے بالکل دور ہی نظر آتے ہیں اور ان کے زیادہ تر استدلال مستشرقین سے ملتے جلتے ہیں جو خاص اہل مغرب اور عدائے اسلام سے ہیں اور اہل مغرب کی خوش حالی و آرام صلی تو سب کی نگاہوں کے سامنے ہے کہ ہر کام میں آسانی پیدا کرنا اور بیش و عشرت کو فروغ دینے کے ساتھ فراہم کرنا ان کا خاص مشغلہ ہے۔

حضرت صدر شریعہ فقہ عظیم علامہ شاہ ابوالحسن محمد علی اعظمی رضوی قدس سرہ العزیز نے احمد نذ پوری زندگی حدیث وفقہ کی نہ پانی بھی خدمت کی اور تحریری بھی، جس کی مثال ان کے معاصرین میں پیش ہی نہیں کی جاسکتی، لہذا حضرت صدر شریعہ قدس سرہ اس بشارت حدیث کے مستحق ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تادمہ رکھے، جس نے حدیث سنی اور اس کو دوسروں تک پہنچایا، اور دوسری بشارت کہ جو فرائض یعنی گمراہی کے پھیلنے کے وقت حدیث پاک کا حیا کرے اور اس کی اشاعت میں سرگرم ہو اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا، کے بھی یقین مستحق ہیں، مورے کریم ان کی قبر کو نور و سرور سے بھر دے نہیں ان کی خدمات دینیہ کا بہتر سے بہتر اجر دے، ورنہ ان کے تادمہ کے تادمہ کو بھی حدیث وفقہ کی زیادہ سے زیادہ

خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کے شاگردگان و نسل کو بھی ۔۔۔۔ آئیں بجاہ حبیبک سید
اسرہین عبیدوالہ بالصلوات والسلام

محمد عبدالحمید نعیمی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ، سکو (پوپی)
۱ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ شنبہ ۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء

انتباہ: احادیث و سنت میں حوفرق ہے اس کی بحث میں جانا یہاں مقصود نہیں درجہ
سناد و حجت انہیں احادیث کو حاصل ہے جو فنی اعتبار سے قابل حجاج ہیں اس معنی میں حدیث و
سنت بھی کہہ سکتے ہیں یوں حدیث کی اصطلاحات و دیگر معنی مباحث کو بھی از راہ اختصار قصد
نہ کر دیا گیا ہے کہ علوم انسانی کو اس سے دلچسپی نہیں، ان کو نہ مباحث کا سمجھنا بھی آسان نہیں،
اور اہل علم و فن اصول حدیث سے وقف ہوتے ہیں ان کو یہاں مخاطب ہی نہیں کیا گیا ہے کہ اس
لمن پر روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اصل مقصود تو حدیث و سنت کی اہمیت بتانا اور منکرین
حدیث کے گمراہ کن استدلالات کا جائزہ دینا تھا وہ بجز ایک حد تک ہو گیا، مزید کی گنجائش باقی ہے
اور اس موضوع پر علمائے کرام کی تصانیف بھی ہیں تفصیل کے طالب حضرات ان کی طرف رجوع
کر سکتے ہیں مثلاً ضرورت حدیث از عدہ احمد سعید کاظمی عبیدار رحمہ سنت خیر الامام پیچہ کہم شاہ
ازہری۔ سنت کی آئینی حیثیت از سوانا بہر القادری مصباحی۔ (نعمانی قادری)

تقریظ جمیل

ادیب شہیر حضرت ^{فتح} احمد بستوی مصباحی دامت فیوضہم

استاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز الہندی اعظمہ، ساڈتھہ اترپردہ

قول حق قرآن ہے قول جیسر ہے حدیث
اہل دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور شریعت اسلامیہ کی مثابہ کل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور حول و معمرات ہیں۔ جنہیں دوسرے غفلوں میں 'حدیث' کہا جاتا ہے۔

اس بات پر عہد صحیح ہے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا جماع و تہذیب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی "احادیث" جو ہم تک پہنچ استاد کے ساتھ پہنچی ہیں وہ ہم مسلمانوں کے لیے حجت و دلیل اور شریعت اسلامیہ کے لیے ایسا ماخذ و مصدر ہیں جن سے مجتہدین شریعت کے احکام مستنبط کرتے ہیں۔

بل شہر حدیث و سنت نبویہ غنی صاحبہا مصلاۃ و تقسیم و انکس شریعہ کی اصولوں میں دوسری ہم اصل ہے نیز تشریح اسامی کے سے کتاب اللہ کے حد اس کا دوسرا مرتبہ ہے جس کی اتباع ایسی واجب ہے جیسی کہ کتابہ، لہذا گو یا کتاب اللہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں واجب العمل ہیں کیوں کہ دونوں ہی دین و شریعت کے بنیادی ستون ہیں۔

ما العلم الا کتاب اللہ او اثر

یسجلو بسورہ ہدایہ کل ملہ

(علم تو صرف قرآن و حدیث کا علم ہے جو اپنی ہدایت کے نور سے سارے شہات کا

ازالہ کرتا ہے)

"علم حدیث" قوانین اسلام کی بنیاد، جملہ فقہی روایتوں کی اساس، چھوٹے بڑے تمام

نی قانون کا تاخذ و مصدر، بلکہ تمام معاملات کا مرکز و محور ہے، شریعت کی چکی اسی کے گرد گھومتی ہے۔
 مسند و عظمت کے سوتے اور جٹھے اسی سے اٹتے ہیں، اسرونی کا قیام و وجود بھی اسی سے ہے۔
 مبارکبادیاں ہیں ان حضرات عالیہ اور نفوس قدسہ کے لیے جو علم حدیث کے طالب و
 لوٹاں ہو کر دیگر تمام اچھے علوم و فنون کے حامل و مالک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جس نے علم حدیث
 سے سیرابی نہیں حاصل کی، جو اس کے عزیزوں میں غوطہ زن نہ ہوا، پھر بھی احکام و مسائل شرعیہ کے
 بارے میں لب کشائی کرے تو وہ دین اسلام کے حق میں فیصلہ کرنے میں ظالم و سبب انصاف ہے۔
 اور حدیث پاک کو یہ بلند و بالا مقام، عالی شان، اور ممتاز و صف کمال نہ حاصل ہو جب
 نہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام و نشان ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں
 سب سے افضل و اعلیٰ ہیں، آپ کو رب العالمین جل جلالہ کی طرف سے جو مع الکرم اور مواعظ الحق
 عطا فرمایا گیا تو آپ کا کلام بھی اشرف و افضل با مع و اعلیٰ جیسا کہ مشہور بھی ہے "کلام
 الملک، ملک الکلام، کلام الامام، امام الکلام تو آپ کا کلام بھی دوسرے کلاموں سے بہت و بڑا
 و اچھا ہے۔ حتیٰ کہ کلام اللہ کے بعد ہی کا درجہ نہیں ہے۔ اگر کلام اللہ وحی مکتوبہ اور لوحی الاہل سے
 ممتاز ہے تو کلام ہوس وحی غیر مکتوبہ و لوحی الہی کے نام سے موسوم ہے اور احکام شرعیہ کے دلائل
 کا دوسرا ماخذ و مرجع بھی ہے۔

چنانچہ قرآن کے تمام علوم، بملہ عقائد اسلام و احکام شریعت، علم لغت و فقہ کے سبھی
 قواعد، سارے تشفی و عقلی علوم و فنون کا انحصار حضور علیہ السلام کے بیان فیض و جہان پر ہے۔
 اور اس علوم عقلیہ و تشفیہ کو جب تک اس ترانہ پر نہ تولا جائے، اس معیار پر نہ لکھا جائے، ان پر
 حواہ و انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ یہ نفسی اور عقلی علم حدیث شریف تمام تر علوم عقلیہ و تشفیہ کے
 حواہرات کو پرکھنے کے لیے ماہر جوہری اور اعلیٰ کسوٹی ہے۔

گویا کہ انسانی زندگی کے سارے ہی معاملات جو اس معیار و کسوٹی پر چرے اور کھرے
 ہوتے ہیں انہیں کا سند و کار خاتہ حیات میں جاری اور دائمی اوتھ ہو گا اور جو کھونے ہوں گے وہ سب
 و مردود، اور مٹا دیے، مٹا دیے ہوں گے۔ چنانچہ جس قول و فعل کی تصدیق حدیث و خبر رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ہوگی وہی قول و فعل شرف و قویست کے مستحق ہوں گے، اور جس کی تائید قرآن و حدیث

سے نہ ہو وہ بکواس و حرافات سمجھے جائیں گے۔ یہی حقیقت اور نل چپائی ہے۔

ہذا ”علم حدیث“ مینار کا رشد و ہدایت ہے جس نے اس کی پیروی کی رشد و ہدایت سے ہمکنار، خیر کثیر سے سرمشار، فلاح و بہبود کی تاجدار، صراطِ مستقیم کا شہسوار، دارالاسلام جنت کا حقدار ہوا۔ اور جس نے اس علم سے روگردان کی قعر مذست میں پڑا، چاہے ضلالت میں گرا، در سراسر نقصان و سران میں رہا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ چیزوں سے روکا اور منع فرمایا ہے تو کچھ چیزوں کے کرنے کا حکم بھی دیا ہے، ایک طرف اگر ڈرایا ہے تو دوسری طرف بشارت و خوشخبری بھی دی ہے، اشار و احوال بھی بیان فرمائے اور ن سب کی ہر بار یاد دہانی بھی فرمائی ہے۔

بے شک یہ علم جنی ”حدیث پاک“ مروی، اندر و خیر، حکایات و قصص و احکام و مسائل وغیرہ میں قرآن پاک ہی کی طرح ہلکے سب سے بھی زیادہ مفصل و مشروح ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اتباع و پیروی کو حدیث پاک سے مربوط رکھا، اور یہی پیروی یقیناً بلا شک و ریب دارین کی سعادتوں کا ذخیرہ اور اپنی و سرمدی زندگی کی اصل و حاصل ہے۔
تو علم در حقیقت کتاب و سنت ہی کا علم ہے، اور زندگی کے ہر موز پر بہتر عمل و ہی عمل کہہ گئے گا جو کتاب و سنت کے مطابق ہوگا۔ تم معلوم کرو میں اس علم کا مقام و مرتبہ ایسا ہی ہے جیسے ”سمان کے سیارگان میں سورج کا ہے۔ در یہ لند کا خاص فضل اکرم سے جسے چاہتا ہے یہ عطا فرما دیتا ہے۔“

حضرت امام محمد بن علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”فقہ کی نقدائیں ہیں جب تک کہ وہ علم حدیث کی بصیرت نہ رکھتا ہو“ آپ نے سچ فرمایا۔ کیوں کہ اگر کوئی گہرائی و گیرائی میں جائے تو بآسانی سمجھ لے گا کہ ہر علم کی ایک خاصیت ہوتی ہے جس کی مزاوت و ممد درست سے نفس انسانی کو (اچھی یا بری) ایک خاص کیفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اس علم حدیث کی قرآن و کتاب، تبلیغ و اشاعت، مشغولیت و مصروفیت، در مزاوت و ممد درست کی وجہ سے محدث و عالم حدیث اپنی مومنانہ رستوں، اور ایمان و قوتوں کی روحانی روشنی میں محسوس حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ رش کا مشاہدہ اور آپ کی

حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ کا مطالعہ کرتے ہوئے گویا مجلس رسوں میں حاضر ہو کر صحیحیت کا
 طے پیل بن جاتے ہیں کیوں کہ صحابیت و حقیقت بالمشاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حول
 سے نکلے ہوئے خبر ہوتے، اور آپ کی باتوں اور عبادتوں کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے اس سے
 توفیق و مستغیر ہونے سے محروم رہتے ہیں۔

دور زمانہ دور نزدیک اس علم حدیث کی مشق و پیکش اور عزاداری و اہتمام سے رکھنے والے
 اور کتب و شعور میں یہی محنت محسوس ہو جاتی ہے، نیز اس کے ذہن و خیال میں پکڑ جاتا ہے۔ اسی
 بات کی طرف کسی شاعر نے بڑے عمدہ اشارہ کیا ہے۔ اہل الحدیث ہم اہل السبی و ان لم
 یصحروا لیسہ امانہ صحابہ۔ یعنی محدث و عالم حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار
 اسی بات ہیں، بدلتے خود اگرچہ بن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت نہ پائی۔ مگر
 اس کی روشنی میں حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مار سے پٹی و پکڑتی رہی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ صحابہ حدیث (اللہ ان کی جماعت کو کثیر و ان کے درجات بلند
 فرمائے) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت و تعلق ہے اور اس خاص و صنف معرفت میں وہ
 یکتا اب مثال ہیں، کیوں کہ یہی وہ حضرات ہیں جن کی زبانوں پر ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صفات کریمہ اور احوال شریفہ کا ذکر پاک اور حسن کے قلوب و اذان میں ہمیشہ ہی پیارے محبوب
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ رہا اور ان کا رخ روشن رہا کرتا ہے۔ پس اس کے باطن کا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اعلیٰ باطن سے، نیز ان کے ظہر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن ظہر سے گہرا تعلق
 اور جلیں لگا کر رہتا ہے۔ اور وہ میرت و عزت اور اسوۂ حسنہ کے حسین پیکر نظر آتے ہیں، بعض
 اسلاف سے فرمایا کہ ”صحابہ حدیث کے لیے یہ بہت ہی بزرگ شرف و امتیاز ہے کہ ان کے امام
 و مقتدی خود امام الائمہ حضور رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

دیں کی بقا کے لیے احادیث کی نشر و اشاعت بے حد ضروری ہے، اس کا سیکھنا سکھانا
 باعث جبر و ثواب، موجب رست و برکت، ذریعہ سعادت و شفاعت اور وسیلہ نجات و دخول
 جنت ہے۔ حدیث کی اہمیت کے پیش نظر ہی صحابہ و تابعین اور علماء و اکابرین نے تحصیل و تحفیظ علم
 حدیث کے لیے اپنی زندگیوں وقف کر دیں، بے شمار مصائب و تکالیف برداشت کیں اور دور

وہ زکاسفر کیا کیوں کہ رحمت عام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لیے مژدہ یا مفرات ثبات ہوئے ارشاد فرمایا تھا نصر اللہ امر اسمع مقالی فحفظها وواھا وادھا یعنی اللہ کے دو گول کو سر بنز و شاپ رکھے جنہوں نے میری باتیں (حدیثیں) سنیں، اور یاد رکھ کر نہیں دوسرے تک پہنچا۔ (ارشاد السامی ج ۱ ص ۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسمع منک احادیث لا تحفظها، الا لا سکتہا؟ قال بلی! فاكتبوها قلت لی الغصب والوصاء قال نعم فاسی لا اقول فیہما الا حقا یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بہت ساری باتیں (حدیثیں) سنتے ہیں مگر سیں یا د نہیں رکھ پاتے، کیا ہم انہیں لکھ نہ یا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ انہیں ضرور لکھ لیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے عرض کیا کہ غصہ اخشی میں بھی؟ فرمایا ہاں یہاں کہ تین دووں موقعوں پر بھی میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔

صحیحہ کرم میں حدیثیں سننے یا رکھنے اور انہیں جمع کرنے کا یہ واجب جذبہ اشوق پیدا ہو گیا تھا کہ وہ جی جان سے حدیث سننے، یاد رکھنے جمع کرنے اور ان کی شروحات میں لگے رہتے، اس کے حفظ و ضبط کے لیے وہی تمام احتیاط فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عتے کے سیکڑوں حدیث لکھ کر جمع کیں ان کے مجموعہ کا نام "صندوقہ" تھا۔ اس طرح حضرت انس، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت عمر بن عبد بن جندب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے صحیفوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے، جس سے معلوم ہو کہ عبد رسالت ہی سے کتابت حدیث کا ذریعہ عمل جاری ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے حکام و مسائل لکھو کر لوگوں کو عنایت فرمایا نیز اکثر احادیث کا ایک صحیفہ مجموعہ لکھو کر خود ملک میں بھیجی۔ جس سے کتابت حدیث کی سند و نصیبت ثابت و جاگر ہوں ہے۔ (ریحہ لقاری ج ۱ ص ۱۳۲)

نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لہم ارحم خلفائی، قسا یا رسول اللہ! ومن خلفائک؟ قال الدین یاترون من بعدی یرون احادیثی وبعلموا لہا

اساس "اے نبی میرے خلفاء و جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے (سبحانہ) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ حضور نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث (اسنن) کو بیان کریں گے نیز لوگوں کو میری احادیث کا علم بھی دیں گے۔ (ابن ابی شیبہ بحوالہ معجم و معانی ص ۷۷)

اسی طرح علامہ حدیث کو اربعین کی سادات کی اور سنت کی پشادتوں سے سرفراز فرماتے ہیں انہوں نے عالم کے مالک و بحق رسولی بند عبد و سکر نے ارشاد فرمایا "مسوادی الی الی احسن حدیثا لنظام بہ سعة و نظم بہ بدعة فہو فی الجہ" جس (عالم دیں) نے میری امت تک کوئی ایک حدیث پکڑ لی تاکہ اس سے میری کوئی سنت قائم ہو یا کسی بدعت (خلاف شرع) مارا جائے بند ہو جائے تو وہ حاملہ دیں (دنیا میں رہتے ہوئے بھی) سنت میں ہے یعنی اس کے (قطع) اور یقینی سنت کی جنت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء بحوالہ معجم و معانی ص ۷۵)

مورخین میں احادیث کا اعتبار ہوتا تو امان اللہ چاہے اور ہم قرآن و صاحب قرآن کی دل دہائی ہدایت سے مسر محروم رہ جاتے نیز قرآن کی بعض آیتیں ہمارے لیے جیساں درمعر ہیں اور چاہیں۔ تو صحیح و تجیر و تشریح ہے۔ آپ ہی سوچیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو یہ قرآن ہے "تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ قرآن کیا ہے اور قرآن کے احکام کیا ہیں؟ قرآن کی تحسین و اس کے احکام کی تفصیل ہمیں صرف رہبان و بیان رسولی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتی ہے کہ حدیث کا فیضان ہے۔

جن رہباز مبارکبادیوں کے مستحق ہیں جن صاحبِ سر امری حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری صاحب کی صاحب (استاذ و مفتی دارالعلوم قادریہ عربیہ نواز الہدیٰ اسمتھ مساد تھمہ الفریقہ) جنہوں نے بڑی جانکامی اور محنت و جانفشانی سے درجنوں مطبوعات و مقالات کے علاوہ ایک وسیع اور گہرائی پر مشتمل حدیث "احمد الاحادیث" کے نام سے تیار کیا اور اس کا القلم و مسطورون "نہ فیئدو العسم بالکتابہ" کی عملی تفسیر دینا کے سامنے پیش کیا جو اپنی بعض لمعات کی بنا پر ممتاز و منفرد ہے۔

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمۃ و البرضوان کی مایہ ناز و شہکار

تصنیف ”بہار شریعت“ اردو زبان میں فقہ اسلامی (حنفی) کی عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جو ایک طرف کم و بیش دس ہزار حکام و مسائل کی جامع ہے تو دوسری طرف احادیث عقائد کو شامل کر کے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار دستہ مجموعہ ہے۔ گویا کہ بہار شریعت ایک وقت دو موضوع کی دو مستقل کتاب ہے۔ ایک فقہ کی اور دوسری احادیث کی۔

اسی بہار شریعت کی تمام احادیث کو ایک گراں قدر اضافے اور استخراج کے ساتھ فاضل گرامی محرم مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی نے ایک مستقل کتاب کی حیثیت دے دی ہے اسی خوب صورت مجموعہ کا نام ”مجموع احادیث“ ہے جو ہمارے دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ سہ ماہیہ افریقہ کے شعبہ نشر و اشاعت ”حسن العمل“ پبلیکیشن کی طرف سے منظر عام پر آ رہی ہے۔

یہ کتاب علمی حلقوں میں انشاء اللہ بہت پسند کی جائے گی اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے ساتھ دہ وظاہ، محققین و علماء سب کے لیے یکساں مفید ہو کر اسلامی لبریریوں کی زینت بنے۔

سرٹی تقی نے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل مولف کتاب مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی کو اس کا احراصلہ عطا فرمائے خصوصاً دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ سہ ماہیہ افریقہ کے بانی و قائم محبت گرامی حضرت مولانا سید محمد عظیم مدین صدق مصباحی اعظمی کو اپنے حفظ و امان میں رکھ کر مزید اعلیٰ دینی خدمات انجام دینے کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین بجا و مدد و یمن صلی اللہ علیہ وسلم۔

فتح احمد بستوی مصباحی

دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ سہ ماہیہ افریقہ

۱۷ شعبان ۱۴۳۶ھ

۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء

کلمات مولف

ح

بسم اللہ و حامداً و مصلیاً و مستمداً

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے خلیفہ اجل فقیہ اعظم علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ آسمان سعید کے اس روشن سورج کا نام ہے جو خاتم المجتہدین علامہ اعلیٰ احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کے ابدان عصمت سے میراب و آسورہ کام ہو کر فلک تارستان پر مہتری محدث بن کر طلوع ہو اور مجدد و سلام، نقیب اناسا علی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاں بارگاہ سے فقہ و فقا کی دولت سراں، یہ سے ایب بہرہ و ہوا کہ دنیا نے اسے فقیہ اعظم کا خطاب احزاب و ہدایہ صدر الشریعہ سے، یہ کی خود نام مجتہد ثلثین الفقہ مستقیمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدر الشریعہ پر اعتماد فرماتے ہوئے پورے اندوستان کا نہیں قاضی القضاۃ مقرر فرمایا ان کی نقیب وراثت، علی بخشی سے متعلق یوں ظہر ذیل فرمایا "فقہ میں اس کا نام بہت مند ہے نیز فرمایا "فقہ جس کا نام ہے، وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائے گا۔"

(الامام اعظم صاحب حدیث میں نے یہ لفظ)

یوں ہی تقویٰ طہارت، علم، عمل، عبادت و ریاضت، تدبیر، تحریر، تقریر، اخلاص، محنت، خوف خدا، عشق مصطفیٰ، صداقت، دیانت، پابندی، جدبہ حقایق و ابطال باطل، وغیرہ اصناف حمیدہ کے میکر جمیل۔ یعنی علم و عمل کے بے ساحل سمندر تھے جس کی بہرہ دل سے آسورہ کام ہونے والے حافظ ملت، مجاہد ملت، امین ملت، میر پیشہ ملی ست، محدث اعظم پاکستان، سید العلماء، شمس العلماء، سند العلماء، شیخ العلماء، خیرا ذکیاء، اقدار العلماء، سید المفسرین ہو کر ہمیں تاریخ پر روشن نقوش ہو گئے ہیں۔ شفیق جو پوری نے خوب کہا ہے۔

سلامی جا بجا ارتش و سما دیں

مہ و خورشید پیشانی جہکادیں

ترے خدام اے صدر شریعت

جہم چائیں لڑتے پر بجھادیں

اسی مہتری شخصیت کی شہرہ آفاق آئینہ "بہار شریعت" ہے جو فقہ حنفی کی عظیم

انسائیکلو پیڈیا اور ریفرنس ہے، زبان اردو میں مسدک، عظیم یوسفیہ، ان بن ثابت رحمہ اللہ
تعالیٰ عنہ کی بے مثال ترجمان و خلاصہ ہے، جس کی ثقاہت پر صدور کے لئے اسلام کا تعلق
واجب ہے۔ خود مجدد عظیم نقیب مسدک امام، عظیم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ کا منہ
بہر شریعت کا بعض حصہ مطالعہ فرما کر رقمطراز ہیں

یہ مبارک رسالہ "بہار شریعت" تصنیف لطیف خانی فی تہذیبی المجد، ایجاد و ابداع اسلم
والفکر استویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی منظمی ہاسد ہب
والشراب والسکری رزق اللہ تعالیٰ فی امدارین انسی مطالعہ کیا۔ ائمہ مسائل صحیح، جیسے حقیقہ،
مستقل پر مشتمل پایا۔ (بہار شریعت)

غرضیکہ یہ شریعت جہد خویوں سے راستہ ہے اگر، طرغاً ردیکھا جائے تو بہت سے
محسن اور گوشے آشکار ہوتے نظر آتے ہیں یہاں قابل، رد و توجہ و ہم خصوصیتیں ہیں
ول یہ ہے کہ اس میں نکتوں، و وحدیثوں کا رد و ترجمہ حوالوں کے ساتھ، کر ہے
جو مسائل عنوان کی سؤید و اسامات ہیں جن سے جہاں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ حنفی کے مسائل
و احکام قرآنی آیات سے مستخرج ہیں یا احادیث رسوں کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تائید
یافتہ ہیں۔ وہیں ان معاندوں اور تعصب پرستوں کے الزامات کا ٹیٹھ کل زمین یوں ہوتا نظر
آتا ہے جو خلاف فقہ حنفی پر بری ہے ہاکی کے ساتھ بد مذہبہ لگانے کی سعی ماروا کرتے ہوئے
کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اس کا عقدہ برائے نام ہے یا بالکل نہیں بلکہ قیاس و رائے ہی
اس کا خدا سرچشمہ ہے۔

دوم اس میں احکام و مسائل کے احاطہ کے ساتھ بطور حوالہ فقہ کی متداول کتابوں
کا ذکر ہے جن سے مسائل اخذ کیے گئے ہیں اس سے مصنف کی دیانت اور کتاب کی ثقاہت موثق
ہو جاتی ہے گویا بہار شریعت جہاں ہزار ہا مسائل و احکام کا سد بہار گزار ہے وہیں احادیث
و آیات کی برکتوں سے مالا مال اور سرشار ہے۔

عصر حاضر میں سرفہ علمی کی بڑی گرم ہزاری ہے با خصوص وہابی دیوبندی جو در حقیقت
فقہ وحدیث سے عاری ہیں وہ بہار شریعت میں داہج مسائل کو ن کی اصل عربی عبارات کتب فقہ
سے تخریج کر کے کتب فقہ و مسائل کے مصنف، فقہ کے خادم بننے جا رہے ہیں۔ کسی طرح بہت

سے فنکار قلم کار حسب ضرورت بہار شریعت سے احادیث نقل کر لیتے اور اس کا حوالہ مذمت کر
اصل کتب حدیث کا نام ذکر کر کے اپنے کو محقق، رائٹر، محدث یا ور کر رہے ہیں اس صورت پر
بہار شریعت کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بہار شریعت میں درج
احادیث اور مسائل ضائع اور زبان میں ہیں۔ اس لیے سستی شہرت کمانے والے رائٹروں، قلم
کاروں کو ذریعہ موقع میسر آ گیا ہے اس کے سد باب کے لیے بہت پہلے ضروری تھا کہ اس کی
بملاء احادیث ان کے مصادر سے اصل متون صفحات و ابواب کے ساتھ تخریج کر دی جائیں یوں
نہ دو مسائل کے ساتھ کتب فقہ سے ان کی اصل عربی جزئیات و عبارات کو ذکر کر دیا جاتا اس
سے خود کتاب بہار شریعت کا وزن بھی بڑھ جائے۔ اپنے مدد و مسک کی روشن تائید بھی ہوتی مگر
مقولہ ہے "الامور مرہونۃ بالوقائع"

اور اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے کہ صرف ہر کام کا ایک وقت ہے
بعض علمائے اہل سنت نے اس ضرورت کا احساس بھی کیا جیسے کہ معتز ذرائع سے
معلوم ہوا کہ بعض حضرات نے اس کی احادیث کی تخریج کا آغاز کیا اور چند حصوں کا کام کرنے
سے مدد کسی اور کام میں لگ گئے اور یہ نذر اتوا ہو کر رہ گیا۔
بعض حضرات نے اس کے بعض حصوں کے مسئلہ کی تخریج بھی کی تو صرف اصل کتب
سے منکحات و سلفہ کے ذکر پر اکتفا کیا جس کی وجہ سے ضرورت تخریج باقی رہی۔ اسی ضرورت کا
احسان کرتے ہوئے راقم السطور نے مدد و اس کے رسوں غزوہ جمل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
فصل، اکرم اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیض اعنائیت کے سہارے ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ
کو ۶ مہینہ یہ رضویہ گھنٹی منو، انڈیا کے اندر احادیث کریمہ کی تخریج کا آغاز کیا۔

چار سال کی مدت میں یہ کام اپنے جملہ محاسن کے ساتھ تکمیل کو پہنچ گیا۔ حالِ احمد
للہ علی دالک، حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ کی نسبت سے اس کا نام
"امجد لا حدیث" رکھا ہے چونکہ عنوان مسئلہ کے مطابق باضابطہ احادیث کا ذکر بہار شریعت
نے حصہ دوم سے ہے اس لیے اس میں بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ ہفتم تک ہر حصہ کی
احادیث حوالوں کے ساتھ درج کی گئی ہیں اور شروع میں عقائد و معمولات اہل سنت سے متعلق
۱۴۰ آیات کریمہ اور ۱۲۶۴ احادیث جلیلہ مع ترجمہ جو ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں فقیر ہے یہ کی

طرف سے اضافہ ہیں۔

امجد آرا حدیث کے اندر درج ذیل خوبیوں ہیں:

- ☆ عربی متن مع حرکات و سکنات۔
 - ☆ اصل، اخذ یا اس کے معون کسی در کتاب حدیث و فقہ سے حوالہ صفحات، ابواب، جلد کے بیان کے ساتھ۔
 - ☆ عربی حدیث کے بعد حضرت صدر الشریعہ کا معنی خیز اردو ترجمہ مع حوالہ۔
 - ☆ بہار شریعت علی کے موافق ترتیب۔
 - ☆ حسب ضرورت عنوان کی حاشیہ میں توضیح۔
 - ☆ حسب حاجت تفسیر
 - ☆ احادیث و آیات کی نمبرنگ۔
 - ☆ جمالی احادیث کا تفصیلی ذکر کے ساتھ ترجمہ۔
 - ☆ بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ ہستم تک کی تمام درج احادیث کی تخریج۔
 - ☆ ائمہ شیعہ عقائد و معمولات اہل سنت کے اثبات میں ۲۶۳ احادیث کا اضافہ جو ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔
 - ☆ عقائد و معمولات سے متعلق ۱۳۰ روایات کریمہ کا ذکر۔
 - ☆ ابواب فضل و کمال کی تقریظات سے تزئین۔
- امجد آرا حدیث کی تسوید و تصفیض میں جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے مختلف درجات کے متعدد طلبہ نے تعاون کیا خصوصی طور مولوی شاہد رضا، مولوی مقبول خاں، مولوی نعیم، مولوی وسیم احمد، مولوی عابد خاں، مولوی عظمت علی، مولوی سجاد خاں، مولوی حبیب اللہ، مولوی حبیب رضا، مولوی رضوان، مولوی عمران رضا و مولوی ظفر سلیم اللہ تعالیٰ عنہم آفات و ابلاء قابل ذکر ہیں۔
- اللہ تعالیٰ انہیں اور ان تمام طلبہ کے علم و فضل میں برکتیں دے جنہوں نے امجد آرا حدیث کی ترتیب میں کسی طرح بھی اعانت کی۔ اور حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، حضرت مولانا ربیع احمد مصباحی اساتذہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور حضرت مولانا سید ندیم ظفر صاحب، ستاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیدی اسمعہ مدظلہ افریقہ نے تصحیح و پرول ریڈنگ

کے اور بھائی، حسان کیا۔ ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں پھر مبلغ سدھم پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد عظیم الدین اصدق مصباحی اعظمی دامت برکاتہم القدیسیہ بانی، مہتمم، صدر لکھنؤ دارالعلوم قادریہ غریب نو زلیڈی اسمتھ، ساداتھ فریقہ کادل کی گہریوں کے ساتھ ممنون و رانے حق میں دعا گوں ہوں کہ مولائے کریم جل مجدہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں کو جسمانی، روحانی صحت و توانائی سے بہرہ ور رکھے، مراض جسمانی سے نجات کلی عطا فرمائے کہ انہوں نے اس ضخیم کتاب کو بڑی خشدہ پیشانی، کشرہ ظہری کے ساتھ قبول فرمایا اور اپنے دارالعلوم قادریہ غریب نو زلیڈی اسمتھ کے شعبہ نشر و اشاعت احسن اعلیٰ، ہلیکیشنز سے طباعت کا اہتمام فرمایا اور ساتھ ہی اپنے کلمات تحسین سے سر فرار فرما کر دروازہ کا بے مثال مظاہرہ فرمایا۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر نے نہ کرے، فرماؤں کی خدمات کا یہ میں ہر یہ شکر پیش نہ کریں جنہوں نے ہمارے اس عمل کی تحسین کی اپنے مفید مشوروں سے فو ز اپنے تاثرات اور کلمات تقدیم سے بہرہ ور فرمایا یعنی

(۱) استاذی کتریم سلطات الاساتذہ، ممتاز الخیر، محدث کبر عدہ ضیاء المصطفیٰ قادری

دامت برکاتہم العالیہ، بانی طیبہ اعلیٰ، معتمدہ معتمدہ رضویہ رضوی، مکتو

(۲) محدث جلیل حضرت علامہ افتخار احمد صاحب قادری اعظمی دم ظلہ اسان شیخ احمد بیٹ

دارالعلوم قادریہ غریب نو زلیڈی اسمتھ، ساداتھ فریقہ

(۳) مفکر اسلام حضرت عدہ عبدالمکین نعمانی قادری دم ظلہ اسان مہتمم دارالعلوم قادریہ

چریاکوٹ، اعظم گڑھ یوپی

(۴) صاحب فکر و قلم حضرت مولانا فتح احمد ستوی صاحب قادری دم مہمدہ متاڈ دارالعلوم قادریہ

غریب نو زلیڈی اسمتھ، ساداتھ فریقہ

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ورز فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے، عوام و خواص سب

کے لیے یکساں مفید بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وصحبہ و عترتہ وارواحہ اجمعین۔

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹ شعبان ۱۴۲۶ھ

﴿توحید کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۔ وَاللّٰهُمَّ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ ۱۶۳)
اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی بڑی رحمت والا
مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے۔

۲۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ مِمَّنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَرَاسِعُ کُرْسِیِّہٖ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ ج
وَلَا یَؤُودُهٗ حِفْظُہُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (البقرہ ۲۵۵)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا، اسے نہ
لوگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے
یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے
پچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سائے ہوئے ہیں
آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں اس کی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑا الٰہی والا۔

اور فرماتا ہے:

۳۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذَا اِلَہِ عِزِّ اَمْرٍ (۲۴)
اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں، آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔

اور فرماتا ہے

۱. هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(آل عمران ۶۱)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔ اس کے سوا کسی کی
عبادت نہیں عزت والاحکمت والا۔

اور فرماتا ہے

۵. إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَنَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

الحکیم۔ (آل عمران ۶۲)

یہی بے شک سچا بیان ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بیشک اللہ ہی غالب ہے
حکمت والا۔

اور فرماتا ہے

۶. اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَخْفَعَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

اللہ حسیباً۔ (النساء ۸۷)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن
جس میں کچھ شک نہیں، اور اللہ سب سے زیادہ کس کی بات سنی۔

اور فرماتا ہے:

۷. شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ الْعَرِيفُ الْحَكِيمُ۔ (آل عمران ۱۸)

اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتوں نے اور عالموں نے
انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۸. لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ وَمِنْ إِلَهٍ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ

يَنْهَوْا عَمَّا يَقُولُونَ لَوَلَّى السُّعُوطُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابُ الْيَوْمِ۔ (المائدة ۷۳)

وہ شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو نہیں مگر ایک

خدا، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور عذاب کا پھانسی لگے گا۔

اور فرماتا ہے

۹. قُلْ أَيْ خُشِيِّ أَكْثَرُ شَهَادَةِ قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأَشْهَدَنَّكُمْ بِهِ وَمَنْ يَنْتَهِجِ السُّبُكَ لِنَشْهَدُوهُ أَيْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أُخَرَى قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَأَنْتُمْ نَبَرَى شَمَّا تُشْرِكُونَ. (الانعام ۱۶)

تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی۔ تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں۔ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ذرا اذول اور جہد جن کو پہنچے تو کہ تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ تو ایک ہی معبود ہے، ورنہ میں ہزاروں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۱۰. ذَلِكَمُ اسَلَةُ رَبِّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ. (الانعام ۱۰۲)

یہ ہے اللہ تمہارا رب، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا، اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اور فرماتا ہے

۱۱. إِنِّي مَأْ أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ. (الانعام ۱۰۲)

اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

اور فرماتا ہے

۱۲: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ الْمَلِكِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا إِلَهِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُخَيِّ وَيُيَبِّثُ فَاِئْتُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيَّ إِلَهِي

يَوْمَ مَسَّيْنَا بِهِنَّ سُلَيْمَانَ وَتَبَوَّاهُ لَهْنَهُمْ فَهَمَلُوهُنَّ لَا عَمْرَآءَ (۱۵۸)

تم فرما دے لوگو! میں تم سب کی طرف سے نیکوکاروں ہوں کہ تم انہوں کو زمین کی
، وہاں ہی اسی کو ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی جلے اور بارے تو یہاں لڑتے اور اس کے
رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی خدائی
کرا کہ تم راہ پاؤ۔

اور فرماتا ہے

۱۴ اتَّخَذُوا آخْبَارَهُمْ وَرَضِبْنَهُمْ أَرْبَابًا مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنِ مَرْيَمَ وَمَا

امْرُؤٌ إِلَّا لِبَعْضِنَا لَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبة ۳۱)

انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا، اور مسیح بن مریم کو، اور انہیں
علم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے

۱۵ إِنْ تَنْتَهِبُوا أَمْوَالَهُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَسَوْفَ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَشَدِيدٍ

بَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (ہود ۲۵)

وہاں سے لوگو! اگر وہ ہماری اس بات کا جو بے اللہ ہے، کیس تو سمجھو کہ وہ اللہ کے علم سے
بے تر ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچ معبود نہیں تو کیا اب تم، نہ گے۔

اور فرماتا ہے

۱۶ هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا اللَّهُ وَاحِدٌ وَلِيُنْذِرَ

أُولَئِكَ لَئَلَّيْهُمْ (ابراہیم ۵۲)

یہ لوگوں کو حکم پہنچاتا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان
سکے کہ وہ ایک ہی معبود ہے، اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

اور فرماتا ہے

۱۷ يُسْأَلُ السَّمَكُ بِالرُّوحِ مِمَّنْ أَمْرُهُ عِيسَى مَنِ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ يَنْذِرَ أَنَّهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ (الحمل ۲۷)

مذبح کو ایران کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے، تارتا ہے کہ ڈرنا کہ
کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو۔

اور فرماتا ہے:

۱۷۔ اَلْهٰكُمُ الْاِلٰهَ وَاحِدٌ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فُلُوْهُمْ مُّكْرًا وَهُمْ
مُستَكْبِرُوْنَ۔ (النحل ۲۲)

تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں اور
وہ معرور ہیں۔

اور فرماتا ہے

۸۔ وَقَالَ الْاِلٰهَ لَا تَسْجُدُوْا الْاَنْبِيَآءَ اِنَّمَا هُوَ الْاِلٰهَ وَاحِدٌ فِیْہِیْ ذُرِّیَّتُوْہِ (النحل ۵۱)
اور اللہ نے فرمایا: دو خدا نہ ٹھہراؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو۔
اور فرماتا ہے

۹۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ الْاِلٰهَ اَنَّمَا الْاِلٰهَ اِلٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ
یَرْجُوْا بِقَدَرِ رَبِّہِ فَمَنْ یَفْضَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہِ حٰذَا (الکہف ۱۱)
تم فرماؤ: ظاہر صورت میں تو میں بشری ہوں۔ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود
ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے لڑنے کی امید ہو سے چاہے کہ نیک کام کرے اور اپنے
رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ اَلَا هُوَ الْاِلٰهَ الْحَسْبُ (طہ ۱۴)
اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام۔
اور فرماتا ہے:

۲۱۔ اِنِّیْ اَنَا الْاِلٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاقِمْ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ (طہ ۱۴)
بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے
لیے نماز قائم رکھ۔

اور فرماتا ہے:

۲۲ اِنَّمَا الْهُدَىٰ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمًا (طہ ۶۸)

تمہارا معبود اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳ وَمَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا

(الانبیاء ۲۵)

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو۔

اور فرماتا ہے:

۲۴ قُلْ اِنَّمَا يُرِىٰهُ الْوَحْيُ اِنَّمَا الْهُدَىٰ لِلّٰهِ وَبَعْدَ فُتُوْٓنٍ مُّسْلِمُوْنَ (الانبیاء ۱۰۸)

تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۵ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا لَكَ اٰیٰتًا لِّتُذَكِّرَٓوا اَسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقْنٰهُمْ مِنْ مَّوْجِبَةٍ

الانعام ۱۸۱ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلْذَرُوْا اِلٰهَکُمْ الَّذِیْنَ کُفِرُوْا بِہٖ وَاسْتَبِیْہِمْ (الحج ۳۱)

اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قرآنی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام میں اس کے دیے ہوئے بے زبان چہ پاویں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔ اور اسے محبوب خوشی سادواں تواضع والوں کو۔

اور فرماتا ہے:

۲۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ مَا قَوْمٌ اَعْبَدُوْا اِلٰهًا مَّا لَکُمْ مِنَ الْاِلٰہِ حِیْرَۃٌ

(المومنون ۲۲)

اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو جو اس کے سوا کوئی تمہارا خدا نہیں تو کیا تمہیں ذرا نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۷ فَصَلِّ اِلٰہَ الْاَنْبِیَآءِ الْحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (المومنون ۱۶۶)

تو بہت بلند کی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے وہی عزت والے عرش کا مالک ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رُبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (المل آیت ۲۶)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔
اور فرماتا ہے۔

۲۹. وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْخِصْمُ الَّذِي اَوَّلٰى وَالْاٰخِرَةُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ

تَرْجِعُونَ (الفصل ۷۰)

اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اسی کی حریف ہے دنیا اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے وراہی کی طرف پھر جاوے گا۔

اور فرماتا ہے

۳۰. وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ

الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (الفصل ۸۸)

اور نہ کہے سوا دوسرے خدا کہ نہ چنانچہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فنا ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاوے گا۔

اور فرماتا ہے

۳۱. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ حَاجِلٍ عِندَ اللَّهِ بِرِزْقِكُمْ

مَنْ الشَّمْسُ وَالْأَرْضُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَىٰ نُفُوكُمْ (طہر ۲)

اے لوگو! اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو کہ اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان و زمین سے تمہیں روزی دے س کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اونہ سے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے

۳۲. قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارُ (ص ۶۵)

تم فرماؤ میں دُرُ شائے وارہی ہوں اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب ہے۔

ورفرماتا ہے

۳۳: خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ لَكُمْ جَعَلَ مِنْهَا رُوحَهَا وَأَنْزَلَ فِيكُمْ مِنْ أَلْهَامٍ لَمَامِيَّةٍ أَرَوَّاجٌ ط يَخْنُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ هِيَ ظُلُمَاتٌ لَّائِي دِيْنِكُمْ وَاللَّهُ رُبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَاتِي تُصْرِفُونَ (الزمر ۶۶)

اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا کیا۔ اور تمہارے لیے جنہیں یوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے۔ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے۔ ایک طرح کے بعد اور طرح۔ مین اندھیریوں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو۔

ورفرماتا ہے

۳۴: غَافِرُ السَّنَةِ وَقَاسِمِ الْوَيْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الْعَرْشِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُ الْمَصِيبِ (المؤمن ۴۲)

گنہ بخشے والا، اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب کرنے والا، جوڑے تمام والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرتا ہے۔

ورفرماتا ہے

۳۵: خَلَقَكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَلْقًا مِّنْ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَاتِي تُؤْفِكُونَ (المؤمن ۶۶)

وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بننے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں اونڈھے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے

۳۶: هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ (المومن ۶۵)

یعنی زندہ ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو رہے ہی کے بندے ہو کر۔ سب خدایاں اللہ کو جو رہے جہاں کا رب ہے۔

اور فرماتا ہے

۳۷: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُزَكِّي الْبَشَرَ إِيَّاكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ

وَأَسْخَمُوهُ وَوَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ
(حم سجده ۶۷)

تم فرماؤ آری ہونے میں تو میں تمہیں جیسے ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک
ی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اسی سے معافی مانگو اور خرابی ہے شرک و انہوں کو وہ جو
رکعتیں دیتے وروہ آخرت کے مکر ہیں۔
اور فرماتا ہے۔

۳۸ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ .

(الرحم ۸۱)

اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔
اور فرماتا ہے۔

۳۹ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

(سورة الدخان ایت ۱۰)

اس کے سوا کسی کی زندگی نہیں وہ جلالت اور ربوبیت تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ
والا اگلا رب۔

اور فرماتا ہے۔

۴۰ فَعَلَّمَ اللَّهُ لَهَ الْإِلَهِ وَاسْتَعْمَرَ لِلدِّبْكَ وَتَنُومَاتٍ وَاللَّهُ
مَعَهُمْ مُتَقَلِّبُكُمْ وَمُفَوِّكُكُمْ. (محمد ۱۰)

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی زندگی نہیں وہ ربوبیت اپنے خاصوں و عام مسلمان
مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا، و رات کو تمہارا
آرام لینا۔

اور فرماتا ہے۔

۴۱ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ أَوَّلُ خَمْسٍ لِرُوحِهِم

(الحشر ۲۷)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہیں و عیاں کا جائے دار وہی ہے بڑا

وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَعَلَّ الْجَنَّةَ

الصحيح لمسلم ج ۱ باب الدلیل علی من مات علی الفوج حید دخل الجنة

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ جنت (موتے) ہوئے مر کہ اللہ کے سوا کون معبود نہیں تو جنت میں داخل ہوگا۔

۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَعَهُ وَإِنْ ضَحَفَ عَذَابُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ عَيْسَى عَبْدُ اللَّهِ وَإِنْ مَرِيَةُ وَكَلِمَةُ الْفَاةِ إِلَى مَرِيَةَ وَرُوحُ مَنْهُ وَإِنْ الْحَبْ حَقٌّ وَإِنْ الشَّرُّ حَقٌّ أَفْعَدَ اللَّهُ مِنْ كَيْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ الشَّمْسِيَّةِ شَاءَ (الصحيح لمسلم ج ۳ باب الدلیل علی من مات علی الفوج حید دخل الجنة)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ ہی معبود ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ اس کے بندے اور بنی کی ہند کی بیٹے ہیں اور کلہ ہیں جس کا مریم کو لقا کیا در اس کی جانب سے روایت ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے اللہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ پہنچے گا اس کو داخل فرما دے گا۔

۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ قَالَ اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَعَهُ وَإِنْ ضَحَفَ عَذَابُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ عَيْسَى عَبْدُ اللَّهِ وَإِنْ مَرِيَةُ وَكَلِمَةُ الْفَاةِ إِلَى مَرِيَةَ وَرُوحُ مَنْهُ وَإِنْ الْحَبْ حَقٌّ وَإِنْ الشَّرُّ حَقٌّ أَفْعَدَ اللَّهُ مِنْ كَيْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ الشَّمْسِيَّةِ شَاءَ (الصحيح لمسلم ج ۳۲ باب بیوں او کون الاسلام)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نہیں ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) خانہ خدا کا حج کرنا۔

۵: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ رَحِمَ بَيْنَ بَدِيٍّ أَبِي عَنَّا وَتَبَيَّنَ النَّاسُ فَاتَّخَذَ

امراة تسأله عن نبيد لجز لقال : ان وفد عبد القيس الوارسل الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ من الوفد اومى القوم : قالوا ربيعة قال : موخت بالقوم وبالوفد هجر حراها ولا شداى قال : فقلوا يا رسول الله : انك من شقة وان نبيد و نيك هذا النحي من كفار فصر واما لا يستصنع ان مالك بلا في شهر الحرام فصر ما بامر لصل نجر به من وراء و يدخل به الجنة قال : فامرهم بربع و بها هم من ربع قال : امرهم بالايمان بالله وخذ وقال : هل تدرون ما الايمان بالله و خلة قالوا : الله ورسوله اعلم قال : شهدته ن لانه الا الله و ن محمدا رسول الله و قام للصلوة و اثناء الركوة و صور رمص و ان تروا حمت من المعص و بها هم من النساء و النجم و المرق و دل شعب و ربما قال : السقيز الجامع بمرمدى ع ۸۹ الصحيح بسلس ح ۳۵ باب الامر بالايمان والصحيح لبخارى ح ۱۱ باب اداء

الاحص من الايمان) هذا حديث حسن صحيح

حضرت جوہر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترسمان تھا۔ یہ عورت ان درگھڑے کی بید کے بارے میں حضرت ابن عباس سے پوچھے لگی تو میں نے فرما دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عبد القیس کا وفد آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کون وفد ہے یا کون سی قوم ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا ربيعة سرکرہ فرمایا تو میں نے وفد کے لیے خوش آمدید ہے کوئی رسوا اور پیشانی نہیں۔ (راوی نے) کہا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے پاس دور کے سفر سے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا یہ قبیہ مضر حال ہے اور ہم صرف ماہ حرام ہی میں آپ کے پاس آتے ہیں تو ہمیں کوئی راسخ حکم دیں جس کی ہم اپنے بعد والوں کو طلاق دیں اور جنت میں داخل ہوں تو سرکار نے چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع کیا کہ اللہ کی توحید پر ایمان کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ کی توحید پر ایمان آنا کیا ہے ؟ عرض کیا اللہ اور رسول جائیں فرمایا : لہذا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور نماز قائم کرنا رکوع دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور یہ کہ قیمت سے پانچ اس ادا کرنا اور ہر ماہ حرام صرف ہفتہ بقیہ سے منع کیا۔

۶. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهِيَ قَلْبُهُ وَزَنْ شَعِيرَةٍ مِنْ خَبَرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهِيَ قَلْبُهُ وَزَنْ قُرَّةٍ مِنْ خَبَرٍ

(المجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ۱۱۱ باب زیادة الأيمان ونقصانه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جو برابر بھی نیکی ہو تو جہنم سے نکال جائے گا۔ اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گیبوں برابر اس کے دل میں بھلائی ہو جہنم سے نکال جائے گا اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی ہو جہنم سے نکالا جائے گا۔

۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ اشْعَدُ لِنَاسٍ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ ظَلَمْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، إِنِّي لَا يَسْتَلِسِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ أَحَدٌ أَوْلَ بِكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حَوْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ سَعْدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَالًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ

(المصحيح للبخاری ج ۱ ۲ باب الحرص على الحديث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے بڑھ کر کون سرفراز ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میں جانتا تھا کہ اس سلسلے میں تم سے پہلے کوئی نہ پوچھے گا اس لیے کہ میں تمہارے اندر اس کا اشتیاق دیکھ رہا ہوں قیامت کے دن میری شفاعت سے وہ شخص بہرہ ور ہوگا جو سچے دل و جان سے کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۸. عَنْ أَنَسٍ نَسِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذُ رَدِيقَهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَجِبَلُ قَالَ : لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ سَعْدِيكَ قَالَ : يَا مُعَاذُ ! قَالَ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ سَعْدِيكَ قَالَ : يَا مُعَاذُ ! قَالَ لَيْسَ وَسَعْدِيكَ لَنَا قَالَ : فَا مِمَّنْ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهِ إِلَّا حُرْمَةُ اللَّهِ عَلَى

النَّارِ لَنْ يَرْسُولَ إِلَهُ إِلَّا أَقْلًا أَهْبَهُ بِهِ النَّاسُ ۚ فَيَنْتَجِرُونَ قَالَ إِذَا تَجَبَّكُوا وَأَخْبِرْ
بِهَا مُعَاذَ عَدُوِّهِ تَأْتِيكُمْ (الصحيح لمباري ج ۱، باب من عصى بالعمى قوما دون قوم
كراهية ان لا يجهلوا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
ایک سواری پر آگے سوار تھے اور پیچھے حضرت معاذ بن جبل بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے
معاذ! معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے
پھر عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے عرض کیا
میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس شخص کو اللہ تعالیٰ
دوزخ پہ فرمائے گا معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس کی خبر دوسروں کو دے دوں جس سے
لوگ خوش ہو جائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب تو اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (خائفانہ حدیث)
کے کہنا سے بچنے کے لیے حضرت معاذ نے اس حدیث کو دہرایا نے اسے کچھ پہلے بیان
کر دیا

۱ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ
حَاتِمٍ عَلَى الْكُوفَةِ اتَّيَاهُ فِي نَصْرِ مَنْ لِقَاهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَيْتُ الشَّيْءُ عِنْدَ قَدْرٍ يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ! أَسْلِمْتَ تَسْلِمُ
لَنْتَ مَا لَإِسْلَامٍ ۚ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَسَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَقْدَارِ
كُنْهَا خَيْرَهَا وَبُشْرًا حُلُوقًا وَمَوْتَهَا (المس لابن ماجہ ج ۱، باب الايمان بالقدر)

حضرت عبد اللہ بن ابوالنضر سے روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں
نے فرمایا کہ حضرت عدی بن حاتم جب کوہ شریف لائے تو ہم فقہائے کوفہ کی ایک جماعت کے
ساتھ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایسی کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول
اللہ ﷺ سے سنی ہے تو فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ اسلام لے کر سلامت رہو گے (فحسب کتبہ ہیں) میں نے عرض کیا اسلام کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس بات کی تو کو ای دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور سر کھلی برکت، شیریں، آج عذیر پر ایمان لائے۔

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قَعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا ابْنُ بَكْرٍ وَغَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي بَيْتٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَيْنَا وَحَسِبْنَا أَنْ يَقْطَعَ دُونَنَا دِرْعًا فَمَا وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ وَخَرَجْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَيْتُ حَائِطَ لَانَصَارِي لَبِىَ التَّجَارِ فَلَزْتُ بِهِ عَلِ اجِدْ لَهٗ مَابَا؟ فَلَمَّ اجِدْ فَلَا دَارَ بَعْدَ ذَلِكَ فَمِنْ حَائِطِ مَنْ بَيْنَ خَارِجَةِ وَطَوْبِيعِ الْجُلُولِ مَا خَشَعْتُ وَخَرَجْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَعَا ابْنُ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَعْدَ مَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُتِلَ لَانَصَارَتِ عَلِيٍّ وَحَسِبْنَا أَنْ يَقْطَعَ دُونَنَا دِرْعًا فَمَا وَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ فَاتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ وَخَشَعْتُ كَمَا بَخَعْتُ الشَّعْلَ وَمَوْلَاهُ النَّاسُ أَرَادُوا لِي الْقَاتِلَ يَا ابْنُ هُرَيْرَةَ وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَدَهَبَ بَطْلِي هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتُ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَبْلَهُ فَبَشَّرَهُ بِالْحَيَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَيْنِ لَعَلَّيْنِ؟ يَا ابْنُ هُرَيْرَةَ أَقُلْتُ هَاتَيْنِ لَعَلَّيْنِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغَيْنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَسْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَبْلَهُ بِشَرِّهِ بِلُحَّةٍ قَالَ فَضَرْبَ عَمْرٍ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ صُرْبَةٍ فَحَرَرْتُ لِأَسْبِي فَقَالَ أَرْجِعْ يَا ابْنُ هُرَيْرَةَ أَلَرَجَعْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَحَبَبْتُ بِنَاكَ وَرَبِّي عُمَرُ فَلَا دَارَ هُوَ عَلَى إِثْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ يَا ابْنُ هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِأَلْبَدِي بَعَثَنِي بِهِ فَضَرْبَ بَيْنَ ثَدْيَيْ صُرْبَةٍ فَحَرَرْتُ لِأَسْبِي قَالَ أَرْجِعْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَعْيُنِي عَمْرٍ مَا حَمَمَكَ عَلِيٌّ مَا لَعَنْتُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأَقْبَى بَعَثَ يَا ابْنُ هُرَيْرَةَ بِغُلَيْكَ؟ مَنْ لَقِيَ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَبْلَهُ بِشَرِّهِ بِلُحَّةٍ قَالَ بَعْدَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي خَشِيَ أَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَيْهَا فَيَحْلِلَهُمْ يَفْعَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّيْنِ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۵۷) مَا تَذَلُّلٌ عَلَى مَنْ مَاتَ

علی التوحید دحل الجنة لعلنا ومسکوة المصابیح ص ۱۰۰ الفصل الثالث من کتاب الایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ابو بکر صدیق و عمر فاروق بھی تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اچانک اٹھے اور ہم تک و پس تشریف نہ لائے ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ خدا نخواستہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں؟ یہ سوچ کر ہم لوگ اٹھے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی حالت میں نگاہیں پینچنے انصار بنی نجار کے باغ میں پہونچا اور اس باغ کے چاروں طرف گھومنے لگا اندر جانے کے لیے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا یک پہلی سی ٹالی پر نظر پڑی خوبا مر کے کنویں سے باغ کے اندر جا رہی تھی میں گھسٹ کر بومزن کی طرح اس ٹال کے اندر سے باغ تک اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ سے ارشاد فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان آپ تشریف فرما تھے پھر اچانک اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے اور ابھی میں کافی تاخیر ہوئی تو ہمیں خوف ہوا کہ آپ کے دشمن آپ کو تباہ کیا کر کسی طرح کا گزند پہونچا یہ سبھی دُوب گھبرا کر آپ کی تلاش میں وہاں سے نکل پڑے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر تلاش میں پہونچ آیا اور بومزن کی طرح گھسٹ کر باغ کے اندر آ گیا دوسرے لوگ میرے پیچھے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے نقیلین سرک حن کر کے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! میری دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص بھی یہاں سے کہ صدق دلی سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں سے جنت کی شہادت دے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ باغ سے باہر نکل کر میری پہلی ملاقات عمر فاروق سے ہوئی، انہوں نے پوچھا یہ دونوں جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دونوں جوتیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دلی سے کلمہ توحید کی شہادت دیتا ہو اسے جنت کی شہادت دے دو یہ سن کر عمر نے میرے چنے پر ہاتھ مارا جس سے میں پیچھے کی طرف گر پڑا، پھر عمر نے کہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ کر رونے لگا اتنے میں عمر بھی پہونچ گئے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں نے عمر سے ملاقات

کے وقت یہ کہا کہ آپ نے یہ نعلین دے کر کمرہ تو حید کی گواہی دینے والے کو بشارت جنت کا حکم دیا ہے۔ تو عمر نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں گر پڑا پھر انہوں نے کہا واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عمر نے جواب دیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ لدہا ہوں کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین دے کر یہ حکم دیا ہے کہ وہ کمرہ تو حید کی گواہی دینے والے جس شخص سے ملیں اسے جنت کی بشارت دے دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا نہ کریں کیوں کہ اندیشہ ہے کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے لوگ بیٹھ جائیں گے نہیں عمل کرے دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا انہیں عمل کرنے دو۔

۱۱ عن الضماری عن عباد بن النضام، أنه قال - ذُحْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي لَمُوتٍ فَهَيْئَتُ فَقَالَ - مَهْلًا لَمْ يَكُنْ؟ فَوَاللَّهِ لَيْسَ اسْتَشْهَدْتُ لَا شَهْدَ لَكَ وَلَيْسَ شَفَعْتُ لَا شَفَعَ لَكَ وَبِئْسَ اسْتَطَعْتُ لَا نَعَمَكَ ثُمَّ قَالَ - وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ مَعْفَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْهُ إِلَّا حَدِيثَنَا وَاحِدًا وَسَوْفَ، حَتَّى تَكُونُوا كَبُومٌ وَقَدْ أَجَبْتُ بِفَيْسٍ مَعْفَةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ نَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَبُّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَرْ - (الصحيح لعلام ج ۳: باب الدليل على من مات عمداً التَّوْبَةُ دَحْلُ الْجَنَّةِ) (المصنف لترمذي ج ۲: ۹۰) هـ - لَحْدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوْبَةِ

حضرت ضامری رضی اللہ عنہ سے مراد کی کہ میں عباد بن صامت کے پاس حاضر ہوا وہ قریب موت تھے میں روپڑا تو عبادہ نے کہا ٹھہرو کیوں روتے ہو؟ خدا کی قسم اگر میں گواہ بنایا گیا تو تیرے حق میں گواہی دوں گا اور اگر میری سفارش قبول ہوگی تو تیرے لیے سفارش کر مل گا اور اگر قدرت ملی تو تجھے قلعہ یومضوں کا پھر کہا بخدا رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی جس حدیث میں میں نے تمہارے لیے بھلائی دیکھی اسے ضرور بیان کیا سوائے ایک حدیث کے، اسے آج ابھی بیان کرتا ہوں جب کہ ان کی جان جانے والی تھی (کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔

۱۲ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ قال . أمرت انی الناس حتی
 یفہموا ان لا اله الا اللہ ویؤمنوا بى ویتا جنث به فاذا فعلوا ذلك عصموا منى
 دجالہم وامنوا لہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ (۱) (الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۸۱ باب
 الامر بفعل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فحمله رسول الله)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا
 کہ میں لوگوں سے قتل کرتا ہوں یہاں تک کہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی
 معبود نہیں اور میرے اوپر اور میری لائی باتوں پر ایمان نہیں اور جب ایسا کریں گے تو اپنا خون،
 اپنا مال مجھ سے بچالیں گے مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

۱۳ عن عبد بن مالک قال صاحب فی بصری بغض الشی فیغضب الی
 رسول اللہ ﷺ ینى أحب أن سائی تصلى فی مری فی اتخذه مصلی قال فالی
 الشی یستحی ومن شاء لہ من اضحی بہ فدخل وھر یضی فی مری وخصائہ
 بعد ثور بیہد ثم استذوا عظم ذلک وکبرہ الی مالک بن دحشم قال وثوراً انہ
 احبہ شر فغضب رسول اللہ ﷺ لضلاد وقل الیس بشہد ان لا اله الا اللہ واتی
 رسول اللہ ﷺ فالتوا ان یقول ذلک ما هو فی قلبہ قال لا یشہد احد الہ لا اله الا
 اسف واتی رسول اللہ ﷺ فدخل الدار (الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۸۱ باب الدلیل علی من مات
 علی التوحید دخل الجنة)

حضرت عبد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھ میں کچھ تکلیف ہو گئی
 پس کی وجہ سے میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ آپ
 شریف لاکر میرے گھر میں نماز ادا فرمالیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی نازگاہ بنالوں اس درخواست
 پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے میرے گھر آکر آپ نماز
 میں مشغول ہو گئے چند صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے اثنائے گفتگو مالک بن دحشم کا ذکر چل پڑا
 کہ اس کے اندر کبر و نخوت پائی جاتی ہے۔ اور صحابہ نے سوچا کہ سرکار اس کے لیے دعائے بد

فرمادیں۔ تم اسے فارغ ہونے کے بعد سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کیا ایک بن دھم اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ زبان سے تو اس کی گواہی دیتا ہے مگر اس کے دل میں ایسا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی نہ دے گا وہ روزِ آخر میں داخل ہوگا۔

۱۲. عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقْبَلُ فِي النَّاسِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ (مكتبة العمال ج ۱ ص ۱۲۱ حدیث ۱۱۱ کتاب الایمان)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ان کے لئے ہے جو اللہ کے سوا کوئی شریک نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۵. عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِشْكَمَ أَنْ مَاتَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ط، ح، ص، د، ع، ح، و، صحیح)

(مکتبہ العمال ج ۱ ص ۱۲۱ کتاب الایمان حدیث ۱۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ گواہی دیتے ہوئے مرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۶. عَنْ أَبِي سَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِصَدَقِ قَلْبِهِ وَلِسَانِهِ دَخَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ (ع)

(مکتبہ العمال ج ۱ ص ۱۶۱ کتاب الاوّل فی الایمان والاسلام حدیث ۲۰۰)

حضرت ابو سکر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے دل اس کی زبان پر اس کی تصدیق ہو تو جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

۱۷. عَنْ أَبِي الْكَرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو الْكَرْدَاءِ : وَإِنْ دَسَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ

سوال لانا قال : فی القائل علی زعمی آلف ابن الذرذاء (حم ن، طب و صحیح

(کنز العمال ج ۱۶۱ کتاب الایمان حدیث ۶۰۱)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کہا معبود صرف اللہ ہے اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا ابوذرؓ نے عرض کی اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ ارشاد فرمایا اگرچہ زنا کرے چوری کرے، تمنا بار یہ فرمایا (اور تیسری بار میں فرمایا ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو

۱۸: عن ابن عباس عن ابي ابي سعيد قال : يقول الله تعالى : انا الله لا اله الا انا كسمي من قائلها : اذ حلته جنتي ومن ادحتني حتى فقد آس والقرآن كلامي ومضى عرج رواه الخطيب في مسنده (کنز العمال ج ۱۶۱ حدیث ۶۰۲ کتاب الایمان والاسلام)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو میرا کلمہ کہے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس کو جنت میں داخل کروں گا وہ امن میں ہوگا اور قرآن میرا کلام ہے میری طرف سے جاری ہے۔

۱۹: عن عبيد بن ربيعة عن ابي ابي سعيد قال قال رسول الله ﷺ من كان احسن كلامه عند الموت لا اله الا الله وحده لا شريك له ثبت ما كان قبها من الذنوب والخطايا رواه عساكر (کنز العمال ج ۱۶۱ کتاب الاور فی الایمان والاسلام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہاں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ لا اله الا الله وحده لا شريك له ہوا اس کے گزشتہ گناہ و خطا مٹا دیے جاتے ہیں۔

۲۰: عن انس بن ثابت قال : قال رسول الله ﷺ : اموت ان اقبل الناس

() رہا ہے قبیح اور نکلی حرام نسل ہے اسے حرام جاتے ہوئے اس کا مرکب ختم ہوگا مگر جو جب قبر قیام ہے گروہ شادی شدہ ہے تو اس کی سزا ہے کہ پتھر سے مارا دیا جائے اور نہ سوزے لگائے جائیں۔ البتہ اس سے جو کس کا فر نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان واتی رہتا ہے اسی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حَتَّى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَسْمُهُ وَاَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَنَ يَسْتَغْفِرُوا لِقُلْتَا
وَبِ كُنُومَا شَيْعَسَا زَنْ يُصَلُّوْا صَلَاتَا فَاَدَا فَعَلُوْا دَلِكْ خَرَمَتْ عَلِيَا دَمَاءُ هُمَا
رَامُو الْهَيْمَ الْاَبْحَثُهَا بِهِمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ رَعِيَّتُهُمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ رَامِعُ التَّرْمِذِي
ج ۲ باب ماجاء امرت ان القائل اسمي حتى يقولو لا اله الا الله ويقيموا الصلاة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم
ہو کہ میں لوگوں سے قتل کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ نہ کہ کوئی معبود
میں اور محمد اللہ کے سوا اس کے رسول ہے۔ اور یہ کہ وہ ہمارے قبل کو رت کریں ہمارا بیچ
کھائیں اور ہمارے بارگاہ پر چھین و جب یہ سب قتل فائزوں اس کاماں حرام ہو گیا مگر حق
کے ساتھ اس کے وہی حقوق میں جو مسلمانوں کے ہیں اور ان ہی حق ہے جو مسلمانوں پر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
اَنْ لَنْ يَسْبَحَ لَمْ يَرْحَلْ مِنْ مَقْعِدٍ عَمِي رُوْسُ اَسْحَلَتْ يَوْه الْقَبِيْهَةِ فَبَسْرَ عَلَيْهِ سَعْدَةُ
وَبَسْعِيْنَ سَبْحًا كُلُّ سَبْحٍ مِنْ مَذَ الصُّرَّةِ يَقُولُ اَسْكُرْ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ اَطْلَمَكَ
كَبْنِي الْحَافِظُونَ يَقُولُ لَا بَارِتَ فَيَقُولُ لَيْسَ بِكَ غَدْرٌ اَقْبِرْ لَا بَارِتَ فَيَقُولُ بَلِي
اَنْ يَكْ عَمْدٌ حَسَنَةٌ لَّهْ لَا عَمْدٌ عَمِيكَ اَلِيَوْمَ لِيُخَوِّجَ بِطَافَةِ لَيْبِ شَهِدَا اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا
الْقُدُّ وَاشْهَدُ نَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ حَصْرٌ وَرَيْكَ فَيَقُولُ يَا رِبَّ مَا هَذِهِ
الْبَطَافَةُ مَعَ هَذِهِ السَّحَلَاتِ فَيَقُولُ وَرَيْكَ لَا تَصْنَعُ اِسْجَلَاتٍ فَيَقُولُ كَفَى
وَالْبَطَافَةُ فَيَقُولُ كَفَى فَيَقُولُ التَّحَدُّثُ وَتَقُولُ الْطَافَةُ وَلَا تَقُلْ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْئًا

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ باب ماجاء فی من یقول ویسجد ان لا اله الا الله)

حضرت عبداللہ بن عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا
آپ نے فرمایا یا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو گواہ کرے گا پھر اس کے
سامنے گواہوں کے نام لے کر دفتر کھولے جائیں گے اور دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک آسمان کی نگاہ
پہنچے پھر فرماے گا کیا تجھے اس میں سے پہچان کا رہے؟ کیا میرے لکھنے والے محفوظ فرشتوں
نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے رب! اللہ تعالیٰ فرماے گا اے اسے پاس تیری ایک نیکی

ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا پھر کاندھ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ وہ کہے گا یا سدا ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاندھ کی یہ حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک پاڑے میں نہانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے، اور ایک میں وہ کاندھ کا پرہ رکھا جائیگا دفتروں کا پڑا ہوا ہو جائے گا جب کہ کاندھ (کا پاڑا) بھری ہوگا اللہ تعالیٰ کے نام کے متقے بے میں کوئی چیز ہماری نہیں ہوگی۔

(شُرک کا بیان)

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۴۵ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (النساء ۳۶)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرو۔

اور فرماتا ہے

۴۶ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ كُنَّا بِهٖ شُرَكَاءَ (الأنعام ۱۵۶)

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا اور یہ کہ اس کا کوئی

شریک نہ ہو۔

اور فرماتا ہے

۴۷ وَإِذْ يَقُولُ مَا لِأِهْلِئِهِمْ مَكْنُ الْكُفْرِ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا (الحج ۲۶)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا بھکانہ ٹھیک بنا دیا اور حکم دیا کہ میرے کون شریک نہ کرے

اور فرماتا ہے

۴۸ وَ أَنْتَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُعَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا (الاعراف ۳۲)

اور یہ کہ اللہ کا شریک کر دھرو، کی اس نے سند نہ اتاری۔

(۱) یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی عبادت کاسکتی ہے یا کسی کو اس پر عبادت اور عبادتیں شریک ماننا شرک ہے یوں ہی اللہ کے سوا کسی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنے یا خیر کے لیے برکت خود فتح یا نقصان دہ پہنچانے پر قادر ہے حقیقت شرک ہے کہ خیر خدا کو واجب اور بدی اس کی عبادت ماننا جائے اور اس کی امداد میں سے یہ ہے کہ ہندوکان حق تعالیٰ و مجید جان خدا کی حق و عظمت منہات کو جرم نام لوگوں میں نہیں پائی جاتی ہیں (مثلاً دھرم یا لادھرم صاحب قبول دعا، تا شہرہ تسخیر و غیرہ) اللہ کی حقانیت کے برابر تصور کیا جائے۔ معاذ اللہ

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ کسی درگزر نہ فرمائے گا شرک ہمیشہ عیشہ جسم میں رہے گا اور شہاد الہی ہے کہ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء (الاسماء ۱۱۶)

بے شک اللہ شرک کو نہ بخشتے گا اور اس کے علاوہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔

اور فرماتا ہے:

۱۹ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبة ۳۱)

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

۵۰ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (النساء ۴۸)

اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوبان باندھا۔

اور فرماتا ہے:

۵۱ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مَّبِينًا (النساء ۱۱۶)

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرے وہ دوری گری میں پڑا۔

اور فرماتا ہے:

۵۲ إِنَّ مِنَ الشُّرُكِ بِاللَّهِ فِعْلُ خُرْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَالْعَذَابُ ۖ

بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

اور فرماتا ہے:

۵۳ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنْ سَمَاءٍ فَخَطَفَهُ الطَّيْرُ (الحج ۳۱)

اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۵۴ وَإِذْ أَخَذَ إِلَٰهُكَ مِنَّا عَهْدَ النَّبِيِّينَ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور ہرگز شریک و لوس میں سے نہ ہونا۔

اور فرماتا ہے:

۵۵ وَاتَّقُوا وَالْقِيَامَ الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین سے نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

۵۶ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

۵۷ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ

اصحابہ باہنویسی علی ان لا تُشرب کواہلہ شیئاً ولا تسرقوا ولا تزنیوا ولا تفتنوا
 اولادکم ولا تاتوا بیہاں تصروہ بیس ایدیکم و رخصتکم ولا تفتنوا فی معزوب فمن
 اہی مسکنکم فاجزہ علی اللہ ومن صد من ملک شیئاً ثم ستر اللہ فہو الی اللہ ان
 یدہ علیہ وان شاء عاقبہ فبايعہ اللہ علی ذلک۔

(الصحيح للبخاری ج ۱ ۲ الجزء الاول کتاب الايمان)

حضرت ابو ادریس عمار رضی اللہ عنہ اس غیر منہ سے روایت ہے کہ عمارؓ میں عصمت رضی اللہ
 تعالیٰ نے اس پر جنگ بدر میں تربیت کی تھی وہ عیدہ العقہ کے نقیب بنائے گئے تھے (روایت
 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے وقت سر پہ آپ کے اسی بد کی ایک جماعت تھی
 (اس بات پر) بٹھ سے بیعت رکھا کہ بد کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے چورن نہ کرے نہ
 لڑے نہ پنی ۱۔ دہاقل نہ کرے ۲۔ خنڈ نہ کرے کسی پہ بہانہ نہ دے نہ ہونے چھٹی بات میں
 مافیہ نہ کرے جس سے اس کو پور یا اس کا ثواب اللہ کے دے کر مہر نہ دے اور جو سن نہ ہوں
 میں کسی کا ارتکاب کر بیٹھے وہ اس کو دریا میں مزید دی جاے تا یہ سن کے لیے کفارہ اور پاک
 ہو جائے ۳۔ جو نگر ہوں میں سے کچھ کرے اور اللہ عزوجل اس کو چھپائے رکھے تو یہ
 اللہ کے سپرد ہے چاہے اسے معاف فرمادے چاہے (آخرت میں) اسے توبہ کرنے سے ان سب
 پر حضور سے بیعت کی۔

۶۳ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ مانی حنینیل فضالی من مات
 منکم لا یُشرک باللہ شیئاً دخل الجنة قلت ومن فعل کذا وکذا؟ قال
 نعم (الصحيح للبخاری ج ۱ ۲ باب اداء النہی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے
 اس جہیل آئے در کہا کہ آپ کی امت کا کوئی مرے اور اللہ کے ساتھ کچھ شریک نہ کرے تو
 جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگر چہ ایسا یہ (رن، چورن) کرے فرمایا ہاں۔

۶۱ عن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ قال ۱ اختاروا الشیع المؤمنات

(۱) اس میں نہایت کو کہیں میں کہ آدمی کو نہایت ہوا ہے مثلاً مہتابہ مہتابہ کی بہت مہتابہ اس کی نہایت
 اس سے مہتابہ اس کی نہایت ہے کہ یہاں عام زبان میں نہایت ہے۔

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَاهُنَّ؟ قَالَ الشُّرُكُ بِاللَّهِ وَاسْتَحُوا وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِسَبْحٍ وَكُلُّ الرِّبَا وَأَنْكُرُ مَا لَ الْهَيْمِ وَالْتَوَلَّى يَوْمَ الرَّحْبِ رَفَذَ
لِمُخَصَّصَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَفْلَاتِ . رواه مسلم و ابو داود والنسائي والبرار

ابن صبح البخاری ج ۱ ص ۳۸۸ والترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۱ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہاں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات
ہدک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ ۱۔ عرصہ کیا اے اللہ کے رسول وہ یہ ہیں؟ فرمایا (۱) اللہ
کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) چودہ (۳) اللہ کی حرم کردہ جہاں ناحق مارنا (۴) سود کھانا (۵) شہیم
کا مال کھانا (۶) جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پاک دامن برائی سے ہے پر وہ ایمان والی
عورتوں پر تہمت لگانا۔

۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
لَبَّى اللَّهَ عَمْرًا وَحَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَادَى زَكَاةً مِنْهُ طَبْعَةً بِهَا بَعْلُهُ فَنَحْتِبَا
وَمَسَعَ وَاطَّاعَ فِيهِ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحُشِّنَ بَيْنَ لَهْنٍ كَفَرَةَ الشُّرُكُ بِاللَّهِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَتَهْتُمُ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْبِ وَمِمَّنْ صَابِرَةٌ يَقْطَعُ بِهَا
مَالًا مَبْرَحًا . رواه احمد (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۱) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس
جہاں میں اللہ سے ملے کہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور ثواب کے لیے اپنے مال کی زکوٰۃ دے جس
سے اس کا نفس سقرا ہو اور (حکم شرع) سے اور مانے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یا جنت میں
داخل ہوگا۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) ناحق
جہاں مارنا (۳) مومن کو جھٹلانا، بہتان باندھنا (۴) جنگ سے بھاگنا (۵) پتہ قسم کے ذریعہ
ناحق مال چھیننا۔

۲۶ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ
لِلشُّرُكِ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ لَوْلَا الدُّيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْبِ . رواه الطبرانی في الكبير
الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۲ باب ثلاث لا ينفع معهن عمل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی (۳) میدان جنگ سے بھاگنا۔

۲۷. عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْدِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَسَبَ لِي أَهْلُ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْمَوَالِيقُ وَالنَّسَبُ وَالْأَبْنَاءُ فَدَكَرَ فِيهِ وَأَنَّ أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَشْرَاكِ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمَوْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَالْمَوَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الرُّخْبِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَرَمَى الْمُحَضَّةَ وَتَعَلَّمَ السَّحْرَ وَاتَّكَلَ الرَّبَّ وَاتَّكَلَ مَالَ الْيَوْمِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَانَ فِي صَحِيحِهِ
 (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۴۰۴ الکبائر تسع عظمهن لا شراک باللہ)

ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی عن حمہ راہی یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو یہ خط لکھا جس میں فرائض، نسب، وراثتوں کا بیان تھا اس میں یہ مذکور تھا کہ ہر روز قیامت اللہ سے یہاں سب سے بڑا گناہ شرک ہے وراثت حق باپوں پر ہے، مارنا اور راہ خدا میں جنگ کے دن بھاگنا اور والدین کی نافرمانی، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا اور چودہ سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔

۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِيزَ لِقَالَ لَا أَقِيمُوا لَا أَقِيمُوا ثُمَّ بَرَلَ فَقَالَ بَشُرُوا بِشُرِّ مَا مِنْ صَلَی الصَّوَاتِ الْحَنَسِ وَاجْتَنِبُوا الْكِبَائِرَ دَخَلَ مِنْ آتَى بَرَابِ الْجَنَّةِ شَادُونَ: الْمُطِيبُ سَمِعْتُ رَحْلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهُمْ قَالَ قَالَ بَعْدَ غُفُوقِ آبِ الْوَالِدَيْنِ وَالشُّرُوكَ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَذَائِكِ الْمُحَضَّاتِ وَاتَّكَلَ مَالَ الْيَوْمِ وَالْمَوَارِ مِنَ الرُّخْبِ وَاتَّكَلَ الرَّبَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۰۳ باب من صلی الصَّوَاتِ وَاجْتَنِبُوا الْكِبَائِرَ دَخَلَ مِنْ آتَى بَرَابِ الْجَنَّةِ شَادُونَ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتوں کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی (۳) میدان جنگ سے بھاگنا۔

ترتیب سے اور فرمایا جو شخص مرنے سے پہلے سنا دے کہ جو پانچ وقت کی نمازیں پڑھے اور کبیرہ لگاتا ہوں
 سے بچے وہ اس روز سے چاہے گاہنت میں خل ہوگا مطہر ہوتے ہیں میں نے ایک
 شخص کو عہد بند بن کر سے سنا کرتے سنا کہ یا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وگدا کبار
 ذکر کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ (۱) والدین کی نافرمانی کرنا (۲) اللہ کے ساتھ
 شرک (۳) چکر امن عورتوں کو رہنا کی نہایت گناہ (۴) یتیم کا مال حق کھانا (۵) میدان جنگ
 سے بھاگنا (۶) سونا کھانا۔

۶۹ عن فہد بن حبیل قال کتب مع النبی ﷺ فی سفر فاضل یوما
 قریباً مہ وینس سیر ففت بار رسول للہ الخیر فی معنی بدحلی لجنہ وینا علی
 عی الشارفان لعد سانی عن عظیم رائہ یسیر علی من یسیرہ مدہ عینہ نعتہ اللہ
 ولا مشرک بہ شیئا و یقیم الصلوۃ و التوکی و ترکوۃ و یصوم رمضان و یحج بیتکم
 قال الا ادیک عی بواب الخیرۃ لصوص حنہ و انصدقہ طفی الحطیۃ کما یطقی
 الماء الشار و صلوۃ الریح من خوف النبی فان ثم تلا تبحافی حوہم عی
 لمصاحیح بدعوی ربہم حتی یلمح یخسوں ثم قال الا خبرک ہوں الامر کلہ
 و عمودہ و درودہ ما قلت ہی فدرسون لہ قال راس لا فو الا فدرم
 و عمودہ و درودہ و درودہ سامہ الجہاد ثم قال لا خبرک بملاک ذالک کلہ
 قلت یسی یا رسول اللہ قال لایحد سادہ فان کف عیک ہذا قلت یاسی
 للہ انا نواحدون یما لتکلّم بہ لعل فکک امک یا معاد او هل یکتب الناس
 فی الشار علی رجوہم او علی ما خروہم لا حد بہ السہم ہذا حدیث حسن
 صحیح (جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۹ باب ما جاء فی حرمۃ الصلوۃ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں
 رسول اکرم ﷺ سے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ سے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
 مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور ﷺ نے فرمایا تو
 نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا بہت جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان فرمادے اس کے

یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرو نماز قائم کرو، زکوٰۃ
 ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے
 دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ذوالحجہ ہے صدقہ گناہوں کو بخش (سنا) دینا ہے جیسے پانی آگ کو
 بجھاتا ہے اور رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) اس کے
 پہلو ہستروں سے اٹھ رہتے ہیں اور آپ نے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں "یہ صمدون"
 تک۔ یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں تمام امور کا سرور استغوث و رکوبان کی بلندی۔
 بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ بتائیے انہی کرم ثمرے فرمایا تمام اعمال کا سرور اسلام
 ہے استغوث غمزد ہے اور رکوبان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان
 سب کا مستحکم ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتائیے یا رسول اللہ ارلوی فرماتے ہیں
 ہی کریم ﷺ نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ تجھے تیری ماں
 کے بارے میں کوئی جہنم کے منہ کے بل یا جحشوں کے بل کرنے اور زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی کے
 بارے میں کیا ہے؟

۳۰ عیسیٰ بن مریم رافق قال رسول اللہ ﷺ من مضى الله وهو لا يشرك
 به شيئاً دخل الجنة ولم يضره معه حبيبة كمالز لحيه وهو يشرك به دحل النار
 ولم تنفعه معه حمة رواه احمد والطبرانی (صحیح)

کثیر العمال ج ۱ ص ۲۱ کتاب لاوی فی الایمان و الاسلام حدیث ۳۲۹

حضرت عبد بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ سے اس
 ماں میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو جنت میں داخل ہوگا اور کوئی گناہ
 اسے نقصان نہ دے گا جیسے کہ اگر وہ شرک کرتا ہو اللہ سے ملنا تو جہنم میں جاتا اور کوئی نیکی سے نفع
 نہ لے سکتا۔

۳۱ عیسیٰ بن مریم فی سفین عن النبی ﷺ من مات وهو لا يشرك بالله

شيئاً فقد حلت به مغفرته رواه الطبرانی وحسن الكثر العمال ج ۱ ص ۲۲ حدیث ۲۱۱

لو اس میں سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مرے اور اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کی مغفرت حدل ہوگی۔

۳۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا شَرِيكَ كَفَّ بِاللَّهِ شَيْئًا فَصَحَّتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَلَهَا ثَعَالِيَةُ أَبْوَابٍ . رواه الطبرانی فی الأوسط (مکمل العمال ج ۱ ص ۲۲ حدیب ۳۱۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی انہوں نے فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے گا داخل ہوگا درجست کے آٹھ دروازے ہیں۔

﴿رسالت پر ایمان﴾

آیات قرآنی

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

۶۴. فَامْسُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُمْسُوا وَتُكْفَرُوا فَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(آل عمران ۱۳۹)

تو ایمان لے لو اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے

پے بڑا ثواب ہے۔

اور فرماتا ہے

۶۵. فَامْسُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انتَهُوا خَيْرٌ لَّكُمْ (النساء ۷)

تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو بہتر رہو اپنے بھلے کو۔

اور فرماتا ہے

۶۶. وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحديد ۹)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کالہ سچے۔

اور فرماتا ہے

۶۷. وَمَنْ يُكْفَرْ بِاللَّهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ هَذَا هَدًى

ضَلَالًا مَّبْعُوثًا . (النساء ۱۳۶)

اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور

دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور فرماتا ہے

۶۸. آمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ

اقول من قبل ط (النساء: ۱۳۶)

ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس

کتاب پر جو پہلے اتاری۔

اور قرماتا ہے۔

۶۹. لَسْ اَقْمُتُمُ الصَّلٰوةَ وَاتَّقُمُ الزَّكٰوةَ وَاصْتَمُ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمْهُمْ

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَا كُفْرًا عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَا ذَخْلًا لَّكُمْ خَشِيَ تَجْعِلُنِيْ مِنْ

تَحْتَهَا لَا تُنْهَرُ (المائدة: ۷۰)

اگر تم نہ از قانم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ

کو قرض حسن میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن

کے نیچے نہریں رواں۔

احادیث

۳۲. عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله ﷺ يقول ذاق

طعم الايمان من رضى بالله رباً وبالإسلام ديناً وبمحمد ﷺ رسولاً

(الجامع الصحيح لمسلو ح ۱ ص ۴۲)

حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ

فرما رہے تھے کہ وہ شخص ایمان کا مزہ پائے گا جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے

اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگا۔

۳۳. عن ابی ہریرۃ عن رسول الله ﷺ قال . والبدی نفس محمدی

ﷺ لا یسمع بی احد من ہذہ الامة یهودی ولا نصرانی ثم یفوت ولم یؤمن بالبدی

اُرسلت یہ لا کان من صحاب البدیر (الجامع الصحيح لمسلم ح ۱ ص ۸۶ باب وجوب

الایمان برسالة محمد ﷺ الى جميع الناس)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

قد رت میں محمد کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی یہودی یا نصرانی جو بھی تجھ سے پھر مر جائے اور
یہ کی رسالت پر ایمان نہ لائے تو جہنمی ہے۔

۳۵ عن ابی ہریرۃ بن ابی موسیٰ عن ایہ ان رسول اللہ ﷺ قدی ثلاثۃ
امونون اجزئہم حرقہ رجل من اهل الکتاب امن بیہ وافرک السی یتبہ فامن بہ
وابعد وصدفہ فلہ اجران وعینہ مملوک اذی حق اللہ علیہ وحق سیدہ فہ اجران
ودخل کانت لہ امۃ ففداھا فاحسن عداھا لہ اذنیھا فاحسن ثم اغتفھا واورحیھا فلہ
اجران (الجامع الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۸۶ باب وجوب الایمان برسالہ نبیہا محمد ﷺ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک ماہ تین لوگوں کو دو گنا ثواب دیا پائے گا۔

(۱) وہ کتاب جو اپنے بی پر ایمان لایا اور بی کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اس پر بھی
ایمان لایا اور یہودی کی تصدیق کی تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے (۲) وہ غلام جس نے اللہ کے حق
کا پابان اپنے آقا کا حق ادا کیا تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے (۳) وہ شخص جس کی کوئی پانہ کی بھی
اس نے اس کو چھپا خلیا اور اس کی انجھی تربیت کی پھر آزاد کر دیا اور شادی کر دی تو اس کے لیے
دو گنا اجر ہے۔

۳۶ عن رمیل بن عوف عن قال رسول اللہ ﷺ یا معاشر العرب! انی
رسول اللہ الی الانام کافۃ ادعوہم الی عبادۃ اللہ وحمدہ ونبی رسوله وعبادۃ وان
صححو النیب وان تصوموا من انی عشر شہرا وفرو رمضان فمن احاسی فہ الجنة
فلا یوانا ومن عصانی کانت لہ النار منتہی (ابن عساکر)

(کنز العمال ج ۱۹ ۱۹ کتاب الاول فی الایمان حدیث ۳۵۹)

حضرت رمل بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مرد عرب! میں
پہلی قلمقات کی طرف اللہ کا رسول ہوں انہیں صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دو اور اس کی کہ میں
اللہ کا رسول ہوں اور اس کا (پرگزیدہ) بندہ ہوں اور بیت اللہ شریف کا حج کرو اور بار و مہینوں میں
سے ایک ماہ روزہ رکھو وہ ماہ رمضان ہے جو دعوت قبول کرے گا اس کے لیے جنت مہمان

اور ٹھکانہ ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم ہے۔

۳۷. عی ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ

الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ

وَأِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَخُجُّ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۸ باب ما جاء في الإسلام عی عن عمر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اس کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) دربار قائم کرنا (۳) رکوع دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا

(۵) بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

﴿تقدیر﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۷۰. زَايَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ (العرۃ: ۱۸۷)

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔

اور فرماتا ہے

۷۱. قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا (التوبۃ: ۵۱)

تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا۔

اور فرماتا ہے

۷۲. مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ يَكْتُمُ الْغُيُوبَ (آل عمران: ۱۴۵)

اور کوئی جان بے حکم خود مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھ رکھا ہے۔

احادیث

۱۳۸. عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ مِنْهَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْغَيْبِ بِالْقَدَرِ . (جامع الترمذی ج ۲/۳۶۱ باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره

(رہرو، وکتب العمال ج ۱ ص ۲۰ کتاب لاور فی الایمان والاسلام حدیث ۵۱۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ دے آئے

(۱) گو ہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ

بھیجا (۲) موت پر ایمان لائے (۳) مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے (۴)
تقدیر پر ایمان لائے۔

۲۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى
يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُحِطُّهُ وَإِنْ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ
يَكُنْ لِيُبْصِرْهُ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۶ باب ما جاء في الإنعقاد بالقدر خيره وشوره)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص
اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک یہی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔

۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (۱) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ
يَمُوتَ بَارِئٌ خَلَلَ لَهُ إِلَهِهَا حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۶ باب ما جاء في الغفر نعمت حيث ما كتب لها)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی
بندے کے حق میں مقدر فرما رہا ہے کہ (فلاں) زمین میں مرے گا تو وہاں اس کی ضرورت
پیدا ہوتا ہے۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ فَشَرُّ كُؤَا قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يُخَاصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَقُلْتُ هَذِهِ آيَةُ "يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ أَسْنَانِهِمْ ذُوقُوا
مَسَّ سَقَرٍ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَلَّقْنَاهُ بِقَدْرِ" هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۸ باب ما جاء في الغفر)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کے
مشرکین تقدیر کے سلسلے میں جھگڑتے ہوئے آئے تو یہ آیت "يَوْمَ يُسْحَبُونَ عَلَىٰ أَسْنَانِهِمْ ذُوقُوا
مَسَّ سَقَرٍ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَلَّقْنَاهُ بِقَدْرِ" نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲. عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَافٍ
فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ : فِي الْقَدْرِ قَالَ : يَا بَنِيَّ ، اتَّقُوا الْقُرْآنَ
فَقُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَأَقْرَأُوا الزُّحْرَفَ قَالَ : فَقَرَأْتُ حَمَّ وَالْكِتَابَ الْمَبِينِ أَنَا جَعَلَنَاهُ قُرْآنًا

عَرَبًا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ (سورة زحرف ۱۰۱)

قَالَ. اَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ. اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ. فَإِنَّهُ كِتَابُ كِتَابَةِ الْمَلَكِ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ السَّمَاءُ وَقَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ الْأَرْضُ فِيهِ ابْنُ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ مَثُ ابْنِ أَبِي لَهَبٍ وَنَسَبٌ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيدَ بْنِ عُثَاةَ بْنِ لَصَامَتٍ حَاجِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ بَيْتِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ. دَعَايُ فَقَالَ: يَا نَسِي أَتَقِي النَّارَ؟ وَأَعْلَمْتُ أَنَّكَ لَا تَقِي النَّارَ تَرْمِي بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَلْبِ كُلُّهُ خَيْرُهُ وَخَرُّهُ لَمَّا نَفَسْتُ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتُ الْمَازِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ. إِنَّ أَوَّلَ مَا يَخْلُقُ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ. اكْتُبْ قَالَ. مَا اكْتُبُ؟ قَالَ. اكْتُبِ الْقَلَمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَانَتْ إِلَى الْآخِرَةِ. (جامع الترمذي ج ۶ ص ۳۸)

حضرت عبدالواحد بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملا اور ان سے کہا اے ابو محمد! بھرہ کے لوگ تقدیر کے سلسلے میں چہی گوئی کرتے ہیں تو فرمایا اے بیٹے یہ تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! فرمایا تو سورہ زحرف پڑھو میں نے پڑھا "حَسْبُ وَالْكِتَابِ الْمُبِينُ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ" (زحرف ۱۰۱، ۱۰۲)

فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ ام الکتاب ایک کتاب ہے جسے اللہ نے آسمان اور زمین کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے اسی میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے اسی میں ہے کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور ٹوٹ گئے۔ عطاء نے کہا تو میں ولید بن برد بن مسامتہ صحابی رسول ﷺ سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد کی موت کے وقت کیا وصیت تھی؟ فرمایا مجھے بلایا اور فرمایا اے بیٹے! اللہ سے ڈر اور جان کہ اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ پر ایمان رکھے گا اور بھلی بری ہر تقدیر پر ایمان رکھے گا اگر اس کے علاوہ پر مرے گا تو جہنم میں جائے گا میں نے سوس اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر فرمایا لکھا قلم نے کہا کیا لکھوں؟ حکم دیا تقدیر جو ہوا اور ہو گا لکھ!

۴۳ عن ابی ہریرۃ قال - سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : اِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ
 خلق اللہ القلم ثُمَّ خلق النُّونَ وَہی الملوآت ثُمَّ قال : لَہُ اکْتُبَ قَالِ : مَا اکْتُبُ قال
 ما کان وما ہو کذبٌ اِلَی یومِ القیمۃ (الدر المنثور فی التفسیر المائود ج ۸ ص ۲۴۱ فی
 تفسیر نون والقلم وما یسطرون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
 سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون یعنی دوات کو پیدا فرمایا پھر قلم کو حکم دیا
 لکھ القلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا جو ہوا اور قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھ

۴۴ عن ابی عبد الرحمن الخلیلی یقول - سمعت عبد اللہ بن عمرؓ و یقول
 سمعت رسول اللہ ﷺ یقول قَسَرَ اللّٰهُ الْعُقَدَ بِرَقِیْلِ اِنْ یُحْشَقِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضَ حِیْنَ
 یُحْشَقُنَّ اَنْفُ مَسِیْہٍ ہذا حدیث حسن صحیح (جامع الترمذی ج ۶ ص ۱۲۸)

حضرت ابو عبد الرحمن خلیلی فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے
 رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال
 پہلے ہی تشریں مقدر فرمادی ہیں یہ حدیث حسن و صحیح ہے

۴۵ عن ابی عباس و لیسٰی مَلَّیْنِ قال اِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ خلق اللہ القلم فقال :
 لَہُ اکْتُبَ فقال : یا رب اوما اکْتُبُ قال اکْتُبُ القدر فجری مِنْ ذَٰلِکَ الْیَوْمِ مَا
 ہو کائن الی اَنْ تَقُومَ السَّاعَۃُ ثُمَّ طُوبِی الْکِتَابَ وَارْفَعِ الْقَلَمَ وَتَکَانَ عَرْشُہُ عِسی
 اَمَآءَ قَارِیَمَعَ بُحَارِ الْغَیاءِ فَتَبَقَّتْ بِہُ السَّمَوَاتُ ثُمَّ خَلَقَ النُّورَ فَتَبَطَّتِ الْاَرْضُ
 عَلَیْہِ وَالْاَرْضُ عَلَیْ ظَہْرِ النُّونِ فَنَادَتْ الْاَرْضُ فَاتَّبَعَتْ بِالْجِبَالِ لِاَنَّ الْجِبَالَ
 لَتَفْخَرَنَّ عِسی الْاَرْضُ اِلَی یومِ الْقِیمَۃِ ثُمَّ لَرَأٰ ابْنُ عَبَّاسٍ (ن) وَالْقَلَمَ وَمَا یَسْطُرُوْنَ
 اخرجہ عبد الرزاق و الثریانی و سعید بن منصور و عبد بن حمید و ابن حویر و ابن
 المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ فی العظمتہ و الحاکم صحیحہ
 البیہقی فی الاسماء و الصفات و الخطیب فی تاریخہ و الضیاء فی المختارۃ (الدر
 المنثور فی التفسیر المائود ج ۸ ص ۲۴۱، ۲۴۲ فی تفسیر نون والقلم وما یسطرون)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکار
اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اس سے فرمایا لکھ! تو اس نے
عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا اللہ بر لکھ تو قلم جیسا اس دن سے لے کر آج تک جو بھی ہونے والا ہے
قیامت کے قائم ہونے تک پھر کتاب لپیٹ دی گئی اور قلم اٹھا اور اس کا عرض پانی پر ہے تو پانی کا
بھاپ بلند ہوا اور اس سے آسمان بنائے گئے پھر نور پیدا کیا گیا اور اس پر زمین بچھائی گئی اور زمین
سورن کے اوپر ہے تو زمین ہلے گی اس لیے پہاڑوں سے حمالی گئی تو پہاڑ قیامت تک زمین کے
اوپر فخر کرتا رہے گا، پھر اٹھن عباس نے ق و القلم وما یسطرون پڑھا۔

۱۶ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْحَيَاةِ وَالْآخِرَةِ وَالْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ (مسند الإمام ج ۱ ص ۱۰۱ کتاب الاول فی الايمان والاصلاح من قسم
الاقوال حدیث ۱۶)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ یاں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو
اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر ایمان لائے اور یہ کہ تو جنت اور دوزخ اور میزان پر
ایمان لائے اور مرے کے بعد اٹھائے جانے اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لائے۔

۱۷: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالْكِتَابِ وَالرُّسُلِ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْحَيَاةِ وَالْآخِرَةِ وَالْحَسَابِ
وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنَّهُ لَفَقْدَانُكَ

اخر حجة الامام عن امي عابره وابي مالك والامام الشافعي عن انس وابن
مسافر عن عبد الرحمن بن عوف (مسند الإمام ج ۱ ص ۷ کتاب الاول فی الايمان
والاسلام من قسم الاقوال حدیث ۱۷)

سرکار قدس ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور کتاب
اور میزان، موت، موت کے بعد حیات پر ایمان لائے اور جنت، جہنم، حساب، میزان اور بھلی
بری تقدیر پر ایمان لائے جب تو یہ کرے تو ایمان والا ہو گیا۔

۴۸. عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَرْبَعٌ لَمْ يَجِدْ رَجُلٌ طَعَمَ الْاِيْمَانَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِمْ اَنْ لَا لَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآتَى دُسُوْرَ اللّٰهِ بِعَفْوَ بِالْحَقِّ وَانَّهُ سَيِّئٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ (مكتوب العمل ج ۱ ص ۷ حدیث ۸۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے گا ایمان کا ذکر نہ پائے گا۔ (۱) یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) اور ہے شک میں (محمد) بندہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ بھیجو (۳) مرنا ہے پھر اٹھنا ہے (۴) اور پورے تقدیر پر ایمان لانا۔

۴۹. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ النُّزْمَ الطَّوِيْلَ يَعْمَلُ اَمْسَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الدَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ لُزْمًا طَّوِيْلًا يَعْمَلُ اَهْلَ الدَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ . رواه مسلم

(مکتوب العمل ج ۳ حدیث ۵۴۲)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ایسا ہے مائے تک جنتیوں کا عمل کرتا ہے اور جہنمیوں کے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور اہل عرصہ دراز تک جہنمیوں کا عمل کرتا اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔

۵۰. عَنِ اَبِيْ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَدَّرَ الْمَقَادِيْرَ وَكَبَّهَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰۰ مکتوب العمل ج ۱ حدیث ۶۱۲)

۵۱. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لِيْ جَبْرِيْلُ لَمَّا لَمَسَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ . يَا مُعَمَّمُ ! مَنْ اَمْسَ بِيْ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرُهٗ رَشْرُهٗ فَيُلْمَسُ رَبًّا غَيْرِيْ اَخْرَجَهُ الشُّرَارَى فَبِيْ لَا لِقَابَ

(مکتوب العمل ج ۱ کتاب الاول فی الایمان حدیث ۶۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد! جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور بھلی بری تقدیر پر ایمان نہ

لائے وہ مہرے ملا وہ کوئی اور رب تلاش کر لے۔

۵۲۔ اخرج مسلم عن حذيفة بن اسيد يبلغ به النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال . يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى السُّلْطَانِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحْمِ أَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَشَقِي أَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبُ لِيَعْلَمَ : أَيُّ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أَتَقَى الْمَكْتَبِ وَبُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَقْرَبُ رُحْنُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ يُطَوَّى الصُّحُفُ فَلَا يُرَادُّ لَهَا وَلَا يُفْلَسُ . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۳۳)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رجم میں نطق قرار پائے ہوئے چالیس یا پینتالیس راتیں ہو جاتی ہیں۔ تو فرشتہ اس پر داخل ہوتا اور عرض کرتا ہے اے رب یہ شقی ہوگا یا سعید تو دونوں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر عرض کرتا ہے اے رب یہ مذکر ہوگا یا مؤنث تو وہ لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کا نسل، مدت، موت، بروری لکھ دی جاتی ہے پھر تمام اعمال سمیت دیئے جاتے ہیں تو اس میں نہ مٹشی ہوتی نہ کمی۔

﴿مخلوق اول﴾

احادیث

۵۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَبَثَ لَكَ السُّوءُ قُلُوبُ وَ
 اَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (جامع السرمدي ص ۵۱۹ و بیہقی دلائل البرہ ج ۱ ص ۴۸
 مطبوعہ دار الفانسی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ کے لیے نبوت کب و جب (عابت) ہوئی؟ آپ نے فرمایا جس وقت آدمی روح اور جسم
 کے درمیان تھے۔ (مام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

۵۴ عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَخْرِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَمْنِي كَيْفَ يَكُونُ قَالِ
 وَادَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (دلائل البرہ للبیہقی ج ۲ ص ۲ در لکب العممہ بیروت،
 مسند الامام احمد بن حنبل ۵۳ ص ۵۹ بیروت)

حضرت ميسرة الفخري رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ کس وقت نبی ہوئے؟ فرمایا جس وقت آدمی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

۵۵ عَنْ عُرْبَاضِ بْنِ سَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ ﷺ قَالَ : سَيُفْثُ رَسُوْلُ
 اَللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنِّي عَبْدُ اَللّٰهِ وَخَاتَمُ الشَّيْئَيْنِ وَاسِي مَنَاجِلِيْ فِيْ طَيْبِهِ وَسَاءَ خَيْرُكُمْ عَنْ
 ذٰلِكَ دَعَا اَبِيْ اَبِيْ اَهْنَمَ بِشَاوَرَةَ عَجَسِي رَزَوْنَا اَمْنِي اَلَّتِي رَاَتْ وَكَذٰلِكَ اَمْنَاهُ
 اَلْبَيْسِي يَزِيْنُ (دلائل البرہ للبیہقی ج ۲ ص ۱۳۰ ج ۱ ص ۸۰)

حضرت عرواض بن سادیہ بن ساریہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ و رخصتم بنی ہوں تھا
 جب میرے باپ (آدم علی السلام) اپنی مٹی میں مخلوط تھے اور میں تمہیں اس کی خبر دوں گا میں

اپنے باپ اور ہم کی دعوت ہوں عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کا وہ خوب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور ایسے ہی عیسویوں کی ماؤں نے دیکھا تھا۔

۵۶. رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي آدَمَ وَأُمَّيْ أَحَبُّ إِلَيَّ عَنْ قَوْلِ خَلْقِهِ: اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ، قَالَ: يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ. (المواهب اللدنیہ مع شرح النور فانی ج ۵۵)

ہام عبد الرزاق نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ جابر بن عبد اللہ نے فرمایا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان، مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا پیدا فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا اے جابر! بے شک اللہ نے ساری چیزوں سے پہلے تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے بنایا۔

﴿سرکار اقدس ﷺ کی بے مشکت﴾

احادیث

۵۷ عن ابن عمر ان النبي ﷺ نهى عن الوصال قالوا: انك توافل قال: اني لست كهيئتكم اني اظمم واسقي.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۱ باب النهي عن الوصال)

حضرت سیدہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا حضور! خود روزہ وصال رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میری حالت تم جیسی نہیں مجھے کھانا پلانا جاتا ہے۔

۵۸ عن ابي هريرة قال: نهى رسول الله ﷺ عن الوصال فقال رجل من المسلمين: انك يا رسول الله توافل قال رسول الله ﷺ: رايتكم مثلي اني ابيت بطنعيني ربي ويسقيني فلما ابوا ان يشهروا عن الوصال واصل بهم يومئذ ثم يؤثما ثم رزوا الهلال فقال: لو سخر لهن لبرؤكنكم كل لئلكل لهن حين ابوا ان يتهروا

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۳۵۱ باب النهي عن الوصال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بھی تو مصلیٰ روزے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں مجھ جیسے کون ہے میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا بچہ مجھے کھاتا اور پلاتا ہے جب اس کے ہاں جو صحابہ وصال سے نہیں رکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر دوسرے دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر تیسرے دن اسی طرح روزہ رکھا پھر انہوں نے چاند کیچہ لیا آپ نے فرمایا اگر چاند اچھی نظر نہیں آتا تو میں روزہ وصال کرتا (گویا کہ آپ نے ان کے پاؤں آنے پر اظہارِ تارا صحتگی فرمایا)۔

۵۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: وَاصِلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنِ أَوَّلِ شَهْرِ قُرْأَمِلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَلَفَهُ ذَلِكَ فَقَالُوا: لَوْ لَمْ يَدْعُ الشَّهْرُ لَوْ اَصْلَهُ وَمَا لَا يَدْعُ الْمُتَصَفِّقُونَ بِعَفْوِهِمْ أَيْكُمْ بِسَمِّ بَيْلَانٍ وَقَالَ: إِنِّي لَأَسْتُ بِفِيكُمْ إِنِّي أَخْلُ بَطْنِي رَيْبِي وَتَقِيَّتِي.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۲ باب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے آخر میں صوم دھار رکھا بعض صحابہ نے بھی صوم دھار رکھنے شروع کر دیے۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ سہ ہوتا تو میں اس قدر واصلی روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا، ریب تیری مثل نہیں ہو یا فرمایا لاریب میں تہری مثل نہیں ہوں میں اس حد میں رات گزارتا ہوں کہ میرا بچہ کھانا چاٹتا ہے۔

۶۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْرَهُمْ أَمْرَهُمْ عَنْ لَاحِظَالٍ بِمَا يُطْفِقُونَ قَالُوا: إِنَّ لَنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَلَمَّ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ لِنَقِصٍ حَتَّى يُغْفَرَ لِي وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ أَمْرَكُمْ وَغُلَامَكُمْ بِاللَّهِ آتَى (صحيح البخاري ج ۱ ص ۲۶۲ باب قول النبي ﷺ: إِنَّ أَمْرَكُمْ بِاللَّهِ آتَى)

باللہ وہی المعروف فعل اللہ . شکوة الجہاد ص ۱۷۸ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۹۷

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کو کسی عمل کا علم دیتے تو ایسے عمل کا حکم دیتے جس کو وہ آسانی سے کر سکیں (یعنی مشکل اور دشوار محبتوں کا علم نہ دیتے) صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے مثل نہیں ہیں لاریب اللہ تعالیٰ نے آپ کے گناہ اور بچھے ذنب کی مغفرت کر دی ہے (یعنی آپ کے لیے تو قلیل عبادت کافی ہیں ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہئے) رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا تم سب سے زیادہ متقی اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والے میں ہوں (لہذا مجھ سے زیادہ عبادت کی کوشش مت کرو)۔

۶۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ

وَهُوَ يَسْمَعُ مِنْ وُزَرَءِ النَّبِ لَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَالْإِقْبَابُ

فَأُصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأُصُومُ ، فَقَالَ :
لَسْتُ بِمِثْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَنَيْكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ : وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرْجُو أَنِّي أَكُونُ أَتَمَّكُمْ لَهُ وَأَعَمَّكُمْ بِمَا آتَى . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱
ص ۳۵۴ باب صِيَامِهِ صَوْمٌ مِنْ طَلَعِ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ)

حضرت ۔ بشری رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص مسئلہ
معلوم کرنے کے لیے آیا اور اس حالیہ وہ بھی روزہ اڑے کے پیچھے سے من رہی تھیں اس نے کہا
یا رسول اللہ! میں نماز کے وقت اٹھتا ہوں وراں حالیہ میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں (اس وقت)
روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی نماز کے وقت اٹھتا ہوں وراں حالیہ میں
جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے مثل کب ہیں؟ اللہ
تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذب کی مغفرت کر دی ہے آپ نے فرمایا بخدا مجھے یہ سید ہے
کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور جن چیزوں سے بچنا چاہتے ہیں کہ میں
تم سب سے زیادہ عالم ہوں۔

۶۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمْ أَرَقْبَةً وَلَا نَفْسَةً مِثْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

(شعائل ترمذی ص ۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سر اور دماغ اللہ تعالیٰ کے جیسے نہ ان
سے پہلے کسی کو دیکھا نہ بعد۔

۶۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ بِمِثْلِهِ

وَلَمْ تَرَ عَمِي . (طبقات ج ۱ ص ۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میری آنکھوں
نے سید عالم ﷺ کے جیسے کوئی نہیں دیکھا نہ ہی میں نے آپ کی مثل کوئی سنا ہے۔

﴿شفاعت مصطفیٰ ﷺ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۷۳. لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(البقرة ۲۵۵)

اس کا ہے جو چھ آسمانوں میں ہے اور جو پچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے جس کے حکم کے۔

اور فرماتا ہے

۷۴. وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ (الانباء ۲۸)

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے۔

اور فرماتا ہے

۷۵. هَٰؤُلَاءِ يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ بَعَثَ إِلَيْهِ (يونس ۳)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔

اور فرماتا ہے

۷۶. يَوْمَئِذٍ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ طه ۹

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے ذن دے دیا ہے۔

اور فرماتا ہے

۷۷. وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ (السا ۲۳)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔

اور فرماتا ہے

۷۸. لَا تَنْفَعُ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ اللَّهُ لِمَنْ يُشَاءُ وَيُرْضَىٰ (الحجم: ۲۶)

ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے۔

احادیث

۶۴. عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ وَدَّ الْبَرَّاءَ بِالْعَبْدِيَّةِ
نَحْنَبًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الوفاء بحوال المصطفى باب فصل عمره
عليه والصلوة والسلام ص ۸۰۱ مکتبہ مدویہ و حضوہ پاکستان)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے ارشاد
فرمایا جو شخص مدینہ میں میری قبر کی زیارت بغرض ثواب کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے
یہ شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔

۶۵. عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ
لَهُمْ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ الثَّامِيَّةُ وَالصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْعَصِيْبَةَ وَاتَّعَنَهُ
مَقَامًا مَحْمُودًا اِلَيْدِي وَعَدْتُهُ حَسْبُ لِي شَاعَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ رواه البخاري

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۵ باب لمن لا بد)

۶۶. عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْطَيْتُ خُمْسًا لَمْ يَفْضَحْهُ اَحَدٌ
قَبْلِي نَصَرْتُ بِالْوُغْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ لِي الْاَرْضَ مِنْجِدًا وَطَهْرًا فَتَيْمًا وَحُلِي
مَنْ اَتَيْتَنِي اَكْرَمْتُهُ الصَّلَاةَ فَبَصَلْتُ وَاَحْبَبْتُ لِي اِسْمَاعِيْلَ وَلَهُ تَمَلُّ لَاحِدٍ قَبْلِي وَاَعْطَيْتُ
الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يَمُتُّ اِلَى قَوْمِهِ حَاضِرًا ثُمَّ بُعِثَ اِلَى النَّاسِ عَائِلَةً
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۵ باب لمن لا بد سيد الترمذی ص ۱۰۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کے لوگوں کو نہ دی گئیں (۱) میری
مدد و رعب جسے کی گئی ایک ماہ کی مسافت کی مقدار (۲) دوزمین میرے لیے مسجد اور پاک
کرنے والی بخاری گئی پس میری امت میں سے جس کو نماز پالے تو وہ پڑھ لے
(۳) اور میرے لیے مال غنیمت حال کیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے حلال نہ کیا گیا (۴) مجھے
شفاعت کبریٰ عطا کی گئی (۵) ہر نبی اپنی قوم میں بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کے پاس
بھیجا گیا ہوں۔

۶۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَايْرِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُدْعَوُ بِهَا وَأَوَّلُ مَنْ دُعِيَ دُعُوهُ
طَمَاعَةٌ لَا تُبْعَثُ فِي الْأَجْرَةِ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ نَسْرِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ مِمَّا سَأَلَ سُؤلاً وَفَالَ : لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دُعِيَ بِهَا فَاسْتَجِبَ
فَمَحَلَّتْ دُعُوهُ شَفَاعَةً لَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۲۲۲ کتاب الدعوات، باب ولكل نبی دعوة مستجابة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لیے
ایک دعا ہوتی ہے جس کی وہ دعا کرتا ہے اور میں نے چاہا کہ میں اپنی دعا پڑھوں وہ اپنی است
کی شفاعت کی دعا ہے تحریر میں، اور معمر نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے انس
بن مالک سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دعا ایک سوال کیا
اور کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جس کی دعا اس کے لیے اور قبول ہوئی تو میں نے برور قیامت
اپنی دعا کے لیے شفاعت کی دعا کر دو۔

۶۸. مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ج ۱ ص ۱۲۵، الكتاب الاسنى
من حروف الهجاء في الاذكار من قسم الاقوال)

حضرت رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا جو محمد
(ﷺ) پر درود پڑھے اور کہے اے اللہ انہیں برور قیامت اپنے یہاں قریب ترین جگہ عطا فرما۔
اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگی۔

۶۹: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَالَ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ
مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي (مجم طبع،
(مجموع) (کنز العمال ص ۱۲۵) الكتاب الثانی من حروف الهجاء في الاذکار من قسم الاقوال)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے، اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
رحمت نازل فرما اور انہیں برور قیامت اپنے نزدیک قریب ترین جگہ عطا فرما تو اس کے لیے میری

شفاعت واجب ہوگی۔

۶۰ عن ابن عباس قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلُوا اللَّهَ لِي الرِّسَالَةَ فَإِنَّهَا لَا يَسْتَلْهَا بِيَّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ش، طس و ابن مردودہ) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا میرے لیے اللہ سے وسیع مانگو دنیا میں جو بھی مومن بندہ میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا میں بروقتی موت اس کے حق میں گواہ اس کا شفا کرے گا۔

۶۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الرِّسَالَةَ حُلَّتْ عَلَيْهِ شَعَائِعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ابن الجار) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۰)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سرکار نے فرمایا جو اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے حدس ہوگی۔

۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يُسْتَمِعُنِي عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا يُبَلِّغُنِي زَكَاةً أَوْ نَذِيرًا وَهُوَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۰ طبع المعارف النظامیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی میری قبر کے پاس مجھے سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت کرتا ہے۔

۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَالِيًا وَكَلَّ اللَّهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِي زَكَاةً أَوْ نَذِيرًا وَهُوَ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا (ہب والخطیب) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۰)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو درود سے درود بھیجتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے وہ مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت

کرتا ہے اور میں اس کا گواہ اور شہداری ہوں گا۔

٧٤ عن عبد الله بن عمرو بن عاص قال قال رسول الله ﷺ إذا
 سمعتم المؤذن فقولوا - بش ما يقول ثم صلوا عني فإنه من صلى
 عليّ بعشر أتم سألوا الله لي الوسيلة فأتهم من الله في الجنة لا تسبني إني من
 عباد الله، وأرجو أن أكون أنا هو، فمن سأل لي الوسيلة حلت عليه الشفاعه رواه
 مسلم، مشكوة بمصباح ص ٦١ ٦٥ ب الفص الأول

حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عباس سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس تم سوئے کو سو تو تم بھی اسی کے مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیوں کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ سے میرے بے وسیعہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لیے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں بھی ہوں تو جو شخص میرے بے وسیعہ طلب کرے گا اس کے لیے میری دعا عادت حد ہوگی۔

٥ : فصل العلامة الإمام شمس الدين المشحوي عن الديناني ان اب بكر رضى
الله عنه لما سمع قول المرفوع شهد ان محمدا رسول الله قال هـ وقيل باطل
الاسمطين الشافعي ومسح على غيره فقال صلى الله عليه وسلم من فعل مثل ما فعل
عليه فقد حمت له شعا غيبي المعاصد الحسنة وطحطوى عيسى سراقى لصلاح ص ١١١

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سات سو کے قریب شہداء ان محمد رسول اللہ کو ملے تو آپ نے اس کو دھرایا اور شاہ دشمنانہ اندرونی پیروں کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگایا تو سرکار نے فرمایا جو بھی میرے خلیل جیسا کرے گا، میں اس کی شفاعت حاصل ہوگی۔

٧٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ عِشَّةَ عُمَةَ
الْمُطَالِبِ فَقَالَ لَعَنَهُ تَفْعُهُ تَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ لِي صُحُفٌ مِنْ لَأَرِ تُلُغُ
كَفِّيهِ تَغِي مِثْلُ أُمِّ دُمَاغِهِ (صحيح البخاري ج ٢ ٩١ باب عِشَّةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ان کے سامنے سرکار کے چچی ابو حاسب کا ذکر ہوا تو سرکار نے فرمایا امید کہ میری

شفاعت میں کو نفع دے تو انہیں تھوڑی آگ میں ڈال جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی اس سے ان کا دل داغ ابل رہا ہوگا۔

۷۷. عَنْ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ الْمَسْبُورِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يُخْرَجُ يَوْمَ مَآذٍ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ قَبْلَ حَبْرٍ أَلْجَهُ يَسْئَلُونَ عَنْهُمْ أَجَلَهُمْ

(صحیح البخاری ج ۲ ۹۷۱ باب صفۃ النار والجنة)

عمران بن حصین سے روایت ہے خورجیت کرتے ہیں سرکارِ عالم ﷺ سے آپ نے فرمایا محمد کی شفاعت سے ایک قوم کو جہنم سے نکال دیا جائے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے جنہیں جہنم سے موسر یہ چائے گا۔

۷۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقَائِي لَقَدْ ظَنَنْتُ بَابًا هُرَيْرَةً إِلَّا بِشَفَاعَتِي حَدَّثَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَوَّلُ مَنْكَرٍ رَأَيْتُ مِنْ حَرِّ صُكٍّ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ

(صحیح البخاری ج ۲ ۹۷۲ باب صفۃ الجنة والنار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی شفاعت سے فیروز مند کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میرا گناہ یہی تھا کہ تم سے پہلے اس حدیث کے بارے میں مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا۔ کیوں کہ میں حدیث پر حرموں کو دیکھ چکا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ فیروز مند وہ شخص ہوگا جو خدا میں اپنے دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا۔

۷۹. عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ يَا أَسْأَفَ مَا عَلَيْنَا رَبَّنَا حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ مَّكَاتٍ لِيَأْتِرَ آدَمَ فَيَقُولُوا أَنْتَ لَدَى حَقِّكَ اللَّهُ يَبْدِيهِ وَيَقْضِي لَكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَامْنَحْ لَنَا عَذْرًا رَبَّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَدَأْتُ حَقْلِيَّتَهُ انْتُوا نُوْحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَ إِلَيْكُمْ لِيَأْتِيَكُمْ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَدَأْتُ حَقْلِيَّتَهُ انْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ

حَدَّثَنَا هُذَيْلُ بْنُ سَفْوَانَ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَذَرَ حَظِيَّتَهُ ابْنُ قُوسَى لَدَى كُثْمَةَ اللَّهِ
 فَيَا تَوْسَهُ ، يَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَبَذَرَ حَظِيَّتَهُ ابْنُ قُوسَى فَيَا تَوْسَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ
 هُنَاكُمْ ابْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكَ مَا تَقْدُمُ مِنْ دِينِهِ وَمَا تَأْخُرُ
 فَيَا تَوْسَى فَاسْتَأْذِنَ عَلَى رَتْنَى هَذَا أَرَأَيْتَهُ وَفَعَلَ سَاحِدًا فَبَدَعَنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ لِي
 أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَسَلِّ لِعَظْمَةٍ وَلِلَّهِ تَسْمِعُ وَاشْمَعُ تَشْفَعُ قَارِئُ رَأْسِي فَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 بِمَنْ مَنَعَنِي أَنْ يَمْلِكَنِي ثُمَّ اذْمَعُ لِحِمَّةٍ نِي حَمْدُ ثُمَّ احْرُجْهُمْ مِنَ الدَّارِ فَأَدْخِلْهُمْ لِحِمَّةً ثُمَّ
 اغْوِذْ فَأَقِمْ سَاجِدًا مُثَلِّدًا لِي الْفَافَّةُ أَوْ الرُّبْعَةُ حَتَّى مَابَقِيَ فِي الدَّارِ إِلَّا مِنْ حِمَمَةٍ
 لِقَرَأَنَ صَحِيحِ ابْنِ جَرِيرٍ ج ۲ بَابُ صَلَوةِ الْجَدْوِ ص ۱۰۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے فرمایا کہ تم لوگوں کو قیامت کے دن کھانا پکانے کا دو گدگدیں کہ کاش ہم
 اس لیے رب کے یہاں شفیق تلاش کریں جو ہمیں ہماری گنہگاروں سے (یہ سوچ
) دو گدگدے پاس میں گے اور کہیں گے آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے آپ سے
 قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوتا ہے تو ان لوگوں
 نے آپ کو سجدہ کیا بہت آپ ہمارے رب ہی، لگاتار ہماری شفاعت فرمائیں تو آدم کہیں گے
 میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور غرض یہ دوسرے کہیں گے نوح کے پاس جاؤ خواہ اللہ کے پہلے رسول
 ہیں اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا ہے پھر یہ لوگ نوح کے پاس آکر ہی نہیں گئے نوح جو باری
 کے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور اپنی غرض بارگاہ نہیں گے براہیم کے پاس جاؤ جنہیں اللہ
 تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے، ہاں دوسرا براہیم کے پاس میں گے یہ جو باری کے میں
 تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور اپنی غرض یہ دوسرے کہیں گے موسیٰ کے پاس جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ سے
 لگا رہا ہے، چنانچہ یہ لوگ موسیٰ کے پاس میں گے تو یہ بھی کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا
 اور غرض کو ذکر کرے کہیں گے عیسیٰ کے پاس جاؤ، پھر یہ لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو یہ بھی
 نہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیوں کہ ان کے انگلوں
 اور پچھلوں کی مغفرت ہو چکی ہے، تو وہ سب میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب سے

جارت لوں گا پھر جب میں سے دیکھوں گا محمد ریز ہو جاؤں گا اللہ کی مشیت کے مطابق میں
جہدے میں رہوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اپنے سر کو اٹھو، نگو دیئے جاؤ گے کہو، تمہاری بات
سنی جائے گی، شفاعت کرو، شفاعت کی جائے گی، پھر اپنے سر کو اٹھو، گا در اپنے رب کی تعظیم
کردہ تحمید سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر میں شفاعت کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد کو
متعین فرما دے گا، پھر میں انہیں جہنم سے نکلا کر جنت میں داخل کراؤں گا، پھر میں اسی کے مثل
اور وہ کراں گا تیسری یا چوتھی بار تک حتیٰ کہ جہنم میں سوائے اس کے جس کو قرآن نے روک دیا ہے
کوئی باقی نہیں رہے گا۔

۸۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا سَأَلَ آدَمُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَأُوْلًا مِنْ أُمَّتِي لَهْبَرَةٍ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰ الفصل الاول باب فوائد مسائل مسند المرسلین)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا
قیامت کے دن میں اور آدم کا سردار ہوں گا جس کی قبر شق ہوں ان میں پہلا اور شفاعت کرنے
اور شفاعت کیے جانے والوں میں پہلا ہوں گا۔

۸۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ شَافِعٍ لِي الْجَنَّةُ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰ الفصل الاول باب فوائد مسائل مسند المرسلین)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ سے ارشاد فرمایا جنت میں میں سب
سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں۔

۸۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَانِ مِنْ أُمَّتِي .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰ الفصل الثاني باب الحوض والشهادة)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میری شفاعت میری امت
میں سے اہل کبان کے لیے ہے۔

۸۳. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا بِيْ أَمِّي ابْنِ مَنِّ عِنْدِ

رَبِّيْ لَخَيْرِيْ بَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ بَصُفْ أَمِّي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ شَفَاعَةِ لَأَخْرُجَ شَفَاعَةِ رَهْنِ

لَسْ ثَمَّ لَا يُشْرِكُ بِإِلَهِهِ شَيْئًا رَوَاهُ الْعَرَمَلِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۱ الفصل الثانی باب الحوض و الشفاعۃ)

حضرت عرف بن مالک روئی ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور مجھے اختیار دیا اس کے درمیان میری امت میں سے نصف جنت میں داخل کی جائے اور شفاعت کے درمیان تو میں نے جماعت کو اختیار کیا ورنہ یہ اس کے لیے حوس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرے۔

۸۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي نَسِيمٍ رَوَاهُ الْعَرَمَلِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ . مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۱ فصل ثانی باب الحوض و الشفاعۃ

عبد اللہ بن ابوجدعاء سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے ۷۰ ناسیم میں سے کثیر جنت میں جائیں گے۔

۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَمَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْفَعُ لِمَقْبِلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْفَعُ لِعَصْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْفَعُ بَرَّ جُلِّ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۱ الفصل الثانی باب الحوض و الشفاعۃ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میری امت میں سے بعض جماعت کی بعض قبیلہ اور بعض عصب کی شفاعت کریں گے اور انہیں میں سے مرد کی امت میں کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۸۶ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا وَنُ النَّاسِ يَنْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ نَبْعًا (صحیح المسلم ج ۱۰ ۱۱۲ باب البات الشفاعۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور بیوں میں سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

۸۷ عَنْ أَنَسٍ كَرِهُ لِهَالٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا مَرِيءُ الْفَرَسَيْنِ إِذَا بُعِثُوا

وَسَابِقَهُمْ اِذَا وَرَدُوْهُ وَنِيْشْرَهُمْ اِذَا يَنْشُرُوْا وَاِمَامُهُمْ اِذَا سَجَدُوْا وَاقْرَبُهُمْ مَّجْلِسًا اِذَا
اَجْتَمَعُوْا اَتَكْلُمُ قِيْصِدَقِيْ وَاَشْفَعُ قِيْشَفَقِيْ وَاَسْلُ قِيْغَطِيْ

(کمرالعمال ج ۲ ص ۸۶-۱۰۹ کتاب المصالح من قسم الاقوال)

میں رسولوں کا سردار ہوں جب وہ سحرٹ کیے گئے اور ان میں سائق ہوں جب وہ وارد ہوئے اور میں انہیں مزوہ خانے والا ہوں جب وہ امر وہ ہوئے میں ان کا امام ہوں جب وہ مجھ پر بیڑ ہوئے بجلی میں سب سے قریب ہوں جب سب جمع ہوئے میں بات کرتا ہوں تو اللہ میری تھوپی کرنا ہے، شفاعت کروں گا تو وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا، مانگتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے۔

۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاِنَّا مَحْمُومٌ لِّئِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاِنَّا وِيْ شَافِعٍ وَنُشْفَعُ.

(کمرالعمال ج ۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا میں رسولوں کا قائد ہوں جب کہ کوئی نخر نہیں میں ماتم الشیمین ہوں جب کہ کوئی نخر نہیں میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں۔

۸۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ خَيْرَ بَرٍّ فَبَعَلَ يَرَى فَصَالِبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا فِيْ اَسْفَلِهِمْ فَمَالَ يَارَبِّ مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا اَبْنُكَ اَحْمَدُ هُوَ الْاَوَّلُ وَهُوَ الْاٰخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَنُشْفَعٍ (کمرالعمال ج ۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ عز وجل نے آدم کو پیدا فرمایا ان کو ان کے میوں کے بارے میں بتایا، پس حضرت آدم ان میں سے بعض پر بعض کی فضیلت کو دیکھنے لگے، پس انہوں نے ان کے نچلوں میں ایک چمکتا ہوا نور دیکھا پوچھا اے میرے رب یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے یہی اول یہی آخر ہے اور شفاعت کرنے اور شفاعت کیے جانے والوں میں سب سے پہلا ہے۔

۹ من استطاع ان يسئوفا بالمدينة فليئوفا فمن عات بالمدينة فليئوفا له

سبعيناً و شهيداً (جامع الترمذی ص ۱۳۳)

جو شخص مدینہ شریف میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ مرے پس جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔

۹۱. عن ابی عمر قال : قال رسول اللہ ﷺ : من دار قبری و جبت له

شعاعنی ، جامع صغیر ص ۱ ، ولاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۹

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے شفاعت و حسب ہوگی۔

۹۲. عن ابی عمر قال قال رسول اللہ ﷺ : من جاء بئ ذابراً لا یھتھ إلا

رہار بئئ کان شعاعاً علی ان سکوی نہ شیعاً یوم القیمة (رواء الوفا ج ۲ ص ۳۹۹)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں سرکارِ مدینہ ﷺ سے ارشاد فرمایا جو شخص میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اور کوئی میت نہ ہو تو مجھ پر یہ حق عائد ہو گیا کہ میں اس کی شفاعت کروں۔

۹۳. عن زحی بن اب الخطاب عن النبی ﷺ من دارمی نفقلاً کان فی

جوارعی یوم القیمة و من سکن المہلک و حضر علی نلاء ما شکت له شیعاً او شیعاً یوم القیمة . (رواء الوفا ج ۲ ص ۳۹۹ مشکوٰۃ المصابیح : باب حرم المہلک الفصل الاول)

آل خطاب میں سے ایک آدمی سے روایت ہے جو سرکار سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت کے ان میرے پڑوس میں ہوگا اور جو آدمی مدینہ میں قیام کرے اور وہاں کی تکلیفوں پر صبر کرے تو میں اس کے لیے بروز قیامت گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔

﴿وسیلہ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (المائدة ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ صومڈور

ورفرماتا ہے

۸۰ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (الاسراء ۵۷)

وہ مقبول بندے جسہیں یہ کانر پوجتے ہیں وہ آپ ہی ہے رب کی طرف وسیلہ

ڈھونڈتے ہیں۔

اور فرماتا ہے

۸۱ رَكَعُوا مِثْلَ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ مَا عَرَفُوا

کفرؤا بہ (الفرقہ ۸۹)

اور اس سے پہلے وہ اس ہی کے ویسے کانروں پر فتح، تختے تھے

اور فرماتا ہے:

۸۲ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَخَدُوا لَهُ تَوَّابًا رَّحِيمًا (النساء ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب اتمہارے حضور حاضر ہوں ور پھر

اللہ سے معافی چاہیں ور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا

مہربان پائیں۔

احادیث

۹۴. عَنْ عُمَارِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ ابْنُ زَحْلَا ضَرَبَ النَّبِيَّ النَّبِيَّ

فَلَمَّا أَذِنَ اللَّهُ أَنْ يُعَالِيَنِي فَقَالَ . اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
قَالَ هَذَا عَنِّي قَالَ فَأَمَرَ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ التَّوَضُّؤَ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْأَلُكَ وَاسْتَرْجِعُ اِلَيْكَ بِسَيِّدِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ اَبْرَحَمَةٍ اِنِّيْ لَوَاجِهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّيْ
لِيُقْضَى لِيْ فِى حَاجَتِيْ هَذِهِ فَشَفَعْنِيْ فِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۶ باب جامع الدعاء الفصل الثالث

عثمان بن حنیف سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ایک نابینا شخص سرکار کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے تو جواب میں
ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں دعا کروں در اگر چاہو تو صبر کرو ورنہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا تو
انہوں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے۔ روى فرماتے ہیں کہ سرکار نے نہیں، چھی طرح وضو
کرے اور اس دعا کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری
طرف متوجہ ہوتا ہوں میرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے، یا محمد (ﷺ) میں نے اپنے
پیر و سرکار کی بارگاہ میں آپ کا اسیر پیش کیا ہے چنی میں ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ
تو میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

۹۵. عَنْ نَسْرِ بْنِ بَكْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ السُّطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا
لِحَظُوا اِسْتَسْقَى بِاَبْنَسِ بْنِ عَبْدِ السُّطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَعُوْثُ
اِلَيْكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَيُسْقِيْنَا وَاَنْ نَعُوْثُ اِلَيْكَ بِعَمِّ بَيْتٍ فَسُقُوْنَا

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۳۷ باب سؤن الناس الامم)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب مدینہ والے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے
تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیعے سے ہارش طلب کرتے
تو فرماتے، اے اللہ کریم! ہم لوگ، بے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیعے سے دعا کرتے ہیں کہ
ہارش برسدے ورنہ ہم اپنے نبی محترم ﷺ کے چچا کے واسطے سے دعا کرتے ہیں ہر ان رحمت کی
تو ہارش ہو چاہیہ کریں تھی۔

۹۶. عَنْ اَبِيْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَتْ يَهُودٌ خَيْرٌ نَّجَابِلُ عِظْقَانِ

فَلَمَّا اتَّفَقُوا هَرَبَ يَهُوذَا حَبِيرٌ هَادِبٌ الْيَهُودَ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَقَالَتْ لَهُمْ نِسَائُكَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتُنَا نُنْجِرْجُهُ لَنَا فِي حَرِّ الرَّمَاةِ اَلَا تَنْصُرُنَا
عَلَيْهِمْ قَالُوا لَكُنَّا اِذَا اتَّفَقُوا دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ فَهَرَبُوا عَطْفَانٌ فَلَمَّا بُعِثَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ
كَعْبُرُؤُ بِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَكُنُوْا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتَحُوْرَ عَلٰى الدُّنْيَا كَعْبُرُؤُ" يَعْنِي
بِكَ يَا مُحَمَّدُ، (الجامع الغريد لابن القيم ج ۲ ص ۲۹۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی قبیلہ عطفان
کے لوگوں سے جنگ کرتے رہتے تو جب لڑتے تو یہودی شکست کھاتے تگتے تو یہ کہہ کر دے، تگتے
"اے اللہ! ہم تجھ سے اس محمد کے ایسے سے سون کرتے ہیں جو نبی امی ہیں جس کو آخری زمانے
میں ظاہر کرنے کا تو نے وعدہ فرمایا ہے ہم کو عطفان پر علیہ عطا فرما۔ (راوی سے کہا) تو جب یہ دے گا
کر کے خیبر لڑا ہوتے تو عطفان کو شکست دیدیتے مگر جب وہ نبی مسوح ہو گئے تو یہودی مسخر
ہو گئے ای پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ تبارک اور اس سے پہلے یہ کافروں پر لڑا تگتے تھے یعنی
تمہارا یہ ایسے سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۹۷ عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ لما اصاب آدم
الخطيئة دفع راسه فقال يا رب بحق محمد الا عرفت لي، وادعى اليه واما محمد
ومن محمد فقال يا رب انك لما اقمضت خلقي رفعت رأسي الي عرشك فودا
عليه مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله نعمت الله اشرم خلقك عليك، و
فروث اسمه مع اسمك، فقال نعم. فذ عمرث لك وهو آجوز الانبياء من ذرئتك
وَلَوْلَا مَا خَلَقْتَكَ (مجموع الفتاوى لابن تيمية ج ۲ ص ۱۵۰ بحوالہ دلائل النبوة)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم (علیہ السلام) سے لغزش ہوئی تو اپنا سر اٹھایا اور کہا اے
میرے رب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ویسے سے مجھے بخش دے، تو ان کے پاس وحی آئی
کہ محمد کیا ہے؟ محمد کون ہے؟ تو عرض کی اے رب! جب تو نے میری تخلیق عمل فرمائی تو میں نے
اپنا سر تیرے عرش کی جانب اٹھایا تو دیکھ اس پر کھنکھو تھا لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ

أَسَدٌ، أُمُّ عَلِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَهِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْرُهَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ فِيهِ وَقَالَ : اللَّهُ الَّذِي يُخَيِّ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، أَغْمُرُ
لَا تُسَيِّ قَاطِعَةً بَيْنَ أَسَدٍ وَذَوْ شَيْءٍ عَلَيْهَا مَدَّ حُلْمًا بِمَنْقُ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي،
فَأَنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ الطَّبْرَسِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ

(وفاء الوفاء لعلي بن احمد السمهودي ج ۱ ص ۸۹۹ طبعہ بیروت)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب غلام
بنت اسد حضرت علی بن ابی طالب کی ماں کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کو
کھودنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر میں پہلو کے بل بیٹ گئے اور فرمایا وہ اللہ
جو جلاتا ہے مارتا ہے، خود زندہ ہے مرنے والے میں میری ماں کی طرح بنت اسد کو بخش دے اور اس پر اپنے
نبی اور مجھ سے پیسے کے نیسوں کے دسے قبر کشادہ فرما۔ بے شک تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۰: عَنْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَتَّى كُنْتُ

بَنَاءً قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَاشْتَرَى إِلَى السَّمَاءِ فُسُوفًا مَنَعَ سَحَابَاتٍ وَخَلَقَ
الْعَرْشَ، كَبَّ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ حَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَخَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ
الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمُ وَحَوَّاءُ، فَكُنْتُ أَسْمَى عَلَى الْأَنْبَاءِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْأَنْبَابِ وَالْأَنْبِيَاءِ
وَأَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْحَمْدِ، لَمَّا أَخْبَاهُ اللَّهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى أَسْمَى
فَاخْتَبَرَهُ اللَّهُ أَنَّهُ مُبَدَّلٌ وَلَيْدَكَ فَلَمَّا عَرَفَهُمَا الشَّيْطَانُ تَابًا وَاسْتَسْعَمَا بِأَسْمَى إِلَيْهِ رَوَاهُ

الشيخ أبو الفرج بن الجوزي (مجموعه الفتاوى لابن تيمية ج ۱ ص ۱۵۰)

حضرت ميسره رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرش کی یا رسول اللہ آپ کب نبی ہوئے تو فرمایا جب اللہ نے زمین کو
پیدا فرمایا اور آسمان کی طرف استواء فرمایا تو نہات آسمان ہموار فرمایا اور عرش کو پیدا فرمایا اس
کے ساق پر کھنسا محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں آدم اور حواء کو ٹھہرایا
تو میر نام دروازوں، قبوں، حیموں، پر لکھا جس کے آدم روح و جسم کے درمیان تھے، تو جب اللہ
تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا تو انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو انہیں میرا نام نظر آیا تو اللہ نے

انہیں خبر دی کہ وہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں تو جب شیطان نے ان دنوں کو دھوکہ دے دیا تو
تو یہ کی اور میرے نام کا وسیلہ لیا۔

۱۰۶۔ اَتَى الْمَسِيحُ مَرْيَمَ وَهَذَا هُوَ ابْنُ بِالْجَمْعِ مَرْيَمَ مَسْلُوبِينَ، وَكَانَ مَعَهُ مِنْ سَبِي
هُوَ ابْنُ سِتَّةِ اَلْفٍ مِنَ الْبَرَارِيِّ وَالنَّسَاءِ وَمِنْ الْاِبِلِ وَالشَّاءِ مَا لَا يُلْقَى مَا عِدَّةُ
رَفَلُوا اَمِنْ عَلَيْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَبْنَاؤُكُمْ وَبَسَاؤُكُمْ اَحَبُّ
لِبُكُمْ اَمْ اَمْرُكُمْ؟ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبِيبُ بَنِ اَهْوَالِنَا وَاَحْسَابِنَا بَلْ نَرُدُّ اِلَيْهَا
سَاءَ مَا وَاَنْبَاءُ فَاهُو اَحَبُّ اِلَيْنَا فَهَلْ لِهَؤُلَاءِ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِيْنِي عِنْدَ الْمُطْلِبِ فَهُوَ
لَكُمْ وَاِذَا مَا اَنْدَ صُلَيْتُ الظُّهْرَ بِالنَّاسِ فَعُوْمُوا فَعُوْلُوا اَنَا سَتُشْمَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اِلَى الْمُسْلِمِينَ وَبِالْمُسْلِمِينَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَاتُوا وَبَاتُوا وَبَاتُوا فَسَاغَطِيكُمْ عَمْدُ
ذَلِكَ وَاَسْأَلُ لَكُمْ دُخَاكَ لَنْ دَهِيْرُ بَنِ صَرِيْحُ سِتَّةُ اَمِنْ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَرَمُ
فَلَا تَكُ الْمَوْرَةُ تَوْجُوْفًا وَتَقْطَعُ مَوْرًا.

(السيرة النبوية لابن هشام ج ۲ - ۳ والردص الألف ج ۲ - ۳)

مقامِ جہان میں قبیل ہوا ان کا ایک مسلمان، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
پاس حاضر ہوا اس وقت سر کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سوازن کے چھ ہزار قیدی تھے ان
میں لوٹیاں، عورتیں، اونٹ، بکریاں تھیں۔ ان لوگوں نے عرض کی ہم یہ وہ احسان فرمائیں
جو اللہ کی طرف سے آپ پر ہے۔ سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک
تمہاری اولاد اور عورتیں زیادہ عزیز ہیں یا مال؟ جو سے تمہاری بھلائی مال و سب کے درمیان
ہے۔ بلکہ ہماری عورتیں اور اولاد واپس کر دی جائیں وہ یادِ محبوب ہیں تو سرکار نے ان سے
فرمایا بہت میرا اور نبی عہدِ مطلب کا جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے ہے لیکن جب میں لوگوں کو ظہر
پنہ صاوں؟ تو تم کھڑے ہو جاؤ اور کہو کہ ہم ایسے بچوں اور عورتوں کے حق میں مسلمانوں کے
یہاں رسول اللہ کی اور رسول اللہ کے یہاں مسلمانوں کی سفارش چاہتے ہیں تو میں دے دوں گا
اور تمہارے لیے سول کروں گا، اس وقت زہیر بن صرد نے کہا یہ رسول اللہ کرم کے ساتھ ہم پر
احسان فرمائیں کہ آپ ہی سے ہم کو امید ہے اور آپ کے کرم کے ہم منتظر ہیں۔

﴿اختیارات مصطفیٰ ﷺ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۸۲. وَيُحِلُّ لَّهُمْ الْطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف: ۱۵۷)
اور ستمری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندہ چیزیں اس پر حرام کرے گا۔

اور فرماتا ہے:

۸۴. مَا أَنْتُمْ بِرُسُلٍ فَخِذُوا بِمَا بِكُمْ مِنْهُ غَدًا تَتَّقُوا (الحشر: ۷)
اور جو کچھ تمہیں، اس عطا فرمایا کہیں وہ دوزخ جس سے منع فرمایا میں بار بار ہو

اور فرماتا ہے۔

۸۵. يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ قَدْ جَاءَكُمْ عَلَىٰ بَعْضِ الْأُمَمِ الْبَيِّنَاتُ (البقرة: ۲۵۲)
یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا

احادیث

۱۰۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَىٰ امْتِنِ
لَا حَزَنٌ صَلَوةُ الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ أَوْ يَنْصُفُ اللَّيْلِ (باب وقت الصلوة ص ۵۰ ابن ماجہ)
گرا پی امت پر مشقت نہ جانتا تو میں نہ رخصت کو تہائی یا آدھی رات تک سوختہ کر دیتا۔

۱۰۳. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْخُجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: فِي كُلِّ عَامٍ؟
فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. "لَوْ جِئْتُ قَهْرًا" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونَهُ عَنْ شَيْءٍ إِنْ
يَسْأَلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ (ابن ماجہ ص ۱۲۲ باب فرض الحج)

حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی

تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہو رہا ہے؟ تو سرکار نے جواب دیا بلکہ
 نہ موٹا رہے، پھر دوبارہ پوچھا کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ نے جواب دیا "اگر میں ہاں کہہ دیتا
 تو ہر سال فرض ہو جاتا"۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین امنوا"

۱۰۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ
 حَالٌ يُوَقَّتُ نَعْمَ لَوْ جِئْتَ وَلَوْ ذُجِيتَ لَهُ تَقَرُّنُوا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقَرُّنُوا بِهَا غَلَبَكُمْ.

(اسی ماجہ ص ۱۲۶ باب فرض الحج)

حضرت انس بن مالک راوی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا، اگر میں
 ہاں فرمادوں تو وہ جب ہو جائے اور اگر نہ، جب ہو جائے تو تم بچاؤ نہ مارو تو تم پر عذاب نازل ہو۔

۱۰۵. عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ الْأَفْرَغَ بْنَ حَاسِبٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ اسْتَطَاعَ فَلْيَطَّوِّعْ.

(ابن ماجہ ص ۲۱۲ باب فرض الحج)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ افرغ بن حاسب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ حج ہر
 سال فرض ہے یا صرف ایک بار؟ آپ نے جواب میں فرمایا بلکہ ایک بار زندگی میں فرض کے
 لئے جو قوت رہتا ہو تو لیج کر ہے۔

۱۰۶. عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: دَخَلَ بُوَيْرِثُ بْنُ الْحَارِثِ قُبَّةَ النَّبِيِّ ﷺ
 فَسَأَلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا حُدُوعَةٌ قَالِ شُعْبَةٌ أَطْلُفُ قَالَ: وَهِيَ خَيْرٌ
 مِنْ فِسْبَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلْهَا مَكَّةَ بَهَا وَلِي مَخْرَجِي عَنْ أَحَدٍ يَخْذُكَ

(الصحيح بمسلم ج ۲ ص ۱۵۴)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں، ابو بردہ نے نماز خیر سے
 پہنہ ترہانی کر دی تھی تو حضور نے ارشاد فرمایا دوسری قربانی کرو تو آپ نے عرض کی یا رسول اللہ
 میں سے پاس چھ ماہ بکری کا بچہ ہے شعبہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا مگر یہ ایک
 سارے بچے سے بہتر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی جگہ اسی کو کرو مگر ہرگز اتنی عمر کی بکری
 تیار نہ ہوگا۔

۱۰۷. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَنِي أَنَّهُ صَالِحٌ قَالَ: سَجَّعْتُ لَهَا

مَرْسَرَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى مَا تَحَلَّيْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا
جَدَّ حَمُونَةٌ وَلَا أَجْدَدٌ أَحْمَنُهُمْ عَلَيْهِ رِيثُ عَلَى أَنْ يَتَحَلَّوْا عَلَى وَلَوْ دَدْتُ أَنِّي
قَاتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَاتِلْتُ ثُمَّ أَحْيَيْتُ ثُمَّ قَاتِلْتُ ثُمَّ أَحْيَيْتُ

(الصحيح لمبارکی باب الحمد للرحمن والرحمن فی السبل ج ۱ ص ۴۱۷)

مخفی بن سعید انصاری سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں مجھ سے ابو ساریہ نے حدیث
بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو کہتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
اس پر مجھے شوق نہ ہوتا کہ میں سریہ سے پیچھے رہوں (مگر میں حضور اور کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس
پر میں انہیں سوار کر دوں، اور مجھ پر دشوار ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں) تو میں ضرور پسند کرتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر کے شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر
زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَمِيْرُ اسْمٍ عَاصِيَةٍ وَقَالَ اَنْتَ جَمِيْلٌ

(الصحيح لمبارکی باب تعبير الاسم الفصح)

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام ہمیں دیا تھا اور فرمایا تمہارا نام

جمیل ہے۔

۱۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَرَّةَ فَصَلَّى لِي
رَبِّيَ بَنِي أَبِي سَلَمَةَ نَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهِي عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَتَقْبَلُ بَرَّةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُرْكُوا اِصْنَاسَكُمْ اِنَّهُ اَعْلَمُ بِأَهْلِ اَبْرَاسِكُمْ فَقَالُوا اَبْنُ نَسْفَهَا
فَقَالَ سَمُوْهَا رَسِيْبًا

محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے یہ کہتے ہیں میں نے پنی ترکی کا نام برد رکھا تھا تو مجھ
سے سنیب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے میرا نام برد
تھا تو سرکار نے فرمایا اپنا ترکین نہ کرو اللہ تم میں سے نیکو کار کو جانتا ہے تو بگو کہوں نے عرض کیا پھر ان کا
کون سا نام رکھیں تو آپ نے فرمایا کہ ان کا نام نہ سنیب رکھ دو۔

۱۱۰ عَنْ الرَّهْزَوِيِّ اخْبَرَنِي حَمْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

سَمِعْتُ خَلُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكْتُ قَالَ
 مَا لَكَ قَالَ وَفَقْتُ عَنِ امْرَأَتِي وَأَنَا صَالِحٌ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقِيبَةً
 بِعَقِبِهَا لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ
 سَجَدَ أَطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلِيًّا يَخُصُّ عَنِّي ذَاكَ
 النَّبِيَّ ﷺ بِحَقِّ قِيَامَتِهِ وَالْعَرَقِ الْمَكْنُونِ وَابْنُ الْمُنَائِلِ؟ فَقَالَ أَنَا قَاتِلُ
 خَدْمِهِ إِذَا فَتَصَلَّقَ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْنِي الْفَرَسُ مَنَى بِأَرْسُولِ اللَّهِ قُلُوا اللَّهُ مَا نَبِيٌّ لَا سِيَمَاءَ
 بِرَبِّهِ الْحَرَوْنِيُّ هَلْ بَيْتٌ الْفَرَسُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَصَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَثَدُهُ
 ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ (الصحيح لمسحاري باب إذا جامع لبي ومصر بخ ج ١ ص ١٥٩)

حضرت رہی سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں مجھے حید بن عباد الرحمن نے خبر دیا کہ ابو
 ہریرہ فرماتے ہیں ہم سب سرکارِ بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، غرق سے ایک آدمی آپ سے آکر
 شہ گیارہ سو اندیش تو تھا ہو یہ تو سرکار نے فرمایا تجھے کیا ہو؟ اس نے ہمارے دور سے کی
 حالت میں اپنی بیوی سے جماع کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا یہ تم خد مترا کر سکتے ہو تو اس نے
 اپ بھی پھر سرکار سے لرمایا کہ مسلسل دو مہینہ درورہہ سکتے ہو اس نے کہا نہیں، پھر فرمایا کیا
 ہاتھ سکیں تو کوکھ نہ کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے کہا نہیں، پھر سرکار کا موش رہے ہم؟ اسی حالت
 میں تھے کہ یہ نوکر کھجور دے گا آپ کی بارگاہ میں لایا گیا، مسس کا معنی ہے (کیل چیز کے
 اپنے کا لہ) حضور نے لرمایا سائل کہاں ہے؟ جواب دیا حضور حاضر ہوں کیا اسے لے جاؤ
 صدقِ رد تو اس نے کہا کیا اپنے سے زیادہ غریب پر یا رسول اللہ خدا کی قسم میری دو دنوں
 پہاڑوں کے بیچ کوئی مجھ سے زیادہ غریب نہیں، تو سرکار نے ہم پر یہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کے
 اندھاں سہارک ظاہر ہو گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا لے جاؤ اپنے گمراہوں کو کھلا دو۔

۱۱۱ عن ربيعة بن كعب قال سمعت ابي عبد الله مع رسول الله ﷺ قائما
 يمشي وحاجته فقال لي: سل. فقلت: اسئلك عما تفعل في الحجّة قال: أو غير
 ذلك قلت: هو ذاك قال: فاعتني عني نفسك بكثرة السجود.

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ١٤٢ باب فصل لسجود والحث عليه)

حضرت سید بن کعب سے مروی ہے کہ میں سرکار کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا تو میں ان کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں لاتا، ایک دن سرکار نے ارشاد فرمایا اے ربیعہ جو چاہو، تنگ لو؟ ربیعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنت میں آپ کی صحبت چاہتا ہوں، سرکار نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کوئی خواہش ہے؟ جواب دیا اس کے علاوہ کوئی ضرورت نہیں فرمایا زیادہ بجدوں کے ذریعہ میری مدد کرو۔

۱۱۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أَمْتِيَ أَوْ يَمُوتَ أَنْفٍ بِلا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ وَهَكَذَا فَحَتَّى يَكْفِيَهُ وَجَمْعُهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَ اللَّهُ كُلَّ الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ عِلْفَةَ الْجَنَّةِ يَكْفِي وَحَدَّثَ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَقَ عُمَرُ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۹: الفصل الثانی من باب الحوض والشفعة)

حضرت انس سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے وہ چالیس ہزار لوگوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا تو حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کر دو تو پھر حضور نے منہی بھر کر فرمایا لو زیادہ کر دیا، پھر حضرت ابو بکر نے عرض کی وہ زیادہ کر دے اللہ کے رسول تو پھر حضور نے منہی بھر کر فرمایا لو اور زیادہ کر دیا، پھر حضرت عمر نے عرض کی اے دو ہر سواں کرنا اب ترک کر دو، تب حضرت ابو بکر بول اٹھے تمہارے لیے کیا حرج ہے کہ حضور کے وعدے اللہ ہم سبھی کو جنت میں داخل کر دے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل اگر چاہے تو ایک منہی میں پوری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے تو نبی پاک نے فرمایا عمر نے سچ کہا۔

۱۱۳: عَنْ الْعُرَيْبِ بْنِ سَادَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَبْخَسُّ أَخَذَ كُمْ فَتَكَبَّرْنَا عَلَى أَرْيَاحِهِ نَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ وَلَا وَابِي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَدْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ أَتَاهَا لِيُثَلَّ الْقُرْآنُ أَوْ أَكْثَرَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بَيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ سَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثَمَارِهِمْ إِذَا غَطَوْا كُمْ

الذی علیہم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹ باب الاعتصام بالکتاب والسنة الفصل الثانی)

حضرت عریاض بن ساریہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے قیام فرمایا پھر ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی چھپر کھٹ پر نگہ لگا کر گمان کر سکتا ہے کہ اللہ نے بجز ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں آگادریہ بخدا میں نے احکام دیئے و عطا فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن سے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہیں واقعی اللہ نے تمہارے لیے مباح نہ کیا کہ کتابوں کے گھر میں بلا اجازت گھس جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مار پیٹ، اور نہ ان کے بچل کھانا اب وہ اپنے ذمہ کے حقوق تمہیں ادا کریں۔

۱۱۴ عن انس قال وخص رسول الله ﷺ للزبير وعبد الرحمن بن عوف من الخبز بحدكتهما. (صحيح البخاري ج ۱ باب الحبوب في الحروب ص ۴۰۹، مشکوۃ المصابيح ص ۲۷۴ کتاب النہاس الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر اور عبد الرحمن میں غول کو قمارش کے سبب دہشتی پیڑے کی عمارت دی تھی۔

۱۱۵ عن جابر قال وخص رسول الله ﷺ في الأعصاب أسوط والحبل وأشابه يلقطه الرجز يجمع

(مشکوۃ المصابيح باب النقطه ص ۲۶۲، الفصل الاول)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو رخصت عطا فرمایا لاشی، کوڑا، رسی اور اسی کے جیسے کے ہارے میں جب آدی سے پائے تو نفع اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔

۱۱۶ عن ابي هريرة أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن الماشية للصائم لم يضر له وأنها أغرو فيها فإذا الذي رخص له شيء والذي نهاه شاب.

(ابوداؤد ج ۱، باب كراهه التميل للشاب)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر کسی نے صائم کو مار مار کر مارا تو اس سے کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ صائم ہو تو اس سے کوئی نفع نہیں ہے اور اگر وہ کافر ہو تو اس سے کوئی نقص نہیں ہے۔

پاس دوسرا آیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا، پھر جس کو آپ نے رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو روکا تھا وہ نوجوان تھا۔

۱۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قُتِلَ خُرَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي كَيْثَ بِقَتِيلٍ لَهُمْ لِي الْجَاهِلَةِ عَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أَحْبَبْتُ لِي سَاعَةً مِنْ بَهَارِ الْإِنْفِ سَاعَتِي هَذِهِ خُرَامٌ لَا يُخْلِي شَوْكُهَا وَلَا يُغَصِّدُ شَجَرُهَا وَلَا يَسْلُطُ سُلْطَانُهَا أَلَا لَنُشْعِدَ مَنْ قُتِلَ لَهَا قَيْلٌ فَهُوَ بِحَيْرِ شُظَيْرِيسَ مَا يُؤَدِي رَحِمَ بِعَادَ لَعَامَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ شَاةَ فَقَالَ أَكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْتُبُوا لِي شَاةَ نَمَ فَامَ وَجَلَّ مَنْ قُتِلَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا الْأَذْعَرُ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بَيْتِنَا وَنُؤَدِّيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا الْأَذْعَرُ وَتَالِعَةُ عَيْنِهِ اللَّهُ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفَيْلِ

(صحیح ابیحاری ج ۱، ۱۱۶، باب من قتل لہ قتل فهو بحیر النہیریں)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے ہولیت کے ایک آدمی کو اپنے ایک دور قابلیت کے مقتول کے بدلے قتل کر دیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کو مہ سے روک کر ابرہہ کے لشکر پر اپنے رسول و رسولوں کو مسلط کر دیا تھا، خبر دے کہ کسی کے لیے حلال نہیں ہو مجھ سے پہلے اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، سنو! دن کی ایک گھڑی میں وہ میرے لیے حلال ہوا، بے شک وہ میری اس گھڑی حرام ہے، نہ تو اس کے کاٹنے کو کاٹا جائے اور نہ ہی اس کے درخت کو اکھاڑا جائے، اور نہ ہی اس کی سری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے مگر تشہیر کے لیے، اور جس کے مقتول کو قتل کر دیا جائے تو وہ انجیرین میں سے جو بہتر ہے اس کے ساتھ ہوگیا تو دیت دی جائے یا تو قتل کر دیا جائے، پس ایک یمنی آدمی کھڑا ہوا جسے ابو شہد کہا جاتا تھا تو اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میرے لیے تحریر فرمادیجئے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو شہد کے لیے لکھ دو، پھر ایک قریشی آدمی نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ کے رسول! اوخر کو استثنا کر دیجئے کیوں کہ ہم

اسے اپنے گمروں اور قبروں میں رکھتے ہیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 "اخر اس کی مباحثہ شیطان کے ویسے کی ہے" نفل میں۔

۱۱۸. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنْجَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللَّفْظَةِ قَالَتْ
 عَمْرُئُهَا سَنَةٌ ثُمَّ أَعْرَفَ عِفَاصُهَا وَوَكَّاءُهَا ثُمَّ اسْتَبَقَتْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَثْبُهَا فَأَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَضَالَةُ الْغَنَمِ فَقَالَ - خُلِّفَ فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا جَبْكَ أَوْ لِلدَّنْبِ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ - فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَعَهُ أَوْ
 احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ - مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِدَاءُهَا وَسَفَاءُهَا حَتَّى يُلْقَاهَا رَيْثُهَا (صحیح
 البخاری ج ۶ باب ادا حده صاحب اللفظ بعد سنة رفعاً عليه لاثباتها وديعة عدة ص ۳۲۹)

زید بن خالد ججنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ کے
 بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال تک اعلان کرو پھر اس کے سر بندہ مشک بند کو بچھاؤ
 ۔ پھر اس کا مالک گمراہے تو اسے لوٹا دو پھر پوچھنا یا رسول اللہ، گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ تو آپ
 نے جواب دیا ہے پکڑو اس لیے کہ یہ تمہارا ہے یہ ہے یا تو تمہارا ہے بھائی کے لیے یا بھیڑیے
 کے لیے پھر پوچھا یا رسول اللہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی فرماتے ہیں، ایسی سرکارِ دو عالم
 ﷺ غنیمت اکبر ہے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک پر چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟
 ہم کہ اس کا جوٹا اور مشک اس کے ساتھ ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اس سے مل جائے گا۔

۱۱۹. رَضِيَ ابْنُ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخِصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ
 أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ (صحیح البخاری ج ۶ باب بیع الشعر علی رؤس النخل بالذهب
 و لعمدة ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے پانچ سے کم وزن کھجور کی بیج کے
 بارے میں رخصت دی۔

۱۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : رَخِصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَتَغَيَّرَ إِذَا حَاضَتْ
 وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ - بِنِ أَوَّلِ أَمْرِهَا أَتَاهَا لَا تَغَيَّرُ ثُمَّ سَوَّغَتْ يَقُولُ - تَغَيَّرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ رَخِصَ لَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں عائشہ کو بوقت حیض اپنے وطن لوٹنے کی اجازت دی گئی ہے اور ابن عمر اپنے اول امر میں کہتے تھے کہ عائشہ لوٹنے کی نہیں پھر میں نے انہیں سے کہتے ہوئے سنا کہ سوٹ جائے گی اس لیے کہ نبی پاک نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے۔

۱۲۱: كَانَ الْمَوْطَرُ نَزْرَةً يُخَذُّنَ إِلَيْهِ سَمْعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ حَيْضٍ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأَتَمُّوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الْفِدْيَنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كُنُوزَهُمْ فَسَاقِلُهُمْ وَاجْتَلَا لَهُمْ عَلَى أَشْيَاءِهِمْ . (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۶۶، باب توقيف ﷺ)
حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا جس چیز سے میں روکوں اس سے باز رہوں، اور جس چیز کے کرنے کا حکم دوں تو اس کو اپنی طاقت بھر کر دو چونکہ تم سے پہلے کے لوگ کثرت سواں اور اپنے بیوں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہو گئے۔

۲۲. إِنَّمَا أَمْرٌ مُبْلَغٌ وَاللَّهُ يَهْدِي وَأَمَّا أَنَا فَاقْسِمُ وَاللَّهُ يَفْعَلُ

(کبر العمال ص ۲۶۱ کتاب المکرہ من قسم الاقوال)

بے شک میرا کام تبلیغ ہے اور اللہ ہدایت دینے والا ہے اور یا تجھے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

۱۲۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ بَنِي وَدْلَةَ لِي وَلَدٌ يَتَذَكَّرُ اسْمَهُ بِاسْمِكَ وَأَتَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَإِنَّ رَحْمَةً مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(کبر العمال ج ۸، کتاب النکاح حدیث ۵۲۸۱)

﴿خاتم النبیین﴾ (۱) ﷺ

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۸۶. "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ"

(احزاب: ۴۰)

احادیث

۱۲۴: عَنْ الْمَرْبَاضِ بْنِ مَارِيَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ بَعَدَ إِلَهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِنِّي أَنَا لَمُحَمَّدٌ فِيْ طَبَقَتِهِ" (مسند الاحام احمد ج ۱ ص ۱۲۴)
حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے یہاں اکیلا وقت سے بیوں کا خاتم ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنے خیر میں گنہگار ہوئے تھے۔

۱۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَعَلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسْمَةِ الْحَمْدِ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَأُصِرْتُ بِالرُّغْبِ وَأُجِلْتُ لِي الْمَنَامُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَقَفَّةٍ وَنُجِمَ بِي الشُّوْنُ". رواه مسلم والترمذي والسنائي (تكملة العمال ج ۱۰ ص ۱۰۳۶ حدیث ۱۵۶۰)

(۱) خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے آیت پاک اور احادیث کریمہ سے یہی ظاہر ہے اور انھیں اگر بھی معنی سمجھتے رہے اور بھی گمراہی کے لیے پوری امت مسلمہ کا اتفاق اور عقیدہ ہے کہ یہی اکرم عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب ہر کوئی نیا نبی نہ آئے گا لہذا دین بند ہے جماعت اور عبادت کی گروہ کا عقیدہ باطل و مردود ہے وہ خاتم النبیین سے منکر ہونے کے جہاں کا مردود ہیں۔ ۱۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے دوسرے نبیوں پر چھ ہاتھوں میں فضیلت ملی (۱) مجھے جو مع انکم عطا ہوئے (۲) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کئے گئے (۴) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (۵) مجھے پوری مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) مجھ پر بیوں کا سہارا ختم کیا گیا۔

۲۶ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ لَبِيَّ بْنَ رَجَاءٍ قَالَ: أَمَا قَالَهُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَإِنَّا حَامِلُهُ السَّيِّئَاتِ وَلَا فَخْرَ وَإِنَّا شَافِعُ مُشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ
منكوة لمصباح ص ۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں سارے رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں اور نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۲۷ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَّحُوا لِي أُمَّتِي ثَلَاثِينَ كَذَابُونَ كُلُّهُمْ بِرَعْمِ اللَّهِ سُبُّ اللَّهِ وَإِنَّا حَامِلُهُ السَّيِّئَاتِ لَا سُبُّ نَبِيِّ
(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۵) (منكوة المصباح ص ۲۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں میں کذاب ہوں گے سب اپنے بارے میں نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (آئو)

﴿حاضر و ناظر کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۸۷ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْ أُرْسِلَكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَمُنْذِرًا وَإِنَّمَا إِلَهُ الْكَافِرِينَ

وَسُورَةُ الْأَحْزَابِ الْآيَةُ ۴۵ (۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری

دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے جاتا اور چکا دینے والا (کفر والوں کے لیے)

اور فرماتا ہے

۸۸ وَكَذَلِكَ حَقَّقْنَا لَكُمْ أَنَّكُمْ شُهَدَاءٌ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونُ

الرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (سورة البقرة الآية ۱۴۳)

اور ہات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب حقائق میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور

پیرسوں تمہارے جگہ بیان اور گواہ ہیں

اور فرماتا ہے

۸۹ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجَنَّا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ

شَهِيدًا (النساء ۴۱)

تو کیسی ہو گئی؟ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر

گواہ اور جگہ بیان بنا کر لائیں۔

اور فرماتا ہے

۹۰ إِنَّا أُرْسِلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَمُنْذِرًا (سورة الفتح الآية ۸۲)

ہے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی و ڈر سنانا۔

اور فرماتا ہے:

۹ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (سورة الانفال الاية ۲۳)
اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اسے محبوب تم میں تشریف فرما ہو۔

اور فرماتا ہے:

۹۲ رَفَا أَوْضَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورة الانبياء الاية ۱۰۷)
اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۹۳ وَاعْلَمُوا أَنِّي فِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ (سورة الاحزاب الاية ۷)
اور جانو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۴ لَيْسَ أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (سورة الاحزاب الاية ۲)
یہ نبی مسلمانوں کا ان کے جاننے سے یہ دھما لگ ہیں

اور فرماتا ہے:

۹۵ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُنْفِي عَنْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ وَهِيَ رُسُولُهُ

(سورة آل عمران الاية ۱)

اور تم کہیں کہ کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس (اللہ) کا

رسول ہے۔

احادیث

۱۲۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا وَجَعْفَرًا وَأَبِي رَاحَةَ لِمَسْأَلٍ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَيْرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْنًا فَحَصِبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرَ فَحَصِبَ ثُمَّ أَخَذَ أَنَسَ رَاحَةً فَحَصِبَ وَغَيْبَهُ تَلَرُفًا حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَفَافًا مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ بِغَيْرِ خَالٍ بِنِ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ . رواه البخاری .

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۳۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سن کی خبر آئے سے پہلے ہی دیدی اور فرمایا کہ سب سلائی علم زید بن حارثہ نے لے رکھا ہے پھر وہ شہید ہو گئے بعدہ جعفر نے سلائی علم یہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے سلائی علم تھا وہ بھی شہید ہو گئے اور سرکار کی آنکھیں اٹک رہی تھیں یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار خالد بن ولید نے حصداہ اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

۱۲۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْحَمِ مِنَ أَطْحَمِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَةَ تَقَعُ خِلَالِ نَبِيِّكُمْ خَوْفُ الْمَطَرِ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۶۶ کتاب الفتن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسے چیزیں دیکھی ہیں جو دیکھ رہا ہوں تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے ایسے داخل ہورہے ہیں جیسے بارش۔

۱۳۰ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فُلَيْسِ أَخِيهِ بَعْدَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا كَمَا تَقْرَأُونَ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ نَمِ طُحَ لَمُتْرَقًا قَالَ نَبِيُّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرُطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْكُمْ مَعَاتِيحَ حَوَائِصِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْكُمْ أَنْ تَشْرَبُوا مِنْ مَعْدِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْكُمْ أَنْ تَشْرَبُوا مِنْ مَعْدِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْكُمْ أَنْ تَشْرَبُوا مِنْ مَعْدِنِ الْأَرْضِ

ہدک میں کان فہمکم (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۴۶ ۵۴۷ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم والجامع الصحیح للبخاری ج ۱ ص ۱۷۹ باب الصلوٰۃ علی السہید)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے مقتولین کی نماز جنازہ آٹھ سال کے بعد پڑھائی ایسے ہی جیسے ایک آدمی زندے اور مردے کو ادا کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور ہے شک۔ تمہارا موصد حوض ہے اور واثقی میں اسے

دیکھ رہا ہوں اپنے اس مقام میں رہ کر کہ بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور مجھے اپنے بعد تمہارے شرک کا اندیشہ نہیں ہے مگر مجھے تمہارے اوپر دیا کا اندیشہ ہے کہ تم اس میں پڑ جاؤ۔ اور بعض محدثین نے "تقتلوا فتهلكوا کما هلك من كان قبلكم" کا اضافہ کیا ہے۔

۱۳۱ عن امیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه انة يسمع قرع نعالهم انما مكان قبضته فيقول ما كنت تقول لي هذا الرجل ليحمدني المؤمن فيقول اشهد ان لا اله الا الله ورسوله فيقال له انظر لي مقعدك من النار قد اب لك الله به مقعدا من الجنة فيراهما حنيف رافا لم يلق ر الكافر فيقال له ما كنت تقول ؟ في هذا الرجل فيقول لا ذرى كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا ذرى ولا نسب ولا نسب وتضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقيس .
الجامع الصحيح لمحمد بن ح . ص ۱۷۸ باب سميت يسمع حصص العباد ومشكوة المصاحح
ص ۵۰۲۱ باب اثبات عداية الغير

حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب وہیں ہوتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دوڑتے آکر اس کو ٹھٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں اس شخص یعنی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا تو بندہ دھمکنی کہتا ہے کہ میں گوئی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنے جہنم والے ٹھکانہ دیکھ لے اب اللہ نے تجھے اہل کے بدلے جنتی ٹھکانہ دیا ہے وہ دونوں ٹھکانے دیکھے گا اور بندہ منافق و کافر سے کہا جائے گا تو ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا ؟ تو کہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانتا نہ پڑھا اور لو سے کا گزر ایک بار مارا جائے گا وہ ایسی چیخ مارے گا کہ جن دافس کے سوا کچھ نہیں گے۔

۱۳۲ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ . مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَالَّأُولَى بِهِ هُنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس جس کے قریب نہ ہوں دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

۱۱۳۲ عن ابی ہریرۃ ع التی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہ اُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلِیْہِ ذِمَّہٌ وَلَمْ یَرْکُبْ رِفْدًا فَعِنِّیْ لِقَاءُہُ وَمَنْ مَرَّکَ مَا لَا قَلْبَ وَرَیْثَہُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ باب القرائن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا میں ان جانوں سے زیادہ مالک ہوں) تو جو شخص مر جائے اس پر قرض ہوس کی دیکھنی کی چیز نہ چھوڑی تو اس کی مالنگی مجھ پر ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثین کے ہے۔

۱۱۳۱ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قُتل بعد یرحمہ جلد یجد عینی فقال الشیخ تعلقوا بانی اویسی بالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بلی قال اَلْمُؤْمِنِیْنَ تَعْنِیْ اُولَىٰ بِکُمْ مَرَمٍ مِنْ بَعْضِ مَا لَوْ بَلِیْ مَشْکُوۃُ الْمَصَابِیْحِ ص ۲۶۵ باب مناقب العشرة رضى الله تعالى عنهم

حضرت براء بن عازب در زید میں رقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیمہ غدیر کے مقام پر تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا ان کا مالک ہوں) تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہاں یعنی آپ دنیا کے ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں صحابہ نے عرض کی ہاں۔

۱۱۳۵ عن ابن عمر ان غمراً بعث خنثیاً واقراً عنہم رجلاً یلعن ساریہ فہما غمراً یحطب فہما یصنح یا ساری الجبل فقدم رسولی من الجیش فقال

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَقَدْ آتَيْنَا فِرْعَوْنَ فَضْلًا بَصَاحَ بِصِيْحٍ يَوْمَ سَارَى الْجَبَلِ لَنَسْفَعًا
ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَرَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ فِي دَلَائِلِ السُّوْفَةِ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶ باب الکرامۃ)

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا اور لشکریوں پر
ایک ساری نامی آدمی کو ان پر مقرر کر دیا، پھر اسی دوران جس وقت کہ وہ خطبہ دے رہے تھے
ساریہ، الجبل کہہ کر چیخنے لگے، پھر شکر کا قاصد شہر سے آیا وہیں عرض کیا اے امیر المؤمنین اہم
لوگوں کی ہمارے دشمن سے مذبح پھیر ہو گئی تو اس لوگوں نے مجھے شکست دے دی، پھر تھاق سے
ایک چیخنے والا ساریہ الجبل کہہ کر چلا گیا کم لوگوں نے چٹی پشت کو پہاڑ کی طرف پھیر تو اللہ
تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔

۱۳۰۔ عیسیٰ ابنی عَصْرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا وَاللَّيْلُ فَهُوَ كَبْرٌ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا
نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ عِلْمِي جَلِيَانًا مِنَ اللَّهِ حَلَاةٌ لِسِيٍّ كَمَا ————— جَلَاؤُ لَسِيٍّ مِنْ قَبْلِهِ
(کتاب العمال ج ۵ ص ۵۰ کتاب النفس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو بلند فرمایا پھر جب میں اسے رو رہا ہوں
تک اس میں ہونے والی چیزوں کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنی اس کھلی ہونے کی
دیکھتا ہوں من جانب اللہ، اللہ اسے اپنے ہی کے لیے ہی کشادہ فرمادیا جس طرح سے پہلے
کے نبیوں کے لیے کشادہ فرمایا تھا۔

﴿افضیت مصطفیٰ ﷺ﴾

احادیث

۱۳۶ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلت علی الانبیاء بسنتہ اُعطیت جوامع الکلم وبصرت بالرعب وأُجبت لی الغنائم وخُلبت لی الارض طُهوراً ومسجداً وأُرسنت لی الخلق كافة وخیمہ لی السُّورۃ
(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۲ حدیث ۱۵۶۰)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی۔ (۱) مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے (۲) رعب کے درجہ میری نصرت کی گئی (۳) میرے لیے غنیمت کے امواں حلال کیے گئے (۴) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (۵) مجھے پوری مخلوقات کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا (۶) مجھ پر بیوں کا سلسلہ قائم ہو۔

۱۳۸ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ فصلت علی الانبیاء باریع اُرسنی لی لیس کافہ وحمل الارض کلَّھا لی ولانبتی طُهوراً ومسجداً فانیما اذکرک دخل من امتی الصلوۃ فعدۃ مسجداً وعدۃ طُهوراً وبصرنی بالرعب مسیرۃ شہر وحل لی الغنائم

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۲ حدیث ۱۵۶۹)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بیوں پر چھ باتوں میں فضیلت بخشی (۱) مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا (۲) اور میرے درمیرے امتی کے لیے پوری زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنائی تو جہاں کہیں میرے کسی امتی کو وقت نماز آجائے تو اس کے پاس اس کی مسجد اور اور کسی کے پاس پاک کرنے

والی چیز ہے (۲) اور یک ماہ کی مسافت (تک) عرب سے میری مدد کی گئی (۳) میرے لیے
غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔

۱۳۹. وَرَدَنِي حَدِيثُ الْقُدْسِيِّ رَأْسِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ عَمِيلاً وَمُوسَى كَلِيماً ثُمَّ قَالَ رِعْوَتِي وَحَلَالِي لَا تُشْرَفُ خِيَّتِي
عَلَى خَلِيلِي وَكَبِيَّتِي. (التفسير الكبير للإمام محمد بن أبي بكر ح ۲ ص ۲۰۶)

حدیث قدسی ہے سرکارِ انجمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم
کو خلیل اور موسیٰ کو کبیم بنایا پھر نہ یہ میری عزت و برتری کی قسم میں یقیناً اپنے حبیب کو خلیل و کبیم پر
فضیلت دے گا۔

۱۴۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَّلْتُ عِيسَىٰ دَمَ بَحْصَنِي كَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا فَأَعَانِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى اسْلَمَ وَكُنْتُ
أَرْوِاجِي عَوْماً لِي وَكَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا وَكَانَتْ رُوحُهُ عَوْدَ عَلِيٍّ حَطْبِيئَةً
(ذكر العمال ج ۲ ص ۱۰۰ حدیث ۱۵۶۴)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
آدم علیہ السلام پر مجھے دو باتوں میں فضیلت و برتری تھی (۱) میرا شیطان (بہم زاد) کا ارتقا اللہ
نے میری مدد فرمائی وہ اسلام لے آیا یا فرما نہ ہو گیا (۲) میری بیویاں میرے حق میں مددگار
ہوئیں۔ جب کہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر بنا فرما نہ ہی رہا نہ کی بیوی لغزش پر محاذوں رہی۔
۱۴۱. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي ثَلَاثَ حَصَالٍ نَمَّ بِعَظْمِهَا أَحَدُ قَبَائِلِ الصُّلُوفَةِ فِي الصُّفُوفِ وَالْعَبَاجَةِ مِنْ
نَجِيَّةِ نَفْسِ الْعَبْدِ وَآمِنٌ إِلَّا أَنَّهُ أُعْطِيَ مُوسَى أَنْ يَدْعُوهُ وَيَوْمَنْ هَارُونَ

(ذكر العمال ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۵۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے ایسی تین خصلتیں عطا فرمائیں کہ مجھ سے خوشتر کسی کو نہ دی گئیں (۱) صف کی نمرز (۲)
جنتی سلام (۳) آمین الہی موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خصلت عطا ہوئی کہ وہ دعا کریں اور ہارون

(علیہ السلام) میں کہیں۔

۱۴۲ عن علی بن رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ان اللہ یغنی الی کل احمر واسود وتصور بالوعب واحل لى المعتم وجعت لى الارض مسجدًا وظہورًا واعطيت الشفاعة لفقہین من ائمتی یوم القیمة .

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۷۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف معصوم فرمایا، رعب کے ، رید میری بد فرمائی گئی اور میرے لیے غنیمت حلال کر دی گئی پوری زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی اور ہر دور قیامت اپنی گنجگار امت کی شفاعت دی گئی۔

۱۴۳ عن مطلب بن ابی وداعة رضي الله تعالى عنه قال قال لى صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا متخذ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ تعالی جعل فی خبرهم ثم جعلهم فرغین فجعلنی فی خبرهم فرفقة ثم جعلهم فبائل فجعلنی فی خبرهم فبائل ثم جعلهم بیوتاً فجعلنی فی خبرهم بیتاً فانا خیرکم مناً . (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۷۸)

مطلب بن ابی وداعة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرور دو عالم صلی اللہ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں یہ شک اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرمایا تو سب سے بہترین مجھے بنایا پھر انہیں دو گروہوں میں کیا تو مجھے بہتر گروہ سے کیا پھر انہیں تیسوں میں کیا اور مجھے بہتر قبیلے میں بنایا پھر ان کو خاندان میں تقسیم کیا تو مجھے بہتر خاندان میں بنایا تو میں تم میں سب سے بہتر خاندان اور بہترین طبیعت کا ہوں۔

۱۴۴ عن انس قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : انا اکثر الانبیاء لبقاً یوم الفیحة وآنا اول من یفرغ باب الجنة . (مشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص ۵۱۱)

حضرت انس راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سارے پیوں سے زیادہ میرا دکار میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔

۱۴۵. عن أنس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **أَنْ أَوَّلُ شَيْعٍ فِي الْجَنَّةِ مَنْ يُصَلِّي بِمَنْ لَا بَيَاءَ مِنْ صِدْقَةٍ وَأَنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَيَاءٌ صِدْقَةٍ مِنْ أَمَّتِهِ وَلَا رَجُلٌ وَاحِدٌ** . (مشکوٰۃ المصابیح المعصل لاول ص ۵۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے میں ہوں گا اور کسی نبی کی ہرے برابر تصدیق نہ کی گئی اور ایک نبی ایسے ہیں کہ ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے ان کی تصدیق کی۔

۱۴۶. عن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال **أَنْ لَانِئِدُ الْمُرْسَلِي وَلَا فَخْرَ وَإِنَّا حَاتِمُ النَّبِيِّ وَلَا فَخْرَ وَإِنَّا أَوَّلُ شَائِعٍ مُشَقِّعٍ وَلَا فَخْرَ** . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سارے رسولوں کا قائد ہوں مگر کوئی فخر نہیں میں سارے نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۱۴۷. عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال **إِنَّ كَأْسَ يَوْمِ الْفَيْصَةِ كُنْتُ إِمَامُ النَّبِيِّنَ وَخَطِيئَتُهُمْ وَأَصَابَ شَعَائِعَهُمْ عَيْرَ فَخْرٍ** . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

ابی بن کعب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور بد فخران کا شفیق ہوں گا۔

۱۴۸. عن ابن مسعود عن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: **أَنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي** . (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۱ حدیث ۱۵۸۱)

ابن مسعود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں سارے نبیوں پر جنت حرام رہے گی اور جب تک میری امت

داخل جنت نہ ہو جائے دوسری امتوں پر حرام رہے گی۔

۱۴۶. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

يَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَى لِيَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَزِيهِدُ آدَمَ طَمَسَ بِسِرَائِهِ إِلَّا تَخَفَتْ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَسْتَقُ غِنَى الْأَرْضِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ ضَالِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ . (مکر العمل ج، ص ۱۰۱ حدیث ۱۵۰۶)

حضرت ابوسعید خدری راوی سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں بروز قیامت ادا و آدم کا سردار ہوں گا میں پر فخر نہیں میرے ساتھ لواء الحمد ہوگا کوئی فخر نہیں اس دن آدم طبع السلام اور ان کے سوا ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا سب سے پہلے زمین میرے لیے شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۱۵۰. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطَيْتُ مَالِي

نَعَطَ أَحَدٍ مِّنْ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نَصْرَتٌ بِالرُّعْبِ وَأَعْطَيْتُ مَصَانِيحَ الْأَرْضِ وَشَقِيتُ أَحْمَدَ وَخَسِلْتُ لِي لِرَأْبِ طَهْرٍ سَوْرًا وَجَعَلْتُ أُمَّتِي خَيْرَ أُمَّةٍ

(مکر العمل ج ۶ ص ۱۰۲ حدیث ۱۵۰۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی چیز عطا ہوئی کہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہ ہوئی (۱) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (۲) مجھے زمین کی کنجیاں دے دی گئیں (۳) میرا نام احمد رکھا گیا (۴) مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (۵) دیگر امتوں میں میری امت افضل و برتر بنائی گئی۔

۱۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

تَعَلَّيْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنَصْرَتُ بِالرُّعْبِ رَبِّمَا أَنَا مَائِمٌ وَأَيْتُنِي أَيْتُ مَصَانِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ لِي يَدِي . (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۶)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا اور مجھے رعب کے ذریعہ نصرت ملی اور میں سور ہاتھا اتنے میں دیکھا کہ زمین

کے خزانوں کی سنجیدگیوں، کریم سے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۵۶. عَنْ وَالِثَةِ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. (رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۶)

حضرت والید بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ نے اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا، اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو۔

۱۵۷. عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي بَابُ الْحَيَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْحِ لِقَائِي لَعَلَّكَ تَكُونُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي هَاقُولٌ مُحَقَّقٌ فَيَقُولُ بِكَ بَرَأْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. (رواه مسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۷)

حضرت انس سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں قیامت کے دن حیۃ کے دروازہ پر پہونچوں گا اور کھنواؤں کا تو خازن جنت پر مجھے گا۔ آپ کو؟ میں کہوں گا "محمد" تو کہے گا مجھے اس کا حکم ملے گا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے اور از قیامت نہ کھولوں۔

۱۵۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنِي وَجِبْتُ لَكَ الْبُيُوتُ؟ قَالَ: وَادِمُ بَيْنَ أَرْوَاحٍ وَلُجُجٍ. (رواه الترمذی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۸)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو نیر سے کب ملی؟ فرمایا اس وقت بھی میں نے عجب آدمیوں کو دھڑکیں سنیں۔

۱۵۹. عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ جَلَسَ نَاعِمٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ حَبْلًا وَقَالَ آخَرُ: مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِمًا وَقَالَ آخَرُ: هَيْسَى كَلِمَةً إِلَهُ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخَرُ: أَدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ لَعَرَحَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَبْلٌ لِلَّهِ وَهُوَ تَكْلِمُكَ وَمُوسَى نَجَى إِلَهُ وَهُوَ تَكْلِمُكَ وَآدَمُ

أَسْطَمَاءُ اللَّهِ وَمَوْكَذَاكَ أَلَا وَأَنَا حُبُّ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا صَاحِبُ لَوَاءِ الْحَقِّ يَوْمَ
الْقَبْرِ نَحْنُ ذُوهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَاطِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقَبْرِ وَلَا فَخْرَ
وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ خَلْقُ الْجَنَّةِ لِيَفْتَحَ اللَّهُ لِي فِيهِ جَنَّتُهَا وَمَعِيَ عَقْرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ . رواه الترمذی والدارمی
مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳، ۵۱۴ باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ

والجامع للترمذی ج ۲ ص ۲۰۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے تھے سرکار اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سامنے پہنچے اور انبیائے سابقین کا تذکرہ کر رہے تھے
کسی نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام رضی اللہ عنہ ہیں کوئی پوچھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ
ہیں کسی نے کہا کہ موسیٰ کلیم اللہ ہیں کوئی بولا یحییٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں احنہ
میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ ان کے سامنے تشریف لائے اور فرمایا میں نے تمہاری گھنگو ورتعجب
نابے شک ابراہیم خلیل میں موسیٰ نوحی اللہ ہیں اور یحییٰ روح اللہ ہیں آدم صغی اللہ ہیں عمر سنو میں
ہاں فرجیب اللہ ہوں ورحمہ کا جہنم اقامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا حضرت آدم اور دیگر
نہائے کرام میرے جہنم کے تلے ہوں گے اور مجھے نذر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کی
رکھ ہلاؤں گا اور سب سے پہلے میرے لیے اللہ تعالیٰ جنت کھوے گا اور مجھے داخل فرمائے گا
اور میرے ساتھ تمام مومن ہوں گے اور میں نذر نہیں کرتا وراوین وخرین میں اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ میں ہی عزت والا ہوں ورنہ نہیں کرتا۔

﴿علم غیب کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عز وجل فرماتا ہے۔

۹۶۔ غَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ .

(آیت ۲ پارہ ۲۹۵ رکوع ۱۲ سورۃ الحج)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
اور فرماتا ہے:

۹۷۔ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَصِي بِمَنْ رُؤْسِهِ مَنْ

يَشَاءُ (آیت ۱ سورہ آل عمران)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ جنہیں چاہتا ہے
اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

اور فرماتا ہے:

۹۸۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَلِيلٍ (سورۃ الشکوہ لایہ ۳)

نہی غیب بتانے میں بھٹل نہیں۔

اور فرماتا ہے۔

۹۹۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (ہود ۵۴ رکوع ۱)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۱) علم غیب کی تعریف ہے ”مَا لَا يَشْكُرُ بِالْحِسِّ وَلَا بِدَاهَةِ الْعَقْلِ“ یعنی ایسی چیز کا ادراک جو حواس سے جانی
جائے نہ عقل برداشت سے۔ اللہ عزوجل کی عطا سے ہر کسی کو غیب کا علم حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی
بلکہ اللہ تعالیٰ عالم غیب ہیں جیسا کہ آیات و حدیث ثابت و ثابتہ ہیں۔ ۱۳

اور فرماتا ہے:

۱۰۰۔ ذَلِكْ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ

الْاَنْبَاءَ (سورہ آل عمران الاية ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے۔

اور فرماتا ہے

۱۰۱۔ يٰۤاَيُّهَا الْيَكْ (سورہ ہود الاية ۲۹)

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

احادیث

۵۰۔ عَنْ حُسَيْنَةَ قَالَتْ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا سَرَكْنَا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا خَذْتُ بِهِ حِمَظَةً مِنْ خِمِظَةٍ رَسِيَّةٍ مِنْ بَيْتِهِ وَقَدْ غَلِمَتْهُ اَصْحَابِي هَوْلًا وَرَأَيْتُهُ لِيَكُونَ الشَّيْءُ قَدْ سَبَيْتُهُ فَأَرَاهُ لَمَّا ذُكِرَتْ كَمَا يَذْكُرُ الْوَجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۴ حدیث ۱۹۶)

حضرت حذیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والی ہر چیز بیان فرمادی جس نے یاد رکھا اور کھ اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا میرے ان ہاتھوں نے اسے جان لیا اور یہ وہ چیز ہے جسے میں بھول گیا تھا تو اسے دیکھتا اور یاد کرتا رہتا جیسے ایک آدمی دوسرے کا چہرہ اس کے غائب ہونے کے باوجود دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۷۔ عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللَّهَ

بِعَالَمِي لَدَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَالْآخِرَةُ كَالَّذِي يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَتْهَا أَنْظُرُ إِلَى كَفَى هِدَى جَلِيئًا مِنَ اللَّهِ . (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۵ حدیث ۱۵۶۶ والمواہب

الفتیۃ مع شرح الزرقانی ص ۲۲۴ ج ۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دنیا کو پیش فرمایا تو میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اور اے بھی جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں اپنی اس ظاہری تحسلی کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۵۸: عَنْ غَاثِثَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ

شَيْءٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ (مکر العمال ج ۵ ص ۱۶۰ حلیث ۱۶۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں جو بھی پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا۔

۱۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

تَرَوْنَ قِبَلَنِي هَذَا فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خَشَوْعُكُمْ وَلَا زَكُوعُكُمْ إِنِّي لَا رُحْمَ مِنْ رِزَائِهِ

ظَهَرَ بِي (مکر العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حلیث ۵۹۰ والجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۵۹ باب

عظة الامام الناس في إسماع الصلوة وذكر القبله)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دیکھو ہو کہ میرا سنا اس طرف ہے جب کہ خدا کی قسم مجھ پر تہا رخشوع (دل کی کیفیت) اور رکوع ہرگز پوشیدہ نہیں میں پیچھے کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

۱۶۰: عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهَ تَعَالَى

رَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ مَلَكَ أُمِّي سَبَلُغَ عَادُوِي لِي مَنَافَا

وَأَنِّي أُعْطِيتُ الْكَزْنَ الْأَخْصَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي تَعَالَى لَا أُمِّي أَنْ لَا يُهْلِكُوا

بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَعْضُهُمْ وَأَنْ رَبِّي عَزَّ

وَجَلَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ قَلْبِي لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِأَتُجَبَّكَ أَنْ

لَا أَهْلِكُكُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَعْضُهُمْ

وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَفْطَارِهَا حَتَّى يَكُونُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ وَأَنَا أَعْلَفُ

الْأَيُّمَةِ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَصَعَ لِي أُمِّي السَّيْفَ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ

لِسَاعَةٍ حَتَّى يَسْحَقَ قِبَاطِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ لِهَآئِلٍ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا زُنَانٌ وَآلُهُ
يَكُونُونَ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ فَلْيَكُونْ كُلُّهُمْ بِرَعْمِ آفَةِ نَبِيِّ وَأَنَا خَاصِمُ الْيَبِينِ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَصُدُّهُمْ عَنْ خَالَتِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ
اللَّهِ. (کبر العمل ج ۶ ص ۹۲ حلیث ۱۲۹۱ والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۹۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیت دئی تو میں نے اس کے پورے دو چھتم باتر، دو کھن کو دیکھ لیا اور
میری امت کی حکومت زمین کے اس حصے تک پیرنی جائے گی جو میرے لیے سمیٹ دیا گیا ہے
تک مجھے دو خزانے عطا ہوئے (۱) سرخ یعنی سونا (۲) سفید (چاندی) اور اپنے رب تعالیٰ سے
میں نے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ عام نط سے ہدک نہ کی جائے اور نہ ان پر ان کے غیر
ایسے دشمن کو مسلط کیا جائے جو اس کی جماعت کو مباح کرے۔ میرے رب عزوجل نے فرمایا
اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر رہا ہوں تو وہ بدلتا نہیں میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا کہ وہ
عام نط سے ہدک نہ کی جائے گی نہ اس پر کوئی ایسا دشمن مسلط ہوگا جو اس کی جماعت کو مباح
کرے اگرچہ اس کے خلاف ہر چہار جانب سے دشمن کٹھ ہو جائیں یہاں تک کہ ایک دوسرے
کو فنا کرے اور مجھے گمراہ اگر اماموں سے اندیشہ ہے اور جب میری امت میں خود رو تھوڑی جائے
گی تو قیامت تک ان سے ٹکس اٹھے گی اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک میری
امت کے چند قبیلے مشرکین سے نہ جائیں یہاں تک بعض قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے
اور جلد ہی میری امت میں میں بھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے بارے میں نبی ہونے کا کمان
کرے گا جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں ایک گروہ
جالب ہو کر ہمیشہ حق پر رہے گا تا کہ انہیں ضرر نہ پہنچ سکے گے جب تک اللہ کا حکم نہ آجائے۔

۱۶۶: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيَتْ

مَدَائِحُ الشَّامِ وَإِنِّي لَا أَبْصُرُ لِقُصُورَهَا الْخُمْرُ مِنْ مَكَانِي هَذَا اللَّهُ أَكْثَرُ أُعْطِيَتْ مَدَائِحُ
لُادِسٍ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَنْظُرُ الْمَدَائِنَ وَأَنْظُرُ قُصُورَهَا الْبَيْضُ مِنْ مَكَانِي هَذَا اللَّهُ أَكْثَرُ
أُعْطِيَتْ مَدَائِحُ الْبَحْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى أَبْوَابِ ضَمَاءٍ مِنْ مَكَانِي هَذَا.

(کبر العمل ج ۶ ص ۹۴ حلیث ۱۱۶۶)

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شام کی کنجیاں دی گئیں ہیں میں اپنی اس جگہ سے اس کے سرخ محلات دیکھتا ہوں اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیادی گئیں ہیں با خدا میں اپنی اس جگہ سے مدائن دیکھ رہا ہوں اور اس کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں۔ اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں ہیں با خدا میں اپنی اس جگہ سے صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۲. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَدَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَامُوا حَتَّى لَزِمُوا بَدْوًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَصْرَعٌ فَلَا يَرَوْنَهُ بَلَدٌ عَلَى الْأَرْضِ هَافٌ وَهَافٌ قَالَ لَهَا مَا طَأَى عَارِضٌ وَهَافٌ جَاوِزٌ أَخْلَصَهُمْ عَنْ مَوْصِعٍ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الجامع الصحيح بحکم ج ۲ ص ۱۰۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو لوگ رد نہ ہوئے یہاں تک کہ مقام بدر پہنچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ فداں کے مرکز کرنے کی جگہ ہے اور پناہ تھوڑی پر یہاں دماں رکھتے جاتے راوی فرماتے ہیں کہ (کافروں میں سے) کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اندر رکھنے کی جگہ نہ تھا۔

۱۶۳. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَخَرَجَ مَعَهُ بِوَصِيهِهِ فَمُعَاذٌ قَالَ يَا مُعَاذُ أَتَيْتَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تُفَرَّ بِمَشْجِدِي وَقَبْرِي (مسند الامام احمد مرويات معاذ بن جبل ج ۱ ص ۲۲۵/۲۲۶ طبع بيروت والمجلة المكية بالمادة المعينة ص ۸)

حضرت معاذ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا اے معاذ ایقیناً اس سال کے بعد تمہیں میری ملاقات نہ ہوگی امید کہ تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزر دو گے۔

۱۶۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ صَلَّى لَدُنِّي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءُ فَنُصِرَ خَبَابِهِ فَمَسَامَلَنِي قَالَ لَقَالَ إِنْ أَتَيْتُكُمْ لِيَلْعَبَكُمْ هَذِهِ لَأَنْ رَأَيْتُ مَالَةَ سَنَةٍ

مِنْهَا لَا يَنْقُصُ مِثْرٌ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ اخْتَدَ (الجامع الصحيح لبيحاوی ج ۱ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہمیں عشا کی نماز پڑھائی جب سہام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا آج سے سو برس کے اخیر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے زندہ نہ رہے گا۔

۱۶۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْقِيَمُ وَالْمُفَوِّفُ

لَانَبِيٍّ أَرَى كُمْ حَتَّى ظَهَرَ نَبِيٌّ (الجامع الصحيح لبيحاوی ج ۱ ص ۱۵۵ باب تسوية الصفوف عبد الإقامة وبعدها)

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست رکھو میں تم کو پیچھے کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۶۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا خَصِرَ أَخَذَ دُعَائِي بِحِيٍّ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا

مَقْتُولًا فَنِيَّ أَوْ مِنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِّي لَا أَسْرُكُ بَعْدِي إِعْزَ عَلَى مَنَكْ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِّي عَلَى دِينِ الْفَقْرِ وَأَسْتَوْصِي بِأَخَوَائِكَ حَيْرًا فَاضْبَحْنَا لَكَ أَوَّلَ قَبِيلٍ وَذَهَبَ مَعَهُ آخِرُ لِي لِسِرِّهِ ثُمَّ لَمْ يَطْلُبْ نَفْسِي أَنْ أَتَرَ كَدَمًا آخِرًا فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ لَمَّا إِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَصَفْتُهُ هُبَيْةً غَيْرَ أَذَنِهِ (الجامع الصحيح لبيحاوی ج ۱ ص ۱۸۰ باب من يخرج الميت من القبر والمعد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا وقت آیا تو رت کو میرے دل نے مجھے ہلایا اور کہا میں خود کو اسی رسول اللہ میں سب سے پہلے شہید ہونے والا سمجھتا ہوں اور میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا اپنی بہنوں سے حسن سلوک کرنا حضرت جابر کہتے ہیں صبح کو ہم نے ایک دو واقعی سب سے پہلے شہید کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی قبر میں دوسرا آدمی فن کیا گیا اور مجھ کو گوارہ نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رکھوں چھ مہینے کے بعد میں نے نکار تو وہ اسی طرح تھے جیسے آج ہی بھی میں نے ان کو دفن کیا ہو میں ذرا کان متاثر تھا۔

۱۶۷ عن انس بن مالك قال صلى لنا النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم
صلوة ثم رقى البصر فقال في الصلوة رقى الركوع اني لاراكم من وراءكم
الجامع الصحيح للبخاري ج ۱ ص ۵۹ باب عظة الامام انس الى اجتماع الصلوة وذكر الصلوة
حضرت انس بن مالك سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی
پھر ہم پر تشریف فرما ہوئے پھر نماز اور رکوع کا بیان کیا اور فرمایا کہ میں تم کو پیچھے سے بھی ایسے
دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔

۱۶۸ عن اسماء بنت ابی بکر حیدرہ انہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
واشی عنہ ثم قال ما من شئ لي اراه الا قد رايته بي مفاتي هذا حتى الجنة والنار.
الجامع الصحيح للبخاري ج ۱ ص ۳۰ باب من نه يتوضأ الا من لغشي الغفل
حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتدقیر کی
حموشاپاس کی اور فرمایا جو چیز مجھ کو اب تک نہیں دکھائی گئی تھی اس کو اس جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ
جنت و روضہ شمع کو بھی میں نے مد نظر فرمایا۔

۱۶۹ عن عبد الله بن عباس قال حضرت اشتمس على عهد النبي صلى
الله عليه وسلم فاصنى قالوا يا رسول الله ارأيتك تناولت شئ لي مفاتي ثم
رأيتك تغمضك فقال اني رأيت الجنة فتناولت منه عفوذا ولوا احلته لا كلتم منه
ما بقيت الدنيا الجامع الصحيح للبخاري ج ۱ ص ۳۰ باب رفع البصر الى الامام في الصلوة
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے زمانے میں سورج آسمان کی نماز پڑھی بعد نماز صحابہ کرام
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کوئی چیز
پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا ہے اس کا ایک
خوشہ تو راجا ہا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا باقی ہے تب تک تم کھاتے رہتے۔

۱۷۰ عن انس بن عباس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بغيرين فقال
لهمما لاعدبان وما لاعدبان بي تكبير اما احلها فكان لا يستبر من البول واما الآخر

فَكَانَ يَمْنَحُنِي بِالسَّبِيحَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً لَشَقَّهَا بَصْفَيْنِ لَعَزَزَ لِي كُلَّ قَبْرِ وَاجِدَهُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْضًا فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ بَعَلَّهُ يُحَقِّقُ عَنْهُمْ مَا لَمْ يَكُنْ

(الجامع الصحيح للبيهقي ج ۱ ص ۳۵ باب ما جاء في غسل القبور)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں
کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ
سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب سے حقیر نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا پھر آپ نے
ہری شامخ کی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ دیئے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا جب تک سوکھیں گی نہیں اسید کہ عذاب
میں کمی رہے۔

۱۷۱ عَنِ الْأَنْزَلِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِي مَرَضٍ بِغَزْوِ ذِي قُلُوسَ لَا أَخْبِئُ إِلَّا أَنِّي مَيِّتٌ مِنْ مَرَضِي قَالُوا كَلَّا نَبِيٍّ
وَلَهَا جَرَّتْ إِلَى أَرْضِ الشَّامِ وَتَمُوتُ وَتَذْفَى بِالرَّيْزَةِ مِنْ أَرْضِ فَلَسْطِينَ فَمَاتَ فِي
خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَذَفِيَ بِالرَّيْزَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
عَسَاكِرَ وَالدُّوْلَةُ الْمَكِّيَّةُ بِالسَّادَةِ الْغُبَيْبَةِ م (۱۱)

انقرع بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے کہا میرا خیال ہے کہ میں اپنے مرض سے مر جاؤں گا
مگر فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کو ہجرت کرو گے اور مرو گے اور سرزمین
فلسطین کے نید میں دفن ہو گے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں انتقال کیا اور مدینہ
میں دفن ہوئے۔

۱۷۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ
مَبْرَ لَا أُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ تَغْلًا وَخَلًا يَفْضَحُ إِلَيَّ يَدِيهِ يَحْسِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَبُحْبُحُهُ
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَبَابِ النَّاسِ يَذُوكُونَ لِيَهُمُ أَنَّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدُوًّا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا لِقَالَ ابْنُ عُلَيٍّ بَنُو

ابنِ طَلَبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْكِي عَنِّيهِ قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ
 نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَتَمَةِ وَدَعَا لَهُ قَبْرًا حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ
 رَجْعَ فَأَعْطَاهُ الرِّابَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَاتْلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَ هَذَا؟ فَقَدْ
 عَلَيَّ رَسِيْلَكَ عَنِّي قَتْلَ بِسَخَمِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ
 مِنْ عَنِ اللَّهِ فِيهِ هُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَنْ يَهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا رَاحِدًا خَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ
 لَكَ خَيْرُ النَّعَمِ . الجامع الصحيح لبيهقي ص ۵ ۶۱۶ باب غزوة خيبر ج ۲

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر
 کے روز فرمایا کہ میں یہ جھنڈا کل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائے گا جو
 اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اس کو اللہ دوسوں محبوب رکھتے ہیں روئے کہتے ہیں کہ بات پھر
 لوگ خود کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا جب صبح ہوئے دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید لگی تھی کہ اسے دیا جائے تو سرکار نے فرمایا علی بن ابی طالب
 کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں آشوب چشم ہے روئے نے کہا کہ حضرت علیؑ کے پاس پیغام
 بھیج کر انہیں مایہ گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعن دہن ان کی آنکھوں میں ڈال
 اور دعا کی پھر اس طرح اچھے سو گئے جیسے نہیں کوئی تکلف ہی نہ تھی پھر انہیں جھنڈا دے دیا تو
 حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ان سے جنگ کرتا رہوں گا جب تک ہماری طرح یعنی
 مسلمان نہ ہو جائیں فرمایا مری سے گزر جا دیساں تک کہ ان کے حق میں پہونچے پھر نہیں اسلام
 کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ تم سب اسلام میں آ کر اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ با خدا تمہارے واسطے
 اللہ ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے یہ اس سے بہتر ہے کہ تیرے لیے سرخ اونٹ ہوں۔

۱۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُل . حَدَّثَنِي أُمُّ لُقْصَلٍ قَالَتْ
 سَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا لَيْكَ حَامِلٌ بِغَلَامٍ فَإِذَا وَلَدَتْهُ فَأَتِيَنِي بِهِ
 نَاكِتٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّى لِي ذَلِكَ؟ وَقَدْ سَحَابَتْ قُرَيْشٌ أَنْ لَا يَقْبَلُوا النِّسَاءَ . قَالَ:
 هُوَ مَا أَخْبَرْتُكَ قَالَتْ: لَلَّهَا وَلَدْتُهِ أَنِّيْهُ فَإِذَا فِي قَبِيهِ الْيَمْنَى وَأَقَامَ لِي الْهَرَمَى
 وَالْبَاءُ مِنْ رَتْبِهِ لِسَاءُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ: أَذْهَبِي بِأَبْنِي الْخَسَاءِ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ السَّفَاخُ

حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ الْمُهْدِيُّ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ مَنْ يُصَلِّيَ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ رَدْلَانِ السُّورَةُ
ح ۲ ص ۱-۲ والدولة المكية بالعادة العربية ص ۶ . والمواهب اللدنية مع الشرح المفصل
الثاني ح ۱۷/۱۵۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام الفضل نے
حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس میں گزری تو فرمایا تیرے حمل میں بچہ
ہے جب پیدا ہو تو میرے پاس لے کر آؤ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میرے سے یہ
کیسے ہوگا؟ جب کہ قریش نے عورتوں کے پاس آنے سے اعراض کر رکھا ہے فرمایا بات وہی ہے
جو میں نے بتائی فرماتی ہیں کہ جب پیدائش ہوئی تو میں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئی پھر سرکار
نے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت بجی اور عاب دہن دیا اور عبد اللہ نام
رکھا اور فرمایا ابونکد کو لے جاؤ ان میں سے جو درمہدی ہوگا۔

۱۷۱ عَسَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ جَاءَ دَنْتُ بْنُ عِمٍ فاحد منها فطبة
لتراعى حَتَّى اُسْرَعَهَا مِنْهُ قَالَ فاصعد الدنت علي تل فافعى و ستمرو وقال قد
عمدت الي رزقي رزقيه الله احذنه ثم نترغته منى فدل الرخل دلنه ان رايته
كاليوم دنت بكلم فقال الدنت اعجبت من هذا رخل في الخلاب بين الحرمين
اخبركم بخامضي وما هو كنس بعدكم قال فكار الرخل يهوديا فجاء ابي السى
صلى الله عليه وسلم فاخبره وانسلم فضدقه السى صلى الله عليه وسلم

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۱ باب فی المعجرات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکریوں کے ریوڑ
میں سے ایک بکری پکڑی تو چرواہے نے بھیڑیے کا پیچھا کر کے اس سے وہ بکری چھین لی پھر
بھیڑیا ایک ٹیلے پر ڈم دیا کہ سرین کے تل بیٹھ کر کہنے لگا کہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کا میں سے
قصہ کیا اور تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا تو چرواہا کہنے لگا خدا کی قسم میں نے آج سے قبل کبھی
بھیڑیے کو بات کرتے نہیں دیکھا تو بھیڑیا بول س سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دوسرا پتھر
وال زمینوں کے درمیان کجوروں کے جھرمٹ میں (مدینہ طیبہ) ایک ایسا انسان ہے جو گزری

ہوئی درآئندہ ہونے والی ساری باتوں کو بتاتا ہے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ وہ شخص یہودی تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بتایا اور مسلمان ہو گیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔

۱۷۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَظَرٍ فَلَمَّا كَانَ قَرِبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ كَأَنَّهَا تَذْفِي الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُحِثْ هَذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَدَا عَظِيمَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ نَافَتْ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ۵۲۶ باب فی المعجزات)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے جب آپ مدینہ سے قریب ہوئے تو ایک ہوا چلی ایسا لگتا تھا کہ وہ ہوا سواروں کو دفن کر دے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے راوی کہتے ہیں کہ جب مدینہ آیا تو واقعی منافقین کا سردار مر گیا تھا۔

۱۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ رِبْعَةَ قَالَ : أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِهَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ : هَلْ تَوَزَّنَ مَا زَيَّ؟ قَالُوا : لَا قَالَ : فَإِنِّي لَأَرَى الْبَيْضَ تَفْعُ بِحِلَالٍ يَتَوَزَّنُكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۱ کتاب القنن والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ کتاب القنن)

حضرت انس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کے اوپر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں تو حضور نے فرمایا کہ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کو بارش کی بوندوں کی طرح گھیریں گے۔

۱۷۷ : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ سَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَقِيقَةِ لِيَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ : إِنَّكَ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحَقِيقَةِ فَإِذَا أَبَوْا بِكَ فَمَجَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ : إِنَّكَ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحَقِيقَةِ فَإِذَا عَمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَمَجَاءَ لَالٍ : إِنَّكَ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحَقِيقَةِ عَلَى بَلَوَى مُنْصَبِيهِ فَإِذَا عُمَانُ إِنَّ

عُثْمَانُ۔ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۵۲۲ باب فی صائب عثمان)

حضرت ابوسوی اشعری سے روایت ہے کہ بی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھ کو باغ کے دروازے پر دیکھ بھال کا حکم دیا پھر ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو، میں نے دیکھا تو وہ حضرت بو بکر تھے پھر دوسرے شخص نے اجازت مانگی حضور نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو معلوم ہوا وہ حضرت عمر تھے پھر اور ایک آدمی نے اجازت مانگی تو حضور تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔

۱۷۸. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَمَّا خَصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَرَفَّ دَارَهُ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ مَنْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ انْقَضَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَتْ جِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ لَا نَبِيَّ أَوْ صَدِيقٍ أَوْ شَهِيدٍ

(الجامع الترمذی ج ۲ ص ۲۱۰، ۲۱۱ باب مناقب عثمان بن عفان)

حضرت عبدالرحمن آلہی سے روایت ہے کہ جب بلایوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تو آپ اپنے مکان سے وپر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلانا ہوں کہ جب حیراء پہاڑ بٹنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پہاڑ ظہر جا تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

۱۷۹: عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ . وَاللَّهِ مَا أَثَرِي أَلَسِي أَصْحَابِي أَمْ تَسْأَلُوا وَاللَّهِ مَا لَوْ كَرِهَ اللَّهُ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فَتَحَ إِلَيَّ أَنْ تَقْصِيَ الدُّنْيَا يَتْلُغُ مِنْ مَعَةِ ثَلَاثَ مِائَةِ لَفَا عِدًّا إِلَّا لَمْ مَعَهُ لَمْ يَأْمَجْهُ وَأَسْمَ آيَةٍ وَأَسْمَ قَبِيلَتِهِ . رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ کتاب السنن)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ختم ہونے

تک تمام فقہ گروں کو جو تین سو یا اور زیادہ ہیں ان سب کے نام بتادیئے فقہ کا نام اس کے پاس
کا نام اور اس کے خاندان اور قبیلے کا نام۔

۱۸۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَ قَالَ كَانَ عَلَى بَقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُلُّ يَقُولُ لَهُ كَوَ كَرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي السَّارِ فَتَهَبُوا يَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غُلِبَتْ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۲۳۲ باب القليل من القلول)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کر کر دمام کا ایک شخص نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر معین تھا جب اس کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی بے ہوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں
ایک عباءہ پائی جو اس نے ماں نعیمت چرا کر رکھ لی تھی۔

۱۸۱ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَجِيرَ وَصَعِدَ الْعَبِيرَ فَخَطَبَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْعَبِيرَ
فَخَطَبَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْعَبِيرَ فَخَطَبَا حَتَّى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ فَخَبِرُوا بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فَأَعْنَمُوا أَحَقَطُوا

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۶۰)

ابوزید نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور فجر
پر روتی افروز ہوئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا تو آپ نے فجر سے اتر کر ظہر
کی نماز پڑھی، اور پھر فجر پر روتی افروز ہو گئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر
آپ نے فجر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھی اور پھر بیان فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا
تو آپ نے جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ بتادیا تو ہم میں جس نے زیادہ یاد رکھا
زیادہ علم والا ہے۔

۱۸۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ لِي
أَتَمُّنُ إِيْتِلَافٌ وَفَرْقَةٌ يُحِبُّونَ الْقَوْلَ وَيَكُونُ الْفَعْلُ بِقُرُونِ الْقَرَانِ وَلَا يُجَارِزُ

سرافیہم تحفر احدکم صلاتہ مع صلاتہم و صیامہ مع صیامہم یمزقون من اللہ
مزوق الشہم من الرمیہ لا یمزجفون حتی یرتد الشہم علی قویہ ثم شر الخلق
والحبیبة طوبی لمن قتلہم وقیل یدعونا الی کتاب اللہ ولیسوا بہ فی شئ ریحی
لفظ من قتلہم کان اولی باللہ منہم فقیل یا رسول اللہ! صفہم لنا بمرہم قال
ہم من جلدنا ویگلثون بالسیا قیل یا رسول اللہ! ما سیماہم قال الخصیق

(ابن جریر) (کنز العمال ج ۶ ص ۷۸ حدیث ۱۶۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک فرقہ باتیں اچھی کرے گا اور کام
نہ کرے گا قرآن پڑھے گا لیکن خلق سے سچوڑ نہ ہوگا تم میں کا ہر ایک اپنی نماز اس کی نماز
کے سامنے یوں ہی روزہ اس کے روزہ کے سامنے حقیر و بیجا جانے کا نہ فرستے کے لوگ دین
سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے پھر لوٹیں گے نہیں جب تک میرا پے سوار (نکلے فی
جگہ) پلٹ نہ آئے وہ بدترین مخلوق اور بدترین حلت ہوں گے اس کے لیے ہمارے
جو انہیں قتل کرے گا یا جس کو وہ قتل کریں وہ ہمیں کتاب اللہ کی دعوت دیں گے جب کہ وہ اس
میں کچھ بھی نہیں اور ایک روایت میں ہے جو ان سے قتل کرے گا وہ اللہ کے نزدیک زیادہ
قریب ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان کا وصف بیان فرمائیں تاکہ ہم ان کو پہچانیں فرمایا وہ
بہارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان ہمیں کے عرض کی گئی ان کی پہچان کیا ہوگی؟ فرمایا سر
گھٹائے رکھتے۔

۱۸۳: عن علی قال: إذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ
لہ لآن اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ، وإذا حدثتکم فیما بین
وینکم فان الحرب خدعة وانسی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:
مخرج قوم فی اخر الرعان، خذاک الانسان، سفہاء الاخلام، یقولون: من غیر قول
المریة لا یحاور ایمانہم خاجرہم، یمزقون من اللہ، کما یمزق الشہم من الرمیة،
فانما لقیحمرہم، فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا، لمن قتلہم یوم القیامۃ. (الجامع الصحیح

سبحی ج ۲ ص ۲۰۶ باب فضل الخوارج والمحسین بعد القصة انجدة عليهم
ومشکوۃ المصابیح ص ۳۰۷

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کروں تو باخدا آسمان سے گر جاتا مجھے پسند ہے اس سے کہ میں
رسول اللہ پر جھوٹا بیویں درجب پینے اور تمہارے دو میان کے معاملہ میں حدیث بیان کروں
تو جنگ میں اھوکہ ہے اور فرماتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آخر
زمانے میں کچھ نو عمر کم عقل لوگ نکلیں گے جو لوگوں سے خیرا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں
کریں گے مگر ان کا ایمان حق سے نادرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکھاں سے
تو جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ قتل کرو کیوں کہ ان کو قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کے لیے برکت
قیامت ارہے گا۔

۱۸۴ عن ابی سعید بن الحدادی و انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال سكون فی امی اختلاف وفرة قوم بحسب القیل و یسبون
الفضل بفروان القرآن لا یجوز مر فیہ یفرقون من الذین مروق اسہم من الرمیة لا
یرجعون حتی یؤتوا السہم علی قوله هذہ من الحلقی و الحلیقة طویلی یمن قتلہم
وقتلہم بلعون الی کتاب لہ و لیسوا ما فی نسی من قاتلہم کان اولی باللہ منہم
قلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سبماہم قال الخلیفی رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۰۸)

حضرت ابو سعید حدادی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک گروہ کے لوگ
ایسے ہوں گے کہ باتیں اچھی اور فعل بُرے کریں گے قرآن کریم پڑھیں گے لیکن ان کے حلق
سے نہ ترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکھاں سے پھر وہ دین حق کی طرف
واپس نہ ہوں گے جب تک تیرا پے سوار (نکلنے کی جگہ) پر نہ لوٹ آئے یہ بدترین مخلوق بدتر
نصبت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی پہچان کیا ہوگی سرکار نے فرمایا سر

خوب منہ نہیں گئے۔

۱۸۵ عن ابی سعید بن الحدادی قال یسماعل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وهو یقسم قسماً آتاه ذو الخویصرة وهو رجل من بنی نضیم فقال یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) عدل فعل وینک فمن یعدل ان لم انکس قد خبت وخسرت ان لم انکس عدل فعل غمز انکس لکی اضرب غنعة ففعل دعه فان له اصحاباً یحقر احدکم صلواتہ مع صنوبہم وضاہمہ مع صیامہم بقراءۃ القرآن لا یتجاوزوا قیہم یمرقون من الذین کما یمرق الشہم من الزمان

(الصحيح للحديث ج ۲ ص ۱۰۲۱ ومشکوٰۃ لمصابیح ج ۲ ص ۵۲۴-۵۲۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ سرکارِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے درمیان ماں عیسیٰ علیہ السلام سے تھے سنا میں ذرا خوبصورت تھی تاہم کا ایک شخص بڑا یا رسول اللہ (س) صلی اللہ علیہ وسلم) انصاف سے کام لیجئے، ایک راہجو صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انوار سرش، وجہاً رشاد فرمایا خدا کی قسم میں انصاف نہیں کروں گا تو کون کرے گا؟ میں اگر صاف نہ کرتا تو تا مراد ہو جاتا حضرت مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت عطا فرمائیں میں اس کی گردن، اردوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے چھوڑ دو بے شک اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نذران کی نذر کے آگے اپنے روزے ان کے روزے کے مقابل پتھر اور حقیر سمجھو گے وہ قرآن کریم پڑھیں گے مگر حق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکان سے۔

۱۸۶ عن عبد الرحمن بن ابی نعیم قال سمعت انا سعید بن الحدادی یقول: بعث علی بن ابی طالب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النہض بدھبۃ لئلا یمقر وظلہم یحصل من ترابہا قال فصمہا بین اربعۃ غیثۃ بن ہذیل و ابرع بن حابس و زید بن الحلی و الرابع اما عقیمة بن علاثة و اما عامر بن الطفیل فقال رجل من اصحابہ، کنا مع احق بہدا من ہولاء قال تبع ذلك النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقال: الا تأمنونی وانا امین من فی السماء یا نبی خبر السماء
صباحا ومساء قال فقام رجل غائر العین مشرف الوجتین ماض الجبهة کث
السخبة مخلوق الرأس مشتمرا الارافر قال: یا رسول اللہ اننی اللہ قال: وینک
اولک أنت حق اهل الارض ان یطی اللہ قال: ثم ولی الرجل قال خالده بن الولید یا
رسول اللہ! الا اضرب غنقه قال: لا لعلہ ان یتکون بصی فقال خالده وکم من مصل
یقول: بلسانہ ما لیس فی قلبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انی لکم ارمز
ان اتق عن قلوب الناس ولا اتق بظنهم قال: ثم نظر الیہ وهو مقفی فقال انه
یخرج من حنطی هذا قوم یملون کتاب اللہ وکنا لا ینحارون خناجرهم یخرقون من
السین کما یخرق الشهم من الریمه واطنه قال: لیس ادرکتهم لافلتهم قتل ثمود
(الصحيح للبخاری کتاب المغازی باب بعث علی الی الیسر ج ۲ ص ۲۲۱، ۲۲۲ مسند احمد
حدیث ۱۰۵۸۵)

حضرت عبد الرحمن بن نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے پاس درختہ شدہ چڑے میں ایک بے مثال سونے کا ٹکڑا بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا وہ یہ ہیں۔ (۱) حضرت عیینہ بن بدر (۲)
اقرع بن حابس (۳) زید الخلیل اور جو شے حلقہ بن عمارشہ یا عمار بن حنشل، تو ایک شخص یوں ہم ان
لوگوں سے زیادہ حق دار تھے یہ بات روایت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے
ارشاد فرمایا کیا تمہیں میرے اوپر ایمان نہیں میں آسمانی باتوں کا امین ہوں میرے پاس صبح و شام
آسمانی خبریں آتی ہیں حضرت ابن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حرا ہوا جس کی آنکھیں کھسی
ہوئیں بھنویں چڑھی ہوئیں پیشانی ابھری و زخمی گھسی سرگٹا لگی چڑھی ہوئی تھی اور یوں اسے اللہ
کے رسول اللہ سے ڈرے سرکار نے فرمایا تاہی ہو کیا زمین میں سب سے زیادہ اللہ سے میں
ڈرنے والا نہیں ہوں فرماتے ہیں پھر جب وہ شخص پھر اتو خالد بن ولید نے کہا یا رسول اللہ کیا میں
اس کی گردن مار دوں سرکار نے فرمایا نہیں امیر کی وہ نماز پڑھے خالد بن ولید نے کہا بہت سے

نہادی رہا ہوں سے کچھ بولتے ہیں اور دل میں کچھ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا مجھے لوگوں کے دس میں
سراخ کرنے اور پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا (فرماتے ہیں) پھر اسے دیکھا (وہ آ رہا تھا)
فرمایا اس کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو خوب اچھی طرح قرآن پڑھے گی لیکن اس کے حلق سے
نہ اترے گا یہ دین سے نکل جائے گی جیسے تیرکان سے میرا گمان ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے
پاؤں کا تو قوم نمود کی طرح قتل کروں گا۔

۱۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ
لِي أَحِبُّ الْوَعْدِ دُجَالُونَ كَذِبُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا أَنَّهُ
كُفُّ فَايَأْتِيَكُمْ وَإِنَّا هُمْ لَا يَصْلُوْكُمْ وَلَا يَفْضُوْكُمْ

اصحکوة المصباح ص ۲۸ و المصباح للمسلم ج ۱ ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے کائنات خیر سوہدات صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ فریب کار جھوٹے ہوں گے جو اسی باتیں لائیں
گے جو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے سنا تو تم خود کو ان سے بچو کہ تمہیں گمراہی اور آرمائش
میں نہ لے دیں۔

۱۸۸ عَنْ مُلَيْمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ قَالَ : كَانَ عَمِّيُ قَدْ فَخَلَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرٍ وَكَانَ زَعْمًا فَقُلْتُ : أَلَا تَخْلُفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخْرُجَ عَلَيَّ ، فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَاءِ
كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةُ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ لِي صَبَاحُهَا ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ أَوْ لِيَا خَلْدُ الرَّأْيَةَ غَدًا رَحَلُ يَجِبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ
مُحِبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَادًا مَحْضٌ بِعَلِيٍّ وَخَانُ جَوْهَةٌ فَقَالُوا : هَذَا عَلِيٌّ
لَا مَهْطَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأْيَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲/۲۷۹)

حضرت سلم بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ خیر کے دن حضرت علی سرکار
سے پیچھے رہ گئے انہیں آشوب چشم تھا تو کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ

جاؤں گا اور نکلے، اور پی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملے تو جس رات کی صبح کو اللہ نے فتح عطا کی اس کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یہ ایسا شخص جھنڈا لے گا جو اللہ و رسول کا محبوب ہے یا فرمایا جو اللہ و رسول کا شب ہے اللہ اس کے ہاتھوں میں فتح دے گا۔ تو ہم لوگ امید لیے علی کے پاس تھے وہ لوگوں نے کہا یہ ہیں علی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں اسلام کی جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے در پر فتح دے دی۔

۱۸۹ عن ابي الطمیس عامر بن واثلۃ أن معاذًا أخبره أنهم حوَّخوا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام تبوك (لی أن قال) ثم قال: إنكم ستأثون عذابا إن شاء الله تعالى عن تبوك و منكم من تأثوا بها حتى يضحى النهار فمن جاءه فلا يمس من ثأنها شيئا حتى أتي.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵، ۲۴۷، طبعہ بیروت)

حضرت ابو الطمیس عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے انہیں بتایا کہ دگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عزوۃ تبوک کے سارے نکلے، پھر سرکار نے فرمایا کہ نشاء اللہ تم کل تبوک پہنچو گے اور خوب دن چڑھے پہنچو گے تو جو پہنچے وہاں کا پانی نہ چھو مجھ حسب تکلیف میں آج آگاہ۔

۱۹۰ عن بکر بن عبد الله المزني أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أخبر عن منكب السحاب أنه يجي من بلاد كذا وأنها مطر و يوم كذا و لله شأنه فتنى تمطر بلدنا فقال: يوم كذا وعنده من من المسافقين فحفظوه ثم سألوا عن ذلك فوجدوا تضليله فأمسوا وذكروا ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: لهم إذا كنتم الله إيماناً (روح المعاني ج ۲، ۱۰۰، طبعہ بھران)

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے فرشتہ کے بارے میں خبر دی کہ وہ فلاں شہر سے آ رہا ہے وہاں فلاں دن بارش ہوگی ہے۔ تو سرکار سے پوچھا کہ ہمارے شہر میں کب بارش ہوگی؟ تو فرمایا "فلاں دن" سرکار کے پاس کچھ منافقین بھی تھے انہوں نے یاد رکھا پھر اس کی دہرہ ہفت میں رہے یہاں تک کہ سرکار کی سچائی پانی تو

ایمان لے آئے اور اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تو فرمایا اللہ تمہارے ایمان میں اضافہ فرمائے۔ (یعنی اللہ تمہارے ایمان کو اور بختہ کرے)۔

۱۹۱: أَخْرَجَ الْيَهْفِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَتْ سَحَابَةٌ فُجِّرَحَ عَيْبَا لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَوَظْلًا بِالسَّحَابِ دَخَلَ عَلَيَّ اللَّهُ لَسَلَّمَ عَلَيَّ وَانْتَهَرَنِي أَنَّهُ يَسُوقُ السَّحَابَ ابْنِي وَادِ الْيَمِي يَقَالُ صَرِيحٌ فُجَاءَ نَارًا بِكَبْ بَعْدَ ذَلِكَ فَمَنَّا نُهُ عَنْ السَّحَابَةِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ مَطَرُوا فَبِي ذَلِكَ الْيَوْمَ

(الخصائص الكبرى ج ۲، ۳ - ۱ طبعہ فیصل آباد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بادل چھا گیا تو سرکار ہمارے تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ بادل پر مقرر ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا اور بتایا کہ وہ داوی یس کی طرف بادل سے گر جا رہا ہے اس کو صریح کہا جاتا ہے تو اس کے بعد ایک سوار ہمارے پاس آیا تو ہم نے پوچھ کے پوچھے میں اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہاں بھی دن بارش ہوئی۔

۱۹۲: رَوَى ابْنُ هِشَامٍ أَنَّ فَصَالَ بْنَ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيَّ ارَادَ قَتْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُفُ بِالْمَلَبِ عَامَ الْفُجْرِ فَمَنَّا نَامَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْفَصَالَةُ؟ قَالَ نَعَمْ فَصَالَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَا دَا كُنْتُ نَحْلُكُ بِهِ نَفْسَكَ؟ قَالَ: لَا نَفْسِي، كُنْتُ أَذْكُرُ اللَّهَ، فَصَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: انْظُرْ اللَّهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَلْوِهِ فَسَكَ قَبْلَهُ، لَكَانَ فَصَالَةُ يَقُولُ: وَلَوْ عَارَفَ يَدَهُ مِنْ صَنْبَرِي خَتَمِي مِمَّا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ شَيْءٌ انْتَبَهْتُ إِلَى يَدِهِ. (لفظ السورة ص ۲۶۳ طبعہ بیروت و السورة النبوية مع الروا عن المؤلف، ج ۲ ص ۲۷۶ طبعہ ملتان)

ابن ہشام نے روایت کی کہ فضالہ بن عُمیر اللیثی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اس وقت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فتح مکہ کے سال) بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے، تو جب وہ قریب ہو تو سرکار عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو فضالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فضالہ ہوں یہ رسول اللہ سرکار نے فرمایا تو دل میں کیا سوچ رہا تھا اس نے

امام حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے ایسے ہی جیسے رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہی نے اس کو دلائل الشہادۃ میں بیان کیا۔

۱۹۵. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَحَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ وَصَلَّى وَقَالَ: ابْنِي سَاحِلُكُمْ مَا خَسِي عُنُكُكُمْ الْمَدْلَقَةُ، ابْنِي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرْتُ لِي فَتَحَسَّتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَبَدَّظْتُ فَإِذَا أَنَا بِوُثْقِي غَرَّ وَخَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي لِمَ يَخْتَصِمُ النَّفْلُ الْأَعْلَى قَسْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ فَرَأَيْتَهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ مَبْقَى حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَقَامِلِهِ بَيْنَ صَلَاتِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَهَرَفْتُ

(المسند للإمام أحمد بن حنبل ج ۲/۲۱۵ طبعہ بیروت)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والسلام نماز فجر کے لیے دیر سے نکلے ورنہ ز پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تم سے کس چیز نے رک رکھا؟ میں رات کو اٹھا اور سب مقدور نماز پڑھی پھر نماز میں مجھے نیند آگئی یہاں تک کہ بید رہا تو اپنے رب عزوجل کو نہایت حسین صورت میں دیکھا تو فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ستر چاندی فرشتے کس معطرے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا تھے میں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنا دست کر میرے شانوں کے درمیان رکھا اس کی لحدک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی تو ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے جان لیا۔

﴿غیر اللہ کو سجدہ﴾

احادیث

۱۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ

يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِرُؤُوسِهَا (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۷ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَفِيٍّ قَالَ أَيْتُ الْحَبِيرَةَ فَرَأَيْتُهَا تَسْجُدُ لِلْمَرْزَبَانِ

لَهُمْ قُضِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُسْجُدَ لَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ نَبِيُّ

أَيْتُ الْحَبِيرَةَ فَرَأَيْتُهَا تَسْجُدُ لِلْمَرْزَبَانِ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ تُسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي

أَرَأَيْتَ لَوْ قُورِئَتْ بِقَبْرِىَ أَكُنَّ سَاجِدَةً؟ فَقُلْتُ لَا أَفْعَلُ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ أَمْرًا

أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِأَرْؤُسِهَا لِمَا حَمَلَ إِلَهُ لَهُمْ غَيْرُهَا

مِنْ حَقِّ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ مَشْكُوهُ الْمَصَاحِبِ ج ۲ ص ۲۸۲

حضرت قیس بن سفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شہر حجہ گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا

کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ اس

کے مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ

یا رسول اللہ! جب میں حیرہ پہنچی تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔

تو آپ تو بہت زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم ہمارے حزار پر

گزارو تو کیا حزار کو سجدہ کر دے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ کرنا اگر میں کسی کو

کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں

کو سجدہ کریں اس سبب سے کہ اللہ نے عورتوں پر شوہروں کا (بہت بڑا) حق مقرر کیا ہے۔

۹۸ : عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمِي نَصْرًا مِنَ النِّسَاءِ حَرِيرًا وَالْأَنْصَارِ
لِجَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! تَسْجُدُ لَكَ الْيَهُانِمُ وَالشُّجُرُ
لَسَنَ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ : أَهْبِذُوا زِينَتَكُمْ وَتَكْرِمُوا حَاشِمَكُمْ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَخَذًا
أَنْ تَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(مشکوٰۃ المصابیح ح ۶ ص ۲۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہاڑین و انصار کی
ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آ کر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یہ
رسول اللہ! چو پائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم ذیہود حق رکھتے ہیں کہ حضور کو سجدہ
کریں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم کرو مگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے
لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تو عورت و خضر و حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۹ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَاغْلِبِ الْيَهُودَ اتَّخِذُوا

الْقُبُورَ أَنْبِيَاءَهُمْ مَسَاجِدَ : (امروطا للإمام محمد ص ۱۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود کو اللہ تعالیٰ
ہماک کر دے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

۲۰۰ : عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : هِيَ مَرْصَدُ الْيَدَنِ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ : لَعَنَ

اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا الْقُبُورَ أَنْبِيَاءَهُمْ مَسَاجِدَ

(مشکوٰۃ المصابیح ح ۱ ص ۶۹ حلیث مصحح علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات
کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل
سجدہ بنالیا۔

﴿دیدار الہی﴾

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱ ۲ وَخُذُوا تَوْفِيقِيذًا مِّنْهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ غَمُومَهُمْ وَيُخْرِجَهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَذَلِكَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۚ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ ۚ

احادیث

۲۰۱: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْلِيِّ قَالَ: كُنَّا حُلُوفَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لِنَطْرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَعْرَضُونَ عَلَيَّ دَيْكُمُ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَافِرُونَ فِي رُؤْيَيْهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَعْلَبُوا عَنِّي صَوْرَةَ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةِ بَيْنَ خُرُوبِهَا فَافْعَلُوا لَمْ قَرَأْتُ فَيَسَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ لَيْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۚ (جامع الترمذی ج ۲ ۸۲ باب ما جاء فی رویۃ الرب تعالیٰ)

حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودہویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کیے جاؤ گے تو اسے اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نمازوں عصر و صبح سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کر پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور سورج کے طلوع و غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: لِلَّذِينَ احْسَنُوا الْعُسَىٰ زِيَادَةٌ

قَالَ دَاخِلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَادَى مَتَابِقٍ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْجِدًا قَالُوا أَلَمْ يُنْقِضْ
وَجُوهَهُمْ وَيُنَجِّسْ مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوا بَلَى لِيُكْشِفَ لِلْحُجَابِ قَالُوا قَوْلَ اللَّهِ
مَا غُطِّيَتْهُمْ شَيْئًا حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمُنْظَرُ إِلَيْهِ (جامع الترمذی ج ۸۲ ص ۸۲) باب ماجاء فی رؤیة
لرب تعالیٰ الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۰ باب إثبات رؤیة المؤمنین ربهم فی الآخرة

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول
میں لوگوں نے بھلائی کی ن کے لیے بھلائی کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل
ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک وعدہ ہے وہ
کہیں گے کیا اس سے ہمارے چہرے روشن نہ کیے اور ہمارے جہنم سے پی کر جنت میں داخل نہ
ہو وہ (فرشتے) کہیں گے ہاں کیوں نہیں؟ پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا اور تعالیٰ کا دیدار ہو گا نبی کریم
ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ (حماد بن
سمرہ اس حدیث کا سند اور مراد بیان کیا اور سیمان بن مغیرہ سے روایت بیان کی ہے اس کے ساتھ
سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے قول کے طور پر نقل کیا۔)

۲۰۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَاوُفُ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ
بِهَلَاكِهِ أَيْ تَصَاوُفُ فِي رُؤْيَةِ الشَّخْصِ؟ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَنَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ
الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَصَاوُفُ فِي رُؤْيِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۲ باب ماجاء فی رؤیة الرب تعالیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم
۱۰ دہریوں کی رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟
صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس بے شک و شبہ عنقریب تم
اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے
میں کوئی شک و شبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ
لَا هِلَ الْجَنَّةِ يَا هِلَ الْجَنَّةِ الْقَوْلُونَ لَكَ رَبَّنَا وَنَقْدُكَ قَبُولُ هَلْ رَضِيَهُمْ

فَيَقُولُونَ : مَا أَتَا لَا تَرْحَنِي وَلَوْلَا اضْطِغْنَا مَالَهُ تَغَطَّ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ إِنَّمَا
أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا : وَإِنِّي أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتِي فَلَا اسْخَطَ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا خَلِيفٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ما جاء فی روية الرب تعالیٰ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ الٰہ جنت سے فرمائے گا اے جنت و سوادہ کہیں گے اے رب! ہم تیری بارگاہ میں حاضر
ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو
نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی
افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اپنی
رضا مندی عطا کر دی اب تم سے کھل ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵ عَنْ فَوَيْهٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ
أَدْنَى أَهْلِ النَّعَةِ مَرَّةً لِّمَنْ يُنْظَرُ إِلَى خَاتَمِهِ وَرُؤُوسِهِ وَبَيْعِهِ وَحَدَمِهِ وَسُرْبِهِ مِيسِرَةً
أَلْبَسَتْهُ وَكَرَّمَتْهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يُنْظَرُ إِلَى وَجْهِهِ غُذُوفَةً رَّعِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
نَحْمَدُكَ يَا جَبْرُوتُ يَا جِبْرُوتُ يَا جِبْرُوتُ يَا جِبْرُوتُ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۸ باب ما جاء فی روية الرب تعالیٰ)

حضرت ثور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم
ﷺ کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جتنی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تحفوں
کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو حج و شام اللہ تعالیٰ
کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے آیت کریمہ پڑھی۔ اس دن بعض چہرے
ترتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۰۶ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ خُرَيْرَةٍ إِنَّ مَنَّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَلْ
سَرَى زَيْنًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَلْ تَصَارُونَ فِي انْقِمَارِ لَيْلَةِ الْبِسْرِ ؟
فَالْتُوا لَا يَمَارَسُونَ اللَّهَ الْقَالَ هَلْ تَصَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ ذُوهَا مَسْحَابٌ ؟

قَالُوا لَا طَائِفَ لَكُمْ فِيهِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِيُقُولَ مَنْ كَانَ بِعِنْدِ
 رَبِّكَ لَمْ يَخْلُقْهُ فَيُخْرِجْ مَنْ يَتَعْبَدُ الشَّمْسَ وَالشَّمْسُ وَيُخْرِجْ مَنْ يَتَعْبَدُ الْقَمَرَ وَالْقَمَرُ وَيُخْرِجْ مَنْ
 يَتَعْبَدُ الطَّوْاعِينَ وَالطَّوْاعِينَ وَتَعْلَى هَذِهِ الْأُمَمُ فِيهَا مَا لَقَوْهَا فَيَتَبَهُمْ اللَّهُ فِي صُورَةٍ
 كَمَا صُوِّرَتْهُ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا
 حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا
 رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ
 فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ
 هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ
 يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ
 عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ
 لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا
 عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا
 تَنْقُذُ بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ
 فَيَأْتِيهِ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ
 بِهِ الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ
 اللَّهُ فِي صُورَتِهِ أَلَسْ يَعْزِفُونَ يَقُولُونَ يَا رَبُّكُمْ لَقَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُذُ بِهِ
 الْبَالُكَ مِنْكُمْ هَذَا مَكَانًا حَتَّى يَكُنِيَ رَبُّكَ عَابِدًا جَاءَ رَبُّنَا عَرْشُهُ فَيَأْتِيهِ

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ . أَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ
اللَّهُ لَهُ تَعْمَهُ فَيَسْأَلُ وَيَتَمَسَّى حَتَّى أَنْ اللَّهَ لَيْدُ كَرَمُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ
الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ .

(المصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۰۰ و ۱۰۱ باب البات ذویۃ المؤمنین و بہم فی الآخرۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا بدور قیامت ہم لوگ اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا۔ کیا چودہویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول نہیں۔ فرمایا، دل نہ بہو تو سورج دیکھنے میں تمہیں مشقت ہوتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا تو اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا پھر فرمائے گا جو جس کو چاہتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے تو جو شخص سورج کو چاہتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہوگا اور جو چاند کو چاہتا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طائفوت (شیطان) کو چاہتا تھا وہ طائفوت کے ساتھ اور یہ قیامت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافق بھی ہوں گے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ نہ پہنچائیں گے ارشاد فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ، تلے ہیں ہم نہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے اور جب ہمارا رب آئے گا ہم اس کو پہچانیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ بار ہوگا کہ وہ پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پھر اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کے اوپر پل رکھا جائے گا تو سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پار ہوں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہ کرے گا۔ اور رسولوں کی پکار ہوگی اے اللہ بچا، بچا، اور جہنم میں سعادان کے کانٹے کی طرح آکڑے ہیں (سرکار نے ارشاد فرمایا) تم نے سعادان دیکھا ہے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہاں! دیکھا ہے۔ ارشاد فرمایا وہ آکڑے سعادان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ مگر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ آکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب اچک لیں گے ان میں کچھ مومن ہوں گے۔ وہ اپنے عمل کے سبب نجات پائیں گے۔ اور بعض کو جزا

دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے مابین فیصلہ فرما چکے گا اور چاہے گا کہ اپنی رحمت سے دوزخیوں کو دوزخ سے نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے اس لوگوں کو نکالیں جو خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کرنا چاہا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو فرشتے انہیں دوزخ میں پہچان لیں گے ان کے سجدوں کے نشان سے پہچان لیں گے۔ آگ اوماد آدم کو جلا دے گی البتہ سجدوں کے نشان باقی رہیں گے کیوں کہ اللہ نے آثار سجدہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ آب حیات چھڑکا جائے گا پھر وہ ایسے جم نہیں گئے جیسے پانی کے بھاؤ میں دانہ جم اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد بندوں کے مابین فیصلہ سے نارغ ہو جائے گا اب ایک شخص باقی ہوگا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا سب سے پیچھے یہ جنت میں جائے گا وہ کہے گا اے میرے رب میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی پس نے مجھے جلا ڈالا پھر وہ اللہ سے دعا کرتا رہے گا جب تک مشیت الہی ہوگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا سوال پورا کر دوں گا تو تو اور سوال کرے گا، وہ کہے گا نہیں پھر اور سوال نہ کروں گا، خدا کی مشیت کے مطابق وہ عہد و پیمان دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا منہ اور رخ کی طرف سے پھیر دے گا، جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا اور جنت کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا وہ چپ رہے گا، پھر عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اور سوال نہیں کرے گا تیرا ہوا اے آدمی کیسا غا باز ہے تو عرض کرے گا اے رب اور اللہ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ دیدوں گا تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اور اللہ کو عہد و پیمان دے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا آخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا جب وہ وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو دکھلائی جائے گی اور جو کچھ اس میں خیر و شادمانی کی چیز ہے اسے دیکھ کر ایک مدت تک جب تک خدا کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا، بعدہ عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما، دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ براہو اے آدم کے بیٹے! کیسا تو ریب کا رہے وہ عرض کرے گا، اے میرے رب میں تیری مخلوق میں بد نصیب نہیں رہوں گا اور دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان محک فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا

جنت میں داخل ہو جا اور جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی آرزو کرو وہ کرے گا اور مانگے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یہ دے دے گا کہ فلاں چیز مانگ فلاں چیز مانگ، جب اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ سب تیرے لیے ہیں اور ان کے برابر اور تیرے لیے ہیں۔

۲۰۶، عن ابی سعید بن الحدادی انہما فی زمن رسول اللہ ﷺ قالوا یا رسول اللہ اهل سری ریت یوم القيمة؟ قال رسول اللہ ﷺ هل نری ذنبا یوم القيمة؟ قال رسول اللہ ﷺ نعم فان تصارون فی زویة الشمس باطھورة صحوا لیس معها صحاب؟ و هل تصارون فی زویة القمر لیلہ کبیر صحوا لیس بها صحاب؟ قالوا لا یا رسول اللہ اقل، ما تصارون فی زویة لیلہ یوم القيمة الا کما تصارون فی زویة اصعب الحج والصعب لیسلم ج ۱ ص ۱۰۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے زہرے میں کہا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ پروردگار قیامت اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں دیکھو گے، تم کو دو پہر کے وقت جب ہانکل لھا ہو یاں نہ ہو سورج دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے اور چودھویں کا چاند جب کھلے ہو، دل نہ ہو تو اس کے دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اتنی ہی تکلیف اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں ہوتی۔



آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۰۳ وَمَنْ يُنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرْهُمْ إِلَهِ جَمِيعٌ

(سورة المائدہ: الاية ۶۲)

اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی

طرف ہائے گالہ (آس ایمان)

اور فرماتا ہے

۱۰۴ وَلَئِنْ فَتِمُوا قُلُوبَكُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ . (سورة آل عمران: الاية ۸۸)

اور اگر تم مروید مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھائے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۰۵ وَمَنْ مِّنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهَا غَيْرُ بِخَافِتٍ بِحَاجَةِ إِبْرَاهِيمَ إِلاَّ أَنَّمَا أَهْلُكُمْ مَا

طَرَفَ فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ . (سورة الانعام: الاية ۳۸)

اور جس کوئی زمین میں چنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پرؤں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں

ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھائے کچھ اٹھائے ہیں اور آپ کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۰۶ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا لَا يَخْلُفُ لَهُمْ فِي الْحَرْقِ قَدْ اسْتَكْبَرُوا مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ

إِلَهِائِهِمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْمَعْ بَعْضًا بَعْضًا وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتُ لَنَا قَالَ النَّارُ

مَعَكُمْ حُلِيِّنَ لَهَا لَا مَشَاءَ إِلَهِ إِلاَّ رَبُّكَ حَكِيمٌ عَزِيزٌ . (سورة الانعام: الاية ۶۹)

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر

یہی دوران کے دوست دہی عرض کریں گے، اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے
نائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میند کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی فرمائیے گا آگ
تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے مجھ کو بیشک تمہارا رب حکمت و ان علم
والہ ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۷ وَیَوْمَ نَخْشِرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ مَقُولٌ لِلْمَسِيْنِ اَسْرَحُوْا مَكَانَكُمْ اَسْمُ
وَشُرْكَائِكُمْ (سورۃ یوس لابۃ ۲۸)

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ہم مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور
تمہارے شریک۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے

۱۰۸ وَیَوْمَ یَخْشِرُهُمْ كَانَ لَمْ یَلْبِسُوا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَعْرِفُوْنَ بِسُھْمِ قَدْ
خَبِرَ الدِّیْنِ كَلِمًا یَلْقَیْہِ اللہ وَہَا كَانُوا مُتَعَدِّیْنَ (سورۃ یوس الابۃ ۱۰۵)
اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا دنیا میں رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی آپس
میں پہچن کریں گے کہ پورے گھائے میں رہے وہ منہور نے اللہ سے ملنے کو بھٹلایا ورنہ ایت
پرست تھے۔ (کنز الایمان)
ور فرماتا ہے

۱۰۹ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَخْشِرُهُمْ اِنَّہٗ حَكِیْمٌ عَزِیْمٌ (سورۃ الحجر الابۃ ۲۵)
اور بے شک تمہارا رب انہیں قیامت میں اٹھائے گا بیشک وہی علم و حکمت و ان
ہے۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے

۱۱ قُوْرٌ رَبَّكَ لَنُخْشِرَنَّهُمْ وَالشَّیْطٰنِ لَمْ لَنُخْضِرْنَهُمْ خَوْلٌ جِہَنَّمَ جَنَّتًا

(سورۃ مومین : الابۃ ۶۸)

تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں سب کو گھیر لیں گے ورنہ انہیں دوزخ کے

آں پاس حاضر کریں گے گھنٹوں کے بل گرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۱۱: وَيَوْمَ يُخْشَرُهُمْ جَمِيعًا لَمْ يَقُولِ لِلْمَلَكَةِ أَهْلًا هَؤُلَاءِ أَتَاكُمْ كَانُوا

يَغْتَابُونَ. (سورة السبا الآية ۴۰)

اور جس دن ان سب کو ٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے

تھے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۲۰۸: عَنْ أَبِي دُرَّ قَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ النَّاسَ

يُخْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَزْوَاجٍ رَاكِبِينَ طَعَامُهُمْ كَسِينٍ يَشْحَبُهُمُ الْمَلَكَةُ عَلَى رُخْوِهِمْ وَيُخْشَرُهُمْ أَشَارُ وَفُؤُوحٌ يَمْشُونَ وَيُلْقَى اللَّهُ إِلَهُهُ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظَهْرٍ حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَيَكُونَ لَهُ الْخَبِيقَةُ الْمَجْمُوعَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَصْدُرُ عَنْهَا. (كنز العمال ج ۷ ص ۷۲ حدیث ۲۰۸ و مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۲۸۲ باب الحشر)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین گروہوں میں ہوگا (۱) ایک سوار خوش حال لباس پوش ہوگا (۲) دوسرے گروہ کو فرشتے ان کے منہ کے بل تھسیں گے جہنم میں جمع کریں گے (۳) تیسرا گروہ پیادہ ہوگا۔

۲۰۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْشَرُ

النَّاسُ خَمْسَةَ عُرَافَةٍ عُرَافَةٍ ثَلَاثٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوُجَاءُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. (كنز العمال ج ۷ ص ۷۲ حدیث ۲۰۹ و مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۲۸۳ باب الحشر الفصل الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر اس حال میں ہوگا کہ وہ ننگے قدم، ننگے بدن، بے ختنہ ہوں گے،

میں نے عرض کی ہے اللہ کے رسول مراد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا ہے ایک دوسرے کو دیکھنے سے (قیامت کا) معاملہ کہیں زیادہ سخت ہوگا۔

۲۱۰ عن معاویۃ بن حنیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فحشرون رجالا ورنکبا ونجروا علی رجزکم ہذا و اوصی بیدہ بخو الشام . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۰ حدیث نمبر ۲۲۰۶)

حضرت معاویہ بن حنیفہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم پیسے پر سوار ہو گے اور چرواہوں کے بل تمہیں بھیج کر یہاں پہنچائے گا اور اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمائیے۔

۲۱۱ عن ابن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الناس یوم القیامۃ حتی ینزل عرقہم فی الارض سبعة دراعہ ویلجئہم حتی ینلغ ادانہم . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث نمبر ۲۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پیسہ چھوٹے گا کہ ان کا پیسہ زمین میں ستر گز پہنچ جائے گا اور نہیں لگا لگا رہے گا یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گا۔

۲۱۲ عن ابي عبد الله بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تذو الشمس یوم القیامۃ من الحلق حتی تکون منہم کقفہ رمل ویکون الناس علی قدر اعمالہم فی العرق فمنہم من ینکون الی کعبہ ومنہم من ینکون الی رکنہ ومنہم من ینکون الی حفویہ ومنہم ینلجئہم العرق الحار

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ - حدیث نمبر ۲۲۰۹)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت سورج لوگوں سے قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی دوری کی مقدار میں ہو جائے گا۔ پھر لوگ اپنے اپنے عمال کی مقدار پینے میں ہوں گے تو کچھ لوگوں کا پینے والے کے ٹخنوں تک اور بعض لوگوں کا ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کمر تک ہوگا اور

کچھ کا پسینہ ان کے منہ تک ہوگا۔

۲۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ مَحْضُورُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى خُفَاءً، غُرَاءً، غُرْلًا، كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ النَّارَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلْقِ يُنْكَسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَهْرَاهِمُ إِلَّا وَاللَّهُ يُخَذِّلُ مَنْ أَمْنِي فَيُوَخِّدُ بِهِمْ دَاثَ الشَّامِالِ هَافِرٌ يَا رَبِّ اصْحَابِي، اصْحَابِي فَقَالَ : إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا اخْتَدَوْا بِخُذْكَ ۚ هَافِرٌ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَخَشْتُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَتَى الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُثَابُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَرَالُو مُرْتَدِّينَ عَنِّي اغْتَدِبَهُمْ نَزَلُوا رِقْلَهُمْ (كسر لعدل ح ۱ ص ۲۰۸، ۳۰۰ حدیث ۲۱۱۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا اے عورتا تم اللہ تعالیٰ کے یہاں پر ہند پا گئے، بدن، غیر محتون انھ سے جاؤ گے جیسے پہلی بار تمہیں میں نے پیدا کیا ویسے دوبارہ دونا گئیں گے در مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت برائیم کو بائیں پہنایا جائے گا۔ خبردار امیر سے کچھ اتنی لے جائیں گے اور انہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اسے رب میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں رب ارشاد فرمائے گا تم کو نہیں معلوم کہ تمہارے جد کیا کیا کرکھا؟ تو میں ایک بددعا صالح کی طرح عرض کروں گا کہ جب تک میں ان میں تھا ان پر گوارہ رہا اور جب تو نے مجھ وفات عطا کر دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا تو کہہ جائے گا کہ یہ لوگ تمہاری مفارقت کے بعد سے مرتد ہو کر رہے

۲۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَجُلًا قَالَ : يَا سَيِّدَ اللَّهِ كَيْفَ يُخْشَرُ الْكَافِرُ عَنِّي وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ : أَيْسَرُ الْبَلَدِيِّ أَشْهَاءُ عَنِّي الرُّحْلَيْنِ فِي الثَّنْبِ قَاصِرٌ عَلَى أَنْ يُشْشِيَهُ عَنِّي وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ المصابیح ح ۲ ص ۴۸۳ باب المحضر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے نبی قیامت کے دن کافر کا حشر کے چہرے کے بل کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ کیا دنیا میں پیروں کے بل چھانے والے قیامت کے دن چہرے کے بل نہیں چلا سکتا؟

﴿بعث﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۱۲ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (الأنعام: ۳۶)

اور ان مردہ دلوں کو اللہ ٹھائے گا پھر اس کی طرف ہائے چائیں گے۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۳ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَمِمَّا كَسَبُوا (المجادلہ: ۶)

جس دن اللہ ان سب کو ٹھائے گا پھر انہیں ان کے کو تک جتادے گا۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۴ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَمِمَّا كَسَبُوا (المجادلہ: ۶)

(المجادلہ: ۱۸)

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے

جیسے تمہارے سامنے کھارے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۵ وَاللَّهُمَّ طُوبَىٰ لِمَا كَسَبْتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا. (الحج: ۷)

اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۶ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ (الحج: ۷)

اور اس لیے کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں

جو قبروں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے

۱۱۷: فِهَذَا يَوْمَ الْبَعْثِ وَلِكُلِّكُمْ نَعْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ . (الروم ۵۶)

تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا لیکن تم نہ جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے

۱۱۸: أَلَا يَعْلَمُ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ (المطففين ۱)

کیا اس لوگوں کا گمان نہیں کہ نہیں اٹھنا ہے یک عظمت والے دن کے لیے۔

احادیث

۲۱۵: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَنَمَ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ ذَلِكَ لَمَّا تَكَلَّمَ إِلَهُي فَأَرَعَمَ نِي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِلَهِي

لِقَوْلِهِ لِي وَلَيْلَ لِسُبْحَانِي ابْنُ الْاَعْدَى ضَاحِكَةً أَوْ وَلَيْلَ أَخْرَجَهُ الْبَخَارِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کسر العمال ج ۶ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کے لیے درست نہیں،

اور مجھ کو گالی دینا جب کہ یہ اس کے لیے درست نہیں، وہ گئی اس کی تکذیب کرنا تو یہ ہے کہ اس نے

یگانہ کیا کہ میں ہو بہو اس کے لونا نے پر قار نہیں ہوں،، اور مجھے اس کا گالی دینا تو اس کا یہ کہنا کہ

میرا کوئی لڑکا ہے، پس میرے لیے پاکی ہے کہ میں کوئی بیوی یا کوئی لڑکا بنوں اپنے لیے۔

۲۱۶: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى شَتَمَنِي عَبْدِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُشَتِمَنِي

وَكَذَّبَنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي أَمَّا شَتْمُهُ إِلَهِي لِقَوْلِهِ إِنَّ لِي وَلَيْلَ وَاللَّهُ الْاَعَدُ

لِعَصَمَدٍ لَمْ أَلِدْهُمْ أَوْلَدَ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُؤًا خَدَّ . وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِلَهِي لِقَوْلِهِ لَيْسَ

بِعَبْدِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ وَلِ الْعَلَفِي بِأَهْوَنَ غَلِي مِنْ إِعَادِيهِ . رَوَاهُ الْاِمَامُ أَحْمَدُ

(البخاری والترمذی عن ابی ہریرۃ (کسر العمال ج ۶ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے ابن آدم نے، مجھ کو گالی دی جب کہ مجھے گالی دینا اس

کے لیے مناسب نہیں اور میری تکذیب کی جب کہ اسے مناسب نہیں کہ میری تکذیب کرے

لیکن اس کا مجھے گالی دینا تو اس کا یہ توں کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بے نیاز رکتہ معبود ہوں نہ کوئی میرا بیٹا اور نہ کوئی میرا باپ اور نہ ہی کوئی میرا بھروسہ ہے، ابنتہ میری تکذیب تو اس کا یہ کہنا کہ وہ مجھے لوٹا نہیں سکتا جیسا اس نے مجھے پیہ کیا اور یہ بھی کہن کہ پہلی تخلیق میرے اوپر اس کے اعادہ سے آسان نہیں۔

۲۱۷ عَنْ أَنَسٍ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ دَعَى بَنِيَّابَ جَدِّهِ فَمَسَّهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَيُّثُ بُنِعْتُ فِيهِ بِيَهُ النَّبِيُّ بِمَوْتِ فِيهَا (الترغيب والترہیب ج: ۱ ص ۳۸۲ فصل فی النسخ فی الصور)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو مجھے نے کپڑے منگائے پھر پہن کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مردہ اپنے انجیں کپڑوں میں ڈھایا جائے گا جس میں مرے گا۔

۲۱۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمِنْ يَوْمِ الْقَبْرِ فَإِنِّي خَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّهَا إِلَيْهِ الشَّامُ وَهِيَ أَرْضُ قُسْطَيْنِ لَا تَسْكُدُ رِيَّةٌ مِنْ خَيْرِ الْأَرْضِينَ الْمَقْتُولِينَ فِيهَا لَا يَتَعْنَهُمْ أَمْرٌ غَيْرُهَا فِيهَا قُبُلُوا وَمِنْهَا يَتَعْنُونَ وَمِنْهَا يُخْشَرُونَ وَمِنْهَا يُلْحَقُونَ أَجَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ (كسر المعاني ج ۷ ص ۲۷ حدیث ۳۴ باب البعث والعشو)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کی سب سے بہترین اور سب سے محبوب سرزمین شام میں اور یہ فلسطین اور اسکندریہ کی سرزمین ہے جو حق مریمینوں میں سب سے عمدہ ہے ان دونوں میں قتل کیے جانے والوں کو ان دونوں کے سوا کسک اور نہیں بھیجے گا کسی سرزمین پر ان کا بھٹ و حشر ہوگا نیز وہیں سے انہیں جنت میں داخل ہوتا ہے۔

﴿قیامت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۱۹: وَمَا خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ

لَآتِيَةٌ هَاضِمَةٌ فَاصْبِرْ الصَّبْرَ الْحَسْبُ (سورة العنكبوت - الآية ۸۵)

اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عیسیت نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۲۰: وَإِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ لَهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَتَعَثَّرُ مَنْ هِيَ الْقَبُورُ

(سورة الحج - الآية ۱۷)

اور اس سے کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ ٹھہرنے کا اکل جو قبروں میں ہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۱: وَتَحْمِلُكَ أَغْشَرًا عَلَيْهِمْ يَغْمُوتُونَ وَغَدَا لَآلَهُ خَوْفٌ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَا

رَيْبَ لَهَا (سورة الکہف - الآية ۲۱)

اور یہی طرح ہم نے ان کو اظہار کر دی کہ بوقتِ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۲۲: يَنْفُلُ آيَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِذَا بَرَقَ النَّصْرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ

الشمس والقمر بقول لَنَاسٍ يَوْمَئِذٍ اصْغَرَ (سورة القيامة - الآية ۱۰)

یوحنا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن آسمان چھوٹے کی اور چاند گھٹنے گا اور

سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے اس دن آدمی کہے گا کہ ہر بھگ کر جاؤں۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۶۲. ذِ السَّاعَةِ لَآيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (سورة المؤمن: الایہ ۵۹)

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۳. يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُكْرِتُكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِينًا (سورة الاحزاب: الایہ ۶۳)

لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو
شاید قیامت پاس ہی ہو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۴. يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْعِهَا
أَلَّا هُوَ يُخَفِّفُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْضًا (سورة الاحزاب: الایہ ۶۴)

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کو ظہور پائے گی تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر غصہ کرے گا بھری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ
آنے کی مگر اچانک۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۵. اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالشَّمُوكُ الْقَمَرُ (سورة القمر: الایہ ۱۶)

پاس آئی قیامت اور شمع ہو گیا چاند۔ (کنز الایمان)

﴿حوض کوثر﴾

احادیث

۲۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا وَأَمِيرُ
فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بَنُهُرٌ حَاقَّةٌ لِأَبَابِ النَّارِ الْمَجْرُوفِ قُلْتُ مَا هَذَا ؟ يَا جِبْرِيلُ أَقَالَ
هَذَا لَنُكَفِّرَ أَلْسِنَ أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَرَدَا بِيْنَهُ مَسْكَ أَذْهَرُ . رواه البخاری

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۸۶ باب البحر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں جنت میں چلتے ہوئے ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں کنارے موتی کے قے ہیں
میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا کہ یہی وہ کوثر ہے جو آپ کے رب
نے آپ کو دیا ہے اس کی مٹی بہت خوشبودار مشک کی ہے۔

۲۲۰ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
خَطَبْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يَقْدُلُ لَهَا الْكَوْثَرُ خَاءُ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ
وَالْأَنَسِ مِنَ الزَّوَادِ بِمِثْقَالِ طَبُورِ أَعْلَى كَأَنَّ جُرْدَ قَالَ عُمَرُ إِنَّهَا سَائِغَةٌ قَالِ أَكْثَرُهَا أَلْعَمُ
مِنْهَا . (تكملة العمال ج ۲ ص ۲۲۳ حدیث ۲۴۴۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت میں مجھے ایک نہر دی گئی ہے جسے کوثر کہا جاتا ہے اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی
گردنیں اونٹوں جیسی ہیں حضرت عمر نے عرض کیا یہ تو بہت نرم گداز ہیں آپ نے فرمایا ان کا کھانا
ان سے زیادہ نرم گداز ہے۔

۲۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنَسُ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْطٰنِیْ اَنْ کُوْنَزَ اللّٰیْمَةُ طَوْلُهُ سِتُّ مِائَةٍ عَشْرًا مِّنْ لِّمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَا یَشْرَبُ مِنْهُ اَحَدٌ قَلْبِیْ وَلَا یَطْعَمُهُ مِنْ حَصْرِ دُمْنِیْ وَوَرَّ عُنْرَتِیْ وَفَتَلَ اَهْلَ
بَیْتِیْ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۳۴۷۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا اے انس بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات حوض کوثر عطا فرمایا اس کی لمبائی چھ
سوسال کے برابر اور چوڑائی تین ہے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے مجھ سے پہلے کوئی نہیں
پئے گا اور جو شخص میرا عہد توڑے گا اور میری عمرت کہتے گے گا اور اس بیت کو قتل کرے گا وہ مرنے
اس کا نہیں سمجھے گا

۲۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَوْعِدُكُمْ حِزْبِیْ عَرَضٌ مِّثْلُ طَوْلِهِ وَهُوَ بَعْدَ مَا یَبِیْنُ اِنَّہُ اِلَیَّ مَسْجِدٌ وَدَکَ مَسِیْرَةٌ
شَہْرٌ فِیْہِ اَمْثَالُ الْکَوَاکِبِ اَبْرِیْقُ مِائَةً اَشْدُّ بَیَاضًا مِنْ بَحْصَةِ مَنْ وَرَدَتْ وَشَرِبَ مِنْہِ ثُمَّ
یَغْلَمُ بِقَدِّهِ اَمْلًا (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۳۴۷۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا تم سے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے جس کا عرض اور طول برابر ہے وہ مقام ایلہ سے مکہ تک
کی مسافت سے بھی زیادہ ہے ورنہ ایک ماہ کی مسافت ہے اس میں ستاروں کے برابر ٹوسٹے
ہیں پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے حواس پر حا ضر ہو کر اس سے پئے کا پھر بھی پیا مسند ہوگا۔

۲۲۳ عَنْ اُمِّ نُسَیْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَيُّهَا
النَّاسُ اِنِّیْ بَسَمَاتٌ عَلٰی الْخَوْصِ اِنِّیْ بِكُمْ رَافِقَةٌ رَافِقَةٌ فَتَنْخَبُ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ هَہُنَا
وَهَہُنَا فَقُلْتُ : مَا لَہُمْ هَلُمُّوا اِلَیَّ فَصَرَخَ صَارِخًا فَقَالَ اِنَّہُمْ قَدْ بَدَلُوْا بَعْدَکَ لِقَوْلِ :
سَخَفًا سَخَفًا (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۳۴۷۹)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اے لوگو! میں خواص پر ہوں گا تمہیں جماعت در جماعت بلاؤں گا تو ایک جماعت ادھر ادھر پھرتے
گی میں کہوں گا انہیں کیا ہوا؟ انہیں میرے پاس لے آیا ایک منادی آواز دے گا اور کہے گا کہ انہوں

نے آپ کے بعد (دیں) بدل ڈالنا تھا تو میں کہوں گا دور بنو، دور بنو۔

۲۲۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ سَكَنَ قَرْيَةٍ فَرَطًا وَإِنِّي فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ يَسْرِبُ لَمْ يَنْظُمًا وَمَنْ لَمْ يَنْظُمًا دَخَلَ الْجَنَّةَ (مکمل العمال ج ۷ ص ۲۲۲ حدیث ۲۴۳۸)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک بر قوم کا ایک پیڑ ہو ہے اور میں تمہارا شیشا ہوں حوض پر تو جو شخص حوض پر چھوٹے گا اور پیڑ سے گا تو یہ سناہ ہوگا اور جو یہ سناہ ہوگا جنت میں داخل ہوگا۔

۲۲۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَعْصَيْتُمْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يَذْعَى الْكَوْثَرُ وَعَرْضُهُ بِأَقْوَاتٍ وَمَرْخَانٍ وَرَبْوَجْدٍ وَلَوْلَا قَوْلُ اللَّهِ مِثْلُ مَا جِئَ صَعْدًا وَائْتَهُ فِيهِ الْبَارِقُ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

(مکمل العمال ج ۷ ص ۲۲۲، ۲۲۶ حدیث ۲۴۴۱)

حضرت انس بن مالک سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک جنتی نہر سنا ہوئی ہے جس کو کواثر کہا جاتا ہے اور اس کا عرض یا قوت، مرجان، زریبہ موتی کا سہوہہ بخارہ صنعا اور ایلہ کی دوری کے برابر ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد کے برابر لائے ہیں۔

۲۲۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ فَرَطَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَالْأَمَارِ عَنْ أَقْوَامَاتِهِمْ لَا تَغْلِبُ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَلْزِمِي مَا أَحَدْتُنَّ بَعْدَكَ - (مکمل العمال ص ۲۲۲ حدیث ۲۴۴۳)

حضرت عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں تم سے پہلے حوض کوثر پر تمہارے آگے موجود ہوں گا اور کچھ لوگوں سے جھگڑوں گا یہاں تک کہ میں ان پر غاصب آ جاؤں گا اور کہوں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں تو رب فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی بات پیدا کی؟

۲۲۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أُنْزِلَتْ عَنِّي

الْحَاسُورَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
 إِنَّ صَلَاتَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ أَتَلَاوُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَلَمَّا نَهَرَ وَعَلَيْهِ رَمَقٌ عَظِيمٌ كَثِيرٌ هُوَ
 حَوْصِي تَرُدُّ عَلَيْهِ أُمِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ عَذُّ الشَّجَرِ لَيُخْلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ قَائِلٌ : يَا رَبِّ إِنَّهُ
 مِنْ أُمِّي قَبْلُ قَوْلٌ : مَا عَفَرِي مَا أَخَذْتُ بِكَ . (مکرالعمال ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا ابھی میرے اوپر ایک سورت اتری ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا
 أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ صَلَاتَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کیا تم جانتے ہو کوثر
 کیا ہے؟ بے شک کوثر ایک نہر ہے میرے رب نے جس کا وعدہ فرمایا ہے وہ خیر کثیر ہے وہ میرا
 حوض ہے جس پر میری امت بروز قیامت درود ہوگی اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے
 ایک بندہ کھینچ کر نکالا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے رب یہ میرا امتی ہے تو رب فرمائے گا تو
 نہیں جانتا کہ تیرے بعد اس نے کیا نئی بات پیدا کی۔

۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي عَلَى
 الْخَوْصِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُوحِدُنِي دَرَبِي قَائِلٌ يَا رَبِّ إِنِّي وَفِي
 أُمِّي قَبْلُ قَوْلٌ هَلْ شَفَعْتُ مَا عَمِلْتُوَا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا نَعْدَكَ تَرَجِعُونَ عَلَيَّ
 أَعْفَابِهِمْ (مکرالعمال ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں حوض پر ہوں گا یہاں تک کہ میں دیکھوں گا جو میرے پاس آئے گا اور میرے
 سامنے کچھ نوک گرفتار کیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت سے ہیں تو
 فرمائے گا کیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا؟ بے شک یہ تیرے بعد اٹھے
 پاؤں بھرے رہے۔

﴿حساب و میزان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۲۷ وَالْوَزْنُ يَوْمَ الْحَقِّ (سورة الاعراف . الاية ۸)

اور اس دن تو ضرور ہوتی ہے

اور فرماتا ہے:

۱۲۸ وَتَصْعَقُ السَّمَوَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا تُطْمَئِنُّ نَفْسٌ شَيْئًا وَرَبِّكَ كَانَ

مُعْتَدِلًا خَبِيرًا مِنْ حَزُونٍ اَتَيْنَا بِهَا وَتَكْفِيْنَا خَاسِرِينَ (سورة الانبياء . الاية ۱۷)

اور ہم عدل کی ترانہ میں رہیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر

کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی میں حساب کو۔

احادیث

۲۲۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مَنْ بَغَضَ ضَلَّاهُ اللَّهُمَّ حَامِيَتِي حَسَابًا يُسْتَرَأَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَمَا الْجَنَابُ

الْمُسْتَرَأَقُلُ قَالَ: اِنْ يَنْظُرُ هُوَ بِكُتَابِهِ لَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ الْجَنَابُ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ

هَكَذَا . رواه احمد (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۱۸۷)

حضرت عائشہ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی

بعض نرازوں میں کہتے ہوئے سنا ”اللهم حامیَتی حسابًا یُسْتَرَأَقُلْتُ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی!

حساب میرا کیا ہے۔“ ارشاد فرمایا اگر وہ اس کے نامہ عثمان کو دیکھے تو اسے معاف فرما دے گا اس

ہے کہ اے عائشہ! اس دن جس سے کمال حساب لیا جائے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۲۳۰: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ خُذٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ . أَوْ لَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَتُؤَفَّ بِحَسَابٍ جَسَابًا يُسِيرًا

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایہ کوئی نہیں ہے جس کا قیامت کے دن حساب ہو ورنہ ہلاک نہ ہو، میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ نے "فَتُؤَفَّ بِحَسَابٍ جَسَابًا يُسِيرًا" نہیں فرمایا ہے۔

۲۳۱: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مَا بَيْنَكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بَيْنَكُمْ زَنَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رَحْمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يُحْبِبُهُ يَنْظُرُ أَيُّكُمْ مِنْهُ قَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ شَأْمَ بَيْنَهُ قَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَلَا يَرَى إِلَّا لُثْرَ بُلْدَاءٍ وَخُجْبَةً فَاتَتْهُمَا سَارٌّ وَلَوْ بَيْنَهُمَا نَهْرٌ مَعْقٍ عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۵ باب الحساب)

عبد بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی ایسا نہیں ہے جس سے اس کا رب ہم کلام نہ ہو اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور۔ ہی چھپنے والی کوئی پردہ ہوگا پس وہ اپنے واسطے دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے اعمال ہی دکھائی دیں گے پھر وہ اپنے ہاں دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے کام ہی دکھائی دیں گے پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے صرف آگ ہی دیکھے گا بہر حال جہنم سے بچو چاہے مجبور کی ایک گھنٹی کے درمیان

۲۳۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ قِيَادِي مَا يَقُولُ رَبِّ أُنَدِيَنَّ كَالْتِ نَحْنُ فِي خُزُونِهِمْ عَنِ الْمُضَاجِعِ لِيَقُولُوا وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَذْخَبُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِنَائِبِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۶ باب الحساب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

﴿جنت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۲۹: وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ حَتَّىٰ تُخْرِجَهُنَّ مِنَ تَحْتِهَا الْأَنْهَارِ

خالدیں لیتھا (سورۃ التوبہ: الایہ ۷۲)

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باخوشی کا وعدہ دیا ہے جس کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے

۱۳۰: رُزِقْنَ فِيهَا لَحْمٌ لَسْتُفِي غَيِّو بَعِيدٍ (سورۃ ق: الایہ ۳۱)

اور پاس لائی جائے گی جنت پر ہیز گاروں کے کہ ان سے دور رہے ہوگی۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۱: فِيهَا نَضْرِبُ الشَّجَرَةَ الْأَيْسَىٰ وَجَدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلُّهُمْ دَائِمٌ

وَعَلَيْهَا ظِلٌّ فَكَيْفَ يُغْنِي الْيَدِينَ اتَّقُوا. (سورۃ الرعد: الایہ ۲۵)

احواں اس جنت کا کہ دروالموں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے لیے ہمیشہ اور اس کا سایہ دروالموں کا تو یہ انجام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۲: وَيُخْبِرُ الَّذِينَ أَقْبَوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ (سورۃ البقرہ: الایہ ۲۵)

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے ہاں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

احادیث

۲۳۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُبُّ الْحَقِّ قَالِ
 مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا. الْحَبَّةُ مَا بَرَّهَا قَالَ لَبَّةٌ مِنْ دَهَبٍ وَلَبَّةٌ مِنْ فضةٍ وَمَلَأْتُهَا
 لِمُتَّكَ لَا دَهْرٌ وَحَصَاؤُهَا الثَّلَاثُونَ وَالْيَاقُوتُ وَثَوْبَتُهَا الرَّغْفَرُ مَنْ يَذْخُلْهَا يَنْعَمَ
 وَلَا يَبْئَسَ وَيَحْلُلْ وَلَا يَمُوتَ وَلَا يَبْئَسَ لِبَابُهُمْ وَلَا يَبْئَسَ شَبَابُهُمْ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ما جاء فی صفۃ الجنة و مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۹۷)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس چیز سے پیدا کی گئی آپ نے فرمایا پانی سے میں نے پوچھا جنت کس چیز سے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک ایسے چاندی کے ہے اور ایک سونے کی اس کا گارا بہت خوشبودار مشک ہے اس کے کثر موتی اور پاتوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہوگا نختوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی نہ اس کے پیڑ سے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔

۲۳۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
 لَعَرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ يُطَوَّرُهَا وَيُطَوَّرُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَهَامَ إِلَيْهِ اغْرَابِي فَقَالَ لِمَنْ؟
 هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصَّدَقَ وَصَلَّى لِلَّهِ
 بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامَ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ما جاء فی صفۃ عروق الجنة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بار خانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی کھانا کھلایا ہمیشہ روزہ رکھا اور اللہ کے لیے نماز پڑھی رات میں جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

۲۳۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ

وَمَضَى صَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَقْدِرُ إِذْ كُنْتُ لِرُكُوعِهِ أَمَّ لَا، لَا كَانَ حَقًّا عَلَى
 اللَّهِ أَنْ يُعْمَرَ لَهُ أَنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بَارُصَهُ أَلَيْسَ وَبِهِمَا قَالَ مُعَدُّ أَلَا
 أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَانِاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنْ فِي
 لَحْجَةٍ مَاءٌ دَرَجَةٍ مَا يَشِي كُلُّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَرْدُوسِ غَسِي
 الْحَجَّةَ وَأَرْضُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّخْمِيِّ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْحَجَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ
 فَاسْأَلُوهُ لِيَرْدُوسَ هَكَذَا رَوَى هَذَا لِحَدِيثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

جامع الترمذی ج ۲ ص ۶۹ باب ما جاء في صفة درجات الجنة

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے نماز ادا کرے بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے
 ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی کرے یا نہیں، تو اللہ تعالیٰ (کے ذمہ کرم) پر ہے کہ بخش دے
 چاہے راہ غد میں ہجرت کرے یا اپنے پیرائے کی مقام پر ٹھہرے، ہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتاؤں؟ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 چھوڑ دو لوگوں کا عمل کرنے دو جنت میں سو رہے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے
 جتنی آسمان و زمین کے درمیان سے فردوس سے پہلے جنت ہے اس سے اوپر عرش بھی
 ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا
 سوال کرو۔

۲۳۷. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبِنِ
 الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ لَيْسَ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مَا عَمَّ لَا يَفْطَعُهَا قَالَ وَدَبَّكَ الظِّلُّ
 الْمَسْدُودُ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۸ باب ما جاء في صفة شجر الجنة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سو سو سال چلتا رہے گا
 لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔

۲۳۸. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَابُّ اَمْعَى الْمَدْيَ بِذَخْلُونِ مِنْهُ اَلْجَنَّةُ غَرْضُهُ مَبْسُورَةُ الرَّاسِ كَبِ الْمَجُودِ ثَلَاثًا ثُمَّ
اَنَّهُمْ قَبَضُفُوتُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَاثُ مَا كَبَهُمْ تَرَوُلُ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۱ باب ما جاء فی صفہ ابواب الجنہ)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم علیہ التحیۃ والسلام نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس قدر ہے کہ تیر سوار اس مسافت کو قبل اس میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔

۲۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ حَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا حَظَرٌ عَسَى قَلْبُ بَشَرٍ نَهَّ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقُلْتُ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۹ حدیث ۲۵۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں وہ چیز پیدا کی کہ اس کو نہ کی نگاہ نے دیکھ نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا پھر اس (جنت عدن) سے فرمایا بول تو بولی ایمان والے کامیاب و پامرد ہوئے۔

۲۴۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْجَنَّةُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فِي الْأَرْضِ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۰ حدیث ۲۵۱۰)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت آسمان میں ہے اور جہنم زمین میں۔

۲۴۱ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَخَذُوا فِي الْأَرْضِ لَا وَالِدَ وَلَكُنْهَا الْمَسْنُوحَةُ عَسَى رَجَحَ الْأَرْضِ حَقَّانُهَا حِمَامُ الْبُؤُكُو وَطَيْبُهَا الْبُؤُكُ الْأَذْحُو . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۱ حدیث ۲۵۱۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی نہریں زمین کے اندر گڑھوں کا نام ہے نہیں خدا کی قسم، بلکہ وہ سطح

رہن کے اوپر ہیں ان کے کنارے سوتی کے خیمے ہیں اور ان کا گارا عمدہ خوشبو دار مشک ہے

۲۴۲ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الزَّخَرِ ثُمَّ تَشْقَى الْأَنْهَارُ بَعْدَ

هَذَا (جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۴ باب ما جاء فی صفة انهار الجنة)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ، اور شراب کے دریا ہیں یہ پھر ان سے نہریں

پھوٹتی ہیں۔

﴿دوزخ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۳۳ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ نَارًا (سورة الاحزاب: الایہ ۶۴)

بیٹک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے۔

۱۳۴ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِيْنَ سَلَاسِلًا رَّاغِلًا لَا يُسْمِنُوْنَ (سورة السحر: الایہ ۴)

ہے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ

اور فرماتا ہے۔

۱۳۵ فَتَقَوُّ اَنْفُسُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ اُتُوْا بِمَصِيْرِهِمْ فَاَوْقُوا بِسَبْطِكُمْ لَا يَكُنْ لَكُمْ فِتْنَةٌ اَوْ اَمْرٌ اَعْيُنٌ لَا يُبْصَرُ (سورة البقرة: الایہ ۲۴)

تو ڈر رہا اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔

اور فرماتا ہے

۱۳۶ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لَآ اِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا اَبَدًا (الحج: ۲۳)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانیں تو بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس

میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۷ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطَّاغِيْنَ مِنْهَا (النساء: ۲۱)

بیٹک جہنم ناک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانہ۔

اور فرماتا ہے۔

۱۳۸ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ نُزُلًا (الکہف: ۲۰)

بیٹک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۹ وَلَكِنْ عَنِ الْقَوْلِ مَنْ لَمْ يَلْمِزْ جَهَنَّمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ الْجَمْعَيْنِ.

(السجدة ۱۳)

مگر میری بات قرار پائی کہ ضرور جہنم کو پھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے۔
اور فرماتا ہے

۱۴۰ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا. (الفتح ۶)
اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور لعن کر دیا اور جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا
عی برا انجام ہے۔

اور فرماتا ہے

۱۴۱ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحْسُورًا. (النار ۳۶)
اور جو لوگ کفر کریں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی آگ آئے کہ مر جائیں۔

احادیث

۲۴۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مسعودٍ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يَوْمَئِذٍ يَجْهَنَّمُ بَرْمِجٌ لَهُ سَفْوَةٌ أَلْفٌ دِمَاجٌ مَعَ كُلِّ دِمَاجٍ سَعْفُونَ أَلْفٍ مَالِكٍ وَيُخْرَجُ نَفْسُهَا
(الجامع الترمذی ج ۲ ص ۸۵ باب ما جاء في عهد النار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کہ اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی اور ہر لگام کے
ساتھ ستر ہزار رشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔

۲۴۴. عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ عُنِيَ بَنُ عَزْرٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هَاشِمٍ
الْبَصْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ تُطْلَقُ مِنْ
شَعِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْبِئُ فِيمَا نَسِجَيْنَ عَامًا تُقْضَىٰ إِلَيْهِ قَرَارُهَا وَكَأَنَّ عُمَرَ يَقُولُ أَكْثَرُ مَا
ذَكَرَ النَّارَ فَإِنَّ خَرَّهَا خَلْدِيَّةٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعْدُ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا خَلْدِيَّةٌ (حوالہ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عتبہ بن مردوان نے ہمارے اس ممبر یعنی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ ایک ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال روشن کی گئی تو سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال جلائی گئی تو کان ہوگئی تو وہ انہایت کالی ہے۔

۲۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ . نَارُكُمْ هَذِهِ خُرُوءٌ مِنْ سِتِّينَ حَرَةً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لَكُنْ خُرُوءٌ قُبْحًا حَرًّا . (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔

۲۱۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَوْ أَنَّ رِصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَاشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجَفْثَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسْجُورَةٌ حُمُسُ مِائَةِ نَسَبَةٍ لَيَلَمْتَ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السَّلْسَلَةِ لَسَارَتْ وَبَعْضُ خُرُوفِهَا اللَّيْلِ وَالنَّهَارُ قَبْلَ أَنْ تَبْعَ أَصْفَهَا أَوْ قَفَرَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اسْنَدُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا اگر اس جیسے کا گوبر آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (ٹٹکا کر) چھوڑ جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

﴿حیات انبیاء صلی اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام﴾

احادیث

۲۵۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَأَنْبِيَاءُ أَخِيَاءُ لِي فَيُؤِيرُهُمْ يَصَلُّونَ (حياة لاتبء ص ۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں رندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

۲۵۱. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَفْضَلُ بِجِبَّتِكُمْ الْحُمَمَةُ إِلَيْهِ خُشِقَ أَهْمُ وَفِيهِ قُبُصٌ وَفِيهِ النَّفْعَةُ، وَفِيهِ الصَّنْعَةُ فَاتَّكِلُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا : وَكَيْفَ تَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرْمَتْ يَقُولُونَ بَلَيْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَدْخُلَ

الْجَسَادَ الْأَنْبِيَاءَ (النس لابن داؤد باب لعلوة ص ۲۰۱ باب المرو ص ۶۹، ۷۰)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی و اسی دن وفات ہوئی اور اسی دن صور پھونکی جائے گی و اسی دن کڑک ہوگی اس لیے اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا کہ آپ تو دھار فرما چکے ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

۲۵۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ : هَذَا مِنْ نَسِيٍّ يُفْضِضُ إِلَّا تَبْرَأَ الثَّوَابُ ثُمَّ يُحْيِي بَيْنَ الْبَقَاءِ فِي الْمَلَأِ وَالْأَرْبَحَالِ إِلَى الْأَجْرَةِ (طبر الرازی صی المواہب اللدیہ ج ۱ ص ۱۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ہر نبی کو وصال سے پہلے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے پھر دنیا میں رہے اور آخرت کی طرف کوچ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

۲۵۳ عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الأنبياء تمام عُيُونُهُمْ وَلَا تَنَامُ لَدُنْهُمْ (الحصائص الكبرى مسيوط ج ۱ ص ۱۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوئیں ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔

۲۵۴ عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ثُمَّ دَحَمَتْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، فَجَمَعَ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقُلْتُ جَبْرِيلُ حَتَّى

أَمَّنَهُمْ ثُمَّ صُجِدَ بِي السَّمَاءُ بَدْوًا (السنن بسنن ج ۱ باب الصلاة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا ہر سارے نبی علیہم السلام جمع ہوئے پھر جبریل نے مجھے آگے بڑھایا میں نے ان کی مامت کی بعد مجھے آسمان دنیا کی طرف لے جایا گیا۔

۲۵۵ عن حماد بن سلمة قال كان له بقول اللهم اني اغطي

احد ان الصلوة في قبره لا اعطي الصلوة في قبري فيقول ان هذبة الدعوة استجيب

له والله زبني بعد موته يصلي في قبره (مس الہدی واثواب ج ۱۲ ص ۳۶۷)

حضرت حماد بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت غرض کرتے اے اللہ اگر تو کسی کو اس کی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ سن کر یہ کہ ان کی یہ دعا مقبول ہوئی اور انہیں اس کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔

۲۵۶ عن ابن التواد ان لبي صلى الله عليه وسلم قال ان كثيرا من

الصلوة على يوم الجمعة فانه يرم مشهود تشهدك الملائكة وان احدا لم يصلي الا

غرضت عن صلوة حتى يفرغ فلك وبعد الموت قال وبعد الموت ان الله حرم

عَنِ الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ الْجَسَادَ الْأَبْرَءَ (شرح البرقانی عی المعواہب ج ۷ ص ۲۷۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ فرمایا میرے اوپر جمعہ کے دن اردو کثرت سے پڑھا کرو، اس سے کہ یہ یومِ مشہور ہے نہ کہ اس میں حاضر ہوتے ہیں ہے شک جو بھی میرے اوپر اردو پڑھتا ہے تو اس اردو کے فارغ ہونے سے پہلے میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا اور موت کے بعد فرمایا موت کے بعد بھی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

۲۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُتْلِمُ عَنِّي إِلَّا رَدَّ اللَّهُ رُوحَهُ حَتَّى أُرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(مسند الامام احمد ج ۲ ص ۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان مجھ پر اردو پڑھتا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس دیتا ہے تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

﴿سَمْعُ امْوَاتٍ﴾

احادیث

۲۵۸ عَنْ سَبِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدٍ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَّ بِنَا الْهَلَالِ وَكُنْتُ رَحْلًا حَدِيدَ النَّصَرِ فَوَائِيهِ رَأَيْتُ أَحَدًا يُزَعِّمُ لَهُ رَأَاهُ عُبْرِيٌّ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ مَا سَمِعْتُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَرَاهُ وَإِنِّي مُسْتَلْقٍ عَلَى فَرَسِي ثُمَّ انْتُبْتُ نَحْنُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ قُرَيْشٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيَّا مَصَارِعَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَضْرُوعٌ فَلَانَ سَاءَ لِي وَهَذَا مَضْرُوعٌ فَلَانَ عَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِأَحَقِّ مَا اسْتَطَاعَ لِي حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي سِرِّ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ هَلْ رَأَيْتُمْ مَا وَعَدَ كُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا قَائِي وَحَدَّثَ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَكَلِّمُ أَحَدًا لَا أَرْوِجُ فِيهَا فَقَالَ مَا لَكُمْ بِأَنْتُمْ لَهَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرُ اللَّهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ إِنْ نَادَيْتُمْ عَلَى شَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے مگر وہ میرے (زاد کا اللہ شرف و کرامت) کے درمیان تو ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں حیران نظر تھا میں نے دیکھا یہ اور کسی کو گن نہ تھا کہ کسی نے میرے علاوہ دیکھا ہو تو میں حضرت عمرؓ سے کہے لگا اے عمرؓ آپ دیکھ نہیں رہے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے لگے میں سے بچے ہر پر لٹ کر دیکھوں گا پھر اہل بدر کے بارے میں حدیث یہاں کرنے لگے فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اہل بدر کی قتل گاہیں دکھاتے اور فرماتے ان شاء اللہ کل یہاں قتل

ہو کر گرے گا۔ ورنہ انشاء اللہ کل فلاں یہاں قتل ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس رات کی قسم جس نے سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا جن کے لیے جو حد مقرر کر دی تھی اس سے کچھ بھی نہ ہٹے، پھر ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیے گئے اس کے بعد سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان (جو مقتولین کنویں میں ڈال دیے گئے تھے) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے خدا! میں خدا سے خداں میں خداں! تم لوگوں نے اللہ و رسول کا وعدہ حق پایا؟ بے شک میں نے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا تو حضرت عمرؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کس طرح کلام فرماتے ہیں؟ تو سرکار نے فرمایا ان سے زیادہ تم میری بات نہیں سنتے بہتہ یہ مجھے کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۹ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال ابوہریرۃ یا رسول اللہ ان ظریفی علی اموی فہل من کلام تکلم بہ اذ مررت علیہم قال قل السلام علیکم یا اهل البؤر من المسلمین والمؤمنین انتم لنا مدد ونحن لکم تبع وانا انشاء اللہ بکم لا جفون قال ابوہریرۃ یا رسول اللہ یسمعون قال یسمعون وانکو لا یستطعون ان یجیئوا ^۱ أخرجه الامام العسلی۔

(العلایا السویۃ فی العلوی الرضویۃ ج ۲۶۲ ص ۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا راستہ مقبر پر ہے کوئی کلام ایسا ہے؟ کہ جب ان پر نژدوں تو کہہ کروں فرمایا میں کہہ "سلام تم پر اسے قبر والو! اہل اسقام اور اہل ایمان سے تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔

۲۶۰ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الميت یسمع حلق بعالمہم اذا ولوا مقبرتہن۔ رواہ الامام احمد و ابو داؤد یسجد حید (العلایا الرضویۃ ج ۲۶۵ ص ۱)

حضرت براء بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ جو قبروں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اسے پیچھے دے کر پھرتے ہیں۔

۲۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَبِثِي
نَفْسِي بَيْنَهُ أَنْ أَلْمِيتُ ذَا وَجِيعٍ فِي قَبْرِهِ أَنَّهُ يَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ حِينَ يَوَلُّونَ عَنْهُ
رواه ابن أبي شيبة في مصنفه وابن حبان في التماسيم والآنواع والحاكم في
المستدرک والامام البغوی فی شرح السنة والطبرانی فی المعجم الاوسط
وابن جریر وابن منذر وابن مردويه والبيهقي في تصانيفهم .

(العصبة لهريرة في الفتاوى الرضوية ج ۱ ص ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مرد قبر میں رکھ چکا ہے لوگوں کی جوتیوں کی آواز
سنا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں

۲۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : شَهِدْنَا بِجَدَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَّخَ مِنْ دَفْنِهَا وَأَصْرَفَ النَّاسَ قَالَ : إِنَّ الْأَنْفُسَ تَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِكُمْ رَوَاهُ
الطبرانی وابن مردويه (العصبة لهريرة في الفتاوى الرضوية ج ۱ ص ۲۶۰)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے وہ ایک چلے حضور نے ارشاد فرمایا
اب وہ تمہاری جوتیوں کی آوازیں رہا ہے۔

۲۶۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْحَبْدُ ذَا وَجِيعٍ فِي
قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَ نَعَالِهِمْ إِذَا مَلَكَانَ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ
لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ فَيَقَالُ :
أَنْظِرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ أَنَسٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَاهُ جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالضَّالُّ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ
النَّاسُ فَيَقَالُ لَا ذَرْبَ لَكَ لَمْ تَصْرُبْ بِمُطَرَفَةٍ مِنْ حديدِ حُرْمَةٍ بَيْنَ أَذُنَيْهِ
فَيَصْنَعُ صِنْحَةً يَسْمَعُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ إِلَّا الثَّقِينِ . (الجامع نصحيح للبخاري ج ۱ ص ۱۷۸)

باب الميت يسمع خفق النعال وح ۱۸۳ باب عاجز في عذاب النار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا: جب باندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس روانہ ہوتے ہیں تو ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دفر ہشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو ان شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو کہا جاتا ہے تو اپنا جہنم لا اٹھکانہ دیکھ لے اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت والا ٹھکانہ عطا فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا لیکن کافر منافع ہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانتا نہ پھر اس کے کانوں کے درمیان سوت کے گرزت اس طرح مارا جائیگا کہ زور سے چیخ مارے گا جسے اس کے پاس کے سب شیئ کے سوائے جن انسان کے۔

۲۶۱۔ عن ابن عمر قال: اطع النبي صلى الله عليه وسلم على اهل القباب وقاد وجنتهم ما وعدكم ربكم حقاً ففعل له ما غو افوانا ق۔ ما انتم بهنم منهم ولكن لا يحسبون الجمع الصحيح لسخا ج۔ ص ۸۳ باب ما جاء في عذاب القبر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قبیلہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے اپنے رب کا وعدہ حق پایا؟ تو سرکار اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ حضور مردوں کو پکارتے ہیں؟ سرکار نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دیتے۔

۲۶۵۔ عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من احد يفر بقبر جيه المؤمنين كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الا عرفه وزد عليه السلام وقد صححه الامام ابو محمد عبد الحق والامام ابو عمر والسيد العلامة السهردي عليهم الرحمة (روح البیان ج ۲ ص ۱۲۵) و کتاب الامسذکار والتسمية للامام أبي عمرو بن عبد البر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو بھی اپنے ایسے مسلمان بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جس کو دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

طہارت سے مراد یہ ہے کہ مائتہ کا بدن موجدیات غسل اور لو اقص وضو غیر نجاست
ہفتیہ قدر راج سے پاک ہو یوں ہی اس کے کپڑے اور وہ جگہ جس پر نماز پڑھی نجاست ہفتیہ
قدر راج سے پاک ہو۔ (بہر اثربیت ج ۸۳ ص ۸۴)

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صغریٰ (۲) کبریٰ
طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل۔

وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۰۱ "قَالَ لَمَّا نَفَّالِي عَزَّوَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى
الكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَرْغِلِ أَوْ لَمْ يَمْسُحْ
بِأَيْدِيكُمْ فَامْسَحُوا بِأَيْدِيكُمْ بِالْمَاءِ اللَّهُ يُغْفِرُ لِمَن يَتَذَكَّرُ إِنَّهُ يُغْفِرُ لِمَن يَتَذَكَّرُ
وَاللَّهُ يُغْفِرُ لِمَن يَتَذَكَّرُ إِنَّهُ يُغْفِرُ لِمَن يَتَذَكَّرُ إِنَّهُ يُغْفِرُ لِمَن يَتَذَكَّرُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (مانندہ ص ۹۷ باب ۶)

ترجمہ اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہو جاؤ تو اپنا منہ دھو، اور کہیوں تک ہاتھ
اور سر اس کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھو اور اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو تو خوب سترے ہو لو

(۱) طہارت نماز کے لیے شرط ہے۔ طہارت کسی طرح سے حاصل ہوتی ہے۔ وضو، غسل، تیمم۔ بے طہارت (بے وضو
بے غسل بے تیمم) نماز اٹھا کر پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ گنہگار ہے۔ اس حالت میں نماز پڑھی کہ میں پاکیزہ پر نجاست
لیٹا ایک درہم سے اتنے لگی رہی یا نجاست خفیہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی پڑھائی سے زیادہ میں لگی رہی تو ہمارے ہوتی۔
ہے کہ وضو گنہگار اور اس حالت میں نماز پڑھی بعد کہ ظاہر ہوا کہ وضو نہ تھا نماز نہ ہوتی۔

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی فضائے حاجت سے آیا تم بے عورتوں سے صحبت کی اور (ان عورتوں میں) پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو، بچے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی رحمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان ص ۱۵۸)

اجادیت فضائل وضو

۲۶۶۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان منی یاتون یوم القیمة غری محجلین من اثر الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل عمرہ فلیفعل

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۶ باب استحباب اطالہ عمرہ والتمحیل فی الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں برائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آلودہ وضو سے چمکتے ہوں گے جس سے ہر ایک کے چمک زیادہ کرے۔ (بہار شریعت ص ۹)

۲۶۷۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال الا ذلکم علی ما یفحون للہ بہ الخطایا ویزفح بہ الذرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال استباح الوضوء علی العکابر وکثرة الخطا الی المساجد و انتظار وضوء بعد الصلۃ فذلکم الرباط

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۷ باب فصل استباح الوضوء علی العکابر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادے اور درجات بلند کرے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمائیے جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضو نہ کمال کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ کفار کی سرحد پر حیات بخلا و اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰۹)

۲۶۸۔ عن عبد اللہ الصنابغی قال قال رسول اللہ ﷺ ادا توضأ القل

النَّاسُ مِنْ فَمَضْمَنٍ عَرَجَتْ أَلْطَفَانَا مِنْ لِيْهِ إِذَا سَتَعَفُو حَرْجَبَ أَلْطَفَانَا مِنْ أَيْهِ وَإِذَا
عَسَلَ وَجْهَهُ عَرَجَتْ أَلْطَفَانَا مِنْ وَجْهَهُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْعَارِ غَيْبِهِ فَإِذَا
عَسَلَ يَدَيْهِ عَرَجَتْ أَلْطَفَانَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَطْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ
بِرَأْسِهِ عَرَجَتْ أَلْطَفَانَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَدْنَاهُ فَإِذَا عَسَلَ رِجْلَيْهِ عَرَجَتْ
أَلْطَفَانَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَطْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ
بِاقِلَةٍ لَهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالثَّانِي (مشکوٰۃ لمصابیح ص ۳۹-۴۰ کتاب الطہارۃ)

عبداللہ رضا بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان
بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے مونہہ کے گناہ گزرتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال
کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہہ دھویں تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے
یہاں تک کہ پلوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں
کے ناخنوں سے نکلے جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کاؤں سے نکلے اور جب
پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا درمات
مزید برائے۔ (۱) (ناک دھوئی) (بہار شریعت ص ۹)

۲۰۹. عَنْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بِرُضْوَةٍ رَهْوٍ بِرَبْلٍ الْحُرُوفِ: إِي الصَّلَاةُ فِي لَيْلَةٍ بِرِدَةٍ فَبِحَنَنِهِ بَقِيَ لِعَمَلٍ وَجْهَهُ وَبَلَنِيهِ
فَقُلْتُ خَشِيكَ لَيْلَهُ وَاللَّيْلَةُ ضَلِيلَةُ الْبُرْدِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُسْبِغُ
عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رَوَاهُ الْبِرَارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۵۳ ما جاء في إسباغ الوضوء)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے وضو کے لیے پانی لیا اور سر کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں
پانی لیا انھوں نے مونہہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی
ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کے گناہ نکلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (بزار) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

(۱) اعدائے وضو سے گناہ نکلے ہیں اس سے مراد صغیر گناہ ہیں کہ کبیرہ گناہ۔ ہر دو صفحات میں ہر ۱۳

۲۷۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ لِمَى الْبِرْدِ الشَّدِيدِ كَانَ

لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَهَاتَيْنِ (جامع صلیح ۲ ص ۵۶۴ حدیث ۸۲۹۸)

حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سخت سردی میں کال وضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔ (طبرانی ہند) (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰)

۲۷۱: عَنْ أَبِي غَمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً وَاحِدَةً لِيَلْكَ وَطِئَةُ الْوُضُوءِ الَّتِي لَا يَلْذُ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَلَهُ كَهَاتَيْنِ (مسند احمد ۱۱ باب وضوء رسول اللہ ﷺ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (احمد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

۲۷۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَسَّحَ بِرِجْلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹ باب الطہارۃ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۳: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا بَيْنَكُمْ مِنْ أَخِيذٍ بِنُحْوَاطِ الْبَيْتِ أَوْ يُسْبَغُ الْوُضُوءُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلَمْ يَرَأِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا لَحِثَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الشَّامِيَّةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ (المصباح لمسلم)

ج ۱ ص ۱۲۲ باب الذکر المسحوب و مشکوۃ المصابیح النصل الاول ص ۳۹ کتاب الطہارۃ)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کال وضو کرے پھر پڑھے "أَشْهَدُ أَنْ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ " اس کے لیے
جنت کے گھوڑے و دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہوں (مسلم)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱)

۲۷۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ بَوَّأَ عَلَى طَلْحٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹ باب لطايف)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو شخص وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱)

۲۷۵ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصْبَحَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوُفٍّ فَدَعَا بِالْأَفْصَالِ بِبِلَالٍ لَمْ يَسْقُتْ إِلَيَّ الْخَبَرُ " أَلَيْسَ دَخَلْتُ
الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ وَسَمِعْتُ حَسَنَتَكَ أَهْمَنِي فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ
لَأَصْلَبُ رُكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا مَوَّضَبٌ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
"بُهِدَ" (الصحيح لابی خزيمة باب اسباب الضوء عند لدب ج ۲ ص ۲ بیروت)

حضرت عبداللہ بن مریدہ نے اپنے داماد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس
ﷺ نے حضرت بلال کو بلا کر فرمایا، اے بلال اس غسل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے
بارہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ نے اپنے پاؤں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے عرش کی پارسوں اللہ میں جب اذان کہتا ہے کہ بعد ۱۰ رکعت نماز پڑھ پیتا اور میرا جب کبھی
وضو کرتا وضو کر رہا کرتا حضور نے فرمایا اسی سبب ہے۔ (بی حریر) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱)

۲۷۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ

يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ" (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹ باب من الوضوء) واین ماحہ باب
مباحہ فی التسمیۃ عن الوضوء ص ۳۲

سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اسم اللہ
نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں (اسکے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں
مشافہ فرمایا) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱)

۲۷۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ هِيَ طَهُورُهُ ثُمَّ يَطْهَرُ مِنْهُ لَا مَرَّةَ عَلَيْهِ الْمَاءُ (سنن الدارقطني ج ۱ ص ۷۳ باب التسمية على الوضوء)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی وضو کرے تو بسم اللہ کہے اس لیے کہ یہ پورا بدن پاک کر دے گا ورنہ وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے تو صرف اتنا بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔

۲۷۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ إِلَّا مَوْضِعَ الْوَضُوءِ

(سنن الدارقطني ج ۶ ص ۷۴ باب التسمية على الوضوء)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا ورنہ جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا موضع وضو ہی پاک ہوگا۔ (بخاری)

۲۷۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْضَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَاءٍ مَوْضِعًا فَلْيَسْرِ لَدُنْهُ الشَّوْطَانُ يَبِيتُ عَلَى عَيْشَتِهِ مِنْهُ مُنْهَكٌ عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۵ باب سنن الوضوء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی حوب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رت گزارتا ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۲۰۱)

۲۸۰. عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلِيُّ ابْنِي لَا مَرْنَهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وَضُوءٍ (کنز العمال باب السراک ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۴)

(کنز العمال باب السراک ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ

ہوتی کہ میری مت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرے گا اور فرمادیتا۔
(طبرانی) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے۔) (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۳۲)

۲۸۱. عَنْ زَيْدِ بْنِ عَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِيُصَلِّيَ مِنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يَمْسُكَ رِوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۶۶ باب ماجاء عن السواك والمساك)
حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا: سید عالم ﷺ کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مسواک نہ فرمادیتے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳)

۲۸۲. هُوَ الْمُسْتَدِمُ فِي شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ لَبِيَّ سَيِّدَةَ كُنْ بِدَا
دَحَلَ يَتَنَّهُ بِلَا السَّوَاكِ

(اصحاح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۸ باب السواك)
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کا مسواک کرنا ہوتا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۳. عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ سَيِّدَةَ كُنْ بِدَا
بِالسَّوَاكِ فِيهِ مَطْلَبَةٌ تُلْفَعُ مِنْ صَاحَةِ لِسَانٍ (کسر المعال کتاب الطہارۃ من قسم الالوال
باب السواک ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۵۵۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ
مسواک کا التزام رکھو کہ وہ صوب ہے مونہ کی حقائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔ (۲)
(احمد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۴. عَنْ خُتَابٍ قَالَ قَالَ لَبِيَّ سَيِّدَةَ كُنْ بِدَا رَكْعَتَانِ بِسُوكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتَيْنِ
رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ سَوَاكٍ (کسر المعال ج ۷ ص ۱۰۵ باب السواک حدیث ۱۵۵۲)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ ہر کار اقدس ﷺ سلام کے شروع میں دو رکعتیں کرے، پھر پڑھے، پھر پڑھے کہ جو چاہیں غلامی فرمائیں
جو چاہیں حرام ٹھہرائیں اور جو چاہیں فرض یا واجب کریں کہ محمد ﷺ بالحدیث والقرآن

(۲) مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کیے جاتے ہیں، مسواک لڑو سے درخت کی ٹوٹی ہوئی چٹکی انگلی کے برابر ہو،
سائی باشت سے زیادہ نہ ہو، دائیں کی چوڑائی میں مسواک کی جائے سائی میں شکی جائے باشت دائیں مرد و عورت
مسوزوں پر انگلی پا کیز پھیر لیا کریں۔ (مرآۃ المناجیح ص ۲۵)

اس سے پہلے کم از کم علیٰ مکن و لفظاً کہیں یا کہیں اوپر نیچے کے دائیں میں سوک کرے ہر مرتبہ مسواک کو دھو لے، پیچھے دائیں
جانب کے اوپر کے دانت، پھر دائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر دائیں جانب کے نیچے کے دانت، پھر دائیں جانب کے نیچے کے دانت

جا پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔ (الوہیم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفْصُلُ الصَّلَاةِ الَّتِي بَيْنَكَ بَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَعَاكُ لَهَا سَبْعِينَ مِثْقَالًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۰ باب السواک الفصل الثالث)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۲)

۲۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرُ مِنَ الْفِطْرَةِ قُصُّ الشَّارِبِ وَغَدَاءُ النَّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَاسْتِغْسَاقُ الْغَاءِ وَقُصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبِرَاجِمِ وَتَنُفُّ الْأَبْطِ وَحَقُّ الْحَامَةِ وَابْتِغَاءُ الْمَاءِ بِتَيْنِ الْإِسْتِحْدَاءِ قَالِ الرَّوْحِيُّ وَسَبْتُ الْعَاشِرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُصْطَفَى. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۰ باب السواک و ابو داؤد ۸۹ باب السواک من الفطرة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا علم ہر شریعت میں ہے) (۱) مونچھیں کتر (۲) دڑھی بڑھانا (۳) سواک کرنا (۴) ناک میں

بے جب مسواک کرنا ہوتا دھوئے اور فارغ ہو جب بھی دھوئے ان میں پر مسواک کی طرح کوئی رکھے کدہ شکر کی جانب اوپر ہو۔ جب مسواک کی چھوٹی ہو جائے کہ مشعل کے قائل نہ ہو یا خشک ہو جائے تو کسی تھیلے میں سے یا کسی جگہ احتیاط سے رہے۔ مسواک اپنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ خشک کرے کہ چنگڑیں مسواک کے نیچے درج کی تین ٹکلیوں پر اور انگوٹھی سرے پر نیچے ہو اور ملتی نہ پائے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۸۱)

دوسرے وقت ترمیم شریف پڑھتے وقت، وائت پڑھتے ہوئے، بھوک یا دیر تک خاموشی رہے جوابی کی وجہ سے منہ سے آنے پر مسواک کرنا مستحسن ہے۔

سواک کے بہت فوائد ہیں چند یہ ہیں: (۱) سرے وقت کل نصیب ہوتا ہے (۲) "پارلر" سے مسواک محفوظ رکھتی ہے (۳) منہ دھوئی ختم کرتی ہے (۴) دانتوں اور معدے کو دھوئی کرتی ہے (۵) آنکھوں میں دھوئی لاتی ہے (مرآۃ المناجیح ص ۲۷۶) (۶) ناک میں چمک آتی ہے (۷) سوز و حر میں مضبوطی آتی ہے (۸) مسواک رب کی رضا کا باعث ہے (۹) ستر گن ٹکلیوں کے مشافہہ کا سواک ہے (۱۰) مسواک کرنے پر شیطاں کو ناراضگی اور عداوت فرشتوں کو خوشی ہوتی ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۱ عربی طرز)۔ (نقشہ حاشیہ ص ۹)

پانی ڈالنا (۵) ۴ خن تراشنا (۶) انگلیوں کی چٹخیں دھونا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے
زیر ناف سوٹنا (۹) استنجا کرنا (۱۰) کلی کرنا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۷: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلِكُ حَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ فَلَا يَزَالُ عَجَبُهُ بِالْقُرْآنِ يُدْرِيهِ
مِنْهُ حَتَّى يَضَعَ لِحَاهُ عَلَى يَدَيْهِ (کسرالعمال باب المواک کتاب الطهارة من قسم الافعال
ج ۵ ص ۱۱۲. حدیث ۲۳۵۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب
سواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے
قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونہہ اس کے مونہہ پر رکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

مشق کر مفرماتے ہیں کہ جو شخص سواک کا عادی ہو جاتا ہے اسے کچھ بڑا سہا نصیب ہو گا اور جو انہیں کھانا اور سونے وقت
اسے کچھ نصیب نہ ہو گا۔

﴿غسل کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۴۳ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ حَائِضَاتٌ فَلْيُغْسِلُوا وُجُوهُهُنَّ وَأَيْدِيَهُنَّ وَأَوَّلِيَهُنَّ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ
أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا مِنْهُ مِمَّا مَرَّ بِهِنَّ وَلْيَمْسِكُنَّ بِهِنَّ تَرْتِيبًا
فَلْيَمْسِكُنَّ بِهِنَّ تَرْتِيبًا وَلْيَمْسِكُنَّ بِهِنَّ تَرْتِيبًا وَلْيَمْسِكُنَّ بِهِنَّ تَرْتِيبًا
لِيُظْهِرَهُنَّ خُطُوهُنَّ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (مائدہ ۶)

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سترے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قصائے حاجت سے آیا، یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تم کر دو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی رکھے۔ ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ستر کر دے اور اپنی محنت تم پر پوری کرے کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۴ يَسْأَلُكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ لِمَا سَأَلْتُمُوهُنَّ لَوْ سَأَلْتُمُوهُنَّ لَيَكْفُرُنَّ بِكُم مَّا تَلْعَنُ اللَّاهُ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ بِهِنَّ مَا يَفْعَلُونَ بِالْأَنْفُسِ وَالَّذِينَ يَحْكُمُونَ فِي الْفِتَنِ الْقُلُوبُ الْغَافِلُونَ (بقرہ ۲۲۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں جس کا حکم تم فرمادو، نا پاکی ہے تو عورتوں سے انگ رہو، جیس کے لوں اور ان سے نزدیک (قریب) نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستموں کو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا خُبَا إِلَّا هَلْفًا مِنْكُمْ أَوْ أَوْجَعًا مِمَّا تَقُولُونَ (مائدہ ۴۰)

الْحَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النَّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَسَمُّوا ضَيْبًا طَيْبًا فَمَسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْدِيكُمْ بِ
اللَّهِ تَكَانَ غُضُّوا غُضُّوا (نساء ۴۳)

اسے ایمان والاواشر کی حالت میں ٹھانے کے پاس نہ جاؤ جب تک کہ تباہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے
بجھو اور نہ پاکی کی حالت میں بے نیازے مگر مسافری میں۔ اور اگر تم یہاں ہو یا سفر میں یا تم میں سے
کون قضائے حاجت سے یا یا تم نے عورتوں کو چھو (جس کا کیا) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تم کو
تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (اکثر الامان)

احادیث غسل

۲۸۸ عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة
غسل يديه ووضف وضوء الصلاة ثم اغتسل ثم سجد بیده شعره حتى إذا طئ أنه قد
رؤى بشرته أفاض عليه الماء ثلاث مراب ثم غسل سائر جسده
صحيح البخاری ج ۱ ص ۲۰۱ باب سجد غسل سائر جسده
الاص عليه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل
فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سہا وضو کرتے پھر اٹھکیاں پانی میں ڈال
کرتے ہاتھوں کی ہڈیوں پر فرماتے پھر سر پر تیس پانی ڈالتے پھر تمام جسد پر پانی پرتے۔
(بخاری، مسلم) (پہرہ شریعت، ج ۲ ص ۱۳۰)

۲۸۹ عن ابن عباس قال: قال ميمونة: وصفت النبي ﷺ
عسلاً فغسل يديه وضف على يديه فغسلها ثم صب على يمينه على شماله فغسل
فراجه فغسل يديه الأرض فمسحها ثم غسلها فمضمض واستنشق وغسل وجهه
ودراغته ثم صب على راسه وأفاض على جسده ثم تحنى فغسل قدميه فاولاه لؤى
فلم يأخذة فابطلق وهو ينفض يديه.

(صحيح البخاری الجزء الاول ص ۱۰۱ باب بعض البدن من غسل الجنابة)

اسن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہامو نہیں دھوئے نہ غسل نہ تھوئے
 عبا نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور نے
 ہاتھوں پر پانی ڈالا اور من کو دھویا پھر پانی اس کے ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے مائیں پر پانی
 ڈالا پھر استنجی فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر مٹا اور دھویا پھر کلی کی درناک میں پانی ڈالا اور مسوہ
 اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر مہیا پھر اس جگہ سے اٹک ہو کر پائے مبارک
 دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پر چھنے کیسے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ دیا اور ہاتھوں کو
 جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱۰)

۲۹۰۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا علی عبدہا امرت ان تلبس النبی ﷺ عن
 عینہا من المہیض ہا مرہا کیف تمسح؟ قال خدی فرصہ من نسک فتطہری
 بہا فادست کیف تطہری بہا؟ قال تطہری بہا فادست کیف؟ قال مسح اللہ
 تطہری فاحمدتہا النبی ﷺ فقلت شعی بہا تو لثم
 صحیح بخاری ج ۵ ص ۵۰۵ ہذا ذک المرأة عبا و تطہرت من المہیض
 و کیف تمسح؟ فاحمدتہا ص۶ معنی کہ تصنع بہا التواضع

امام مومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ انسا کی ایک عورت نے رسول اللہ
 ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ تمہیں
 "توریک گلزائے کر اس سے طہارت کر عرض کی جیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا اس سے
 طہارت کر عرض کی جیسے طہارت کروں؟ فرمایا مسح اللہ سے طہارت کروں۔ مامو نہیں
 فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس نے اس کے اثر کو صاف کر۔ (بیرونی، مسند)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱۰)

۲۹۱۔ عن أم سلمة قالت قلت يا رسول الله ﷺ أتني امرأة شدة صفراً
 و أسي فانقصه عني الجاهل قال لا إنما ينجيك أن تغشي عني ذاك ثلاث
 حلل ثم تلبس عنيك الماء فتطهرين صحیح المسلم ج ۱
 ص ۱۲۹۔ ۱۰ باب حکم الماء المثلج الممسحہ

امام مومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قرآنی ہیں کہ یہ وحی کی

یا رسول اللہ میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھوں ڈالوں؟
فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہاے پاک
ہو جائے گی۔ (۱) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَحْتَثُ كُلُّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً
فَاغْسِلُوا الشُّعْرَ وَتَقَوُا الْبَشْرَةَ

(جامع الترمذی ابواب الطہارۃ ص ۱۹ باب ما جاء ان تحت کل شعرة جنابة)
۱۰ ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے
جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ (ابوداؤد ترمذی بن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ
جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهَا كَذًا وَكَذَا مِنَ النَّارِ فَإِنْ عَصَيْتَ لِمَنْ نَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي فَمَنْ نَمَّ
عَادِيْتُ رَأْسِي فَمَنْ نَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجْرُ شَعْرَةٌ وَجَبَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(المس لاہی داؤد ج ۱ ص ۲۳ سطر ۱۴، ۱۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص
غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ہاتھ لگے ایسا ایسا کیا
جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں
نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی تیس بار یہی فرمایا۔ (یعنی سر کے باں منڈ ڈالے کہ بالوں کی وجہ
سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) (۲) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

(جامع الترمذی باب فی الوضوء بعد الغسل ج ۳ ص ۲۰)

م مومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل
کے بعد وضو نہیں فرماتے۔ (مسند احمد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱، ۳۲)

۲۹۵: عَنْ ثَعْلَبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَامَ رَخْلًا يَغْتَسِلُ بِالْأُخْرَارِ فَصَعِدَ الْبُسْرَ

(یعنی تھک دالوں کی جڑ پر تر ہو جائیں اور ان کی خف گوند لگاؤ کہ جڑوں تک پہنچے تو ٹھکانا شروع ہے۔) (مسلم)

الحمد لله وأنت غني عنه وقال : إِنَّ اللَّهَ غَرُّو جُلِّ حَلِيمٌ حَتَّى سَتِيرَ يَحِبُّ الْحَيَاءَ وَالْمُسَرَّ

وَادَا غُتْسِلَ أَحَدُكُمْ فَنَبِشْتَرُ . السنن لمسانی باب لا یتار علی الاغتسل ج ۱ ص ۱۰

حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد بھی دثا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ حیا خزانے والا اور پر وہ پالش ہے حیا اور پردہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۲)

۲۹۶ غن حاسر رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام ، لا يمتدح ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل خبيثته لحمام . رواه النسائي والترمذي . الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۴۲ باب الترهيب من دخول الرجال الحمام بغير اذن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ اور آخرت کے دن (قیامت) پر ایمان لے لیا اور حیا میں خیر تہ بند کے نہ جائے اور جو نہ توں اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ (بہار شریعت)

۲۹۷ عن عائشة رضى الله عنها أنها سألت رسول الله ﷺ عن الحمام فقال : إنه سبكون بقدي حمامك ولا تخزلي الحمامات لئلا تقالتي . رسول الله ﷺ إنها تدخله باوار فقال : لا وإن دحمة باراد ودرخ وحمار وما من امرأة تسوخ حمامها في غير بيت زوجها ألا تكشف لستر فيما بينها وبين زوجها . الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۴۵

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حمام میں جانے کا سوں کیا فرمایا کہ عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تب بند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگر چہ تہ بند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ پردیں اور جو عورت اپنی اور مٹی شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اتارے اس نے اپنا پردہ

بنا دیا۔ (بہار شریعت)

۲۹۸ عن أم سلمة قالت : جاء ثامن منكم إلى نبي ﷺ فقالت :

بَارِسُؤْلُ اللَّهِ اَنْ لَّيْسَ لَهَا شَيْءٌ مِنْ لَحْوٍ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ عُسْلٍ ذَا حُطِّمَتْ؟ فَقَالَ
رِسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهَا اِذْ رَأَتْ الْمَاءَ فَقَالَتْ اَمْ سَلِمَةُ بَارِسُؤْلُ اللَّهِ وَخُطِّمَتْ لِمَرْأَةٍ؟ فَقَالَ
تَرَبَّتْ يَمَّا كَبُفْتُمْ بِشَيْئِهَا وَلَفَّهَا (الصحيح البخاري ج ۱ باب وجوب الغسل على المرأة
بإخراج المني منها ص ۱۱۶ صحيح البخاري ج ۲، باب اذا احتلمت المرأة)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ حق بیعت کرنے سے حی نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو
اس پر نہ پائے؟ فرمایا ہاں جب کہ پانی (مٹی) دیکھے۔ (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ
ڈھا تک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ کی عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے
بچہ مان کے مشابہ ہوتا ہے؟)۔ (ی کی ہسم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۲۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَنِيَّ وَلَا يَذْكُرُ
إِخْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ تَرَى نَهْدَهُ خُطْمًا زَنْجًا يَجِدُ بِلَاقَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ اَمْ سَلِمَةُ بَارِسُؤْلُ اللَّهِ اَهْلُ عَمَى الْمَرْءَةِ تَرَى ذَلِكَ عُسْلًا؟ قَالَ مَعَهَا اِنْ
النِّسَاءَ فَمَعَالِقُ الرِّجَالِ (جامع الترمذی ابواب الطهارة باب فیمن یستقیظ ویری
بللاً ولا یذکر احتلاماً ج ۱ ص ۱۳)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ مرد زری
پائے اور احتلام پا لے ہو فرمادے غسل کرے، اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین
ہے اور زری (اثر) نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں، ام سلمہ نے عرض کی عورت اسکو دیکھے تو اس پر
غسل ہے؟ فرمایا ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔ (ابو داؤد ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۳۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا خَارَ لِحَدِّ الْخَنَاءِ وَجِبَ الْعُسْلُ (جامع
الترمذی ابواب الطهارة ج ۱ ص ۳۰۰ باب اذا انتفى الختان وجب الغسل)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے مرد کا احتلام ہوتا ہے عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شخص احتلام پا لے
تو غسل کرے، جب نہیں ہوتا بلکہ غسل اس وقت جب ہوتا ہے؟ جب قطعہ ختام اور مثلاً پانی کی وجہ سے ہو جو پائے۔ ۱۴
(۲) امہات المومنین و اللہ جل و جل نے حاضرہ حدیث سے کہتے ہیں کہ ختام سے قطعہ ختام تھا جس سے کہ مثلاً میں شیطان
لی نہ عورت کے اور شیطان مرد ختنوں سے زانیہ مطہرت پاک تھیں ان سے اس حدیث سے کہ میں نے اس سے پہلے کہ وہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب مرد کے حشفہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔
(ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲-۳۳)

۳۰۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَصِيئَةٌ جَائِئَةٌ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْصٌ وَاعْبِثْ ذَكَرَكَ قُمْ بِهٖ
الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۱ باب جوار النِّوَمِ واستحباب الوضوء وغسل الفرج
ادارای اُن یاکمل اویسرب ازیام اویجام

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کورات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کرو اور عضو تناسل کو دھو پھر سو رہو۔ (بخاری، مسلم)
(بہار شریعت ج ۱ ص ۳۳)

۳۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا مَرَّ إِذَا كَانَ يَكُلُ وَيَسَامُ نَوْمًا وَضَوْءًا هَذَا لِمَنْ لَا يَكُلُ وَلَا يَسَامُ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۱۴ باب جوار النِّوَمِ واستحباب الوضوء لغ)
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جب ہوتے کھاتے یا سوئے گا ارادہ فرماتے تو نہ کھا نہ کاس وضو فرماتے۔ (بخاری، مسلم)
(بہار شریعت ج ۱ ص ۳۳)

۳۰۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلْيَتَوَضَّأْ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۱۴ باب جوار النِّوَمِ واستحباب الوضوء وغسل الفرج)
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)
۳۰۴ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْرَأُوا الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ كِتَابًا مِنَ الْقُرْآنِ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۱ باب ما جاء في الجنب والحائض أنهما لا يقرآن القرآن)
ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیض والی اور جنب

قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَحَقُّهُ عَذَابُ النَّارِ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُ

لَا أَجَلَ الْمَسْجِدِ لِمَنْ تَجَسَّسَ وَلَا جُنُبَ. (سنن ابی داؤد باب الجنب يدخل المسجد ج ۴ ص ۳۰)

امام مؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو جائز اور جب کے لیے حلال نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۶. عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

(ابوداؤد، باب فی الجنب یوخر الفرس ج ۱ ص ۳ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس گھر میں تصویر اور کتا اور جب (جنیت والا) ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۷. عَنْ عُمَارِ بْنِ مِصْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنَّةٌ لَا تَقْرَبُهُمْ

الْمَلَائِكَةُ حَيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُنْتَضِعُ بِالْخَلْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ

(مشکوٰۃ المصابیح باب مخالطة الجنب و ما یباح له الفصل الثانی ص ۵۰)

عمر بن مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور خلوٰۃ، میں تعطر ہوا اور جب مگر یہ کہ وضو کرے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۴)

۳۰۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَرَمٍ أَنَّ ابْنَ الْكِتَابِ الْإِنْدِي كَتَبَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ حَرَمٍ أَلَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا (مؤطا لایمام مالک علی ہامش ابن عسجد، باب الاثر بلوغه لیس من القرآن ج ۱ ص ۵۰)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن حزم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمر بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۴)

(۱) ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ ۱۴۔ مصدر الشریعہ عبد اللہ

﴿پانی کا بیان﴾

نہ صرف جل فرماتا ہے

۱۴۶ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُرًا (فرقان ۴۸)

اور ہم تم سے پانی اتارنا پاک کرنے والا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۴۷ وَيُرْسِلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفُّكُمْ بِهِ وَيَذْهَبَ عَنْكُمْ رِجْسَ

الشُّوَظِ وَيُرْسِلْ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتْ بِهِ الْأَقْدَامَ (انفال ۱۰)

اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھر کر دیں اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور

قرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھاریں بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جماوے۔ (کنز الایمان)

اخلا و سٹ

۳۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا

يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ بِمَاءٍ أَوْ بِمَاءٍ مِنْ مَاءِ الْوُجُوبِ إِلَّا قَالَ : كَيْفَ يَقُولُ ؟ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :

يَتَوَلَّى تَوَلَّى . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۳۸ باب الوضوء من الغسل في الماء الزاكية)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں

کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو وہ درود نہ

ہو کہ وہ درود بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ کیسے کرے؟ کہا اس میں

سے لے لے (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳)

۳۱۱. عَنْ الْجَحْمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ

الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهْرٍ الْمَرْقَةِ . (السنن لابن داود ج ۱ ص ۱۱۱)

حضرت حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (بہار شریعت)

۳۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُكِّبُ الْبَحْرَ وَنَعْمَلُ مَعَهُ الْقَبِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ قَرَحْنَا بَابَهُ عَطَشْنَا الْغَوَا ضًا بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ الطُّهْرُ مَاءُةً وَالْعَمَلُ مِثْقَالَةً. (مشکوۃ المصابیح باب أحكام المياه الفصل الأول ص ۵۶ وایردار ج ۱ ص ۱۱ باب الوضوء بماء البحر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور آپ ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ تو اگر اس سے وضو کریں پیا سے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا؟ اس کا پاں پاک ہے اور اس کا جانور مرایا اعلان۔ یعنی مجھلی۔ (موطاء ابو داؤد وترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

۳۱۳. عَنْ عُصَمَاءِ بْنِ الصِّمَّانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِأَيِّ مَاءٍ اَلْتَّمَسْتُمْ قِيَّتَهُ يُؤْثِرُ الْبَرَصَ. (مشکوۃ المصابیح باب أحكام المياه الفصل الثالث ص ۵۲)

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کدوہ رنگ پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

﴿ تیمم کا بیان ﴾

تیمم لغت میں قصد و ارادہ کو کہتے ہیں اور عرف شرع میں تیمم کی دو ضربیں ہیں۔
ایک ضرب پھرے کے لیے اور ایک کہیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے بے حدت میں
ہے "السُّمُّ طَرَبَةُ لِلْوُجْهِ وَطَرَبَةُ لِلذَّوْعَيْنِ إِلَى الْبُرْهَقَيْنِ"

(سنن السارقطنی ۶۸/۱ وحاوی رضویہ ۴ ج ۲۳۴، ۲)

اللہ عز و جل فرماتا ہے۔

۱۱۸ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَطَرِ أَوْ لَمْ يَأْتِ الْمَاءَ
لَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ مَاءَ فَيَسْجُدُوا صَبِيحًا طَيِّبًا فَلْيَسْجُدُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ
عَلَيْكُمْ مِنْ خَوْفٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُظْهِرَكُمْ وَلِيَسْمَعَ نَفْسَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (مائدہ: ۶)

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قحط سے یا تم نے عورتوں
سے صحبت کی وراں صورتوں میں پانی یا تو پاک مٹی سے تیمم کر دو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس
سے مسح کر دو۔ لہٰذا نہیں چاہتا کہ تم پر ٹہکی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں سہل کرے اور اپنی نعمت تم
پر پوری کرے کہ کہیں تم احساس مانو (کنز الدین)

احادیث

۳۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَتْ حَوْجًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى
بَعْضِ أَشْفَارِهِ حَتَّى إِذَا ثَمَرًا بِالْبَيْتِ آءِ أَوْدَعَتْ الْجَبِيضَ انْطَمَعَ عَقْدٌ لِي قَامَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَى الْإِسَابِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ فَلَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ
الْعَدِيْقِي فَقَالُوا - أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَفَلَا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيَسُوا
عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاصْبَعُ رَأْسَهُ عَلَى فَيْحِدِي
قَدْ نَامَ فَقَالَ : خَيْسَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ؟ وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لَعَاتِبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ : وَجَعَلَ يَطْفِئُ بِيَدِهِ لِي

عاصِرِي قَلَّا يَمْسَعُنِي مِنَ التَّغْرُوكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ فَجَذَنِي فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جُنْ أَصْبَحَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا كَانَ قَاتِلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةُ انْتِظَمٍ (تَبَيَّنُوا)
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْخَضِرِ : مَا هِيَ بِأَوْ بِبُرْ كَيْفَ كُنْتُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : مَعَنَا الْبَعْرُ
الْبَنِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصْبَحْنَا الْبَعْدَ نَحْنُ

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۴۸۔ باب التَّوْبَةِ ص ۵۱۸ و ج ۲ ص ۶۲)

حضرت ام المومنین سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب مقام پیدا یا ذات الخشش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ
گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ
اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم
قد عندہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صید بے کیا کیا حضور کو اور سب کو بھیر لیا
اور نہ یہاں پانی ہے۔ نہ لوگوں کے ہمراہ ہے فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور
حضور اپنا سر مبارک میرے دھوپ پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ
ﷺ اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المومنین فرماتی
ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے مری کوکھ میں کو بچھا
شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے روکی چیز مانع تھی۔ تیر حضور کا سرے ڈالوں پر آرام فرماتا تو
ہب مچ ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی
اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن خضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابو بکر یہ تمہاری
ہیکل پر کت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں۔ میری سواری کا
اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے پیچھے (۱) (بخاری) (بہار شریعت ص ۵۸)

۳۱۵ عَنْ حُسَيْنَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلُّوا عَلَيَّ النَّاسِ يَنْتَلِبُ

(۱) ام کہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیے غیب کا کم نہ ماننے والے اس، اللہ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضور اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کم عیب نہیں اگر کم عیب ہو تو بارے تلاش کرے کے لیے ایسی جگہ قیام کر کے خود بھی پریشان ہو سکتے
اور صحابہ کرام کو بھی پریشان نہ کرے۔

خُفِّفْتُ صُفْرَتَنَا تَحْضُرُ الْغُلَامِ الْغُلَامِ وَجَعَلْتُ لَنَا الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا وَتَجَعَلْتُ
تُرْبَهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ (مشکوۃ المصابیح باب التعمیم الفصل الاول ص ۵۳)

حضرت ہذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے
ہیں۔ مجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں (۱) ہماری صفیں
لا لکھ کی صفوں کے مثل کی گئیں (۲) اور ہمارے لیے تمام زمین میں مسجد کر دی گئی (۳) اور جب ہم
پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (بہار شریعہ ج ۲ ص ۵۸-۵۹)

۳۱۶ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - إِنَّ الصُّعَيْدَ الطَّيِّبَ وَصُوءَ
الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ مِائِينَ إِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَغْسِمْ بَشْرَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ
خَيْرٌ. (مشکوۃ باب التعمیم الفصل الخامس ص ۵۴)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ پاک
منی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ اس میں پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے
(غسل وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (احمد اور دارقطنی) (بہار شریعہ ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - السُّعَدِيِّ قَالَ - حَرَّحَ رَجُلَانِ فِي سَهْوٍ مَحْضُوتِ
الْمُحَاوَرَةِ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَغَسَّاهُمَا صُعَيْدًا طَيِّبًا بَصَلًا ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَغَاذَ
أَحَدَهُمَا الصُّوَّةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدْ الْآخَرَ ثُمَّ أَبَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ :
لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتُ الشُّدَّ وَالْآخَرُ نَكَ صَبْرًا وَلِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَغَاذَكَ

جواب یہ ہے کہ بولا ہم اس کے کھل نہیں کہ سرکار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تکمیل سے پہلے ہی جمیع کائنات
و ممالک کے عالم تھے بلکہ رسول قرآن کی تکمیل کے ساتھ جمیع ممالک و ممالک کا بھی علم حاصل ہوا ہے اس سے پہلے قدر معتمد
یہ علم غیب تھا چار باتوں کا۔ جاننا قدر معتمد یہ جانتے کے معانی نہیں جیسے اگر محمد بن سے بعض مسائل کے بارے میں فرمایا
کہ ہم نہیں جانتے ان چند مسائل کا نہ جانتا ان کے امام بعد از اسلام لانے کے معانی نہیں اس طرح اگر بعض غلط یہ بیان
سہا جائے کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ہر کہاں ہے تو یہ اس کے معانی نہیں کہ حضور اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب جانتے تھے۔

تایا یہ کہنا ہی غلط ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ ہر کہاں ہے "بہ حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسب معلوم تھا کہ ہر کہاں ہے؟ مگر بتاؤ کیوں نہیں؟ وہاں کیا؟ کیوں فرمایا اس لیے کہ حضور کو یہ معلوم تھا کہ
جہنم کا علم پہلے ہمارے میں میری دست کے لیے آسانی بننے کے بعد عشاں کے عالم غیب ہونے پر محدود کیا ہے۔ ۱۲

الاجز مؤثرتین۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب السجۃ الفصل الثانی ص ۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پانی مٹی پر چھم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے بعد پانی مل گیا۔ ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ نہ کیا اور دوسرے نے اعادہ کیا۔ پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا۔ تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو کچنچا اور تیری نماز ہو گئی۔ اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (بودادوری) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ قَالَ كُنَّا فِي مَسْجِدٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا تَعَلَّى مِنْ صَلَواتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُغْتَرِبٍ لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا لَوْلَا أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ أَصَابَتْ بَنِي جَنْبَائِي وَلَا مَاءَ هَاهُنَا: عَلَيْكَ بِالضَّعِيدِ لَوْ أَنَّ يَكْفِيكَ. (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۹ باب الضعيف الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے محمدؐ تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے یا شامی مانع آئی؟ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا۔ مٹی کو لے کر وہ تجھے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۹: قَالَ أَبُو جَهْمٍ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَخْرَجٍ يُهْرُجُ بِمَنْحَلٍ لَمَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَمَرَدُّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْبَيْدِ وَفَسَحَ بَوَاجِيهِ وَبَدِيَهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۸ باب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء وخاف لوث المصلاة)

ابو جہم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی ﷺ حیرجل (۱) کی جانب سے تشریف دار ہے تھا ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ یکدیگر کی جانب متوجہ ہوئے

﴿موزوں پر مسح کا بیان﴾

۳۲۰: عَنْ الشَّيْخِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسِيْتُ؟ قَالَ بَلْ أَتَيْتُ بِهَذَا أَمْرِي زَيْتِي عَزَّوَجَلَّ

رواه احمد و ابوداؤد . مشکوٰۃ المصابيح ص ۵۱ باب العجم

حضرت منیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا۔ بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔ (احمد، ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۷)

۳۲۱: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَحَّصَ لِنُصَافِرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَبِالْيَمِينِ وَلِغَنَمِهِمْ

وَمَا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ لِبَسَ حُفَّيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا. (مشکوٰۃ ص ۵۱ دارقطنی ج ۱ ص ۱۹۱)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں، درختوں کو ایک دن، مکرات موزوں پر مسح کرنے کی، حارثہ بن ابی جحش کے ساتھ پہنے ہوں۔ (دارقطنی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۷)

۳۲۲: عَنْ ضَفْوَانَ بْنِ عَسَلٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِإِذَا كُنَّا

مَسْفَرًا أَنْ لَا نَتَوَخَّعَ بَعْضُنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَبِالْيَمِينِ إِلَّا مِنْ حَايِذٍ وَلَكِنْ مِنْ عَائِطٍ وَنَوَلٍ وَنَوْمٍ.

رواه الترمذی و النسائی. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۷ باب المسح على الخفين لنصافير

و الغنم مشکوٰۃ المصابيح ص ۵۱ باب العجم)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تیس دن اور تیس راتیں ہم موزوں سے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ و ریشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (ترمذی، نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۷)

۳۲۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَوْ كَانَ الَّذِينَ بَانَرَأَى لَكَانَ أَسْفَلُ الْحَقِّ أَوَّلِي بِالْمَسْحِ

مِنَ الْخَلَاءِ وَلَئِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَيْهِ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو سوزے کا

تلاپ نہایت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۳)

۲۲۴: عَنْ مُبِيرَةَ بِنْتِ خُفَيْفَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْعُقَيْنِ عَلَى

ظَاهِرِهِمَا. (جامع الترمذی ص ۲۸۹ باب المسح على الخفين ظاهرهما، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

سوزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔ (۱) (یرواؤ ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۲)

(۱) سوزوں پر مسح کے مساکی سوزوں پر مسح کرنا جائز ہے لہذا جو شخص سوزے پہنچے ہو وہ وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے سوزوں پر مسح کر سکتا ہے البتہ مسح کرنے سے سوزے کو تار کر پاؤں دھونا افضل ہے تنہم یک دن ایک رات سوزوں پر مسح کر سکتا ہے مسافر تین دن تک داتیں۔ سوزوں پر مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں۔

(۱) سوزے کا پے ہوا، کہ لٹھے چھب جائیں (۲) پاؤں سے چھب ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے خوب چل سکیں (۳) سوزے چڑے کے ہول یا سرک کا چڑے کا ہوا اور پانی لگی اور اوج پیچ کا (۴) دوسرے کے پہنا ہو (۵) سوزے چنابت کی حالت میں نہ پہنے ہوں اور نہ پہننے کے بعد جب ہوا ہو (۶) مدت کے اندر ہو (۷) کوئی سوزہ پاؤں کی چھوٹی نہیں انگلیوں کے برابر پہننا ہو۔

مسح میں دو فرض ہیں (۱) ہر سوزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) اس سوزے کی پیچ پر ہونا۔

بندوستان میں عموماً جو سوزے سوئی یا اولی پہنے جاتے ہیں ان پر مسح حارثیں ان کو تار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

سوزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی تین انگلیاں دے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر چڑی کی طرف کم سے کم تین انگلی کی مقدار سمجھ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ چڑی تک پہنچائے۔ جس پر غسل فرض ہے وہ سوزوں پر مسح نہیں کر سکتا پوری تین انگلیوں کے پین سے مسح کرنا اور چڑی تک سمجھنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسح ن چیزوں سے نوٹ جاتا ہے (۱) وہ چیزیں ہلی جائیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (۲) مدت پوری ہو جائے (۳)

سوزے کا تار دینے سے (۴) ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ سوزے سے باہر ہو جائا (۵) سوزے کا تار دینے کی نیت سے چڑی

کا سرے سے باہر کرنا۔

حیض کا بیان ﴿﴾

بائضہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بطور عادت نکلے اور وہ بچہ کی پیدائش یا بیماری کے سبب نہ ہوا ہے حیض کہتے ہیں۔ جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس اور بیماری سے نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۵۹ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ فَاغْتَرِلُوا الْبَسَاءَ لِنِ الْمَحِيضِ وَلَا تَفْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ (بقرہ ۲۲۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاک ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرا جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو، اور پسند رکھتا ہے ستمروں کو۔ (نزل میاں)

احادیث

۳۲۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فَلَيْسَ بِهَا طَهْرٌ وَلَا نَجَسٌ وَلَا حِسَابٌ وَلَا حِسَابٌ فِي الْيَوْمِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ (بقرہ ۲۲۲) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اصْتَمِرُوا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا: مَا يَرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعِيَ مِنْ أَمْرٍ مَا شِئْنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أَمْسِلِينَ خَضِيرَ وَعَبْدُ اللَّهِ يَشْرِي فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ الْيَهُودَ يَقُولُ: كَذِبًا وَكَلَامًا أَفَلَا نَجَامِعُهُنَّ لَنَعْمُرَ وَخَلَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ ظَنُّوا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا فَنَجَرَجَاهَا فَاسْتَفِيدْنَاهُمَا هَدِيَّةً مِّنْ لِّسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَارْسَلْنَا لِي النَّارِ هُمَا

فَصَاغَهَا لَعْنًا لَمْ يَجِزْ عَلَيْهِمَا

(مشکوٰۃ المصابیح جلد اول ص ۶۷ باب المہیض الفصل الاول)

حضرت نس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے مسکا بہ کرم تے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”وَيَسْأَلُكَ عَنِ الْمَحِيضِ“ (سورہ ۲۲۲) نازل فرمائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے شافریا جماع کے سوا ہر شے کرو اس کی خبر یہود کو پہونچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر سید بس خضیر و رعب دین بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”کر عرص کی کہ یہود ایسا کہتے ہیں۔ تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری نئی نسل ہو جائے) مرسوں ﷺ کا روئے مبارک متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم کو گناہ ہو کہ ان دوسوں پر غضب فرمایا۔ وہ دوسوں چلے گئے اور ن کے آگے دودھ کا بد یہ نبی ﷺ کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پوچھا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (مسلم) (سہار شریعت ج ۲ ص ۷۹)

۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ حَرَجْنَا لَا تَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَمَا كُنَّا بِسُورِ حِضَّتْ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَسْكِي فَهَالِكُ الْفُسْبُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنْ هَذَا أُمِرَ تَحْبَبُهُ اسْتُغْنَى عَلَى بَابِ آدَمَ فَأَقْصَى مَا يَقْصَى السَّحَابُ عِبْرَانُ لَا تَعْلُوْنِي بِالْأَيْبِ قَاتِ وَضَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَائِلِهِ وَلَقِيَهُ

(المصحيح للبخاری ۱۳۱۶ باب کیف كان بدء الحیض)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (۱) میں پہنچے مجھے حیض آگیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی؟ عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے۔ تو سوا حائضہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر۔ جسے حج

کرنے والا ادا کرتا ہے۔ اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ارواحِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (بخاری) (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۷۹)

۳۲۷ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ سُبُلَ الْحَبَشِيِّ الْحَائِضَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّعَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذَلِكَ عَلَى هَيْئٍ وَكُلُّ ذَلِكَ بِخَلْفَيْهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بِأَمْرٍ أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ مُجَاوِزًا فِي الْمَسْجِدِ يَذِي بِهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حَضْرَتِهَا فَتَرْجُلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ (صحيح البخاری ج ۴ باب غسل الحائض من زوجها وترجله)

عروہ سے اس کا کیا گیا حیض ولی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے۔ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں۔ اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے م المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے نگاہ کرتیں اور حضور مختلف تھے۔ اپنے سر ہارکوں سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔ (بخاری)

(بہارِ شریعت ج ۲ ص ۷۹، ۸۰)

۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَتَوَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّعُ فَأَدَّى عَلَى مَوْضِعِ بَنِي قَيْسٍ وَأَتَعَرَّفُ الْعَرَقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَتَوَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّعُ فَأَدَّى عَلَى مَوْضِعِ بَنِي قَيْسٍ (مشکوۃ المصابیح ج ۶ باب الحيض الفصل الأول)

مؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور وہیں دامن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت لوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیتی تو حضور اپنا دامن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۸۰)

(۲) معلوم ہو کہ عورت جب کہ حیض کی حالت میں ہو اس کو اپنے ساتھ کھانا پلانا اور اس کا بھونا کھانا پینا جائز ہے نیز اس کا ہونا پاک ہے ۱۲ عرب فقہاء

۳۲۹: عَنْ غَالِظَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسِكُنِي فَيُجِئُ بِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶ باب الحيض الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے ہے کہ میں حائض ہوئی اور حضور میری گود میں لگا کر قرآن پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۳۰: عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ غَالِظَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَبَوَّئِي الْخُضْرَةَ مِنْ لَمَسُحِدٍ قَالَتْ: قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ: إِنْ حَبِطَتْكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ

(جامع الترمذی ص ۳۵۰ باب ما جاء في الحيض تناول الشئ من المتنجس)

حضرت عائشہ سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ شمارنا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۱: عَنْ مَحْمُودَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَغَضَهُ عَلَيَّ وَبَغَضَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶ باب الحيض)

حضرت ام المومنین محبوبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ

ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أُنِيَ حَائِضًا أَوْ بِعَرَاءَ فَبِي

ذُنْبٍ أَوْ كَايِدًا فَقَدْ كَفَرْنَا أَوْلَىٰ عَلَىٰ مُحْتَبٍ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵۰ باب ما جاء في كراهية اتیان الحيض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حیض

واں سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے (۱) یا کابین کے پاس چائے اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۶)

۳۳۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: مَا فُرِقَ الْإِذَارُ وَالْعُصْفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ

(مشکوۃ المصابیح ص ۶۰ الفصل الاول باب الحيض)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نہیں ہے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت جب میٹھی میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا تہبہ (ناف) سے اوپر اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۶)

۳۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هُوَ الرَّجُلُ يَقْعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِصَفٍ دِينَارٍ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵ باب ما جاء في الكفارة في إتيان الحيض)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (بخاری، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۶)

۳۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ دِمًا أَحْمَرَ لَدَيْهَا وَ إِنْ كَانَ دِمًا أَصْفَرَ فَبِصْفٍ دِينَارٍ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵ باب ما جاء في الكفارة في إتيان الحيض)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت یوں ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار

(۱) مرد و عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع حرام نہیں ہے سے حرام جانتے ہوئے کرنا نیک اور شہید گناہ اور رسول جا کر کرنا کفر ہے (نوری، ص ۳۳)

اور حسب رد ہو تو نفقہ دینا۔ (۱) (ترجمہ) (بہار شریعت ج ۳ ص ۸)

(۱) حیض کے مسائل (۱) حیض کی عت کم سے کم تین دن تین رقی (پارے ۲) دیکھئے ایک سٹ نہ کم نہ زیادہ اور زیادہ سے زیادہ فل دن دس رقی ہے (۲) حیض کم از کم ۹ برس کی عمر سے شروع ہوگا اور انتہائی عمر نہیں ۳۰ کی بچیں سارے (۳) مد حیضوں کے درمیان چند دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ (۳) حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، ہرز، زرد، گدلا، سفید (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۲) (۵) حیض والی عورت کو نہ پڑھنا قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یہ باقی اس کا چھوٹا سجدہ جس چہار طواف کرنا کسی آیت کا کھانا آیت کا تنوید پھونکا مباح حرام ہے (بہار شریعت ج ۳ ص ۸۲)

(۶) حیض والی عورت اگر محلہ سے تو ایک ایک کلہ سانس تو زکوٰۃ پڑھا سکتی ہے کہ جسے کرنے میں حرج نہیں۔ (بہار ۲ ص ۸۸)

(۷) حیض والی عورت سے قرآن مجید کے علاوہ تمام ذکر کا رواج کراہت پر ہو سکتی ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۸)

(۸) حیض والی عورت پر حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز کو زکوٰۃ سے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی نمازیں معاف نہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز کو زکوٰۃ سے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی نفل واجب ہوگی فرض وغیرہ تھی تو معاف ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۹) حیض والی عورت کو ۱۰ م حیض میں روزے رکھنا حرام ہے اور دنوں میں وقفہ رکھنا فرض ہے۔

(۱۰) حیض والی کو ۱۰ سے ۱۲ روزہ نماز و طواف چاہیں کہ اس سے حرام نہ کہ مکروہ ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۱۱) حیض عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گیا تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہوئیں بھار جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۱۲) حیض سے عادت پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے مگر غسل کا تیمم یہ تو اس سے صحت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ چھوٹے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۱۳) عورت سے اس کے حیض کے ایام میں کلام کرنا بچے ساتھ کھانا کھانا اس کے ساتھ ایک جگہ نماز اس کو نال سے اوپر اٹھنے سے بچے چھوڑنا منع جائز ہے۔ (بہار ۲ ص ۹۰)

(۱۴) حیض کے آمد کے دن میں بھار کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے

(۱۵) اگر حیض پورے دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ کبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی نہ کہ درپہلے کہ ایک بار اللہ کبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگی بقا کر سہ ہائیں۔

(۱۶) حیض پورے دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے بھار جائز ہے۔ (بہار ۲ ص ۹۰) مرتبہ بطور

﴿استحاضہ کا بیان﴾

بعض عورت کے آگے کے مقدم سے بیماری کے سبب جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

۳۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاءَتْ فَاصِمَةُ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضَ فَلَا أَطْهَرُ أَفَدَعُ لِقَبُولِهِ؟ قَالَتْ: لَا. إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ رُبِمَتْ بِالْحَيْضَةِ هَذَا قُبِمَتْ لِحَيْضَةٍ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَقْبَرَتْ لَامَسْتِي عَمَكَ الذَّمُّ وَصَلْتِي. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۶۱ باب فی المستحاضہ)

م ابو حشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فطرہ بنت ابو حشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہ ایہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے ورنہ جب جاتے ہیں خون چھوڑ کر نہ پڑھ۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۳۲)

۳۳۷: عَنْ عَمْرِوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاصِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَحِاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمٌ لِحَيْضَةٍ فَهُوَ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَنْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْأَحْمَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلْتِي فَإِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۷ الفصل لثانی باب المستحاضہ)

فاطرہ بنت ابی حشیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئے گا جب یہ ہو نماز سے باز رہو اور جب دوسری قسم کا ہو تو دھو کر اور نہ پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۳۲)

۲۲۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: إِنْ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْفَقَتْ لَهَا أُمَّ سَلَمَةَ لِسَيِّئَةٍ فَقَالَ لِنَظَرِ عَذْدُ النَّبَالِيِّ وَالْإِهَامِ النَّبِيُّ كَانَتْ تَحِيضُ مِنْ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الْبَدَى أَصَابَهَا فَلْتَعْرِكِي

الصَّلَاةُ قُذِرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَذَا خَلَّفتَ ذَلِكَ وَلَتَغْتَسِلَ وَلَتَغْتَسِلَ بِغُوبٍ
ثُمَّ تَغْتَسِلَ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۷ من الدارمی ۱۶۵۱۶ باب فی غسل المستحاضة)

حضرت ام سلمہ سے مروی فرمایا کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اس کے لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے فحشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آتا تھا ان کی کتنی شمار کرے مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔ (دارمی، ابوداؤد، مسالک) (بہار شریعت ج ۳ ص ۹۲)

۳۲۹ عَنْ عَبْدِ بَنِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْتِي
الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعِ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْوَمَتْ فِيهَا النَّبِيُّ كَأَنَّهَا تَحِيضُ فَيُهَا لَمْ تَغْتَسِلْ وَتَتَوَضَّأْ
عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَقُومُ وَتُصَلِّيَ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۳۱ باب ما جاء أن المستحاضة تتوضأ لكن صلاۃ)

سردار عالم گیلانی نے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے ورنہ زپڑھے۔ (۱) (ابوداؤد ترمذی)
(بہار شریعت ج ۳ ص ۹۲)

(۱) استحاضہ کے مسائل عورت کے آگے کے مقام سے چاروں کے سبب چرخوں آتا ہے وہ استحاضہ بہتا ہے، استحاضہ میں نہ نماز صلاۃ و نہ روزہ رکھتا ہے عورت سے جماع حرام، تین دن رات سے کم کسی عورت کو خواہ آئے تو وہ استحاضہ ہی ہے یوں ہی عادت کے دنوں سے زیادہ دنوں تک کسی عورت کو خون آیا دہلی استحاضہ ہے نہ کہ بارخون آیا اور اس دنوں سے زیادہ تک آتا رہا تو اس دن کے بعد جو خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے۔

بہت عورتیں اس کی عمر سے پہلے کسی لڑکی کو خون آیا وہ بھی عاری کا ہے

بہت عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ بہت دنوں چلے گا اور ان دنوں میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکھتا تو جس دن سے خون آتا شروع ہوا اس روز سے اس دن تک غسل اور میں دن استحاضہ کے کچھ اور جب تک جاری رہے جبکہ قاعدہ برے۔

کسی عورت کو بیماری کا خون اس طرح جاری رہتا ہے کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے اور پکڑ رکھ کر بھی اتنی دیر تک غول نہیں روک سکتی کہ وضو کر کے فرض پڑھے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جائے پھر اس کو مسجد رکھا جائے گا اور اس کو یہ اختیار ہوگا ایک وضو سے اس وقت میں ہنسی نہ رہی پا ہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو جائے گا۔

استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور صبح کی وضو کر کے اول وقت میں لاہ مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور صبح کی وضو کر کے اس وقت میں پڑھے اور نماز کی بھی غسل کر کے پڑھے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۹۵)

﴿نجاتیوں کا بیان﴾

ان چیزوں کا بیان جو خوردنچس ناپاک کہلاتی ہیں مثل شراب، پیشاب، پاخانہ، گوبر، پیپ، بہتا خون وغیرہ۔

٣٤٠: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ
الثَّوْبِ يُعَيِّدُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ ثُمَّ
تُغْسِلِي فِيهِ (جامع الترمذي ح ٣٥١ باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب
وصحح البحري ٣٦١ باب غسل الدم)

اسا بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے و حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

٣٤١: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْغُيُ
بُصَيِّبِ الثُّرُبِ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَخْرُجٌ لِيَ الصَّلَاةُ
وَالرَّغُلُ فِي ثَوْبِهِ يَنْقَعُ الْمَاءُ

(صحیح البخاری ۳۶۱۱ باب غسل المیثی وفركه وغسل ما یصیب من الخراف)
حضرت سلیمان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جس کپڑے میں منی لگ جائے تو کیا حکم ہے اُسہا لمومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ لَفَرَكُ الْمَسِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرَوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَخْوَةً فِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲ باب تطہیر الثوب منہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے مٹی کر
لی کر ڈالتی پھر حضور اس میں حمار پڑھتے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ
الْإِهَامُ فَقَدْ طَهُرَ (المصباح بمسلم ج ۱ ص ۱۵۹ باب طهارة جلود الميتة بالدباغ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں
چمڑا جب پکالی جائے پاک ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْرَأَنُ يُسْتَمْتَعُ بِجُلُودِ
الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۳ باب تطہیر الجھنات)

میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی
کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۵: عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَهِيَ عَنْ
جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُعْتَرَضَ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ

(الدراية في تخریج احادیث الہدایہ علی ما من الہدایہ ۴۹۱ کتاب الطہارة)

حضرت ابو صالح اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔ (احمد ابو داؤد نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۶: عَنْ الْإِسْفَلَامِ بْنِ مَفِيكْرِبٍ قَالَ : لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْسَ
جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

(مشکوٰۃ المصابیح باب تطہیر الجھنات الفصل الثانی ص ۵۳)

﴿استنبجہ کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۵۰. فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (توبہ ۱۰۸-۹)
اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستر ہونا چاہتے ہیں اور سترے اللہ کو پیارے ہیں۔
(کبران ایمان)

احادیث

۳۴۷. حَلَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَحَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَسَى مِنْ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ
الْآيَةَ لَتْ فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّخِذُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (التوبة ۱۰۸) قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ الْمَاءَ قَدْ آتَى غَيْبَكُمْ فَيُطَهِّرُكُمْ طَهْرًا كُمْ قَالُوا غُوصًا
لِلصُّوَّةِ وَتَغَسُّلًا مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَسْتَحْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذِكْرٌ لِعَيْنِكُمْ مَوَدَّةَ
(المسنن لابن ماجه ج ۱ ص ۳۰ باب الوضوء بالماء)

حضرت ابو یوب و حابر بن عبد اللہ و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ
نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں
تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں
اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام
رکھو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۹)

۳۴۸. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ الْخُشُوفُ
مَخْتَصَرَةٌ فَإِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْحَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. رَوَاهُ
بُخَارِيُّ (ابن ماجه ج ۱ ص ۲۶ مشکوٰۃ المصابيح ص ۴۳ باب أداب الحلاء)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ پاخانے جن

اور شیطان کے ہر ضرر پہنے کی جگہ ہیں تو جب کوئی بیت اخلا جائے یہ پڑھ لے اَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الْحُسْبِ وَالْمَنَاقِبِ۔ مسند (۱) (ابوداؤد ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۴۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ
مَنْيْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (صحیح البہاری ج ۱ ص ۲۶۱ باب ما یقول إذا دخل الخلاء)
و مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲ باب اذاب الخلاء)

حضرت انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سرکار بیت الخلاء میں داخل ہوتے
تو یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)
۳۵۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُ مَا يَسُّ اَعْيُنَ الْحَيِّ وَغُزْرَاتِ
بَنِي اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (السنن لابن ماجة
۲۶۱ باب ما یقول اذا دخل الخلاء و مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳ باب اذاب الخلاء)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم
کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانہ کو کھائے تو کہم نہ کہہ لے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)
۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ
غُفِرَ لَكَ (السنن لابن ماجة ج ۱ ص ۲۶۱ باب ما یقول إذا خرج من الخلاء و جامع الترمذی
ج ۱ ص ۶ و حصن حصیٰ مرجع ص ۱۴۹)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت خلاء سے
باہر آتے یوں فرماتے "غُفِرَ لَكَ" (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَدَى وَاعْقَابِي (السنن لابن ماجة ج ۱ ص ۲۶۱ باب ما یقول
إذا خرج من الخلاء و مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۱ باب اذاب الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلے تو
یوں فرماتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَدَى وَاعْقَابِي"۔ (مرتب)

۳۵۳ عس طأؤوس قال . قال رسول الله ﷺ إذا خرج أحدكم من الخلوة فليقل

الحمد لله الذي أذهب عني ما يؤذيني وأمسك عني ما يفتني . (مسند ابن أبي حنيفة ج ۱ ص ۲)

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت الخلاء جائے تو یہ

کہے الحمد لله الذي أذهب عني ما يؤذيني وأمسك عني ما يفتني (۱) (مرتب)

۳۵۴ عن أبي هريرة إذا ذهب أحدكم إلى الخلوة فلا يستقبل القبلة ولا

يستبرها ولا يستنجي بيمينه . (السنن للسنن ج ۱ ص ۱۰ باب النهي عن الاستنجاء بغير وضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب تم میں کوئی بیت الخلاء جائے تو نہ قبلہ کو

منہ کرے نہ پیچھے اور دائیں ہاتھ سے استنجائہ کرے۔ (مرتب)

۳۵۵ عن أبي قتادة ان رسول الله ﷺ قال إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في

أنفه وإذا أتى الخلوة فلا يمسن ذكره بيمينه ولا يمسح بيمينه . (السنن للسنن

ج ۱ باب النهي عن الاستنجاء باليمين)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم

میں کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے ورنہ جب بیت الخلاء جائے تو دائیں ہاتھ سے عضو تناسل

نہ چھوئے ورنہ دائیں ہاتھ سے استنجائہ کرے۔ (مرتب)

۳۵۶ عن أنس بن مالك قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم إذا

خرج من الخلوة قال الحمد لله الذي أذهب عني الأذى وعافيني . (السنن لابن

ماجة ج ۱ باب ما يقول إذا خرج من الخلوة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور بیت الخلاء سے تشریف

لے آتے تو یوں فرماتے "الحمد لله الذي أذهب عني الأذى وعافيني" (ابن ماجہ)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸)

۳۵۷ عن أنس قال . كان النبي ﷺ إذا دخل الخلوة وضع خفيه (لان ثقبه

محمد رسول الله ﷺ) . (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱) باب الخلع يكون فيه ذكر الله ومشكوة المصالح

ص ۱۲ باب ادب الخلوة و من ماجہ ج ۱ ص ۲۶ باب ذكر الله عز وجل على الخلوة والحمد لله على الخلوة)

(۱) ہم یہ اللہ نے ہے جس نے مجھ سے اذیتیں چھین دیں اور عافیت دی۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الحرام کو جاتے
انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔ (ابوداؤد و ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)
۳۵۸ عَنْ أَنَسٍ لَدَى : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى
يَذُوبَ مِنَ الدَّرَصِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۰) بَابُ لِمَنِ الْإِسْتِجَارُ عِنْدَ الْحَاجَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ جب قضاے حاجت کا
ارادہ فرماتے تو پیرائہ ہٹاتے تا وقتے کہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (ابوداؤد و ترمذی)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰-۱۱۱)

۳۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبِرَّازَ ابْتَلَقَ حَتَّى لَا يَكُونَ
أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَشْكُورًا الْمَصَابِيحُ ص ۴۲ بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور جب قضاے حاجت کا شریف لے جاتے
تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَسْتَجِيرُوا
بِالسُّرُوثِ وَلَا بِالْعِظَامِ لِإِنَّ زَاذَ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۱) بَابُ
كَوْنِ جِبَةِ مَا يَسْتَجِي بِهِ أَبُو دَاوُدَ ج ۱ ص ۶ بَابُ مَا يَسِي أَنْ يَسْتَجِي بِهِ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور قدس ﷺ نے فرمایا کہ گویا
اور پڑیوں سے استنجانہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔

۳۶۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَدِدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا
يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ أَتَاكَ أَنْ يَسْتَجِيرُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْقَةٍ أَوْ حَصْبَةٍ
(السنن لابن داؤد ج ۱ ص ۶) بَابُ مَا يَسِي أَنْ يَسْتَجِي بِهِ

اور عبداللہ بن مسعود سے ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جنوں کا ایک وفد آیا اور کہا کہ
اے محمد ﷺ اپنی مت کو ہڈی اور گویا اور کوئلہ سے استجی کرے سے منع فرما دیجئے (ابوداؤد)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَلَّى الرَّجُلُ لَبِي

مُسْتَحَبٌّ وَقَالَ : إِنِّي عَاشَهُ الرَّسُولَ مِنْهُ (السُّنَنِ لَا بِي دَاوُد ج ص ۵ جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲ باب ماجاء فی کرمیة النُّوْلِ فی الْمُعْتَمَلِ)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہاے یا دھو کرے کہ اکثر دوسرے اس سے ہوتے ہیں۔
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يُولُوْهُ نَحْنُ ثُمَّ فِي خُجْرٍ. (السُّنَنِ لَا بِي دَاوُد ج ۱ ص ۵ باب مَا يَهَيُّ عَنِ النُّوْلِ فِي الْخُجْرِ، مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ ص ۴۳ باب آداب الخلاء)

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (ابوداؤد و سنن) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۶۴: عَنْ مَعَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَتَقَرُّ الْمَلَاحِصُ الدَّلَاحَةُ الْبَرَارُ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةُ الطَّرِيقِ وَالطَّلُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه (مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ ص ۴۳ باب آداب الخلاء ابوداؤد ج ۱ ص ۵ باب مَا يَهَيُّ عَنِ النُّوْلِ فِيهَا)

حضرت معاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا ٹیمں چیزیں جو سو ب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۶۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ لَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُولُو قَائِلًا فَلَا تَصْدُقُوهُ مَا كَانَ يُولُو إِلَّا قَاعِدًا (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب النہی عن اہول قاعدا)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچ نہ مانو حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔ (ترمذی سنن) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۳۶۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لَمَّا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَخْرُجَانِ مَعَهُمَا بَقْعَتَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ

احمد و ابن ماجہ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳ باب ذاب الخلاء والمسا لاسی دود
ج ۱ ص ۳ باب کراہیہ الکلام عند الخلاء)

یوحید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "وختص پرخانہ کو پا نیں اور
ستر لٹھوں کر ہا نیں کرے تو اللہ اُن پر غضب فرماتا ہے۔" (احمد و ابوداؤد ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲، ص ۱۱)
۳۶۱ عی ایسی عباسی قاف ہر الشیء یستحب بصرہا فہا انہما لہ عذابان
وما بعدہما فی کثیر اما حذوہما فکان لا ینسبوس لہ فی ذوابہ لمسم لا ینصرہ
من البول واما الاخر فکان یمنی بالسمیم ثم احد جریدہ رخیہ فشقہ بصفین ثم
نحر فی کل قبر واحدہ قالوا یا رسول اللہ سمعت ہذا قال لعلہ
ان یخفف علیہما ہاتھ یسا متفق علیہ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲ باب ذاب
الخلاء ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱ باب لا ینسبوس لہ فی ذوابہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قبروں
پر دفن فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (حسن سے
بچنا دشوار ہو) مذهب نہیں میں ان میں سے ایک پیشاب کی چیمنٹ سے نہیں پتھارتا دوسرا چغل
کھا۔ پھر حضور نے کھجور کی ایک ترشح لے کر اس کے دو حصے کیے برقبر پر ایک ٹکڑا نصب فرمایا
مسیبہ سے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا؟ فرمایا اس میں پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب
میں تخفیف ہو۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

(۱) باب حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھوسا ہوا پانی یا دیگر مایعات نہیں بہا سکتے ہیں بلکہ خشک ہونا چاہیے
اس کی نقل سے یہ بات ذاب الخلاء میں ملتی ہے ص ۱۲

﴿نماز کا بیان﴾

قرآنی آیات

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۵۱. هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِالنَّعِيبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُسْقُونَ. (بقرہ ۳۰۶)

ہدایت فرادلوں کو دے جو بے دیکھے ایمان لائیں۔ اور نماز قائم رکھیں۔ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں ٹھائیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

۱۵۲. وَاتَّبِعُوا الصَّلَاةَ وَأَنُؤُوا الزَّكَاةَ وَذُكِّرُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (بقرہ ۴۳)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۵۳. حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ. (بقرہ ۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور قیام سے (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۵۴. وَإِنهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ. (بقرہ ۴۵)

اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اور فرماتا ہے۔

۱۵۵. تَوَيْتُ لِلْمُصَلِّينَ الْبَیِّنَاتِ هُمْ غَنَ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (ماعون ۵، ۶، ۷)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۵۶ فَيَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَصَاعِدُ الصَّلَاةِ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ

يَسْفُوْنَ عَيْنًا (سورہ ۱۹: ۵۹)

اور ان کے بعد ان کی جگہ وہ خلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوا میں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۵۷ كُنَّا حِينَ رَدُّهُمْ سَعِيرًا (یسی اسرائیل ۹۷: ۱۲)

جب ہم بھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے بھڑکادیں گے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۵۸ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الْبُحَارِ وَزُرْهَا مِنَ الْمَيْلِ إِنَّ الْحَسَنَ يُذْهِبُ

الْأَسْفَافَ ذَلِكَ ذِكْرِي فَلْيَذْكُرْنِ هُو ۱۱: ۱۱۴

اور تمہارا قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیاں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے مانے والوں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۳۶۸ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنِي

وَالْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ عَنْهُ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱: ۱۲۰ باب

کتاب الایمان، الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲ باب بیان أركان الإسلام وصحيح البخاری ج ۱ ص ۶ باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بئني الإسلام على خمس)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوٰۃ دینا

(۴) اور حج کرنا (۵) اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۳۲۳)

۳۶۹ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ ! أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيَسَاعِدُنِي فِي الْبَارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَتَرَفَعُ إِلَهُهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَقَبَّلَ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَنَهَى الصَّلَاةَ وَتَوَاتَى الزَّكَاةَ وَتَصَوَّمَ رَمَضَانَ وَتَخَجَّعَ الْبَيْتَ وَرَأَى أَحْمَدَ الْقُرْمَظِيَّ وَابْنَ حَاجَةَ مَشْكُورَةَ الْمَصَابِيحِ ج ۱ ص ۱۴۰ كِتَابُ

الْإِيمَانِ الْفَصْلُ الثَّانِي وَالصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۱ ص ۳۰۱

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہوا کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچے۔ آپ نے فرمایا تو نے بڑی اہم بات پوچھی ہے جسے اللہ میسر کرے اس پر آسان ہے وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ (احمد، ترمذی، مسند) (بہار شریعت ۳۲۳)

۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّوْمُ الْخُمْسُ وَالْخُمْسَةُ لِي الْخُمْسُ وَرَمَضَانَ إِلَيَّ وَمَصَانِ مَكْفُرَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا احْتَبَتِ الْكِبَانُ رَوَاهُ مُسْنَدُ (مَشْكُورَةُ الْمَصَابِيحِ ج ۱ ص ۵۷ باب لِمَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نماز اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچ جائے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۲)

۳۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِسَائِبِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ حَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَرِيَةِ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ ذَرِيَةِ شَيْءٍ أَفَإِنَّ ذَلِكَ مِثْلُ الصَّوْمِ ابْنَ الْخُمْسِ يَنْحَوُّ اللَّهُ بِهِمُ الْخَطَايَا مَنَعَهُ عَمِلَهُ (مَشْكُورَةُ الْمَصَابِيحِ ج ۱ ص ۵۷ باب الصَّلَاةُ الْفَصْلُ الْأَوَّلِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حسب اللہ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر بہاؤ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر مکمل رہ جائے گا۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی اور روزہ دار اگر کبیرہ گناہوں سے بچیں تو ان کے معجزہ گناہ محال ہو جائے گے ہیں۔

عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سب خطاؤں کو بخور دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۲۷۲ عن ابی مسعود أن رجلاً أصاب من إمرأته قبله فأتى رسول الله ﷺ فذكر له فبرئت عنه وأقيم الصلوة طرفة النهار ورفعت السبل إن الحسنة تذهب السيئات ذلك ذكرى للذي كبرين (ہر د ۱۰۴) قال الرجل ألي هذه؟ قال لمن عمل بها من أمتي (الصحيح لبحاری ج ۲ ص ۷۸ - باب کتاب تفسیر سورة هود)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک صاحب نے ایک احمقہ عورت کا ہوسہ لے لیا۔ حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوة طرفة ي" اسٹہار و زلّصم اسئل إن الحسنة تذهب السيئات دانك ذكرى للذي كبرين" (نماز قائم کر دین کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں بے شک سبکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ بھیحت ہے بھیحت ماننے والوں کے لیے) انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا میری سب امت کے لیے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۲ عن أبي عمرو بن العباسي أن رجلاً قال لأبي مسعود: أي العمل الفصل؟ قال (عند الله في مسعود) سألت عنه عن رسول الله ﷺ فقال: الصلوة على مواضعها قلت: وماذا؟ يا رسول الله؟ قال: برأؤك الدين قلت: وماذا؟ قال: الجهاد في سبيل الله (جامع الترمذی ج ۱ ص ۴۳ - باب ما جاء في الوقت الأول من الفصل)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مجال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا وقت کے اندر نماز میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا میں باپ کے ساتھ نکلی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۴ عن عمر قال: جاء رجل فقال: يا رسول الله ﷺ أي شيء أحب عند الله في الإسلام؟ قال: الصلوة لولحها ومن ترك الصلوة فلا دين له والصلوة عماد الدين. (الترمذی لمسنن المسعود ج ۱ ص ۸ - سورة القمرة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ
اسد میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: وقت میں نماز پڑھنا۔
اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں بچا۔ دین کا ستون ہے۔ (بخاری)

(یو شریعتی مضمون: ۵۰)

٣٧٥ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصُّلوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ بَنِينَ وَصَرُّوْكُمْ عَشِيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ مَسِيْنٍ
وَلَوْ قُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَصَدِّحِ (مشكوة المصباح ج ١ ص ٨٠ باب الصلوة لفصل الثاني
والعالمون في التفسير المأثور ج ١ ص ٧١٧)

عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جددہ راوی کہ حضور نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو بارگاہ پر محدود درس کے بستر لگ کر دو۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

٢٧٦ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّجَ رَمْلَ السَّاءِ وَالْوَرْقَ بِتَهَافُثٍ فَأَخَذَ
بِغَضِيٍّ مِنْ شَجَرِهِ قَدْ قُجِعَ ذَلِكَ الْوَرْقَ بِتَهَافُثٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَ دُرٍّ قَدْ
لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفُلُ أَنْ لَعَبَ الْمُتَسَلِّهِ يُصْنَى إِذْهُ دَوْرَةٌ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
فَتَهَافُثُ عَنْهُ دُورُهُ كَمَا يَتَهَافُثُ هَذَا الْوَرْقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ (مسند لاسم أحمد بن
حبل ج ٥ ص ١٧٩ أو مشكاة المصابيح كتاب الصلوة الفصل الثالث ص ٥٨ وكسر العمال
فصلان الصلوة الإكمال ج ٥ ص ٥٠٤ - ١٢٩١م)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جاڑوں میں ہر شریف سے گئے بیت جھاڑ کا زمانہ تھا دو شہنشاہ چکڑ میں چتے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر! میں سے عرض کی لیسک یا رسول اللہ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گنہاریے گرتے ہیں جیسے س درخت سے یہ چتے۔ (ام حم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

٢٧٧: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى ثَوْبٍ مِّنْ ثَوْبِ اللَّهِ بِقِصْيِ فَرِيضَةٍ مِّنْ لِّرَأْيِ اللَّهِ كَانَتْ سَطَوَاتِهِ إِحْدَاهَا تُحِيطُ

حطیۃ و الاخری ترفع درجۃ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۰۵ باب فضائل الصلوة لمكتوبة في جماعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو شخص پچھلے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ ٹھوکتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴)

۳۷۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُلَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى مَخْلِسَيْنِ

لَا يَسْهُوُ فِيهِمَا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَلَّبَ مِنْ دُبِهِ (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۹۴)

زید بن خالد ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دی کہ حضور نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہوند کرے و جو چھ بیشتراں اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے یعنی صفائے (احمد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴)

۳۷۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ الْعَبْدُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَحَتْ

لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَكُشِفَتْ لَهُ الْعُجُوبُ فِيهِ وَبَيِّنَ رَتَبُهُ وَاسْتَقْبَلَتْهُ الْخُزُرُ الْعُيُوسُ مَا لَمْ يَتَمَحَّضْ أَوْ يَتَخَفَّ (تكرار الأعمال باب فضائل الصلوة ج ۱ ص ۶۵ حدیث ۱۲۸۴)

ابو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور جو زمین اس کا استحقاق کرتی ہیں جب تک نہ تاک سکے۔ کھارے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴)

۳۸۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

الصلوة فَإِنْ صَلَحَتْ حُنِجَ نَسَالُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَتَسَدَ مَا تَوَلَّى عَمَلُهُ

(الدر المنثور في التفسير العائود ج ۱ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲ سورة الفرقان ۲۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو ہاتھی نماں بھی ٹھیک رہیں گے ورنہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۴)

۳۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 مَنْ أَتَى مَا يُحَاسِبُ بِهِ الْعَهْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَوَتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ
 وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَإِنْ تَقَصَّ مِنْ فَرِيضَتِهِ قَالَ الرَّبُّ : أَنْظِرُوا
 هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكْمَلُ بِهَا ، التَّقْصَرُ مِنَ الْفَرِيضَةِ ؟ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ
 عَلَى ذَلِكَ (المعجم المشهور على التفسير المأثور ج ۱ ص ۷۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ
 سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے اس کے عمل میں سے نماز کا حساب پوچھا جائے گا تو اگر یہ
 درست ہوئی تو کامیاب و ہامداد ہوا ورنہ یہ بگڑی تو خائب و خاسر (ناکام و نامراد) ہوا اور اگر
 مرائض میں کچھ کی رہی تو رب پر عمل فرمائے گا ورنہ جو میرے بندے کے لئے نوافل ہیں تو نوافل
 سے فریضے کی کمی پوری کر دی جائے گی اور اسی پر اس کے سارے عملی ہوں گے۔ (مرتب)

۳۸۲: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ
 لِمَلَانِكَ - تَطَوُّعًا هَلْ تَحِلُّونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَأَكْمَلُوا بِهَا مَا صَبَحَ مِنْ فَرِيضَةٍ ثُمَّ
 الرُّكَاةُ ثُمَّ قُرُوحُ الْأَعْمَالِ عَلَى حَسَبِ رُكَاةٍ (المعجم المشهور ج ۱ ص ۷۰۹)

حکیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پروردگار قیامت
 بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا تو اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی
 جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملنگ سے فرمائے گا ورنہ جو میرے بندہ
 کے نوافل ہیں تو ان سے فرض پورے کرو؟ پھر رکوع کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوں ہی باقی اعمال
 کا۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۶۷۳)

۳۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - تَأْكُلُ
 النَّارُ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ

(المسنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۳۳۱ باب صفة النار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا (جو مسلمان جہنم میں جائے

گاوالعیاض باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھانے کی سوا اعضا بخود کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۶۷۳)

۳۸۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ خَالَةٍ يُكُونُ الْغُبْلُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعْبِرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ (رواه الطبرانی في الأوسط والترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۵۰ باب في كثرة الشُّجُود)

حضرت حذیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ پتا منہ خاک پر گر رہا ہے۔

(بہار شریعت ۶۷۳)

۳۸۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَقِعَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ إِلَّا اسْتَفْرَقَتْ بِدَلِكِ إِلَى مُنْتَهَاهَا إِلَى سَبْعِ أَرْصِينَ وَفَخَرَّتْ عَلَى مَا خَوَّلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ. (رواه أبو يعلى)

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۲۶۶ باب الترغيب في الصلاة في الصلاة)

اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں گزرے گا ایک ٹکڑا دوسرے کا پار نہ ہو آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر برکت کی تصور کرتا ہے۔ (طبرانی الأوسط)

(بہار شریعت ۶۷۳)

۳۸۶. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِصَاحِ الْعَجَبَةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ. (رواه احمد). (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۹ الفصل الثالث كتاب الطهارة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ (مسلم) (بہار شریعت ۶۷۳)

۳۸۷. عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَمُتَّهِمًا إِلَى صَلَاةٍ مُكْتَرَبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُعْتَمِرِ وَمَنْ حَرَجَ لِي نَسِيحٍ لِيَصْحَرَ لَا يَنْصَبُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ

لَا تُرْبِيَهُمَا كِتَابَ هِيَ عَلَيْنِ۔

(المعص لابی داؤد ج ۱ ص ۸۲ باب ماجاء فی فصل انمشی الی الصلوة)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے عمرہ کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک ہزار دس سو تھانہ تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو عیسٰی میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجہ قبول کو پہنچی ہے۔

(بہار شریعت ۲۸۳)

۳۸۸ عن ابی یُؤُوبَ لَاصْصَارِيٍّ وَعُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا
وَسُئِلَ اللَّهُ ﷺ مَنْ تَوَصَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصِيَّ كَمَا أَمَرَ غَيْرَ لَهُ مَا قَدَّمْ مِنْ عَمَلٍ

(مسند لمسلم ج ۱ ص ۲۰۱ نوٹ من توصّا کما امر)

ابو یوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔
(احمد علی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۲۸۳)

۳۸۹ قَالَ (أَبُو ذَرٍّ) إِنِّي سَمِعْتُ حَبِيبَةَ أُمَّا بَقَامِمْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسْجُدُ لِلَّهِ
سَجْدَةً لَا رَفْعَ لَهَا دَرَجَةً زَخَطَ عَنْهَا بِهَا حَبِيبَةٌ

(مسند لداؤمی ۲۸۱ باب فضل من سجد لله سجدة)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اس کے لیے ایک تسلی نکھتا ہے اور ایک گنہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (احمد)
(بہار شریعت ۲۸۳-۲۸۴)

۳۹۰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ صَلَاتِي دَعَا غَيْرِي فِي حَلَاةٍ لَا يَرَاهُ
إِلَّا اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ كُتِبَ لَهُ بِرَأَاهُ مِنَ النَّارِ (كَسْرُ لُعْنَابٍ كِتَابُ الصَّلَاةِ مِنْ قِسْمِ الْأَعْرَافِ)
باب فصائل الصلوة ج ۱ ص ۶۷ حدیث ۱۲۳۶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت

نماز پڑھے کہ اللہ و فرشتوں کے سو کوئی نہ دیکھے اس کے لیے جہم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔
(بہار شریعت ۷۳)

۳۹۱ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمٌ وَعِلْمُ الْإِيمَانِ الصَّلَاةُ

(مَنْبِئَةُ الْمُصَلِّي مَعَ صَغِيرَى ص ۴ مطبوعہ لاہور)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر شئی کے لیے علمت ہوتی ہے ایمان کی عبادت نماز ہے۔ (میدان مصی) (بہار شریعت ۷۳)

۳۹۲ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ لِمَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ

وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ رَحْمَةُ الْمُصَلِّي ص ۴

سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسکو چھوڑ دیا دین کوڑھا دیا۔ (میدان مصی) (بہار شریعت ۷۳)

۳۹۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِ بِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُصِّنْ

صَلَاتُكَ اَللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَخْسَرُ رُكُوعٍ هُنَّ وَصَلَاتُكَ لَوْ لَتَّهِنَّ وَاتَّمَّ رُكُوعُهُنَّ وَخَشَعُو عَيْنَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَسَى اللَّهُ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَفْوُهُ وَبِئْسَ عَهْدٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۸ الفصل الثانی باب بصلوۃ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کچھ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کی اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پام کر دیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے رکی اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔ (احمد ابوداؤد) (بہار شریعت ۷۳)

۳۹۴ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ . قَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ . اِنْ لَبِيتَنِيْ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَقَامَ الصَّلَاةَ يَوْفِيَهَا اَنْ لَا اُعَذِّبَهُ وَاَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ . (مَكْتُرُ الْعُقَدِ بِابِ فَصَالِ الصَّلَاةِ ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۲۵۲)

حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے

ہیں کہ بندہ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کے لیے میرے درجہ کرم پر عہد ہے کہ سے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (بہار شریعت ص ۳۷۷)

۳۹۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَقْضِ صِبْغَةَ أَفْصَلِ مِنَ التَّوْحِيدِ وَالصَّلَاةِ وَبُكَاءِ شَيْءٍ فَصَلِّ مَعَهُ لَا تَفْرُضُهُ اللَّهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِمْ رَاجِعٌ وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ (البیہقی)

(کثر العتال لمصالح الصلوة ص ۱۳۵ ج ۲ ص ۶۸ حدیث ۱۳۵۵)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور مدائجہ پر فرض کرنا ان میں کوئی کوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (ایہی) (بہار شریعت ص ۳۷۷)

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرَانُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَذَكَرَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ اعْصِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۵ باب ما جاء في المسجد وانتظار الصلوة من العصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کر کھڑا ہو جائے مانگے کا استغفار اس کے لیے یہ ہے اللَّهُمَّ اعْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ (ابوداؤد حلی) (بہار شریعت ص ۸۷۷)

۳۹۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْمَدَامَةَ كَانَ فِي دُمَةِ اللَّهِ حَتَّى يُمْسِيَ (کثر العتال ج ۲ ص ۸۰۷ حدیث ۱۶۱۶) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى (فَلَا تُخْبِرُوا دُمَةَ اللَّهِ فَإِنْ مِنْ أَخْفَرِ دُمَتِهِ طَلَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى يُكَبِّهُ عَلَى وَجْهِهِ) (کنز العمال ج ۲ ص ۸۰ کتاب الصلوة حدیث ۱۶۲۳)

() اللہ تعالیٰ کی بخشش دے گا اللہ تعالیٰ کی رحم کرے اللہ تعالیٰ کی توبہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور رشتہ فرماتے ہیں جو صبح کی ہر پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا وہ توراؤ جو اللہ کا وہ توراؤ ہے گا اللہ تعالیٰ اسے دندھا کر کے روزِ آخر میں ڈال دے گا۔ (طرنی) (بہارِ شریعت ۸۷۳)

۳۹۸ عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ عِدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ عِدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ وَمِنْ عِدَا إِلَى السُّوقِ عِدَا بِرَايَةِ الْبَيْسِ

(كُتُبُ الْعُمَانِ بِأَبْ أَوْقَاتِ الصُّبْحِ نَقَصَهُ ج ۴ ۸۰ حَدِيث ۱۶۶۸)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو صبح کی نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح کو ہزار گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ)

(بہارِ شریعت ۸۷۳)

۳۹۹ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ مُخْتَبِئًا فَكَأَنَّمَا قَامَ لِلَّيْلَةِ وَمَنْ شَهِدَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِضَعْفِ اللَّيْلِ كُتُبُ الْعُمَانِ ج ۴ ۸۰ بَابُ أَوْقَاتِ الصُّبْحِ نَقَصَهُ حَدِيث ۱۶۷۰

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ جو نماز صبح کے لیے گیا طالبِ ثواب ہو مگر حاضر ہو گیا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشاء کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ (بکری شعب الایمان) (بہارِ شریعت ۸۷۳)

۴۰۰ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى أَوْسَمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِي حَادِثَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ بُرَاءً لَيْسَ بِرَاءَةٍ مِنْ لَدُنِ بَرَاءَةٍ مَنْ أَصْبَحَ (كُتُبُ الْعُمَانِ بِأَبْ أَوْقَاتِ الْفَجْرِ نَقَصَهُ ج ۴ ۸۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چالیس دن نمازِ فجر و عشاء بہ جماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرمائے گا ایک بار و دوسری نفاق سے۔ (صیب) (بہارِ شریعت ۸۷۳)

۴۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْتَفِقُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَهِدُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَقْرَأُ الَّذِينَ يَتْلُونَ

لَكُمْ قِيَالَهُمْ رَبُّهُمْ وَهُمْ يَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَزَكُّمُ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ نَزَكَّاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ
وَأَكْبَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ (متفق عليه) (منكوة المصاحح ص ۶۲ الفصل باب فضائل الصلوة
الفصل الأول مستند الإمام أحمد بن حنبل ج ۲۱۲۱۶ باب مستند أبي هريرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں رات اور دن کے
تمام نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل اس سے فرماتا ہے کہاں
سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے
پاس گئے تو وہ نماز پڑھا رہے تھے در انہیں نماز پڑھنا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے (۱۷۱۱)
(بہار شریعت ۸/۳)

۴۰۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي
مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَوْ بَعِثَ قِبَلَهُ لَا تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا
عِشَاءً مِنَ النَّارِ (المس لابن ماجہ باب صلوة العشاء في الجماعة ۵۱۶)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد میں جماعت کے
ساتھ چالیس رکن نماز پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزخ سے
آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸/۳)

۴۰۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَثَقِلَ الصَّلَاةُ عَلَى
الْمُتَأَلِّقِينَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ لِيَعْمُرُوا مَا فِيهِمَا لَا تَوْهَمُوا وَلَوْ حَتَّى
(المس المتصور في التفسير المأثور ج ۱ ص ۱۶۹ سورة البقرة: يروى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں سب نمازوں
میں زیادہ گراں سنگین پر نماز عشاء و فجر ہے اور جوان میں فضیلت ہے گر جاتے تو ضرور
حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل کھستے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔ (طبرانی)
(بہار شریعت ۹/۸۳)

۴۰۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَلِ الْعِشَاءَ
فَلَا تَأْتِ الْوُجُوهُ إِلَّا بِغَضَبٍ (تكم العمال ج ۸۸۴ فصل وقت الوتر وما يتعلق به حديث ۱۸۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو تم رعشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ (بزار)۔ (کنز العمال ج ۸۸) (بہار شریعت ۹۳)

۱۰۵ : أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ مِنْ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مِنْ لَانَتْهُ فَكَانَ مَوْتَرُ أَهْلِهِ وَمَالُهُ

(الدر المنثور ج ۱ ص ۷۱۶ كمر الغنای باب الترهیب عن ترك الصلوة ج ۴ ص ۷۱)
ثوبان بن سواد یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل مال جاتے رہے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹۳)

۱۰۶ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا كُتِبَ بِاسْمِهِ عَلَى بَابِ النَّارِ مِنْ يَدْخُلُهَا

(كمر الغنای باب الترهیب عن ترك الصلوة ج ۴ ص ۷۱ حدیث ۷۱۴)
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصد کمار پھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو یوسف) (بہار شریعت ۹۳)

۱۰۷ : عَنْ أُمِّ أَبِيمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ جِبَّةُ جِبَّةِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ . (مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۲ ص ۱۲۰ حدیث ۱۷۱۲)

ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصد کمار نماز ترک نہ کرو کہ جو قصد ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اس سے بری الودہ ہیں۔ (مسند) (بہار شریعت ۹۳)
۱۰۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تَحْضُرُوا وَلَا تَعُشُرُوا وَلَا تَخِيرُوا فِي دِينٍ لَا ذِكْوَعُ لَهُ

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۱۸ و كمر الغنای ج ۱ ص ۶۴ حدیث ۱۶۵۵)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں سبکی اور دشواری نہ ڈالو جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹۳)

۱۰۹ : أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الشَّعْبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ لِقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

فَلَا دِينَ لَهُ وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ . (كُنُزُ الْعُمَلِّ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَوُجُوْهِهَا ج: ۱ ص: ۱۸۰ المروالمشور ج ۱ ص ۷۰۸)

یہی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ایک شخص نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری چیز کون سی ہے؟ فرمایا وقت کے بندہ نماز اور فرمایا جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نار دین کا ستون ہے۔ (بہار شریعت ص ۹۳)

۴۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا سَلَامَ عَلَى الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا رُضُوْءَ لَهُ (المروالمشور ج ۱ ص ۷۰۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لیے نماز نہ ہو۔ (بہار شریعت ص ۹۳)

۴۱۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ لَصَلَاةٍ يَوْمَ مَا أَهْلَانِ مِنْ خَافِظٍ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَنُورَاهَا وَنُورُهَا نَوْمُ الْقَبْرِ وَمَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا نُورُهَا وَلَا سَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمُ الْقَبْرِ مَعَ قُرْعُوْرٍ وَهَامَانَ وَأَبْنَى بْنِ خَلْفٍ (المروالمشور فی التفسیر الماثور ج ۱ ص ۷۰۸)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (برادری) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے درویر ہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برمان نہ نجات اور قیامت کے دن قادر و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (بہار شریعت ص ۹۳)

۴۱۲. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى عُمَاةِ أَيْ لِهَمِ أَتُورِ نَحْمِ عَسَدِي الصَّلَاةَ فَمَنْ حَفِظَهَا أَوْ خَافِظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سَرَاها ضَيَّعَ (كُنُزُ الْعُمَلِّ ج: ۱ ص: ۱۸۰ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَوُجُوْهِهَا حَدِيث ۳۹۳۲)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے ہم میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا

﴿نماز کے وقتوں کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۵۹ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سواء ۲/۱۰۲)

ہر ایک نماز مسلمانوں پر وقت پابند ہو (قرآن مجید)

اور فرماتا ہے

۱۶ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جِئْتُمْ مَسْجِدَ وَحْيٍ نُّصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَعَشِيْ وَجِئْتُمْ مَضٰجِرَ (روم ۱۸/۲)

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اس کی تعریف ہے آسمانوں و زمین

میں اور کچھ دت رہے وہ جب تمہیں رو پیکر ہو۔ (الراہم)

احادیث

۱۶۰ عَنْ اَبِي عِيْثَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْفَجْرُ

اَلْفَجْرُ اَوْ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ لِيْهِ الصَّلٰوةُ وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ وَتَحِلُّ فِيْهِ

الطَّعَامُ۔ (المستدرک للحاکم کتاب الصلوة باب الفجر بخیر ج ۱/۱۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں فجر دو ہیں ایک وہ

جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور

کھانا حلال۔ (بہار شریعت ۲/۱۲۳)

۱۶۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ

الشَّمْسُ فَقَدْ اَذْرَكَ الْعَصْرَ (صحیح البخاری ج ۱/۸۲۱ باب من اذرك من الفجر ركعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے فجر کی

ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی اس پر فرض ہوگی اور جسے ایک رکعت عصر کی

قبل غروب آفتاب ٹل گئی اس نے نماز پان

۴۱۶ عَنْ زَالِحِ بْنِ خَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اَسْفَرُوا

بِالصَّغْرِ فَإِنَّهُ اعْظَمُ ثَلَاثٍ ۱ جامع الترمذی ج ۱، باب ما جاء في الاستسار بالصغر

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز

اچالے میں پڑھ کر اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔ (بہار شریعت ش ۱۳۳-۱۳۴)

۴۱۷ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْفَرُوا بِالْفَجْرِ يُغْفَرُ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ مِنْ

نَوْرِ الْفَجْرِ نَوْرٌ لِلَّهِ فِي قَبْرِهٖ وَقَبْلُ صَلَواتِهِ (كثير الغفال الاكمل في الاستسار ج ۲۷۹)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز روشن

کر کے پڑھو اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی اور دوسری روایت نہیں ہے کہ جو فجر کو

روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔

(بہار شریعت ۱۳۴)

۴۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ﷺ قَالَ لَا مَرَأَلَ أَنَسِي عَسَى لَهْفَةٌ مَا اَسْفَرُوا

بِصَلَاةِ الْفَجْرِ (كثير الغفال الاكمل في الاستسار ج ۲۸۰، حدیث ۱۶۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میری امت ہمیشہ فطرت یعنی

دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اچالے میں پڑھے گی۔ (بہار شریعت ۱۳۴)

۴۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا

وَأَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَرُزَلُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ

الْمَعْمَرِ وَأَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَأَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَضَعُ الشَّمْسُ

وَأَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَأَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَأَنَّ

أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةُ حِينَ يَغِيبُ الْآفَاقُ وَأَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَأَنَّ

أَوَّلَ وَقْتِ الصُّبْحِ حِينَ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَأَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

(جامع الترمذی ج ۱، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي ﷺ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز کے یہ اوقات

ابو یوسف و حنفیہ میں عامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں۔
(بہار شریعت ۱۳/۳)

۴۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَيَّ اشْيَئٌ لَا مَرُوتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا خُرُوتُ لُعْنَاءٍ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ يَسْأَلُ رَبُّنَا بَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ نَبِيٍّ حِينَ يَتَقَرَّبُ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَجْزَ إِلَى السَّمَاءِ اللَّبِئَا فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ مَنْ يَسْتَعِيزُنِي فَأُعِيزُهُ مَنْ يُسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ۲۵۰۱۲ ۲۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم فرما دیتا (۱) کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تخیل رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہے دانا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں۔

(بہار شریعت ۱۳/۳)

۴۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ . قَالَ اشْيَئٌ عَلَيَّ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلَوةَ

لَا رُكْعَتَيْنِ الْفَجْرُ . (تَحْذِيرُ الْفُضَالِ بَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَكْرُوهَةِ ج ۱/۱۱۲ حصہ ۱۹۰۲)

(۱) حکم دیتا ہے کہ جس کو چاہے ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے "لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَيَّ اشْيَئٌ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ" (ابن جریر کنز ۵/۵۷۷) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہو جائے گی تو اس پر مسواک فرض کرتا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے "لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَيَّ اشْيَئٌ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ حَتَّى كُلَّ صَلَوةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ" (کنز العمال ۵/۵۷۷) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ میں نے وضو فرض کر دیا۔ سرکارِ اقدس ﷺ کے ارشاد "لَفَرَضْتُ" (میں فرض کر دیتا) اور "لَا مَرُوتُهُمْ" سے ظاہر واضح کہ آپ ﷺ ان احکام کے مالک ہیں نہ پا ہیں فرض کریں جو پا ہیں حرام کریں۔ اور وہ یہ کرتے بھی رہے جیسا کہ ارشادِ الٰہی اس پر ثبوت ہے "وَيَحِلُّ لَهُمُ الطَّيْمَتُ وَحَرَمَ عَلَيْهِمُ الْخُفَاثُ" اور بیان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے اور گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔ ۳۔ مرقب مرقب

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب فجر طلوع کرے تو کوئی (لقل) نماز میں سوا دو رکعت فجر کے۔ (بہار شریعت ۳۴۳)

۴۶۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِقَوْلِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَمِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۸۲ ۸۳ ماہ لا تنحرى الصلوة قبل غروب الشمس)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بعد صبح نماز نہیں پڑھتے کہ آفتاب بلند ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں پڑھتا کہ غروب ہو جائے۔ (بہار شریعت ۳۴۳)

۴۶۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا مَرُءُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رُكِعَتْ وَرَقِعَتْ لَمْ إِذَا امْتَوَتْ قَارِبَهَا فَإِذَا رَأَتْ رَاقِبَهَا إِذَا دَسَتْ لِنُغُرُوبِ قَارِبَهَا فَإِذَا عَرَبَتْ عَارِفَهَا وَبِهِ رُسُوفُ اللَّهِ ﷻ عَنِ الصَّلَاةِ لِيَنَّكَ لِسَاعَاتٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالسَّائِي

(مشکوٰۃ المصابیح باب أوقاف النهي الفصل الثالث ۹۵)

عبداللہ صامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور قدس ﷺ آفتاب شیطاں کے سینک کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہوتا ہے تو جدا ہوتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پڑتا ہے تو شیطاں اس کے قریب آ جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہوتا ہے شیطاں اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہوتا ہے تو ان تین وقتوں میں نمازیں نہ پڑھو۔ (بہار شریعت ۳۴۳)

﴿ اذان کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۶۱ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَدْ أُتِيَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(صحیحہ ۴۱: ۳۳)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے اللہ کی طرف بلائے اور نیک کرے اور کبے میں مسلمان ہوں (کنز الایمان)

احادیث

۴۲۷ عَنْ عَفْرَا بِنَةِ قَالٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْلُونَ أَسْ

أَعْنَافًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ (رواہ مسلم، ۱)

(مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الأذان و جہتہ ص ۱۰ - الفصل الأول من کتاب الصلوة)

معاف و پریشانی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ مؤذنین کی گردنیں

یامت کے دن سب سے زیادہ درزیوں کی۔ (مسلم، احمد، ابی داؤد) (بہار شریعت ۱۳: ۳)

۴۲۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَسَمَتْهُ قَالٍ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مِائَةُ

مِائَةٍ وَتُصَلِّفُهُ كُلُّ رُطْبَةٍ رُبَّاسٍ سَجَّ حَوْتُهُ (کسر العمال ج ۱ ص ۱۴۵: ۱ حدیث

۳۱۹۱۔ و اس ماجہ ج ۱ ص ۸۳ فضل الأذان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مؤذن کی

جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی

آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے (بہار شریعت ۱۳: ۳)

() علامہ ابن عبد البر خلاف مناوی تفسیر میں فرماتے ہیں حدیث مؤخر ہے اور حدیث کا صحیح یہ جہاں فرماتے ہیں کہ مؤذن
رست ہونے کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گروں در رکھتا ہے یا اس کے متعلق یہ
ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے بعضوں نے کہا کہ کلام ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی
کر ان تک پہنچ جاتی ہے۔ ۱۲۔ مدار الشریعہ طلبہ الحرم

۴۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ

يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَنَابِسٍ (مکمل العمال ج ۱۶، ۱۷، حدیث ۳۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کے لیے معصرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۵، ۱۶)

۴۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ

مَدَى صَوْتِهِ وَيُشْهَدُ لَهُ كُلُّ مَدْرَةٍ وَشَحْرَةٍ سَجَّعَتْ صَوْتَهُ (مکمل العمال ج ۱۶، ۱۷)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے ہر ڈھیلا و درخت جس نے اس کی آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۵، ۱۶)

۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا بُدِيَ بِصَلَاةٍ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ

وَلَهُ ضَرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّائِبِينَ فَوَاقِصِي الدِّينِ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرُوهُ

حَتَّى إِذَا قُضِيَ تَشَوُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ أَذْكَرُ كَذَا

وَأَذْكَرُ كَذَا لِمَا تَمَّ يَكُنْ بِذِكْرٍ مِنْ قَبْلِ حَتَّى يَبْضُلَ لَوْ حُجَّ فَايْدِرِي كَمْ صَمِي

الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۶۸ باب فضل الاذان وعرب الشيطان عند سماعهم

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی دعا پڑھی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھگتا ہے یہاں تک کہ آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے پھر اقامت کہی جاتی ہے بھگ جاتا ہے جب پوری ہو جاتی ہے آجاتا ہے اور غطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے ہندسات بات یاد کر فلاں بات یاد کر جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔ (بخاری، مشک، ابوداؤد، بہار شریعت ج ۱۵، ۱۶)

۴۳۲ عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَفِيفُ

كَالْمُشْهِدِ الْمُتَشَفِّعِ لِي دَعَا رِإَادَاتٍ لَمْ يُدْرِكْ فِي قَبْرِهِ

(مکمل العمال الفصل الرابع فی الاذان والمغيب فيه ج ۱۶، ۱۷، حدیث ۳۲۲۷)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اذان دینے والا طالب ثوب ہے اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب سرے کا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نکلیں پڑیں گے۔ (ہبرائی) (بہار شریعت ۲۵۳)

۴۳۲ عن انس بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ - سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالْصُّمُورَةِ دَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّؤْحَاءِ قَالَ الرَّأُوِيّ وَالرُّؤْحَاءُ مِنَ الْخَدِيصَةِ عَمِي سَيِّئٌ وَثَلَاثِينَ مِثْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مشکوۃ للعصاح باب فضل الأذان وأجابه سعود بن سعد لثالث مر ۶۶)
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دیر بھاگتا ہے جیسے روح اور روح مدیدہ سے تحقیق میل سکد صلہ پر ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ۲۵۳)

۴۳۴ عن انس بن نُسَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ - إِذَا أُتِيَ بِالنَّوَثِ فِي أَذَانِهِ وَضَعَ الرَّبُّ يَدَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَلَا يَرَى كَدَّكَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ أَذَانِهِ وَإِنَّهُ لَيَعْقِرُنِي مَدَى صَوْتِهِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ الرَّبُّ - صَدَقَ عَبْدِي وَشَهِدْتُ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ وَأَبَشَرُ

(تذریع للبحری عن انس کثر بعدل ح ۱۵/۱ حدیث ۳۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب مؤذن اذان کہتا ہے رب عزوجل اپنی دست قد رست اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوں ہی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کرا دی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور تو نے حق کو ہی دی لہذا تجھے بشارت ہو۔ (بخاری فی التہجد) (بہار شریعت ۲۵۳)

۴۳۵ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَدَّنَ لِي لُزِيَّةً أَمْسَهَا اللّٰهُ عَرُوجاً مِنْ عَذَابِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي مُعْجَمِهِ الثَّلَاثَةِ (الترغيب والترهيب ح ۱/۱۸۱ باب ما جاء في فضل الأذان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ جس بہستی میں اذان کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اس کو رستہ دیتا ہے۔ (ہبرائی صیر) (بہار شریعت ۲۵۳)

۴۲۶: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا كَانَ لَهُمْ آمَنَاتٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَمُوتُوا أَوْ أَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ مَسَاءً كَانَ لَهُمْ آمَنَاتٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ حَتَّى يَصْبَحُوا (طبرانی)

(تکثر الغفال الفصل الرابع فی الأذان ج ۱: ۱۴۵ حدیث ۳۷)

معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جس قوم میں صبح کی اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے تمام تک امن ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے بد کے عذاب سے صبح تک امن ہے۔ (طبرانی)

(بہار شریعت ۲۸۷۳)

۴۲۷: عَنْ أَبِي رَضِيَ، لَنَّهُ غَبَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا خَسَائِدَ مِنَ السُّرُلِ تُرَافِقُ أَحْسَنُكَ فَفُتُّ: لِمَنْ هَذَا؟ يَا جَبْرِيلُ قَالَ: لِمَنْ دُفِنَ وَالْأَنْثَى مِنْ أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ

(تکثر الغفال الفصل الرابع فی الأذان (عربی) ج ۱: ۱۴۵ حدیث ۳۷۱)

ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی ﷺ میں سنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے فرمایا ہے جبریل یہ کس کے لیے سے عرض کی حضور کی امت کے مؤمنوں اور امیوں کے لیے (ابو یعلیٰ سند) (بہار شریعت ۲۸۷۳)

۴۲۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي النَّادِئِ لَتَصَارَبُوا عَلَيْهِ بِالسُّيُوفِ (مسند الإمام أحمد میں حبل احادیث ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج ۲: ۲۹) (تکثر الغفال الفصل الرابع فی الأذان والفرغ غیب فیہ)

(ادابہ ج ۱: ۱۴۵ حدیث ۳۷۱۵)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ آذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر ہاتھ تلوار چلتی۔ (امام احمد) (بہار شریعت ۲۸۷۳)

۴۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ دُفِنَ مَنَعَ بِسَبْعٍ مُّخْتَصِبًا

كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ (جامع الترمذی باب ماجاء فی فضل الأذان ج ۱: ص ۵۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے تار سے براءت لکھ دے گا۔ (ایمنیہ) (بہار شریعت ۲۶۷۳)

۱۱۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدَّى نِسْيَ عَشْرَةِ سَنَةٍ رَحِمَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِأَذَانِهِ فِي كُلِّ نَوْمٍ مِائَتُونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً (المسند لابن ماجہ باب فصل الأذان وقواب النوفین ج ۱ ص ۵۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دی کہ فرماتے ہیں سرور دو عالم ﷺ نے بارہ برس اذان کی اس کے لیے جنت و جب ہوگی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور قامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ایمنیہ) (بہار شریعت ۲۶۷۳)

۱۱۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ أَسْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَافِظَ عَلَى الْأَذَانِ سَنَةً رَحِمَتْ لَهُ

الْجَنَّةُ (مكتبة الفوائد الفصل الرابع والأذان والترغيب فيه واداب ج ۱ ص ۱۱۰ حدیث ۳۲۲۰)

ثواب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے سال بھر اذان پر حفاظت کی اس کے لیے جنت و جب ہوگی۔ (ایمنی) (بہار شریعت ۲۶۷۳)

۱۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَا نَا وَاجْتَنَبَنَا غَيْرَهُ مَقْدَمٌ مِنْ ذِيهِ وَمِنْ أَمْ أَصْحَابِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ إِيْمَانًا وَاجْتِنَابًا غَيْرَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذِيهِ. (مكتبة العمال الفصل الرابع في الأذان والترغيب فيه وادابه ج ۱ ص ۱۵۵ حدیث ۳۲۱۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیے جائیں گے۔ (ایمنی) (بہار شریعت ۲۶۷۳)

۱۱۳۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدَّى سَنَةً لَا يَطْلُبُ عَلَيْهِ أَجْرًا دُخِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَوُكِّلَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَفِيلٌ لَهُ. (إشعاع لمن شئت.)

(مكتبة العمال ج ۱ ص ۱۶۶ حدیث ۳۲۱۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو سال بھر ڈال کے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلا دیجائے گا اور جنت کے در اور در پر آٹھ رکعت کے لئے تو چاہے شفاعت کرے۔ (۱)

(ابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ لِسِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُخْشَرُ الْمُؤَذِّنُونَ يَوْمَ لَقِيْمَةِ عَلِيِّ نُوفٍ مَنْ نُوفٍ لُجَّةٌ يُقْلَنُهُمْ بِلَالٌ رَأَيْتُ أَصْرَابَهُمْ بِالْأَذَانِ يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ الْجَمْعُ قِيَامًا مِنْ هَوْلٍ لَا يَهْوَى ؟ فَقَالَ مُؤَذِّنُوا أَقْبَىٰ مُحَمَّدٍ بِحَافٍ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا يَخْزَنُونَ (مَكْرُ لَعْدُنِ الْفَصْلِ الرَّابِعِ فِي الْأَذَانِ ج ۱ : ۱۷ : حديث ۳۲۵۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ ۳ دنوں کا مشر یوں ہو گا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے ہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گئے سب کے سب جنت دار سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظریں کریں گے پوچھیں گے یہ کون ہے؟ کہا جائے گا یہ امت محمدیہ ﷺ کے مؤذن ہیں لوگ خوف میں ہیں، ارے کو خوف نہیں ہو گا غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔ (خلیب و ابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳، ۲۷/۱)

۴۴۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتَجِيبَ الدُّعَاءُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ لَهُمْ قُرْءٌ ذَعُوفٌ.

(تہذیب العمال ج ۱۴/۱۷۴)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے دھار دھس کی جاتی۔

۴۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَلَأَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا خَائِبًا وَالْإِقَامَةُ (جَمْعُ التَّرْمِذِيِّ فِي أَبْوَابِ الْعَلَوَاتِ بَِابٍ مَخْذُومٌ أَنَّ الْمَلَأَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا خَائِبًا وَالْإِقَامَةُ ص ۵۱)

(۱) اس سے معلوم ہو کہ ہے اجرت ایک سال ادارہ کے مال، دن الٹی نظامت کرے گا تو جنت ہو گا انہی کے کرام اور بڑے عظام، علمائے اسلام ہمہ ادنیٰ نظامت کریں گے۔ ۱۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رو نہیں کی جاتی۔ (ابو اسنیخ) (بہار شریعت ۲/۲۷۳)

۴۴۷ عن سهل بن سعد قال : ان رسول الله ﷺ قال : لئن لم تقرأان أو قلتما تقرأان الدعاء عند الداء ر عبد الناس حين يلحم أنفسهم بغصا .

(مشکوٰۃ المصابیح باب فصل الأذان وإجابة المؤذن الفصل الثانی ص ۶۶)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو دعا نہیں رو نہیں ہوتیں یا بہت کم رو رہوتی ہیں اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔ (ابو داؤد، ابورواؤد) (بہار شریعت ۲/۲۷۳)

۴۴۸ قال لیسی بن عباس بن عبد المطلب ان الأذان منبج باصلاة فلا يؤذن أحدكم لأوهو طاهر أبو لیسح بن بکتاب الأذان عن ابن عباس .

(کنز لقمال ج ۱ ص ۴۸ حدیث ۲۲۸۸)

سرکار ارس ﷺ نے فرمایا ہے ابن عباس اذان کو سنانے سے قفلت ہے تو میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر کہت طہارت میں۔ (ابو اسنیخ) (بہار شریعت ۲/۲۷۳)

۴۴۹ عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : لا يؤذن إلا متوصي (جامع الترمذی ج ۱ باب ما جاء أن من دن فهو غم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ لا یؤذن الا متوصی کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوصو (ترمذی) (بہار شریعت ۲/۲۷۳)

۴۵۰ عن جابر بن عبد الله قال : ان رسول الله ﷺ قال : من قال : حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة اب محمد بن الوسيلة والوسيلة وابنته مقاماً محفوظاً في الجنة وعدته بلا خلت له شفاعة يوم القيامة

(صحيح البخارى ج ۱ باب الدعاء عند الداء وجامع الترمذی ج ۱ ص ۵۱ باب ما يقول اذا

اذان المؤذن من الدعاء)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے اللہ

رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ الثَّامَّةُ وَالضُّرُوءَةُ الْفَاتِمَةُ آتِ (سَيِّد) مُحَقِّقُ الرَّمِيَّةِ
وَالْعَصِيَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا أَلَدَى وَعَدْتَهُ اس کے لیے میری شفاعت واجب
ہوگئی۔ (بخاری، ابوالدرداء، ابی ہاشم، بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۱ عن عبد الله بن عمر يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا
سَبَّحْتُمُ الْمَوْدَى فَقُولُوا مِنْ مَابَعُونَ وَصَبُّوا عَنِّي فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ صَلَّى لَنَفْسِهِ
عِنْدَهُ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِلَّهِ لِي لَوْ سَبَّحَهُ فَإِنَّهَا صِرَتْ لِي الْحَنَّةُ

مسند مسیسی باب تصوہ علی النبی ﷺ بعد الاذان ح ۱ ص ۱۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول
ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب سو دن کی افان سو تو کسی کے شان ہو اور مجھ پر درود پڑھو ہے شک
جو ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے واسطے کاسواں کرو
کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ (بخاری، بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۲ عن أبي عباس رضي الله تعالى عنهما أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَمِعَ عَبْدًا
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَلَهُمْ صَلَّ عَلَيْهِ وَبَلَغَهُ دَرَجَةُ نُورٍ مِثْلَةِ عَذْكَ وَأَخْلَعَتْ فِي سَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَحِبُّ لِي
شَفَاعَتِي. كَثُرَ الْعَمَلُ الْإِكْمَالُ فِي آدَابِ الْفُرْقَانِ ح ۱ ص ۳۳۲۹

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَلَهُمْ صَلَّ عَلَيْهِ وَبَلَغَهُ دَرَجَةُ
النُّورِ مِثْلَةِ عَذْكَ وَأَخْلَعَتْ فِي سَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(بخاری، بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۳ عن كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَبَّحْتَ الْمَدَائِدَ فَاجِبُ
دَاعِيَ اللَّهِ. كَثُرَ الْعَمَلُ الْإِكْمَالُ فِي آدَابِ الْمَوْذُنِ ح ۱ ص ۳۳۱۷ طبرانی

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار اللہ ﷺ کی شفاعت حق ہے۔ اور دلائل اللہ اپنے گناہ گاروں کی شفاعت
فرمائی گئے۔ ۱۲

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو

۱۔ سنے تو اللہ کے دئی کا جواب دے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳۷۲)

۴۵۱ عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: إِذَا أَدْنُ لِمَوْذُنٍ فَقُولُوا

مِثْلَ قَوْلِهِ، رَأْسُ لَابِسٍ مَا جَاءَهُ نَابِقَالُ إِذَا أَدْنُ لِمَوْذُنٍ ج ۱ ص ۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب موازن کو

۱۔ کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳۷۲)

۴۵۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ حَسْبُ الْمَوْذُنِ

مِنَ الشَّقَاكِ وَالْحَبِيَّةِ نَ يُسْمَعُ الْمَوْذُنُ يَخُوفُ فَلَا يَجِيئُهُ طَبْرُ سِي

(كُتِبَ الْعَمَلُ فِي آدَابِ الْمَوْذُنِ ج ۲ ص ۱۱۹ ح ۱۲۱۲)

حضرت معاذ بن انس سے مروی کہ جتنے موازن کو نہ بھسی وہاں مروی کے بے کافی

ہے کہ موازن کو تکبیر کہنے سے اور جاہل نہ کرے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳۷۲)

۴۵۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَنْ أَحْدَثَ

وَكُنَّ الْحَصَا وَالْكُفْرُ وَالشَّقَاكِ مَنْ سَمِعَ مُدَادِي اللَّهِ بِدَى مَا ضُوءٌ وَمَدْعُو لِي لِفَلَاحِ

فَلَا يَجِيئُهُ طَبْرُ سِي (كُتِبَ الْعَمَلُ فِي آدَابِ الْمَوْذُنِ ج ۲ ص ۱۱۹ ح ۱۲۱۲)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکار قدس ﷺ فرماتے ہیں ظلم ہے

پورا ظلم اور کفر ہے اور شقاق ہے یہ کہ اللہ کے منادی کو ڈان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ (ڈان

کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے)۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳۷۲)

۴۵۷ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُوْذَنُ الْمَوْذُنُ مِثْلَ

قَوْلِهِ غَيْرَ لَهُ (ابو النبیخ فی کتاب الادب)

(كُتِبَ الْعَمَلُ ج ۱ ص ۱۵۰ باب آداب الموازن حدیث ۳۳۲۰)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جس نے موازن کی طرح کہا (ڈان کا جواب دیا)

اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابو النبیخ) (بہار شریعت ۳۷۲)

۴۵۸ عَنْ أَنَسٍ عَمَّا كَرَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا مَعْزِرُ لَسَاءَ إِذَا سَمِعْتُمْ

هَذَا الْحَبَشِيُّ (مِلَالاً) يُوْذَنُ وَيَلْمُ فُلَانٌ: كَمَا يَقُولُ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لِكُلِّ بَكْلٍ كَلِمَةً

مِائَةُ أَلْفٍ حَسْبَهُ زَيْلُ لُحْنٍ أَلْفٍ دَرَجَةٍ وَيَخْطُ عَشْرُ أَلْفٍ سِتْرًا قُلْتُ هَذِهِ بِلَسَانِ
عَمَّا لِيَرْجُلُ؟ قَالَ لِرَجَالٍ صَفَحَانِ (ابن عساکر)

(کثر الفعل إذا كمال في آداب المروء ح ۱، ۱۵، حدیث ۳۳۲۱)

بن عساکر نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مردہ زنان! جب تم بدل کو
اذان و قامت کہتے سو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے
پہلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گنا بخور کرے گا۔ عورتوں نے
عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کے لیے دونا۔

(بہار شریعت ۲۸۷۳)

۵۹ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا مَعْشَرَ
النِّسَاءِ إِذَا سَمِعْتِ أَدَانَ هَذَا الْحَسْبَى وَ قَامَةً وَقُلْتُ كَمَا يَقُولُ فَإِنَّ لِكُلِّ نِكْحٍ خَرُوفَ
أَلْفِ أَلْفٍ دَرَجَةٍ قَالَ عُمَرُ هَذَا لِبَنَاتٍ فَمَنْ لَرَجُلٍ؟ قَالَ لِرَجَالٍ صَفَحَانِ (ابن عساکر)
(صہبائی) کثر النکاح إذا كمال في آداب المروء ح ۱، ۵۰، حدیث ۳۳۲۱

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل اس رکھ
درجے بلند کیے جائیں گے فراقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ عورتوں کے لیے ہے
مردوں کے لیے کیا ہے فرمایا مردوں کے لیے دونا۔ (بہار شریعت ۲۸۷۳)

۶۰ عَنْ أَبِي خُرَيْصَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَوْذُنٍ فَضَّلَ عَلَيَّ مَنْ أَمِنَ
بِالصُّلَّةِ عَشْرِينَ وَمِائَتِي حَسْبَهُ الْآمَنُ قَالَ مَنْ مَا يَقُولُ فَإِنِ اقَامَ فَأَرْبَعُونَ وَمِائَةُ أَلْفٍ حَسْبَهُ
الْآمَنُ قَالَ مِثْلُ مَا يَقُولُ (کثر الفعل إذا كمال في آداب المروء ح ۱، ۱۵، حدیث ۳۳۲۴)

ابو خریصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر
دوسو بیس حسنة زیادہ ہے مگر وہ جو اسکی مثل کہے اور قامت کہے تو ایک لاکھ چالیس نیکی سے مگر وہ جو
اسکی مثل کہے۔ (بہار شریعت ۲۸۷۳)

۶۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ
لِمَوْذُنٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اخْذُ حَقَّكَ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَفْهَدُ
نَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ : أَفْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ : أَفْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ

﴿ نماز پڑھنے کا طریقہ ﴾

۴۶۳ عن انس بن مالک عن رسول اللہ ﷺ جالس فی باحۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلمہ علیہ فقال بہ رسول اللہ ﷺ : وعلیک السلام ارجع فصل فأتک لم تصل فارجع فصلی ثم جاء فسلم فقال : وعلیک السلام ارجع فصل فأتک لم تصل فقال فی الثالثة ارجع فی النبی بعدہا علمنی یا رسول اللہ ﷺ فقال اذا قف الی الصلوة فاسبع الوضوء ثم استقبل القبلة فکبر ثم افتوا بما تبشر معک من القرآن ثم رکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تستوی قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم رفع حتی تطمئن حالماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن حالماً وقلی رواہ ثم ارفع حتی تسوی قائماً ثم افعل ذلک فی صلوتک

(مشکوٰۃ المصابیح باب صلاۃ الصلوة الفصل الاول ص ۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی ایک جانب میں تشریف لے جاتے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت القدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا : یہ السلام جاؤ تم پر جو کہ تمہاری تمنا نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا : علیک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری تمنا نہ ہوئی تیسری بار اس کے بعد عرض کی یہ رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے رش و فرمایا جب نماز کو گھر سے ہوتا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قیل کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنے میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو پھر انہو یہاں تک کہ سیدھے کمرے ہو جاؤ پھر مجدد کرو یہاں تک کہ مجدد میں اطمینان ہو جائے پھر انہو یہاں تک کہ بیٹھے میں اطمینان ہو پھر مجدد کرو یہاں تک کہ مجدد میں اطمینان ہو جائے پھر انہو اور سیدھے کمرے ہو جاؤ پھر اسی طرح نماز

پوری کر۔ (بخاری، مسلم) (مہاشہ ۶۷۳)

۴۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُسْحَرْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَصُوبَهُ وَلَكِنْ يَمُنُّ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ قَبْلَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّعْبِيَّةَ وَكَانَ يَهْرُسُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَتَبَضُّعَ رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَكَانَ يَهْجِي عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَهْجِي أَنْ يَغْرُسَ الرِّجْلَ الْيُسْرَى مِنْ أَعْيُنِ الْمَشَافِقِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ (مشکوٰۃ المصابیح باب صفۃ الصلوۃ الفصل الاول ص ۲۵)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے اور الحمد للہ رب العالمین سے قرأت اور جب رکوع کرتے سر کو دائیں کرتے نہ بچھاتے بلکہ مومنہ عورتیں رکھتے اور جب رکوع سے سر بچھاتے تو مجدد کہہ دیتے تاکہ سیدھے کھڑے نہ ہوئیں اور مجدد سے اٹھ کر مجدد کرتے تاکہ سیدھے نہ بیٹھیں اور ہر دو رکعت پر التَّحِيَّات پڑھتے اور پایاں پاؤں بچھاتے اور داہنے ہاتھ رکھتے اور شیطاں کی طرف سے بچھنے سے منع فرماتے اور دونوں کی طرف کلاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی بد سے منع مرویوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (صحیح مسلم) (مہاشہ ۶۷۳)

۴۶۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالِ كُنْتُ أَسْأَلُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الرُّجُلِيِّ أَنَّهُ قَالَ عَلِيٌّ دَرَّاعَهُ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

(صحیح البخاری ج ۱) باب وضع اليمنى على اليسرى

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں سر دایاں ہاتھ بائیں کلاں پر رکھے۔ (مہاشہ ۶۷۲)

۴۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِأَرْسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ مَادَى رِجْلًا كَانَ فِي أَحْرَ الصَّفَرِ فَقَالَ يَا فُلَانُ لَا تَتَّبِعِي اللَّهَ إِلَّا أَنْظُرْ كَيْفَ تُصَلِّيُ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَامَ نَفْسِي أَسَاءَ يَفْوَةً يَسَاحِي رُتَه فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ

يُنَاجِيهِ ۚ إِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ لَا أُرَاكُمْ أَنَّى وَاللَّهِ لَأَرِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْي - (التغويب والترهيب ج ١، ٢، ٣، ٤، ٥)

(۱) (امام احمد) (پہر شریعت ۶۱/۲)

٤٦٧ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ نَهَى حَقِظٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكَنَيْنِ سَكَنَةً إِذَا كَثُرَ وَسَكَنَةً إِذَا قَلِيَ مِنْ قِرْدَةٍ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَصَدَّقَهُ أَبِي بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ يَهُودَاؤُذٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ عَاجِجٍ وَالدَّارِمِيُّ وَحَدَّثَ

(مشکوٰۃ معصیبع باب صفۃ الصلوٰۃ الفصل الثانی ص ۸۰)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہاں آیا گیا کہ سر وہاں جنوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مت پر رسول اللہ ﷺ کا سکہ فرمایا دیکھا ایک سوقت سب تکبیر تحریمہ کہتے دوسرا جب غیر المعصوب علیہہ ولا المصابین پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد) (ہاشمیت ۶۱۲)

۴۶۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمَنُ فَإِنَّ أَمْلَكَهُ تَقُوبٌ آمَنُ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَصَافِي تَأْيِيدُهُ تَأْيِيدُ الْمَلَائِكَةِ عَزَّ لَهُ مَا تَقْتَضِيهِ مِنْ دِينِهِ (مسند الدارمی ج ۱ ص ۲۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو آمین ہوئے شکر فرماتے آمین

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اہل خانہ میں ہیں آگے پیچھے ہر مرد کہتے ہیں جی اس کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہے اور وہ جوں و توں ہوں گا یہ عقیدہ ہے کہ یہی وہ کیم و چیتہ خلیفہ کی تشریفیں ہر امر غلط اور اور شاندار صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتجع خلاف ہے مسلمانوں کو ہم اس قسم کے عقیدہ اور باتوں سے بچیں ان سے دور ہیں۔ ۱۲

مرتب لکھو

کہتے ہیں اور امام آئین کہتا ہے تو جس کا آئین کہن فرشتوں کے آئین کہنے کے موافق ہو جائے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مرتب)

۴۶۹ عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال إذا قال الإمام غير المَعصُوبِ عليهم ولا الصَّالِحِينَ فقولوا : بآئنة من وفق قولهُ قول المَلَكَةِ عَجْوَةٌ ما نَقَلْتُم من ذنبه (صحيح البخاری باب جہر لإمام بالآئنة ج ۱ ص ۸۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غیر الْمَعصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ کہے تو آئین ہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ کٹ رہے جائیں گے۔ (بی بی) (بہار شریعت ۲ ص ۶۱۲)

۴۷۰ عن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله ﷺ إذا صليتم فأقبلوا صفوفكم ثم ليواظبوا على الصفوف فإدا كثر فكثروا وإذا قل غلبوا عليهم ولا الصَّالِحِينَ فقولوا : آمين بحسبكم آئنة فإذا كثر ورعى فكثروا وإذا كثر فإن الإمام يركع قبلكم ويضع يمينه فقل رسول الله ﷺ فبذلك ينك قول وإذا قال صمغ لله لمن حمده فقولوا : لله ربنا لك الحمد يسمع لله لكم

(مشکوٰۃ المصابیح باب القراءة في صلاة فصل الاول ص ۷۶)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے جو کوئی ہمت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غیر الْمَعصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ کہے تو تم آئین کہو بعد تمہاری دعا قوں فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ صمغ لله لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولك الحمد کہو اللہ تمہاری شے گا۔ (بہار شریعت ۲ ص ۶۱۳)

۴۷۱: عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ ﷺ : إنما جعل الإمام ليؤتم به

لهذا قرأ فاتنصتوا (شرح معانی الآثار كتاب الصلوة باب القراءة خلف الإمام ج ۱ ص ۱۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام تو اس

لیجئے یہ گیا کہ اس کی قنڈا کی جائے تو جب دو قراءت کرے تو چپ رہے۔ (بہار شریعت ص ۶۲۳)۔

۴۷۲. روى شعبة عن أبي عاقبة عن وائل عن أبيه أن أبا عبد الله عليه السلام قرأ غير

المفضوب عليهم ولا الصائين فقال امن وخفض بها صوته

(جامع الترمذی باب ماجاء فی الصائین ص ۵۸۱)

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے غیر المفضوب

عليهم ولا الصائين پڑھاتے تھے کہ امن پست کی

۴۷۳. عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إنما جعل الإمام ليؤتم به

فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا وإذا قل غير المفضوب عنهم ولا الصائين

فقولوا آمين وإذا ركع فاركعوا وإذا سمع الله من حمد فقولوا اللهم ربنا

ولك الحمد وإذا سجد فاسجدوا وإذا صلى حالي فقصوا حواسا جمع

السنن لابن ماجه ج ۶۱۱ باب اذا قرأ الإمام فأنصتوا (صحيح سحري ج ۱ ص ۹۵)

من عائشة رضي الله عنها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو

اس نے بنایا گیا ہے کہ اس کی قنڈا کی جائے جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کرو۔ جب قراءت

کرے تم چپ رہو اور جب غیر المفضوب علیہم ولا الصائین کہے تو تم آمین کہو

اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سمع اللہ من حمد کہے تو اے اللہ ربنا

اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب میں نے کہے تو جینا کر پڑھو۔ (بہار شریعت ص ۶۲۳)

۴۷۴. عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا

كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا. السنن للسنائي ج ۱ باب القراءات حنف الإمام ص ۱۷۹

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو اس

لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی قنڈا کی جائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب او قراءت کرے تم

چپ رہو۔ (بہار شریعت ص ۶۲۳)

۴۷۵: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: لَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَلِّي وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقِيَّ رَوَايَةُ أُخْرَى سَمِ يَرْفَعُ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ (جامع الترمذی ج ۵ ص ۹۰۱ باب رفع اليدين عند الركوع)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں وہ نماز نہ پڑھانی جو رسول اللہ ﷺ کی ساری تھی؟ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریر کے وقت۔

وہ ایک روایت میں یوں ہے کہ: یہی مرتبہ ہاتھ اٹھایا پھر نہیں۔ (د)

(بہار شریعت ۳ ص ۶۲، ۶۳)

۴۷۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي سَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ لِأَعْدَاءِ التَّكْبِيرِ لِأُولَى فِي تَبَاحِ الصَّلَاةِ (مسند ابی داؤد فضی ج ۱ ص ۲۹۵ باب ذکر التکبیر و رفع یدین عند الافتتاح والركوع والرفع منه)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (بہار شریعت ۳ ص ۶۲)

۴۷۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفُضِيَ زَافِقِيٌّ لِيَدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَمَا هِيَ أَذْنَابُ خَيْلٍ تُفْسِدُ؟ تَسْكُنُوا لِي الصَّلَاةَ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱ ص ۷۵۰ روایات جابر بن سمرة)

جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ یہ کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں جیسے پھیل گھوڑے کی دُش میں نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔ (بہار شریعت ۳ ص ۶۲)

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث اس پر نص ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریر کے وقت ہی ہاتھ کالوں کی طرف اٹھاتے تھے بار بار نہیں اٹھاتے تھے بلکہ غیر متجددین کا رُفیع یہ کہنا بھی ضرور کوہ اور اس سے اٹھنے وقت ہاتھ اٹھانے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور اہل حدیث ہونے کا ان دونوں غلط ہے۔ ۲ مرتبہ نظر لے

۴۷۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْأُكُفَّ عَلَى

الْأُكُفِّ تَحْتَ الشَّرْقَةِ. رواه أبو داود والامام احمد. (رسائل الاركان ص ۷۳، ۷۴)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے

(۱) رکھے جائیں۔ (بہار شریعت ۶۱/۲)

(۱) اس حدیث سے کھلے طور پر معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ پاندھنا ہی سنت ہے لہذا میر مقلد یہی کہہا تھا
ہے پر پاندھنا خلاف سنت ہے اور جیسے یہ ہاتھ پاندھنے ہی کو اصل پاندھنا کہنا سلیقہ بھٹ ہے اور ان کا کہنا کہ ہاتھ ناف کے
۱۱ پر لیٹنے سے یہ پاندھنے کا حکم بتا رہی جس سے تو عرض کہ عجم تو ضرور ہے مگر وہ مردوں کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں خیر
ہے کہ مردوں کا حکم میر مقلدوں نے مردوں کے لیے بھی کھینچا ہے۔ اس پر مقلد

﴿درود شریف پڑھنے کے فضائل﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۶۲: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَمْشُوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ نَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اَمُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب ۱۶۱)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں تم پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو

اور خوب خوب سلام۔

احادیث

۱۷۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاجِدَةً صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (المصباح لمسلم ج ۱ ص ۱۷۵) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَشْكُورَةُ

(المصباح ص ۸۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ

(بہار شریعت ص ۸۷۲)

تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔

۱۸۰. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاجِدَةً

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرَفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود

بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس

درجے بلند فرمائے گا۔ (بہار شریعت ص ۸۷۳)

۱۸۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ : مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَئَتْهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. (مسند الإمام بن حنبل ص

۱۷۲، ۲ مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۷ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۴۳-۸۵)

۴۸۲ عن الأصبهاني عن أبي قات قال رسول الله ﷺ من صلى على
موتة واحدة فنفثت منه من اللثة عنه دُوب ثمانين سنة

(الدر المحجار على هامش رد المحتار ج ۳۸۴۶)

اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کچھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو بتدفعان اس کے سی برس کے گناہ کو فرما دے گا۔

(بہار شریعت ۸۵۲)

۴۸۳ عن أبي مسعود قال قال رسول الله ﷺ أولي الناس بي يوم
القيامة أكثرهم على صلوة

(مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ الفصل الثاني باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب۔ وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ۸۵۲)

۴۸۴ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
ﷺ إن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْمُنَافِقَةُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ ۱۸۹ باب التسليم على النبي ﷺ ومشكوۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوة على
النبي ﷺ الفصل الثاني

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری موت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۵۳)

۴۸۵ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ رَجِمَ
أَنفٌ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ لَأَنَّهُ يَصِلُ عَنِّي وَرَجِمَ أُنْفٌ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ وَمَضَى ثُمَّ
انْسَلَخَ فَنَسِ أَنْ يُفَصِّرَ لَهُ وَرَجِمَ أُنْفٌ رَجُلٍ أَذْرَكَ عِنْدَهُ ابْنُ الْكَبَرِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ

يَذْخُلُهُ الْجَنَّةُ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوة علی النبی ﷺ الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اسکی ناک خاک میں ملے جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جسکو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے اس پر پانچ دنوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا یعنی اس کی خدمت و محبت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جائے۔ (پہر شریعت ۸۵۳)

۸۶ عن عیسیٰ رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ البخل الذي من

ذَكَرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ (مشکوٰۃ المصابیح باب الصلوة علی النبی ﷺ الفصل الثالث ص ۸۷)
حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پورا بخل وہ ہے جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (پہر شریعت ۸۵۳)

۸۷ عن أبي طهجة أن رسول الله ﷺ جاء ذات يوم وأبشرفني رخصه

فقال أله جاء بي جبرئيل فقال إن ربك يقول أما برحمتك يا محمد ان لا يصني عبيك احد من أمتك إلا ملأ عليه عشرة ولا ينسئ عبيك احد من أمتك إلا أسلمت عليه عشرة. رواه البيهقي والدارمي

(مسند الدارمی ج ۲ ص ۲۱۶ مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوة علی النبی ﷺ الفصل الثانی)

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشارت چہرہ قدس میں نمایاں تھی مگر یہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کہ آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(پہر شریعت ۸۵۳-۸۶)

۸۸ عن أبي بن كعب قال قال رسول الله ﷺ إني نشر الصبرة

هلك فكم حصل لك من صلواتي فقال ما حسب قلت الأربع قال ما حسبت فان ردت فهو خير لك قلت ما حسبت قال ما حسبت فان ردت فهو خير لك قلت

فَالْتَفَتِي قَالَ . مَا جِئْتُ لِيَرْدُكَ فَهَذَا خَيْرٌ لَكَ فُلْتُ اجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ :
اِذَا يَتَخَنَّى مِنْكَ وَيُكْفِرُ لَكَ دِيْنَكَ . رواه الترمذی .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوٰۃ الفصل الثانی)

بی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بہتر سے
دی مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر ورو کے لیے وقت کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جو تم
چاہو عرض کی چوتھائی؟ فرمایا جو تم چاہو اور گریہ کر دہ کر دو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض
کی نصف؟ فرمایا جو تم چاہو ورنہ زیادہ کر دو تو تمہارے لیے بھدائی ہے میں نے عرض کی دو تہائی؟
فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کر دو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی توکل و وہی کیسے
مقرر کروں؟ فرمایا یہاں ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(بہار شریعت ص ۸۶)

۴۸۹ عَنْ زُوَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
مَنْ صَلَّى عَمَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ . اللَّهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَحِمْتَ
لَهُ شُعَاعِي (مسند امام احمد بن حنبل مودعہ در بیع بن ثابت لا تصارح راضی لہ تعالیٰ
عنه ج ۴ ص ۱۰۸ مشکوٰۃ المصابیح باب الصلوٰۃ علی نبی الفصل الثالث ص ۸۶)

رویف بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ
کہے اللَّهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اس کے لیے میری شفاعت
واجب ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۸۶)

۴۹۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْثُوقَ
بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَضِلُّ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيٍّ . رواه الترمذی .

(مشکوٰۃ ۸۷ باب الصلوٰۃ علی النبی الفصل الثالث)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں دعا آسمان و زمین
کے درمیان معلق رہتی ہے چڑھائیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (بہار شریعت ص ۸۶)

﴿نماز کے بعد ذکر و دعا﴾

۴۹۱ عَنْ اسیر بن مالک قال قال رسول الله ﷺ لا أقعد مع قوم
يذكرون الله من صلوة العداة حتى تطلع الشمس أحب إلي من أن أعتل أربعة من
والله أعلم ولأن أقعد مع قوم يذكر الله من صلوة العترة إلى أن تغرب
الشمس أحب إلي من أن أعتل أربعة (مشکوٰۃ لمصابیح ص ۸۹ باب الذکر بعد الصلوة)
اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز فجر کے بعد طلوع
آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا رہنا کہ میں اور عمر کے بعد غروب تک اللہ کا
ذکر کرے وہ اس کے ساتھ ذکر میں بیٹھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے۔ چار چار غلام بھی اسمعیل
سے آ کر دیکھے جائیں۔ (بہر شریعت ۵۷۳)

۴۹۲ عَنْ اسیر بن مالک قال قال رسول الله ﷺ من صلى الفجر في جماعة ثم
لعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمره قال
قال رسول الله ﷺ نافلة نافلة نافلة (مشکوٰۃ لمصابیح باب الذكر بعد الصلوة ص ۸۹)
حضرت اسی بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز جماعت سے
پھر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد ہندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے جیسے حج
و عمرہ کی پورا پورا پورا (بہر شریعت ۹۲۳)

۴۹۳ عَنْ وِزَادٍ شَيْبِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَعْلَىٰ عَلَىٰ الْغَيْثَةِ بِنِ شُعْبَةَ
أَنَّ بَشَابَ إِلَىٰ مُغَلَّبَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ . فَيُنْزِلُ كُلَّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لِإِلَهِ
الْإِلَهِ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ
لَا مَانِعَ مِمَّا عَظَمْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا تَعَزَّي وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ.

(صحیح البخاری ص ۱۱۷ باب الذکر بعد الصلوة)

غیثہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب و زکاایان ہے انہوں نے فرمایا کہ غیثہ بن

شعبہ نے مجھ سے معاویہ کے پاس ایک خط لکھایا جس میں تھا کہ حضور قدس سرہ نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقْطِعَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ دَابِغٌ مِنْكَ الْحَبْدُ (برابر تریب ۹۲)

۱۹۴. عَنْ أَبِي التَّوَيْمِ قَالَ . كَانَ ابْنُ التَّوَيْمِ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يَسْتَقِمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْإِسْلَامُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَنْفَعُ إِلَّا الْيَقِينُ وَلَهُ الْقُدْرَةُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَلَهُ الْقُدْرَةُ وَلَهُ الْقُدْرَةُ وَلَهُ الْقُدْرَةُ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۱۸ باب استحباب تذكير بعد الصلوات رب ص ۵۵)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بعد از اس سے یہ دعا پڑھتے لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْخَمْسُ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحْصِينَ لَهُ الْقَبِيحُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - (برابر تریب ۹۲)

۱۹۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَهْرًا أَسْهَأَ مِنْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَهَاتُوا قَدْ دَهَبَ أَهْلُ الدُّلَى بِالنَّوْجِ الْعَلِيِّ وَالْبَيْعِ الْمَصْنَعِ وَمَا دَاك؟ قَالُوا: يُصَوَّنُ كَمَا نَصَلْنِي وَيُصَرَّمُونَ كَمَا يَصْرَمُ وَيَصْدُقُونَ وَلَا يَصْدُقُ وَيَغْفِرُونَ وَلَا يَغْفِرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْءًا تَذَرُّوْنَ بِهِ مِنْ سَبْكِهِ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدُ الصَّنِ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَحْبٍ مِثِّ مَا صَفَّاهُ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: سَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ: مَرَجَعَ فَفَرَّاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَبِّحْ إِحْوَانَاهُ الْأَمْوَالِ بِمَا تَعَلَّقَ فَعَمَلُوا بِمِثْلِهِ فَهَاتُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۱۹ باب استحباب الذكر بعد الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فقراءے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے مالدار مال نعمت حاصل کی رشاد فرمایا کیا سبب

ہے؟ لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کر دابو صالح کہتے ہیں کہ پھر فقہرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انھوں نے بھی ویسا ہی کیا ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۴۳۳)

۱۹۶: عَنْ كُفَّ بْنِ عُقْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَعَصَاكَ لَا يَجُزُّ بِقَائِلُهُمْ أَوْ فَايَعْلُهُمْ ذُبْرُ كُلِّ صَلَوةٍ مُّكْتَوِبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَارْتَعَاوْ ثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۱۹ بابُ بِسْمِ اللّٰهِ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ صَفْعَةٍ)

کعب بن عقرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ کچھ ذکر نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والے مامرا نہیں رہتا فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار۔ (بہار شریعت ۴۳۳)

۱۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمْدَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَلَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَنُؤْتِيَهُ أَجْرَهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَنُفْخُ السُّنُونُ وَقَالَ تَمَامُ الْعَمَلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غَيْرُ ثَلَاثِينَ نَحْمَدُكَ وَإِنْ كَانَتْ بِقُلِّ زُبْدِ الْخَمْرِ.

(الصحيح لمسلم ص ۲۱۹ ص ۱۱ ج ۱ - بابُ بِسْمِ اللّٰهِ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ صَفْعَةٍ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر کہے کہ یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سوچو رہے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملک ولہ الحمد وهو علی کل شئی قذیر قرآنی

خطائیں بخش دی جائیں گی اگر چہ دنیا کے جہاد کے مثل ہوں (بہار شریعت ص ۹۳۳)

۴۹۸ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْضَ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَلَا يُرَاطَبُ عَلَيْهَا إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ غَابِ وَأَمَّنْ قَرَأَهَا إِذَا أَحَدٌ مِنْ مُتَضَجِّعِهِ أَمَّنَهُ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ وَجَارِهِ وَجَارِ جَارِهِ وَالْأَنْبِيَاءِ خَوْلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (النصير للبيهقي الآية الكرسي في المعجم ص ۱۶۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد یہ آیت اُمّی پڑھنے سے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی کہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیختہ وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور ان کے پڑوسی کے گھر کو اور اس پاس کے گھر والوں کو شیعتان و رپرہ سے امن دے گا۔

(بہار شریعت ص ۹۳۴)

۴۹۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو (الاشعری) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ قَبْلَ أَنْ يُنْصَرَفَ وَيُشَى رَجُلِيهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَبْدُوهُ الْخَيْرُ يَمِينُ رِيحُهُ عَشْرَ سَنِينَ كُلُّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرُ مَوَائِبَ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ وَحْدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَفُجِنَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَاتَبَ لَهُ حَرَارَتُنِ كُلِّ مَكْرُومٍ وَخُرُودِ أَمْنِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَنَمَّ بِحُلِّ لَدَبٍ يُدْرِكُهُ إِلَّا لَشْرُكَ وَكَانَ مِنْ أَفْصَلِ النَّاسِ عَمَلًا لَا رَجُلًا يُعْطَلُهُ يَقُولُ أَفْصَلُ مَا قَالَ (مسند الإمام محمد بن حنبل مرسل)

عبد الرحمن بن عمار بن عمار (الاشعری ج ۱ ص ۲۶۷) مشکوٰۃ المصابیح باب الذکر بعد الصلوة الفصل الثالث ص ۹) (رووی الترمذی بحوالہ عن ابی ذر لی قولہ: إِلَّا لَشْرُكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا يَبْدُوهُ الْخَيْرُ رَوَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ) مشکوٰۃ المصابیح ص ۹

عبد الرحمن بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ ہلے اور پاؤں موڑے دوں ہر جو یہ پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَمْضَ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ ٹھوکیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے محافظ ہے اور کسی گناہ کو طاعت نہیں کہ اسے

﴿قرآن مجید پڑھنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۶۳. مَا قَرَأَ وَمَا نَسِيَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِيمٌ إِنْ يَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضًى وَأَعْرَضَ وَنَسِيَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الْأَرْضِ يَتَخَوَّعُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَأَعْرَضَ يَقْبَلُونَ لِي سَبِيلَ اللَّهِ مَا قَرَأَ وَمَا نَسِيَ مِنْهُ وَالْيَعْمُورُ الصَّلَاةُ وَالنَّوَاكِرُ الزَّكَاةُ رَاقِبُوا اللَّهَ قَرَضًا حَسَنًا وَمَا تَقْنَعُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ عَمَلٍ تَجْلِزُهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا رَاغِبُوا اللَّهَ إِنْ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (مؤمن ۲۲، ۲۳)

اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ غنیمت کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور غنم قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرص دو اور ان سے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پادشہی اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کمزالات)

اور فرماتا ہے۔

۱۶۴. وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (اعراف ۲۰۴، ۲۵)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کمزالات)

احادیث

۲۰۵. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (مصحيح البخارى ج ۱۰/۲۱۱) يَتَابُ وَجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا وَجَمَاعِ التَّوْحِيدِ ج ۲۰/۱۱ باب ما جاء في القراءة خلف الإمام)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں یعنی کامل نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۲۱۱)

۵۰۳. رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا

بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهُوَ بِحَدِّحٍ تِلْكَ غَيْرُ تَمَامٍ. (جامع الترمذی ج ۷/۱۱۱ باب ما جئنا فی تَرْكِ الْقِرَاءَةِ

خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَالْمَوْطَأُ لِلْإِمَامِ مُحَمَّدُ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے یعنی نماز کامل

(۱) نہیں۔ (مرتب)

۵۰۴. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ

فَإِنْ قَسَّوْا قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَمْ يَقْرَأْ

(الموطأ للإمام محمد بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ۹۸، ۹۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ (مرتب)

۵۰۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَرِثِدَ بْنَ لَاسٍ وَجَاهِرَ

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ لَقَبُوا : لَا تَقْرَءُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

(شرح معنی الآثار ج ۱ ص ۱۲۸)

عبد اللہ بن عمرو بن عبد بن ثابت و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے امام کے پیچھے قراءت

کے بارے میں سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ

کرنے۔ (بہر شریعت ج ۳ ص ۹۵)

۵۰۶. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : وَجَدْتُ الْبَدِيَّ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي بَيْتِهِ

جَمْرَةً. (روسل الأثرین بیان أن قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةُ الْمُتَعَدِّي ص ۱۰۳. لملک العلماء

عبد العلی محمد بحر العلوم قدس سرہ)

(۱) اس حدیث سے شافعی نے یہ ثابت کیا ہے کہ سورۃ فاتحہ کی قراءت فرض ہے مگر اہل کے نزدیک سورۃ فاتحہ کی قراءت

فرض نہیں صرف واجب ہے اس لیے کہ مطلق قراءت کی فرضیت پر آیت کریمہ "اعلموا انما نوحی الی القرآن" دلیل ہے

اگر اس حدیث سے سورۃ فاتحہ کی فرضیت کے ساتھ فرضیت کا نزل کیا جائے تو نفس قرآن پر پاداش لازم آئے گی اس لیے احناف

اس سے عجب کا نزل کرتے ہیں۔

مصحف میں اپنی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

۵۰۷ ۵۰۷ رَوَى ذَلِكَ الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ وَغَيْثُ الرُّزَّاقِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ قَالَ :
لَيْتَ لِي فَمَ الَّذِي يَلْقَى خَلْفَ الْإِمَامِ خَجْرًا (وسائل لأذكار) بَيَانُ أَذْكَرَاءِ الْإِمَامِ قَرَاءَةً
الْمُقَدَّسَةِ ص ۶ ۶ الملک العلماء عبد العسی محمد بحر العلوم قدس سرہ

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

۵۰۸ ۵۰۸ رَوَى عَنْهُ الرُّزَّاقُ مِنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ مَنْ كَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَقِيَ أَسْحَابَ الْمَطَرَةِ (شرح معانی الآثار ۱۲۹/۱ کتاب الصلوۃ)
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی
اس نے طہارت سے بھٹا کی۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

﴿ امامت کا بیان ﴾

۵۰۹ عن ابن عباس قال . قال رسول الله ﷺ . يُوَدَّنُ لَكُمْ خَيْرُكُمْ يُوَدَّنُكُمْ

قُرَّاءُكُمْ (ابوداؤد کتاب من أحق بالامامة ج ۸۷/۱ و مشکوٰۃ باب الامامة الفصل الثاني ص ۱۰۰)

حضرت محمد اللہ بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور قراء امامت کریں۔ (اس زمانے میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا) (بہار شریعت ۱۰۷۳)

۵۱۰ عن أبي سعيد بن الخديري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله

ﷺ أحقهم بالإمامة قرأهم

الصحيح لمسلم باب من أحق بالإمامة كتاب الصلوة ج ۱/۲۳۶

بوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار قدس ﷺ نے فرمایا امامت کا

زیادہ مستحق قرأ ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰۷۳)

۵۱۱ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : الإمام والمؤمنان بمنزلة الأخوين من صلي

معهما (كنز العمال ج ۲۸/۴ باب الترغيب في الإمامة والفصل الثاني حديث ۲۶۹۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤمنان کو ان سب کے برابر ثواب ہے

جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۷۳)

۵۱۲ عن أبي عطية قال : كان مالك بن الحويرث ياتينا إلى مصلافا هذا

فأقيمت الصلوة فقلنا له تقدم ، فضله فقال لنا : قدّموا رجلا منكم يصلي بكم

وَمَا أَخَذْتُكُمْ لِمَ لَا أَصَلِّي بَكُمْ ؟ سَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ زَادَ قَوْمًا

فَلَا يُؤْمِنُهُمْ وَلِيُوَعِّمَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ (السنن لابن داود . باب إمامة المؤمن ۸۸/۱ كتاب الصلوة

مشكر المصباح باب الإمامة الفصل الثاني ص ۱۰۰)

ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے

تھے ایک دن نماز کا وقت آگیا ہم نے کہ آگے بڑھے نماز پڑھائیے۔ فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتا دوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو کسی قوم کی ملاقات کر جائے تو اس کی امامت نہ کرے اور یہ چاہئے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔ (بیہاد شریعت ص ۳۷۰)

۵۱۳. عَنْ أَبِي خَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لَأَنْجَارُ صَلَاتِهِمْ إِذَا نَهَمُ الْعَبْدُ الْإِبْرَاقَ حَتَّى يَرْجِعَ رَأْفَةً بِأَنْتَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَإِنَّمَا قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ تَكَرُّهُونَ (جامع الترمذی باب ما جاء من أم قوما وهم به تكارهون ۸۳/۱ و مشکوٰۃ المصابیح باب الإمامة الفصل الثانی ص ۱۰)

ابوہاماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز کانٹوں سے متجاوز نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے (۲) اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے گراہت کرتے ہوں۔ (یعنی کسی شرمیلی قباحت کی وجہ سے)۔ (بیہاد شریعت ص ۳۷۰)

۵۱۴. عَنْ أَبِي عَاسِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ نِسْرًا مَسَّتْهَا فَالَ كَلَاثِلَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتَهُمْ فَرَفَعَ رُؤُوسَهُمْ نِسْرًا رَجُلٌ ثُمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ تَكَرُّهُونَ أَوْ إِمْرَأَةً بِأَنْتَ وَذَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَاعْبَاؤَانِ مُتَصَارِمَانِ (جامع صغیر ج ۱ ص ۳۰۳ و مشکوٰۃ المصابیح باب الإمامة الفصل الثالث ص ۱۰۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی (۱) وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو نہ اچانتے ہوں (۲) وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور دو مسلمان بھائی ہام جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔ (بیہاد شریعت ص ۳۷۳)

۵۱۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : لَللَّهِ

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَوةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ اتَى الصَّلَاةَ
دُبَارًا وَالذَّبَارَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَقَوَّتْهُ وَرَجُلٌ دَاخِلًا مَحْرُورًا

(السنن لابن ماجہ ۸۸۱۶ باب الرُّجُلُ يَوْمَ الْقَوْمِ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ)

امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ تین مخصوص کی نماز قبول نہیں ہوتی
(۱) جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں (۲) وہ شخص کہ
نماز کو پیچھے دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے (۳) اور وہ شخص جس نے سزا کو
غلام بنایا۔ (بہار شریعت ۱۰۷۳)

۵۱۶ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَرِّ أَحَبَّ حُرُوشَةَ بِنِ ابْنِ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَوْ لَبِىْ شِدَارٍ لِحَنِي أَنْ يَتَدَاعَى أَهْلُ الْمَسْجِدِ
لَا يَجِدُونَ إِيمَانًا يُصَلُّوْنَ بِهِمْ (السنن لابن ماجہ ۸۱۶۶ باب كراهية التدايع عن الإمامة ومسند
الإمام أحمد بن حنبل ۳۸۱۰ ومشكوة المصابيح باب الإمامة الفصل الثاني ص ۱۰۰)

سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کی علامات سے
ہے کہ باہم اہل مسجد مامت یک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کی نماز
پڑھاوے یعنی کسی میں مامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۰۸۳)

۵۱۷ عَنْ أَرْوَسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ إِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَنَهُمْ
بِالسَّيِّئَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السَّيِّئَةِ سَوَاءً فَأَعْلَنَهُمْ بِحَجْرَةٍ إِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً
فَأَعْلَنَهُمْ بِمَا وَلَا يَوْمُ الرُّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُدْخِلُ عَمِي نَكْرِمَةً لِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(جامع الترمذی ۵۵۱۱ باب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ وَمَشْكُورَةُ الْمَصَابِيحُ بَابُ الْإِمَامَةِ)

(الفصل الاول ص ۱۰۰)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ کہ سب سے زیادہ
اللہ کی کتاب پڑھنے والا مامت کے لئے اور قراءت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ حدیث
وملت کا جانکار، اگر اس میں سب برابر ہوں تو ہجرت کرنے میں جو پہلے ہوا، اگر ہجرت میں سب

برابر ہوں تو سب سے عمر دراز، ہامت کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں نہ کی جائے نہ اس کی
مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۲)

۵۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَاسٍ
فَلْيُخَفِّفْ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ
مِنْهَا. (صحيح البخاری ۹۷۱/۱ باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء ومشكوة المصابيح
باب ما على الإمام الفصل الأول ص ۱۰۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی اور کو نماز پڑھاتے تو
تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھتے تو جس قدر چاہے طویل
دے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۲)

۵۱۹. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَيِّدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا دُخْلَ لِي بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَطَالُهَا فَاسْمَعْ نِكَاهَ الصَّغِيرِ وَبُحُورَ فِي
صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَحِدْ أَمَّهُ مِنْ بُكَائِهِ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۹۸ باب من أحق بالصلاة عند بكاء الصبي ومشكوة
المصابيح باب ما على الإمام الفصل الأول ص ۱۰۱)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور
طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچہ کے روتے کی آواز سنا ہوں بند نماز میں اختصار کرو جاتا
ہوں۔ (کہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے)

(بہار شریعت ۱۰۸/۲)

۵۲۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
يَوْمَ لَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِذَا صَلَّيْتُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي
بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ
قَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ ضِحًّا وَلَكِنَّكُمْ كَثِيرًا قُلُوا
وَمَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۰ باب نذرهم سبي الإمام بركوع أو سجود ونحوهما)

اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۰۸۷۳-۱۰۸۹۱)

۵۲۱ عن ابي هريرة انه قال: الذي يرفع راسه ويخفضه قبل الإمام فإنما ناصيته بيد الشيطان (موطأ للإمام مالك على هامس ابن عاصم عاتق فعل من رفع راسه قبل الإمام ح ۲۳ مشكوة باب ما عسى المسلم من المنفعة وحكم المنوق الفصل الثاني ص ۱۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو امام سے پہلے اپنے سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اسکی پیشانی کے پاس شیطان کے ہاتھ ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۰۸۷۳)

۵۲۲ عن أبي هريرة قال: سئل النبي ﷺ: أما يحسن أن لا يحسن أحدكم إذا رفع راسه والإمام ساجد أن يحول لله رأسه رأس حمار أو ضرته صورة حمار؟ (السنن لابن داود باب التشديد من يرفع رأسه الإمام ويضع قدم ح ۹۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ حضور فرماتے ہیں کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے ممکن ذرا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر یا اس کی شکل گدھے کی شکل کر دے۔

(بہار شریعت ۱۰۸۷۳)

۵۲۳ عن ثوبان رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: لا يحسن لأحد أن يضع يده في يوم دخل قوماً فيحس بنفسه بالدعاء فؤوبهم فإن فعل ذلك فقد خابهم ولا ينظر في قعر بيت قيس أن يستأذن فإن فعل ذلك فقد خابهم ولا ينص وهو حق حتى يتخفف (السنن لابن داود ۱۶۱ باب يصلّي الرُّجُل وهو حافٍ ومشكوة باب الجماعة وخصها الفصل الثاني ص ۹۶)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آگے پیچھے و بائیں ہر طرف یکساں دیکھتے رہتے اس سے کوئی لمبی پوشیدہ نہ تھی یہاں تک کہ جنسہ دار شاہی بر وقت مشاہدہ میں تھے بعد جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کو پیچھے پیچھے کی خبر نہیں دہ جھوٹے اور گمراہ ہیں۔ ۱۲ عربی لفظ

نوابانِ رومی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تمہیں ہائیں کسی کو حدس نہیں جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دعا کرے انھیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پانچ خانہ پیشابِ مردک کر لہا ز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہوئے یعنی فارغ۔ (۱) (بہارِ شریعت ۱۰۹۲)

(۱) کہ شدت کا پانچ خانہ پیشابِ معلوم ہونے وقت یا غلبہٴ رواج کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی یا نہ پڑھی واجب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ سوم، مکتاویٰ روضہ ص ۴۴۴)

﴿جماعت کا بیان﴾

۵۲۴: عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَقْضِي صَلَاةَ
 بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. (السنن للبيهقي ۱۲۴/۱ باب فضل الجماعة وجامع الترمذی
 ۳۰۱ باب ما جاء في فضل الجماعة وابن ماجه باب فضل الجماعة ۵۷ مطبع نظامی دہلی
 ومشکوۃ باب الجماعة وفضلها الفصل الاول ص ۹۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز جماعت چھارہ حصے
 سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ سَرَّ أَنْ يُلْقَى اللَّهُ عَذَابًا مُتَمَلِّمًا
 فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَوَاتِءِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَأْتِي بِهِنَ فَإِنَّهُنَّ سُنَنُ الْهَدْيِ وَإِنَّ اللَّهَ
 شَرَعَ لِسَبْعِ صَلَاتِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنُ الْهَدْيِ وَالْعَمْرِي وَلَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَى لِي بَعْدَ
 لَسَرَّكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُ مَا يَحْتَفِلُ عَلَيْهَا الْأَصَالِقُ
 مَعْنُومُ السَّاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَهَادِي بَيْنَ الرَّخْمَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصُّفِّ وَمَا مِنْ
 رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ فَيَهْجُرَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ
 إِلَهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَخَطَّ عَنْهُ بِهَا خُطْوَةً (السنن لابن ماجه باب المشى الى الصلوة ج
 ص ۵۷ مطبع نظامی دہلی ومشکوۃ المصابيح باب الجماعة وفضلها ص ۹۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ
 کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی
 اذان کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ
 سے ہے اور اگر تم نے اپنے گمروں میں پڑھ لیا (جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گمروں میں پڑھ لیا
 کرتا ہے) تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دے تو گمراہ
 ہو جاوے گا اور ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھانا منفق اور

بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چد کر نماز کو اے یہاں تک کہ صف میں داخل ہو جائے اور جو شخص چھٹی طرح ہمارت کرے پھر سجدہ کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے، اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گنہگار مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۲۶ عَنْ خُضْرَاءَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَمٌّ أَهْرَى يَتَوَصَّلُ فِي حَسَنٍ وَضَوْءٌ ثُمَّ يَصْلِي الصُّلُوَةَ لَا عَقْرَنَةَ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الصُّلُوَةِ الْآخِرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا.

المسند لسنن ابی یوسف باب من توسل كما امر ج ۲/۱۶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمرن سے مروی کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہہ فرماتے ہیں ﷺ کہ جو شخص چھ وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان کے گنہ بخش دیے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۲۲/۳)

۵۲۷ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُؤْتِيكُمْ هَذَا لِمُتَحِفٍ عَنِ الصُّلُوَةِ فِي الْجَمَاعَةِ مَا لِهَذَا الْمَاضِي إِلَيْهَا لَا تَهْ وَلَوْ حَنُوا عَلَى يَدَيْهِ وَرَخْلِيهِ رَوَاهُ الطَّيْرَانِيُّ فِي الْمَرْغَبِ وَالْمَرْغَبِ ج ۲۰۳ باب في صلاة الجماعة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ نماز جمعہ سے پہلے رہ جائے والا جائے گا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھٹنا ہوا حاضر ہوتا۔

(بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۲۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يَلْزَمُكَ التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى نَحْبُ لَهْ بَرَاءَةٌ تَنْبَرُّ عَنْهُ مِنَ الْبَرَاءَةِ وَنَرَاءَةٌ مَنْ اتَّفَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحُ بِابِ مَا عَلَى الْمَعْرُومِ مِنَ الْمَتَابَعَةِ وَحَكْمِ الْمَسْبُوقِ ص ۱۰۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرہ اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک ہمارے دوسری نفاق سے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۲۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى لِي

مُسَجَّبِ جَمَاعَةٍ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَاتَهْوُتُهُ الرَّسْمَةُ الْاُولَى مِنْ صَدْرَةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِشْقًا
 مِنَ النَّارِ الْمَسْ لَابِزٍ حَاجَهُ ص ۵۸ ح ۱ مطبوع مظاہری دہلی باب الضعیف فی الخلط عن الجماعة
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور قدس سرہ فرماتے ہیں جو شخص
 چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے کہ عشا کی تکبیرہ اولی فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ
 اس کے لیے روزِ ج سے آرزو کی نگاہ دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳ عَنْ اَبِي عَنَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اتَيْتُنِي اللَّيْلَةَ ابْتِ مَن رَّبِّي وَهِيَ رُوِي رَأَيْتُ رَّبِّي فِي خَمْسِ صُورَةٍ فَقَالَ بِي يَا مُحَمَّدُ
 قُلْتُ لَيْتَكَ رَبِّ وَ سَعْدِيكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ يُخَصِّمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلَى قُلْتُ اَوْ
 قَالَ فِي بَحْرِي لَا اَسْمُ فَوْصَعٌ يَدُهُ بِيْنَ كَتِفَيْ حَيٍّ وَ جَذْتُ بَزْدَهَا بِيْنَ يَدَيْ هَلْ تَدْرِي
 مَا فِي السَّمُوتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ اَوْ قَالَ عَائِي الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اَوْ يَا مُحَمَّدُ
 اَتَدْرِي لِمَ يُخَصِّمُ الْمَلَأُ الْاَعْلَى قُلْتُ بَعْدَ هِيَ الذَّرَجَاتُ وَالْكُفَرَاتُ وَ يَغْلِي
 الْاَلْدَامُ لِي الْجَمَاعَاتُ وَ اِنْسَاعُ لُزُومِهِ هِيَ الشَّرَاتُ وَ اِنْتِصَارُ الصُّورَةِ بَعْدَ الصُّورَةِ
 وَ مَنُ حَفِظَ عَنِهَا عَاشَ بِحَيْرٍ وَ مَاتَ بِحَيْرٍ وَ كَانَ مِنْ ذُرِّيَةِ كَيْوَمٍ وَلِلَّهِ اَعْلَى هَانِ
 يَا مُحَمَّدُ اَقُلْتُ لَيْتَكَ رَسُوْلَكَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِفِعْلِ
 الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكِ الْمَكْرَاتِ وَ خَيْرِ الْمَسْكِنِ وَ ذُرِّيَّتِكَ بَعْدَكَ فَاقْبَلْ مِنِّي
 اَلَيْكَ غَيْرُ مَقْصُوْنٍ لَّانِ وَ اَسْأَلُكَ فِتْنَةَ السَّلَامِ وَ حُطْمَ الطَّعَامِ وَ الصَّلَاةَ بِاللَّيْلِ
 وَ النَّاسُ بِيَّامٍ رُوِي الترمذی (ترغیب فی صلاح الجماعة ترغیب و ترہیب ج ۱ ص ۲۶۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ رات میرے رب کی طرف سے
 ایک آنے والا آیا ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ چلی فرمائے
 ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عمر کی تسبیح و تسبیح اس نے فرمایا تمہیں
 معلوم ہے مداحی (جی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں
 جانتا اس نے پتا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹخنہ تک میں
 نے اپنے سینہ میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں

ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیو فرمایا اے محمد جانتے ہو ملا اٹلی کس چیز میں
 بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں درجاء و کفارت اور جہنمتوں کی طرف چلنے میں
 اور سخت سردی میں پورا دھوکہ کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر
 عیافت کی خبر کے ساتھ زبردور ہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور سچے گناہوں سے بے باک
 ہو گیا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی
 "لَتَنِيكَ وَتَسْقِدِيكَ" فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہہ لو "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلِّ الْخَيْرِ بَ
 وَتُرْكِ الْمُسْكِرَاتِ وَحُبِّ السَّعْدِ كَيْبٍ وَ إِذَا أَرَدْتُ مَعْدَكَ فَتَقَّةً وَتَقِيصَتِي إِلَيْكَ
 عَيْرِ مَقْتُونٍ" فرمایا اور درجاءات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھانا اور رات میں نماز پڑھنا
 جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہار بیت ۱۲۲۳)

۵۳۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَسَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَاثَ عِدَّةٍ
 عَنْ صَلَاةٍ لَصُبحٍ حَتَّى كَلِمَاتٍ لِرَاءِى قُرُونِ الشَّمْسِ لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَا
 فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّرَ لِي صَلَاتُهُ فَلَمَّا سَمِعَ قَالَ تَكْمَلْتُمْ عَلَى مَصَافِكُمْ ثُمَّ
 أَقْبَلَ لِيهَا فَقَالَ : إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْكُمْ الْغَدَةَ إِنِّي قُفْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ
 مَا قُدِّرَ لِي لِمَعْنَتِكَ لِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَضِضْتُ لِإِذَا أَنِ بَرْتَنِي عَرَوْجِي لِي أَحْسَنِي
 حُورَةَ لَهَائِي . يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي لَيْلِي بِمَعْصِمِ الْمَلَاءِ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ . لَا أَتَدْرِي يَا رَبِّ قَالَ
 يَا مُحَمَّدُ لَيْلِي بِمَعْصِمِ الْمَلَاءِ الْأَعْلَى قُلْتُ . لَا أَتَدْرِي رَبِّ عَرِيَّةً وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَيْفِي
 حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدًا لَمِيعَةً بَيْنَ صَلَاتِي فَتَحَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَغَرَلْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ !
 لَيْلِي بِمَعْصِمِ الْمَلَاءِ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ . لَيْلِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ
 الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَخُلُوسُ لِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَاسْتِغَاغُ الْوُضُوءِ بَعْدَ
 الْكُرْبَنَاتِ قَالَ رَمَا التَّرَجُّدُ ؟ قُلْتُ . نَعَمْ الطَّعَامُ وَلَيْسَ الْكَلَامُ وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ
 يَوْمَ قَائِلٍ : سَلْ قُلْتُ ؟ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلِّ الْخَيْرِ بَ وَتُرْكِ الْمُسْكِرَاتِ وَحُبِّ
 الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فَتَةً لِي لَوْمْ قَوْلِي غَيْرِ مَقْتُونٍ
 وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلِي بِكْرَتِي إِلَى حُبِّكَ وَلِلَّهِ رُسُودُ

اللہ جلّ جلالہ: اِنہا حقّ فافترضوها وتعلّموها (مسند الإمام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۹۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم قناب کو دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ پر رہو میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور جو مقدار تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اٹھا یہاں تک کہ بیدار ہوا تو اپنے رب کو جیل صورت میں دیکھا تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ میں نے مقررین کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا (پھر) رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد ملائکہ مقررین کس امر میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا میں نے دیکھا کہ اس سے پناہ سب قدرت مہرے شرفوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی خشکی اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روش ہو گئی اور میں نے پہچان لی پھر ارشاد فرمایا کہ ملائکہ مقررین کس امر میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کافرات کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا کافرات کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہاں تک کہ طرف چٹا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور غیبتوں کے وقت کامل وضو کرنا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا درجات کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ کھانا کھانا، نرم کلام کرنا، اور نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں، اللہ عزوجل نے فرمایا مانگوا میں نے عرض کیا اَلسَّهَّةُ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْحَيْرِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمُسْلِكِیْنَ وَاَنْ تَعْمَلَیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اُرْدَتْ بِقَفْئَةٍ فِیْ قَوْمٍ فَنَوَقْنِیْ غَیْرَ مَعْتُوْرٍ وَاسْأَلْكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْ حُبِّكَ۔ (امام احمد ترمذی) (بہار شریعت ۱۳/۳)

۵۲۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَوَّضًا لَّا حَسَنَ الْمَوْضُوَّةِ ثُمَّ دَاخَ فَوَجَدَ النَّاسَ لَمْ يَخْلَوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَجْرٍ مِّنْ صَلَاتِهَا وَخَضَرَهَا لَا يَهْمُ فَلَكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ عَلٰی فَرْجِهِ۔

(المصدرک للمعالم مع الطلوع ج ۱ ص ۲۰۸)

۵۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ أَقْبَلَ الصُّلُوۡةَ عَلَى النِّسَافِیۡنِ صَلَوَةُ الْعِشَاءِ وَصَلَوَةُ الصُّبْحِ (وَعِنَهُ) لَا يُعْلَمُونَ مَا لِيَهُمَا لَا تَوَهُصَا وَلَا حَبِرَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَفْرِبَ بِالصُّلُوۡةِ فَتُقَدِّمَ ثُمَّ أَمُرُّ خَلَا فَيُصَلِّيَ بَالِنَاسِ ثُمَّ أَنْطِقُ بِرِجَالٍ مَّتَعَهُمْ حُرْمٌ مِّنْ خَصَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَوَةَ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۵۸ باب سعلط فی التحف عن الجماعة باب صلوة العشاء و العشاء فی جماعه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ سے یہ روایت ہے کہ اگر اس نماز عشاء و فجر ہے اور جانے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسیٹتے ہوئے آنے اور پیشک میں لے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم، وہ پھر کسی کو امر نہ کیا، کہ لوگوں کو نماز پڑھائے، اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے ٹکڑے ہوں ان کے پاس لے کر وہاں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھراؤں کو آگ سے ملادیں۔ (بہار شریعت ۳: ۲۵)

۵۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هِيَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَا مَا فِي الْيُتُوبِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ أَقَمْتُ صَلَوَةَ الْعِشَاءِ وَمَرَّتْ بِنَاسٍ بِحَرْقُونَ مَا فِي الْيُتُوبِ بِالنَّارِ (رواه احمد)

(مشکوٰۃ العصابیح باب الجماعة ۵۴ ج ۱ و النور الثالث ص ۹۷)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کا نکاح ﷺ نے فرمایا گر گھروں میں عورتیں (۱) اور بچے نہ ہوتے تو عشاء کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا۔ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جھڑکیں۔ (بہار شریعت ۳: ۵۷)

۵۳۷ عَنْ أَبِي يَسْكُرَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدَّمَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَتْمَةَ فِي صَلَوَةِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَدَا إِلَى السُّوقِ وَمَسَّكَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَى الشَّعَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لِمَ أَرَسَلَيْمَانَ فِي صَلَوَةِ الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَابٌ يُصَلِّيَ فَعَلَبَتْهُ عِبَادَةٌ فَقَالَ عُمَرُ لَا

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ جماعت عورتوں پر واجب نہیں اس سے کہ اگر عورتوں پر بھی جماعت واجب ہوتی تو ان کی رعایت کی جاتی البتہ سزا راقوں علی اللہ علیہ وسلم کے عہد مظاہر میں عورتوں کو جماعت میں حاضر ہوسنان اجازت تھی مگر سب چوں کہ طرف فتنہ، انہ پرفتن مغنوں میں غالب ہے اس لیے جماعت میں ان کی حاضری مطلقاً ممنوع ہے ۱۲ ص ۲۷۰

أَتَّهَدَ صَلَوةَ الصُّبْحِ لِيُجَمَّعَ احْبُ لِي مِنْ أَنْ الْقَوْمَ لِيَّةَ

(موطأ الاحام مالک عی ہامش اس عاجہ باب ما جاء فی الجمعة والصبح ج ۱ ص ۳۳)

ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرا بھائی عیسیٰ بن ابی اہیہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی اہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، ہزار تشریف لے گئے راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں پایا انھوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی فرمایا صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔

(بہار شریعت ۱۲۶/۱۲۵۳)

۵۲۸ عیسیٰ بن ابی اہیہ قال قال رسول اللہ ﷺ من سمع النداء فلم يسمع منه فليصلي وحده فليؤتي الزكاة والصدقة قال خوف أو مرض لم نفس منه الصلوة لئلا

صلى المسلم لا يرد باب السيد بن جابر (جماعة ج ۱ ص ۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ جس نے اور کسی سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں لوگوں نے عرض کی عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض۔

(بہار شریعت ۲۶۷۳)

۵۳۹ عیسیٰ بن ابی اہیہ رضی اللہ عنہ قال لیس فی جمعة قال من سمع النداء

فلم يسمع فليصلي وحده فليؤتي الزكاة والصدقة (جماعة ج ۱ ص ۲۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں۔ (بہار شریعت ۲۶۷۳)

۵۴۰ عن أبي الدرداء قال قال رسول الله ﷺ ما من صلاة من قربة

ولا يذوق ثمارها الا بعد الصلوة الا لقد استخوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة يا ايها الناس

(مشكرة المصباح ص ۹۶ باب الجماعة وفضلها لفصل الثاني)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ کسی گاؤں یا باغ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جمعہ عت کو رزم جا لو کہ بھیڑ یا کسی بکری کو

کہا تا ہے جو یوز سے دور ہو۔ (بہار شریعت ۱۲۶۳)

۵۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْحُومٍ قَالَ يَرْسُولُ اللَّهُ إِنْ الْمَبِينَةُ كَبِيرَةٌ
الْهُوَ أَمُّ وَالسَّبَاعُ إِيَّاكَ صَوِيْرُ الْعَبْرِ فَهَنْ تَجِدُ لِي مِنْ رُحْمَةٍ؟ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى
عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَتَّى هَذَا وَلَمْ يَرْحُصْ، وَوَاهِ
ابو داؤد و الترمذی۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب الجماعة الفصل الثالث ص ۹۷)

عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ
ﷺ میرے میں موز کی جانور کثرت ہیں اور میں ناچتا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر گھولوں
فرمایا حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ سنتے ہو؟ عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ (۱)
(بہار شریعت ۱۲۶۳)

۵۴۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ
يُجْبِرُ عَلَى هَذَا؟ لَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ.

(جامع الترمذی ج ۵/۱ ص ۵۳۱) باب ما جاء في الجماعة في منعه فداخنی فیہ مرفوع
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت
کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے فرمایا ہے کوئی؟ کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ
نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ (بہار شریعت ۱۲۶۳)

۵۴۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا لَمَّا
لَوْ قَهْنًا جَمَاعَةً (السُّنَنِ لَا يَسْجُدُ جَمَاعَةً ج ۱ ص ۶۹)
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ فرماتے ہیں دو اور دو سے زیادہ جماعت
ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۷۳)

۵۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ عَلَى الصَّفِّ الْمَقَامَ
لَكَانَتْ فُرْعَةً وَقَالَ لَنْ خَرَّبَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ مَا كَانَتْ الْفُرْعَةُ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۸۶)

(۱) ایہہ کہ انکل نہ رکھتا ہو کوئی بے جانے والا نہ ہو مصداق درندہ کا خوب ہوتا ہے ضرور رحمت ہے مگر حضور نے انہیں
الحلل و مکمل کرنے کی ہمت لہرائی کہ وہ لوگ حق میں جو بلا طرہ گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ گروگ جانے کہ ان در صف
وہ میں کیا ہے پھر بغیر فرمودے اللہ پاتے تو اس پر ترے انداز کی کرتے۔ (بہار شریعت ص ۳۷۳)

۵۴۵. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الصَّائِفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ لَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الصَّائِفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ لَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الصَّائِفِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي قَالُوا وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْإِسْنَانِ سَوَاءٌ صَفْوَتُكُمْ وَحَادِثُكُمْ مَا كُنْتُمْ وَلِيُوَافِيَ أَيْدِي أَعْوَانِكُمْ
وَيُكْفَرُوا الْحُلُلُ مِنَ الشَّيْطَانِ بِدُخُلِ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِسَرِيَّةٍ الْحَذَفُ يَعْنِي أَوْلَادَ النَّصَبِ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ (رواه احمد) (مشکوٰۃ مصابیح ص ۹۸ ۹۹ باب سر یہ نصف الصنف لثالث)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر
پروردہ جیسے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر؟ فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر
اور دوسری صف پر؟ فرمایا اور دوسری پر؟ فرمایا اور دوسری پر؟ فرمایا اور دوسری پر؟
موجودہ ہوں کو قتل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور دشمنیوں کو ہند کرو کہ
شیطان بھینٹ کے بچے کی طرح تباہ رہے اور یہاں پہل ہو یا تاب۔ (بہار شریعت ص ۳۷۳)

۵۴۶. عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يَسْرِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْ صَفْوَتِهِمْ
كَأَنَّمَا يَسْأَلُ عَنْ الْقَدَاحِ حَتَّى رِيءَ قَدْ عَصَبَ عَصَتُهُمْ حَرَجَ بَوْنًا لِقَامِ حَتَّى كَاذَ
بُكَرَ فَرَأَى رَجُلًا بِأَدْبَارِ صُلُوفِهِمْ الصَّافِ لِقَامِ عِبَادِ اللَّهِ النَّسَبُ صَفْوَتُهُمْ
وَلِيُحَالِلَ اللَّهُ بَيْنَ رُحْمَتِهِمْ (الصحيح مسلم) (باب نسبه الصنف ح ۱ ص ۱۸۹)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ ہماری صف میں تیر کی طرح
سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ گئے پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے

(۱) صف لگائے میں چارہاںوں کا استقام ضروری ہے (۱) صف برابر ہو اور سبھی ہر وقت ہی آگے نہ ہوسب کی گردنیں شانے
ٹٹھے آپس میں متقابل یک خط مستقیم پر واقع ہوں (۲) اگر کہ جب تک یک صف چاروں نہ ہو چائے ورنہ کریں (۳)
ز میں جتنی خوب ل کر کھڑے ہوں کہ شانے سے شانے چائے (۴) نقاد کہ کہ چائے چائے چائے چائے چائے چائے چائے چائے
باصلاح ہو۔ (کنز الدین روضہ پرچہ ج ۱ ص ۲۳۳)

ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکل دیکھا فرمایا اے بت کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ خلاف ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۷)
 ۱۵۱۷ عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فِي رُتْبَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۸۲ باب تسوية الصفوف وقصده)
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۶۷)

۱۵۴۸ عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال اقِيمُوا الصُّفُوفَ رَحَادًا بَيْنَ كُنَائِكَ رُسُلًا النُّحْلَ وَلِيُوا بَأْيَدِي أَخَوَانِكُمْ وَلَا تَتَدَرُوا فُرْجَابَ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ.

(المسند لابی داؤد ۱۵/۱۶۱ باب تسوية الصفوف والمسند للبخاری ۱۳/۱۳۱ فصل

الصف الاول على الثاني)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا صفیں سیدھی کرو اور موڑھوں کو مقابل کرو اور کشادگیوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے بے کشادگی نہ چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا۔ (ابوداؤد کمالی) (بہار شریعت ۳/۱۶۷)

۱۵۴۹ عن جابر بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ لَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ: يَتَمَوَّنُ الصُّفُوفَ الْمُنْقَلِمَةَ وَيَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۱ باب الأمر بالسكون في الصلاة، ابوداؤد ۱۵/۱۶۲ باب تسوية الصفوف)

جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے

ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۸۸۳)

۵۵۰ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُسْلِمِ الصُّفُوفِ مَنْ سَلَكَ هَذِهِ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً

(السنن لابن ماجہ کتاب لصلوة باب امامۃ الصفوف ح ۷۱)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں مانتے ہیں اور جو کشادگی بند کرے اللہ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۸۳)

۵۵۱ عَنْ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَلَكَ هَذِهِ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

(التروغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۱ باب فی وصل الصفوف وسد الفرج)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کشادگی بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ (اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا) (بہار شریعت ۱۸۸۳)

۵۵۲ عَنْ أَبِي عَازِبٍ قَالَ . كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَمِلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةِ إِلَى نَاحِيَةٍ يُسَمِّحُ مَا كُنَّا وَصُفُورًا يَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَيُخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ . (السنن للسنن ج ۱ ص ۱۳۰ باب كيف يقوم الإمام الصفوف)

براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے سونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۸۸۳)

۵۵۳ . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ . مَا مِنْ خُطْوَةٍ أُعْطِيَ خَيْرًا مِنْ خُطْوَةٍ سَبَّحَ بِهَا رَجُلٌ إِلَى صَفِّ يُسَدُّهُ .

(کنز العمال الاکمال فی اذاب تسوية الصفوف ج ۱ ص ۱۳۵ حدیث ۲۱۱۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا

ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔ (بہار شریعت ۲۸۶۳)

۵۵۴ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَلَّمَ

خُرُجَةً فِي الصَّفِّ غُفِرَ لَهُ (مکرم العمال ج ۱ ص ۳۵۴ حدیث ۲۹۴۴)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو صف کی کشادگی بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۸۶)

۵۵۵ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَدَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصُفُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا بِصُلِّ بِهَا صَعًا (مکرم العمال ج ۱ ص ۳۵۴ حدیث ۲۹۳۸)

حضرت البراء بن عذاب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سب لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو دیتے ہیں، اور اس قدم سے برتر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف کو ملائے۔ (مرتب)

۵۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَنْ

الصُّفُوفِ (السنن لابی داؤد ص ۶۸۱ باب مَنْ يَنْتَحِبُ أَنْ يَبِيَّ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ الْعَاجِزِ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ قدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۸۶۳)

۵۵۷ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَفَّرَ

جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْأَيْسَرِ لِقُلَّةِ أَهْلِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ رَوَاهُ الطِّرَافِيُّ فِي الْكَبِيرِ

(الترغيب والترهيب ۱ ص ۲۲۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں اسے دو نا ثواب ہے۔

۵۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ صُفُوفِ الرَّجَالِ

أُولَاهَا وَشُرْهَا آخِرُهَا وَغَيْرُهَا صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشُرْهَا أُولَاهَا.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۹ باب صف النساء والآخرة عن الصف الأول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کتر کچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر کچھلی ہے در کتر پہلی۔
(بہار شریعت ۱۳۹۳)

۵۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ
عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ

(السیر لامی دارود ج ۱ ص ۹۹ باب صف اساء والتاخر عن الصف الاول)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ ہمیشہ صف دل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے موخر کر کے نار میں ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۹۳)

۵۶۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي
الْمُحْرَابِ تَحْرًا لِفَقْرٍ لَهُمْ مَقْدُمًا فَاتَّقُوا مَنِيَّ وَلِيَأْتِمَ بِكُمْ مَنُ بَعْدَكُمْ لَا يَرَالُ قَوْمٌ
يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۲ باب تسوية الصفوف و ابو دارود ج ۱ ص ۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو صف سے پیچھے ہونے، یکساں تو رہنا دفر، یا گے پڑھو اور میری امت کو در تبارک جس کے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنی رحمت سے انہیں موخر کر دے گا۔ (مرتب)

۵۶۱ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّبُوا الصَّفَّ الْمُتَقَدِّمَ ثُمَّ اتَّبِعُوا نَبِيَّيْهِ فَمَا
كَانَ مِنْ نَفْسٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ (ابو دارود ج ۱ ص ۹۸ باب تسوية الصفوف)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد
ہو اگر کچھ کی ہو تو کچھلی میں ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۹۳)

۵۶۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ
صَلَاتِهَا فِي خُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدِعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

(السیر لامی داروقیل باب السعی الی الصلوة ج ۱ ص ۸۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں سکتا ہے عورت کا دالان میں نماز پڑھنا محکم میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۸)

۵۶۲ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْشٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَغْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں سکتا ہے ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت غطرگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۸)

۵۶۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَسْلَامِ وَالْهَيْئَةُ ثُمَّ الَّذِينَ يُؤْتِنُهُمْ ثَلَاثًا وَيَأْتِيَهُمْ وَهَبْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

(الصحيح لمسلم ۱ باب تسوية المصروف وابدان ذ ج ۱۸۰، ۱۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (اسے تم پر فرمایا) اور ہار روس کی چیخ و پکار سے بچو۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۹)

﴿نماز میں بے وضو ہونے کا بیان﴾

۵۶۵ عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت : قال النبي ﷺ : إذا أخذت أحلكم في صلاته قلنا حله بغيره ثم لم يصرف. (المس لابی داود باب استبدال المحدث للامام ج ۱۵۹، ۶ ومشکوۃ المصابيح باب ما لا يجوز في الملوقة ص ۹۶)

م. اسو مبین محمد یقین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چھو جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۷۳)

۵۶۶ عن عائشة أن رسول الله ﷺ قال : إذا قاء أحدكم أو غلس أو وجع مديته أو غز في الصلوة لم يصرف فليتوضأ وليرجع على صلاته ما لم يتكلم

مس الدر فطی باب فی الموضوع من الخارج من بدن كالعاف ونقی ج ۱۵۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جس کو قے آئے

یا ننگ پیر پھوسنے یا مڈی نکلتے تو چل جائے اور وضو کر کے اسی پر جا کر بے شرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۳۷۳)

﴿ نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان ﴾

۵۶۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّنَمِيِّ قَالَ (السَّبِيُّ ضَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) :
 أَنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ أَتَمِّ شَيْءٍ أَوْ كَثِيرٍ وَقِرَاءَةِ
 الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (المصحيح لمسلم ج ۱، ص ۲۰۳، باب محرم الكلام في
 الصلوة ومسح ما كان من بعده)

معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور قدس سرہ ﷺ فرماتے ہیں نماز میں
 آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں (و تو نہیں گرتیج و بکیر و قرأت قرآن۔ (بہار شریعت ص ۱۴)

۵۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ قَالَ كَتَبَ نَسْلَمُ عَلَى السَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي
 الصَّلَاةِ فَرَدُّ عَلَيْهِمَا رَجْعًا مِّنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ مَنَعًا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ يَأْذَنُ
 لَهُ كَمَا نَسَمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَرَدُّ عَلَيْهِ قَالَ نَ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا مَضَى عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۰، باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه الفصل الأول)
 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام
 کیا کرتے اور حضور جواب دیتے جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے سلام عرض کیا
 جواب نہ دیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سلام کرتے تھے اور حضور جواب دیتے تھے (اب کہی
 بات ہے کہ جواب نہ ملے) فرمایا نماز میں مشغول ہے۔ (بہار شریعت ص ۸۳۳)

۵۶۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمُودٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ غَائِبَةً وَإِنْ
 مَعَا أَخَذَتْ أَنْ لَا تَتَكَبَّرُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدُّ عَلَى السَّلَامِ وَقَالَ : إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِعِبَادَةِ
 الْقُرْآنِ وَدِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كُنْتُ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ خَالِكٌ رَوَاهُ ابُو الدَّ

(مشکوٰۃ المصابیح باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه ص ۹، فصل ثانی)
 حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی سرکار نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے
 ظاہر فرماتا ہے اور جو چاہتا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو اس کے بعد سلام کا

جواب دیا اور فرمایا نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے تو جب تم نماز میں ہو تمہاری نیکی
 شان ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت ۱۳۸۳)

۵۷۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْلُوا الْأَسْوَذِينَ فِي
 الْمَصْرَةِ الْحَيَّةِ وَ لَعَنَ رَبُّ (مشکوۃ المصابیح باب ما لا يحور من العمل في الصلوة وما يباح
 منه ، مشکوۃ المصابیح ص ۹۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں دو سیاہ چیزیں سناپ
 اور پچھو کو نماز میں نفل کرو۔ (۱) (بہار شریعت ۳۸۰۳)

(۱) سناپ پچھو وغیرہ موڈی ہالہ کو نماز کی حالت میں اس وقت مارنا سناپ ہے جب کہ ہاتھ سے گزرنے والا ہینڈ اوپننگ
 کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو نکرہ سے اور بدیشہ ایذا کی صورت میں اس طرح مارے کہ بدتین قدم
 چلتا پڑے نہ قبل صبح کی حاجت اور نہ نماز کا سہاوا پڑے گی مگر یہ نے کی اجازت ہے اگرچہ فاسد ہو جائے۔

﴿مکروہات کا بیان﴾

۵۶۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَدَأَ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

(جامع الترمذی ج ۸۷۔ باب ما جاء في النهي عن الاختصار في الصلوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع

فرمایا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶)

۵۶۲. عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الْإِخْتِسَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ أَصَارٍ ذَرَاهُ فِي شَرْحِ الْمَسْئَلَةِ

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۹۱ باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة بعد العمل الثاني)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کمر پر ہاتھ رکھنے میں

ہاتھ رکھ کر چھبھوں کی رحمت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶)

۵۶۳. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ

الْإِلْعَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ : إِيْحِلَاسٌ بِخَبْئِ السَّيْطَانِ مِنْ صَلَاةٍ

(السنن للبخاری ج ۱ ص ۱۷۷ باب الإلحاح في الصلوة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز

کے اندر دھرا دھرا دیکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا یہ اچک لیٹا ہے کہ بندہ کو نماز میں سے

شیطان اچک لے جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶)

۵۶۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزَالُ

اللَّهُ عَرَّوَجًا مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ رَهْوَ فِي صَلَاتِهِ مَا يَكْتُمُ فَإِذَا انْقَضَتْ أَنْصَرَفَ

عَنْهُ (السنن لابن ماجہ ج ۱ باب الإلحاح في الصلوة ج ۱ ص ۱۷۷)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای فرماتے ہیں ﷺ جو بندہ نماز میں ہواقتہ عزوجل کی

رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اوہرا دھرا نہ دیکھے جب اس نے اپنا مونہ

پھیر اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۰۳)

۵۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَوْضَأَنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَفَهَاتِي عَنْ ثَلَاثٍ نَهَانِي عَنْ نَفْرَةٍ كُنْفَرَةُ الذَّنْبِكَ وَإِقْعَاءِ كَوَافِعَاءِ الْكَلْبِ وَالْإِفْقَاتِ كَالْإِفْقَاتِ الثُّغْلِبِ (رواه احمد وابو يعلى)

(الترغيب والترہیب باب ما یھی عنه فی الصلوۃ ح ۳۷۰۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کا حکم فرمایا اور تین باتوں سے منع فرمایا سرخ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر مڑی کی طرح دیکھنے سے۔ (بہار شریعت ۶۸۳)

۵۷۶: رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِرُوحِهِ فَإِذَا انْقَضَتْ قَالَ : يَا بَنِي آدَمَ اإِلَى مَنْ تَلْتَصِقُ بِهِ مِنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّْي قُلْ إِنِّي إِذَا لَتَمُ الثَّانِيَةَ قَالَ مَثَلُ ذَاكَ فَإِذَا لَتَمُ الثَّانِيَةَ صَرَفَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجْهَهُ عَنْهُ.

(الترغيب والترہیب باب ما یھی عنه فی الصلوۃ ح ۳۷)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب آدمی نماز کر کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عزوجل، یعنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱۳)

۵۷۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَنِي آدَمَ وَالْإِفْقَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِفْقَاتِ فِي الصَّلَاةِ خَلْطٌ. (مشکوۃ المصابیح)

الفصل الثانی باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوۃ وما یباح منه من ۹۱)

انس بن مالک سے مروی کہ حضور ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے لڑکے نماز میں التفات سے بچنا کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱۳)

۵۸۲ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَسْتُمْ أَقْوَامٌ
يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تَزْجَعُ أَبْصَارُهُمْ

(النسب لابس ما جہ ج ۱ ص ۷۴ باب المصروع فی الصلوة)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا لوگ اپنی
نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ وہ اپنی نگاہوں کی۔ (مرتب)

۵۸۳ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَلَا يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ ثَوْبَهُ تَوَاجَهَهُ جَمَاعُ التَّوَلَدِي ۱۸۷ باب ما جاء فی كراهية

مسح الرأس فی الصلوة مشکوة ص ۹۱ باب ما لا يجوز من العمل فی الصلوة

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو
کمر اور ناکھری نہ چھوئے کہ رحمت اس کے سوا جہ میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱)

۵۸۴ عَنْ مَعْقِبِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَسْتَوِي الثَّرَابَ حَتَّى يَسْجُدَ قَالَ إِنَّ
تَحْتَ قَاعَهُ ثَوَابًا (مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب ما لا يجوز من العمل فی الصلوة وما یباح

منہ ص ۹۰ جامع الترمذی باب ما جاء فی كراهية مسح الرأس فی الصلوة ج ۱ ص ۸۶)

معقب بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کھڑکی نہ چھو اور گر تھے
ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔ (بہار شریعت ۶۲)

۵۸۵ عَنْ جَابِرِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ
"وَأَجِدُهُ" ۱۸۷ وَتَوَضَّعَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ نَافَةِ مَاءٍ كَثُفَا سُرْدُ الْحَدَقِ. (صحیح ابن

عزیمہ باب الرخصة فی مسح الرأس مرة واحدة ج ۲ ص ۵۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے نماز میں کھڑکی چھونے کا سوال کیا
فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے پہلے تو یہ سوا مٹیوں سیاہی کھدائیوں سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۲)

۵۸۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَاءَمْتَ
أَخَذْتُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْنَ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۰ باب ما لا يجوز من العمل فی الصلوة)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جب نماز میں کسی کو جماعی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان سمجھ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا نَشَأَ بِ أَحَدِكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُحِطْهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَفْلُ "عَا" فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

(مشکوٰۃ باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه الفصل الاول ص ۹۰)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سر کا ﷺ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماعی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے "دڑھا" نہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بہار شریعت ۲: ۱۶)

۵۸۸ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا قَوَّضَ أَحَدُكُمْ فَاحْسَ وَضُوءَهُ ثُمَّ حَرَّحَ بِحَامِلًا أَيْ الْقِسْوَةَ فَلَا يَشْكُرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ : إِمَامُ التِّرْمِذِيِّ ح ص ۸۸ باب ما جاء في كراهية التشبیه بين الأصابع في الصلوة وإسنادهم إمامين حسن الحديث كعب عجزاً ج ۱ ۲۶۱ مشکوٰۃ ص ۹۱)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی اچھی طرح دھو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے اور کسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (بہار شریعت ۲: ۱۶۲)

۵۸۹ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يَتَعَمَّرُ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَنِمَا قَضَى صَلَاتَهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ قَالَ : وَاسْتَيْبَ قَالَ : لَوْ صُتُّ مَثَّ عَلَيَّ غَيْرَ الْهَطْرِ الْهَيْنِ لَعَرَّ إِنَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(صحیح ابیحوی ۹: ۱۶۰، ۱۰۱ باب اذا لم يتم سجوداً)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پر راضی نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو ہلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی روکی کہتے ہیں میرا گمان

ہے کہ یہ بھی کہا کرتا تو حضرت محمد ﷺ کے غیر پر مہرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۲۳)

۵۹۰ ہی ۵۹۲ عن ابی عبد اللہ الأشعری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ
 رأى رجلاً لا يتم ركوعه ويقف في سجوده وهو يصلي فقال رسول الله ﷺ: لو مات
 هذا عسى حسبه هبلة مات على غير ملة محمد ﷺ ثم قال رسول الله ﷺ: من
 أدى لا يتم ركوعه ويقف في سجوده مثل الصالح ياكل الثمرة والتمر من لا تهيان عنه
 شيئاً قال أبو صالح: قلت لأبي عبد الله من حدث بهذا عن رسول الله ﷺ فإن
 أمره إلا خذ عمرو بن العاص وحماد بن عوف وشريح بن حنبل من حسبه سمعوه من
 رسول الله ﷺ رواه الطبرانی في الكبير وهو يعلی باسناد حسن

والنوعيب (اشترى ج ۳ ص ۲۰۰ باب شریعت من عہد بعد ان رکوع)

حضرت ہشام بن اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے اپنے شخص کو نماز
 پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ کھڑے ہو کر اور سجدہ میں ٹھوٹے رہتا ہے اور پورا رکوع
 نہ کرے (۱) اور فرمایا یہ اگر کسی حالت میں مروا مت محمد ﷺ کے غیر یہ مہرے گا پھر یہ پورا رکوع پورا
 نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھوٹے رہتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک آنچھور میں کھالیت ہے
 جو کچھ کام نہیں آتی اس کو کھانے کہ میں نے بعد اللہ سے عرض کیا کہ میں نے یہ حدیث رسول
 ﷺ سے سنی ہے میں نے فرمایا یہ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے اخذ ہے ابن ابی شریح بن
 سند رضی اللہ عنہم نے رسول ﷺ سے یہ حدیث سنی (بہار شریعت ۱۶۲۳)

۵۹۳ عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ:
 سئل الناس سرقة اليد يسرق من صلاحه قالوا يا رسول الله أو كيف يسرق من
 صلاحه قال لا يتم ركوعها ولا سجودها مسند امام حماد بن حنبل ج ۵ ص ۳۱
 دوسری باب فی الی لا یتکم الركوع او السجود ج ۱ ص ۲۹۷ و مشکوٰۃ باب الركوع الفصل الثاني ص ۸۳
 ہوتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ سب میں برادہ چہرے جو اپنی نماز
 سے جراتا ہے۔ صحابہ نے فرمایا یہ رسول اللہ نماز سے کیسے جراتا ہے؟ فرمایا کہ رکوع و سجود پورا نہیں
 کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۲۳)

۵۹۴ عن الحسن بن عرفة أن رسول الله ﷺ قال ما تروا من الخراب

وَلِأَنِّي وَالشَّارِقُ وَذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَسِرَ فِيهِمُ الْحُدُودَ فَأَلُوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَعْمَى قَالَ
مَنْ مَرَّ بِمَسْجِدٍ وَفِيهِ غُفُوءَةٌ رَأْسُ السَّيْفِ أَلَدَى يَسْرِقُ صَلَوةً فَأَلُوْا رَكْعَتَيْنِ؟
يَسْرِقُ صَلَوةً يَأْرُسُوْا اللَّهَ قَالَ لَا يَسْرِقُ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا وَلَا مَالِكِ
وَحَمْدُ وَرَوَى لَدَارِمِي مَعْنَاهُ مَشْكُوةٌ لِمَصَابِيحِ بَابِ الرُّكُوعِ الْقَصَصُ الثَّانِي ص ۱۸۳

نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حداد نماز پڑھنے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور رنی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی اللہ ورسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ بہت بری باتیں ہیں اور ان میں سراسر اور سب میں بڑی چوری وہ ہے کہ اپنی نذر سے چرائے عرس کی یا رسول اللہ ﷺ نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔

۵۹۵ عَنْ صَدِّقِ بْنِ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْظُرُ بَيْنَ عَزْوٍ وَحُلٍّ اِلَى صَلَوةٍ عِبْدًا لَا يُنْصَبُ فِيهَا صُفْبَةٌ يَنْزِلُ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ رَسْمًا لَا مَالِكَ حَمْدِ
حَقِيق ج ۴ ص ۲۲۲ مَشْكُوةٌ لِمَصَابِيحِ بَابِ الْفُسُوحِ وَالْفَصْلُ الْقَصَصُ ثَالِثُ ص ۱۸۴

طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا بعد از نماز بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود نہ درمیاں پینچے ہوئے ہوں۔ (امروہی ج ۳ ص ۱۳۳)

۵۹۶ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ صَبَّ حَيْفٌ مِنْ الْأَمْوَاءِ فِ ضَمَطَرْنَا اسْمًا فِصْلَانَا بَيْنَ لَسَرٍ بَيْنَ فَلَمَّا صَبَّ قَالَ أَمْسُ فَمَالِكُ - ثَمَّا
بَقِيَ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

جامع الرمادی ص ۵۳ ۵۴ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السُّوَارِي
عبد الحمید بن محمد دمشقی نے عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ بھٹے کسی امیر کے پیچھے نماز پڑھیں تو بیچوری کے جب دروں میں نماز پڑھیں تو اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔ (امروہی ج ۳ ص ۱۳۳)

۵۹۷ عَنْ قَسْمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَخْلَعُ غِلَامًا لَهَا نَقَالًا لَهُ الْفَيْخُ ۵

سَجْدَةً فَقَالَ . يَا أَفْلَحُ قَرَّبْتُ وَجْهَكَ .

(جامع الترمذی باب حاجاء فی کراهیۃ الفسخ فی الصلوة ج ۱ ص ۸۷)

امیر المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام اس نامی جب سجدہ کرتا تو پھونک مارتا سرکار نے فرمایا اے افلح اپنا منہ خاک آلودہ کر۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۹۸ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَفْطَحْ أَصَابِعَكَ زَانَتْ فِي الصَّلَاةِ

(السنن لابن ماجہ مایکروہ فی الصلوة ۶۹)

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چمکا۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۹۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . قَالَ لُيْثُ بْنُ أَنَسٍ عَلِيٌّ

سَبْعَةُ أَغْطِيهِ وَلَا أَكْفُ شَفْرًا وَلَا نَوْبًا . (صحيح البخاری ۱۱۲۰۱ باب لا یکف نو بد فی

الصلوة . دارمی ۱۱۱۱۱ باب السجود علی سبعة اعظم . ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۲ باب السجود)

حضور فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا کہ سات اعشار پر سجدہ کروں اور بال یا پیر نہ سمیٹوں۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْرَأْ . قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

سَبْعَةُ أَغْطِيهِ عَلَى أَمْرِيهِ وَأُشَارِي بِهِ عَلَى يَدَيْهِ وَأُكْرِفُ الْفَلَمَيْنِ

وَلَا أَكْفُ الْيَدَيْنِ وَالشَّفْرَ . (صحيح البخاری ج ۱ ۱۱۲۰۱ باب السجود علی الانف . دارمی

ج ۱ ۱۱۱۱۱-۱۱۱۱۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں سجدہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں

پر سجدہ کروں منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پٹے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

(بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۶۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَهُ يَقُولُ

عَنْ نَفْسِهِ الْفَرَابَ وَالْفَرَابِ الشَّيْءَ وَأَنْ يُوْطَى الزَّيْجُلُ الْحَقَامُ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوْطَى

الْبَيْهَقِيُّ. (المسند للسانى باب التَّهَيُّ عَنْ قُوَّةِ الْقُرْآنِ ج ۱ ص ۱۶۷)

عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے گوے کی طرح ٹھونگ مارنے اور دوندے کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۳)

۶۰۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَجِبْ لَكَ مَا أَحَبَّ لِنَفْسِي وَأَشْكُرُهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَقْعُ بَيْنَ السُّجْدَتَيْنِ.

(جامع الترمذی ج ۶۲/۱ باب ما جاء ذكر حب الاقضاء بين السجدين)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور پے لیے جو کراہتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں انہوں بعدوں کے درمیان افتادہ نہ کرنا۔ (یعنی اسی طرح نہ بیٹھا کہ سر میں زمین پر ہوں اور گھٹے ٹھڑے۔) (بہار شریعت ۱۱۳/۳)

۶۰۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يُصَلِّيَ فِي لُحَابٍ لَا يُؤْخِذُ بِهِ وَالْأَحْوَرُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي سِرَاوِيلٍ وَلَيْسَ عَلَيْهِ دَعَاءُ

(المسند لابی داؤد باب من قال يرد به اذا كان مبقاً ج ۱ ص ۹۳)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اڑھے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۳)

۶۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَ أَخَذَكُمْ فِي ثَوْبٍ الْوَاحِدَ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ شَيْءٌ. (صحيح البخارى ج ۱ ص ۵۲ باب اذا صلى في ثوب واحد فليجعل على عاتقه و مشکوة المصابيح باب السر فصل ۱ ص ۷۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز ہرگز نماز پڑھے کہ موڑ محوں پر کچھ نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۳)

۶۰۵ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ صَلَاتِي لِي ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (صحيح البخارى باب اذا صلى في الثوب الواحد فليجعل

علی عاتقہ ج ۱ ص ۵۲۱ مشکوٰۃ المصابیح باب السمر الفصل الاول ج ۱ ص ۷۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے
(یعنی وہی چادر وہی تہبند، تو ادھر کا کنارہ ادھر اور ادھر کا ادھر کر لے)۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۱۰۱. أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ كَسَاهُ ثَوْبَيْنِ وَهُوَ غَلَامٌ قَالَ فَدَحَنَ الْمَسْحُودُ
فَوُجِدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشَّحًا بِهِ فِي ثَوْبٍ نَفَالٍ . أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ تَبْسُطُهُمَا ؟ فَقُلْتُ بَلَى
أَوَأَنْتَ لَوَأْتَنِي إِذْ سَلَكَ النَّبِيُّ وَرَاءَ الدَّارِ لَكَ لَابَسُفُهُمَا ؟ قَالَ بَعْدَ قَالَ لِلَّهِ أَحَقُّ
أَنْ تَتَرَقَّى لَهُ أَمِ النَّاسُ ؟ قَالَ نَافِعٌ فَقُلْتُ بَلَى اللَّهُ

(المصنف لعبد الرزاق ج ۱ ص ۳۵۸ ۳۵۶ باب ما يكتفى الرجل من الثياب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھے اور اس وقت لڑکے تھے
اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا
کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں؟ کہ انھیں پہنتے عرض کی ہاں میں تو فرمایا تاؤ اگر مکان سے
باہر تھیں کبھی تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو کیا تھوڑے عرصہ کے بعد کے لیے
رسولت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی اللہ کے لیے۔

(بہار شریعت ۶۳/۲)

۱۰۷. قَالَ أَنَسُ بْنُ كَثَبٍ اضْطَلَّ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ شَيْئًا كَثَفَهُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَلَا يَبْتَاعُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ دَاكٍ إِذْ كَانَ فِي الثَّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا
إِذْ رُفِعَ اللَّهُ فَلِضْلُوفَةٍ فِي الثَّوْبَيْنِ أَذْكَى . (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۴۱)

انسی بن کثب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں سنت ہے یعنی چائز ہے کہ ہم
حضور کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو
دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۶/۳)

۱۰۸. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

اسی ارارہ فی صلواتہ خلاء قلئیس من اللہ حل ذکرہ فی حل ولا حرام

(المسنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۳ باب لا سب)

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر شخص نماز میں تکبیر سے تہجد تک گئے اللہ کی رحمت حل میں سے نہ نرم میں۔ (ماثر بیعت ۳۵۳)

۶۰۹ عن ابی ہریرۃ قال یسار حل یصنی مسلا ارارہ اذ قال لہ رسول
اللہ ﷺ ذہب فوضا فذهب فوضا ثم جاء ثم قال ذہب فوضا فذهب
فوضا ثم جاء فقال لہ رجلی برسول اللہ مالک امرہ ۱۰ یوضا ۱۰ انہ کان
یصنی وھو منسل رد فوٹ لہ حل ذکرہ لایس صوہ رخی غصب ارارہ

(المسنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۳ باب لا سب فی صوہ)

یومیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک صاحب تہجد تک گئے نماز پڑھ رہے تھے۔
رشت فرمایا چاہو کر وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سوا کہ
مضرب وضو کا حکم فرمایا۔ رشت فرمایا تہجد تک گئے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس
مفسس کی سزا نہیں قبول فرماتا جو تہجد تک گئے ہو۔ (۱) (ماثر بیعت ۳۵۳)

۶۱۰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۰ رسول اللہ ﷺ قال اذا ضلی
احذکم فلا یضع لغمیہ عن یحییہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکنون
عن یسارہ احد و یضعہما یمین و یخلیہ

(المسنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۳ باب المصلی اذا جمع بینه ین یضعہما)

حضرت یومیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشتا فرمایا جب
کوئی نماز پڑھے تو وہی طرف جو تیاں نہ رکھے وہ بائیں طرف نہیں کہ کسی ور کی دائیں جانب
ہوں گی گمراہی وقت کہ دائیں جانب کوئی نہ ہو چکہ جو تیاں دائیں پاؤں کے درمیان رکھے۔

(ماثر بیعت ۳۵۳)

دائیں پاؤں سے گئے چھپ جائیں گے۔ رشتا کہ جس سمت اللہ تعالیٰ صاحب میں لڑے تھے ہیں کہ وضو کا حکم اس
جہاں پر چھپ ہو گا کہ یہ مصیبت ہے۔ سب لوگوں کو بتا دیتا تھا کہ وضو نہ ہوں گا کفار سے۔ رشتا کے اسباب کا
رہل نے ۱۱

﴿احکام مسجد کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۶۴ اِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدًا اَللّٰهُ مِنْ اَمْسِ يَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصُّلُوَّةَ وَاتَى
التَّوَكُّوَّةَ وَلَمْ يَخْشِ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسَىٰ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ كٰمِهٰدِيْنَ (التوبة ۱۸)
اللہ کی مسجد میں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے
اور رکوع دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب سے کہ یہ لوگ ہریت والوں میں
ہوں۔ (کنز الدیان)

احادیث

۶۱۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتُ الْمَرْحَلِ فِي
الْجَمَاعَةِ تَصْغِفُ عَلٰى صَوْتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ حُفَّتًا وَعَشْرِيْنَ صَفًّا وَذٰلِكَ اَنَّهُ
اِذَا تَوَضَّأَ فَاَخْمَسَ الرَّصُوَّةَ ثُمَّ خَرَجَ لَبَّى الْمَسْجِدَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا اَنْصَوَّةً لَمْ يَعْطِ
خُطُوَّةً اِلَّا رَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً رَّحُطَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَاِذَا صَلَّى لَمْ يَرَلْ لِمَلَأَتْكَ تُصَلِّي
عَلَيْهِ مَا اَدَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَرَالْ اَحَدٌ كُمْ فِي صَلَاةٍ مَا
اَنْظَرَ الصَّلَاةَ مُتَمِّقٌ عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ المصابیح باب المساجد ومواضع الصلوة المصل الاول ص ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ مرد کی نماز
مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر اور ہزار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ
جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلے تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ
نشتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو عاتکہ برابر اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور
ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۱۹۷)

۶۱۲. عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
 سَوَّاهُ قَبْضَهُ نِيَانَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ لَهُ كَاتِبٌ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَشْرَ حَسَابٍ
 وَالْمَرْءُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يُكْتَبُ مِنَ الْمُفْصَلَيْنِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ
 حَتَّى يَرْجِعَ. (کمر اعمال ج ۴ ۱۲۲-۱۲۳ حدیث ۲۶۳۹ والترغیب والترہیب
 ج ۶، ۲، ۶، ۲ باب الترغیب فی العشی الی المسجد)

عقدہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وضو
 کرے اور کپڑے پہن کر تیار ہو اور مسجد کو نکلے ہر قدم کے بدلے فرشتہ دس نیکیاں لکھتا ہے اور
 نماز کی جب آگرم سے اٹھتا ہے، پہلی تکبیر پڑھے و لوں میں نکاحا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۷۱)
 ۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْجَمَاعَةَ فَمُحْطَوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ دَهْنًا
 وَرَاحَةً. (الترغیب والترہیب ج ۴، ص ۲۰۷ باب الترغیب فی العشی الی المسجد)
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ
 نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کو مسجد جاتا ہے اس کے گئے مرتد اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ہر
 قدم کے بدلے آگرم سے آگرم تکبیر اس کے لیے لکھی جاتی ہے۔ (مرتب)

۴۱۴: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ مِنَ الْإِنْسَانِ عَصْرَةٌ كُلُّ يَوْمٍ لِقَالِ رَحَلٍ مِنَ الْقَوْمِ
 هَذَا مِنْ شَأْنِ مَا أُوتِيَ سَابِقَهُ قَالَ أَمَرَكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةُ
 رَحَلَتِكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَأَنْجَاءٌ كَالْفَقْرِ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ
 يَخْطُوها إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ رَوَاهُ ابْنُ حَرَبٍ

الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۷۲۷ باب الترغیب فی العشی الی المسجد

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ نماز کے ہر عضو پر روزانہ ایک نماز (نفل) ہے تو ایک صاحب نے عرض کی یہ بڑا شمار
 اور مشکل ہے فرمایا پھر دعا کا حکم دینا، برائی سے روکنا نماز ہے اور کمزور پر نذر دہانی کرنا نماز ہے

سے بے گہائی بٹا کر ہے اور نماز کے لیے جو بھی قدم تو اٹھائے وہ نماز ہے (مرتب)
 ۶۱۵ عَنْ عُمَارِ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ
 لِمَسْجِدِهِ فَأَضَاعَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصُّورَةِ الْمَكْتُومَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ السَّابِقِ أَوْ مَعَ
 الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذَنْبَهُ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۲ باب الذكر والمسحوب عقب الوضوء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو چھگی طرح
 وضو کر کے فرض نماز ادا کرے اور مسجد میں نماز پڑھے یا نہ پڑھے (بہر شریعت ۳ ص ۱۷۱)
 ۱. عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَشَى
 يُتَخَفُّوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَمَعَ ذِكْرُ نَبِيِّ هَاشِمِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَعْضُ الْأَنْكُمُ
 تَرِيدُونَ أَنْ تَمُتُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاشِمِيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 رَأَى مَا ذَكَرَ فَقَالَ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ ادْفِرُوا كُفَّ تَكُفُّوا أَلَا رَأَيْتُمْ كُفَّ تَكُفُّوا

(مشکوۃ المصابیح باب المسحوب ص ۸ - المنص لا ۱۰ و ۱۱ - صحيح لمسلم

ج ۱ ص ۲۳۵ باب فصل المساجد)

جو ہاشمی شافعی ہے کہتے ہیں مسجد ہوتی کے گرد کھدائیاں بنائی جائیں۔ ہاشمی سلمہ نے چاہا
 کہ مسجد کے قریب آجائیں یہ خبر نبی ﷺ کو پہونچی فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم مسجد کے قریب
 کھدانا چاہتے ہو عرض کی یا رسول اللہ ماں رو تو مت فرما، ہاشمی سلمہ پہے گھروں ہی میں رہو
 تمہارے قدم لکھے جائیں گے دو بار میں دو بار یا ہاشمی سلمہ بتے میں لہند ہم کو گھر پر نہ پسند نہ آیا۔

(بہر شریعت ۳ ص ۱۷۱)

۶۱۶ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لَأَبِيصَارَ بَعْدَةُ مَنَارُ لَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ
 هَذَا الدُّوَاءُ أَنْ يَقْرَأَهُوا فَتَزِلُّ رُكُوبُ مَا لَمْ يَأْتِهِمْ لَنْ يَلْبَسُوا

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷ باب الاعتدال لا بعد من المسجد اعظم احرام)

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں انہار کے گھر مسجد سے دوہرے تھے انھوں نے
 قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَمَكْتُبٌ مَقْدُمُوا وَأَثَارُهُمْ (جو گھوسنے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رووی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۲)

۶۲۱ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلْعَلُّوْ

وَالزَّوْاحِ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنْ لُجْهَدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. رواه الطبرانی في الكبير

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۱۲ باب فصل المشي إلى المساجد)

ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رووی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا از قسم

(بہار شریعت ۱۷۷/۲)

جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

۶۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ

دَحَّ عَدَا لَنَفْسِهِ لَمْ يَكُنْ عَدَا زَوَاحٍ (الجامع الصحيح بمسلم ج ۱ ص ۲۳۵)

باب فصل الجهر من في صلاة بعض الصبح وفصل المساجد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے

اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہر فی تار کرتا ہے جتنی بار جائے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۲ ۱۷۸)

۶۲۳: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَشْرُ الْمُشَانِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى

الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(المسنن لابن دار ج ۱ ص ۸۳ باب ما جاء في المشي إلى المساجد في الظلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو لوگ اندھیروں

میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنارے۔

۶۲۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَشْرُ الْمُشَانِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷ باب المشي إلى المساجد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے ارشاد کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن نور کی خوشخبری
سنارے۔ (بہار شریعت ۷۸۴)

۶۲۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ
لَيُصْغِي لِلْفَيْضِ يَتَحَلَّتُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ يُورِ سَاطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(الترغيب والترہیب ج ۱ ص ۲۱۲ باب ما جاء في فضل المني إلى المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو قیامت کے دن چمکتے نور سے روشن فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۶. عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ مَنَى فِي ظُلْمَةٍ لَيْلٍ إِلَى صَلَوةٍ
آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(المسنن للدارمی ص ۲۷۱ باب فضل المنى إلى المساجد في الظلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
ظلمت میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اندھیری رات میں نماز پڑھنے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت
کے دن نور عطا فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۷. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَسِّرُ الْمُنْذِلُ جَنِّي
إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ يَنْبَلِغُونَ مِنَ النُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُونَ.

(الترغيب والترہیب ج ۱ ص ۲۱۲ ۲۱۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری
رات میں مساجد کو جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوشخبری سنارے۔ (مرتب)

۶۲۸. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَيَنْشُرَنَّ

النَّشَاءُ مَنْ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷۱)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا کہ اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو بروز قیامت کامل نور کی خوشخبری
سنائی جائے۔ (مرتب)

۶۲۹ عن حارثة بن وهب ر لحر اعني قال قال رسول الله ﷺ بشر
المشائين في ليلهم لي المساجد لمصنوه في جماعته بأسور النائم من الله يوم القيامة.

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۶۰ حدیث ۲۶۶۴)

حضرت حارث بن وہب ثریقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیروں میں مساجد کو جماعت کے لیے جانے والوں کو قیامت کے
دن کامل نور کی خوش خبری ملے گی۔ (مرتب)

۶۳۰ عن أبي أمية عن النبي ﷺ قال كنههم صامع على الله ان غاش
ورق وكلفى ان مات دحنا الله لجة ورجل حرج عار في سبي الله فهو صامع
على الله حتى يتوفاه فيلحقه الله او ردة بعد ان من حرج وغيبه ورجل رح الى
لمن بعد فهو صامع على الله حتى يتوفاه فيلحقه الله او ردة بعد ان من
احمر او غيبه ورجل دخل بيضة بسلاط فهو صامع على الله كبر اعمال
ج ۸ ص ۱۴۵ حدیث ۲۶۴۹ کتاب الثالث من حرف حیمہ لی سمو عظم وان حکم.

یو اہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں تین شخص بدھ مروصل فی صمان میں
ہیں اگر زندہ رہیں، اگر مر جائیں اور کفایت کرے مرنے میں تو جنت میں داخل کرے۔ (۱) جو
شخص روحہ میں جنگ کرے لکھے یا سونے کی ہوئی اجرت وغیرہ وہ جس مردے وہ اللہ کی صمان
میں ہے مرنے کا تو اللہ جنت میں داخل فرماے گا۔ (۲) اور جو شخص مسجد کو جائے وہ اللہ کی صمان
میں ہے یہاں تک کہ وفات پا جائے اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۳) جو شخص گھر میں
داخل ہو اور گھر والوں کو سلام کرے وہ اللہ کی صمان میں ہے۔ (بہار شریعت ص ۸۷۸)

۶۳۱ عن سلمان رضي الله تعالى عنه قال قال من نوصا في
بيته فحسن لوضوء ثم اتى المسجد فهو رابى الله وحق عسى لمزوران بكرم
الزير رواه الطبراني في الكبير العيب والرهيب ج ۱ ص ۱۰۱ باب من عرج الى المسجد
فهو صامع على الله

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح

دھوکہ پھر مسجد کو یاد اللہ کا زار ہے اور جس کی زیارت چاہے اس پر حق ہے کہ اس کا راز رکھے۔

(بہار شریعت ۱۷۳/۱)

۶۳۲ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج من
بیتہ الی المسجود فسال "لہم انی اسئلك بحق السائلین علیک واسئلك
بحق منشی ہذا فانی لم اخرج اضراً ولا بطراً ولا رياءً ولا سمعةً وخرجت اتقاء
سخطک وابتغوا مرصاتک فاسئلك ان تعیدنی من اشرار من یغفر لی ذنوبی انہ لا
یغفر الذنوب الا انت اقبل الی علیہ برحہ وسعمرہ یقول الف صدک

مسلسلہ جامعہ ج ۱ ص ۵۶ باب المنی فی صلوات

یورپیہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں صلوات کہ گھر سے نکل کر جاتے ہوئے
وہ پڑھتے "اللہم انی اسئلك بحق السائلین عین و بحق منشی ہذا فانی لم
اخرج شراً ولا بطراً ولا رياءً ولا سمعةً وخرجت اتقاء سخطک واستعدہ
مرصاتک فاسئلك ان تعیدنی من اشرار من یغفر لی ذنوبی انہ لا
یغفر الذنوب الا انت اس کی طرف توجہ دے کر پڑھنے کے ساتھ توجہ دیتا ہے کہ
یہ فرشتہ اس کے لیے تمنا کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۷۳/۱)

۶۳۳ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ د دخل احدکم المسجد
فسئل اللہم افتح لی ابواب رحمتک وار اخرج فیصل اللہم انی اسئلك من
فضلک الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۱۸ باب ما یقول د دخل المسجد وابود (د ج ۱ ص ۲۶)

یورپیہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی مسجد میں جائے
تو کہے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلے تو کہے اللہم انی اسئلك من
فضلک۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۶)

۶۳۴ عن عبد اللہ بن عمر بن العاص عن ابی ہریرۃ انہ کان اذا دخل
المسجد قال : اغوذ باللہ العظیم وبرحمہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان
الرحیم قال اقطعت : نعم لال لال لال قال ذلک قال الشیطان یخطف منی

مَسَاقِرُ الْيَوْمِ. (ابوداؤد ج ۱ ص ۶۷ باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِيمِ وَسَلْطَانِهِ الْعَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اسے کہہ دو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۲)

۶۳۵: عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۷۱ باب ما يقول عند دخوله المسجد)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب مسجد میں حضور ﷺ داخل ہوتے تو دروازہ پڑھتے اور کہتے رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے تو دروازہ پڑھتے اور کہتے رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك ۶۳۶: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُفِرَ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحَ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُفِرَ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحَ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۰ باب لدعاء عند دخول المسجد)

حضرت فاطمہ شہزادی رسول ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد جاتے تو یہ کہتے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۳) ۶۳۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَسَاجِدُهَا وَأَنْفُسُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَنْفُسُهَا۔ (رواہ مسلم (التوہید ج ۱ ص ۲۱۵))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجد ہیں اور سب سے زیادہ محبوب بازار ہیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۳)

۶۳۸: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

الْبَلَدَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَهُ وَائِي الْمَلَكُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أُدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ
جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ جَبْرِئِيلُ أَنَّ أَحْسَنَ الْبِقَاعِ إِلَيَّ اللَّهُ الْمَسَاجِدُ وَالْبَعْضُ
الْبِقَاعِ إِلَيَّ اللَّهُ الْأَسْوَاقُ (التَّوَعُّبُ وَالرَّغِيبُ ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

۶۳۹۔ حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے سرکار اقدس
ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب کون سا شہر ہے؟ اور سب
سے زیادہ میغوص کون سا شہر ہے؟ سرکار ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا جب تک جبریل سے نہ
پوچھ لوں۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور خبر دی کہ اللہ کے یہاں سب جگہ سے زیادہ اچھی جگہ
مسجدیں ہیں اور حب سے زیادہ میغوص بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ
أَيُّ الْبِقَاعِ حَبْرٌ وَأَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ قَالَ لَا أُدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَأَلَ جَبْرِئِيلَ فَقَالَ لَا أُدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ مِيكَائِيلَ فَقَالَ خَيْرُ الْبِقَاعِ
الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ .

(التَّوَعُّبُ وَالرَّغِيبُ ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۱۷) (الْمَسَاجِدُ وَالْمَسَاجِدُ فِي مَرْوَةِ الْمَسَاجِدِ وَالْمَسَاجِدِ فِيهَا)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے
پوچھا کہ کون سی جگہ اچھی اور کون سی جگہ بُری ہے؟ تو فرمایا مجھے نہیں معلوم جبریل سے پوچھ لوں، تو
جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتا میکائیل سے پوچھ لوں اور
میکائیل علیہ السلام کے پاس سے آئے پھر فرمایا سب سے اچھی جگہ مساجد اور بُری جگہ بازار
ہیں۔ (مرتب)

۶۴۱۔ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
لَجَبْرِئِيلَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ قَالَ : لَا أُدْرِي قَالَ : لِمَا سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ
لَمَّا لَبِسَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! لَمَّا أَنْ سَأَلَهُ لِمَ الْبَيْتُ بِخَيْرٍ مِنْ
بَيْتِ الْبَيْتِ فَمَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ الْإِلَهِ فَقَالَ : خَيْرُ الْبِقَاعِ بَيْتُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ قَالَ : فَأَيُّ
الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَمَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ الْإِلَهِ فَقَالَ : شَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ . وَرَأَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

فی الاوسط (الترغیب والترہیب ج ۲، باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سی جگہ سب سے اچھی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نہیں جانتا مگر اگر نے ارشاد فرمایا رب عزوجل سے پوچھو فرمایا پھر جبریل رو پڑے اور عرض کیا اے محمد ﷺ ہمیں اس سے وہی پوچھنا چاہئے جو حسب شیت ہمیں خبر دیتا ہے تو آسمان پر چڑھے پھر آئے در عرض کی سب سے بہتر اور اچھی جگہیں زمین پر اللہ کے گھر ہیں مگر اگر نے فرمایا تو سب سے بڑی جگہ کون سی ہے؟ تو پھر جبریل آسمان پر چڑھے اور واپس آئے اور عرض کی کہ سب سے بری جگہیں بازار ہیں۔ (مرب)

۶۱۲ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: منعة بظلمہ اللہ فی ظنہ یوم لا ظل الا ظنہ الامم العدل والشاب سنا فی عبادۃ اللہ عز وجل، ورجل قلبہ معلق بالمساجد ورجل یحلف فی اللہ سمع لہ دیک وافرأ علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی احلف باللہ ورجل یتصدق بصدقہ فاحصاھا حتی لا یغنی شملہ ما تقبل یمینہ ورجل ذکر اللہ حالہ فخاصہ عیاف (الترغیب والترہیب ج ۲، باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا جس دن کہ جس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں (۱) امام عادل (۲) اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت سے ہوئی (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے (۴) اور وہ شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اور کسی پر جمع ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بدیا اس سے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور سے تپا چھپایا کہ وہ نہیں کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا (۷) اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے نہ سوئے۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۱۳ عن ابی سعید عن رسول اللہ ﷺ قال اذا رأيتم الرجل يتعبد المساجد فاشهدوا له بالانحان لان الله تعالى انما يقدر مساجد الله من امن بالله

الایة، التوبة ۱۲، (النس لابن ماجه ح ۵۸ باب دروم المسجد و تعطر الصلوة)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان پر گواہ ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مسجد میں ایسی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آپ کے دن پر ایمان لائے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۹۷۳)

۶۴۴. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ عَطِيفَةٌ وَكَفَّارَةٌ دَفَنُهَا (التَّوَعُّبُ وَ التَّوَهُيبُ ح ۱ ۲۰ باب لتوہیب من البصاق فی القیمة والصحیح لمسلم ح ۱ ۷ ۲۰ باب لنہی عن البصاق فی المسجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسجد میں تھوکن خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۸۷۳)

۶۴۵. عَنْ أَبِي دَرْعٍ الْجُبِيِّ ﷺ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى غَمَلٍ أَقْنَى حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَامِسِ غَمَلِهَا الْأَدْعَى بِمَا طُعِيَ الطَّرِيقُ وَوَحْدْتُ فِي مَسَامِعِهَا النُّجَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَذْفَى (وَالصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ح ۲۰۷ باب النہی عن لبصاق فی المسجد فی الصلوة وغیرہا والنہی عن بصاق المصنوع من یدیه وعن غلبہ)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر میری امت کے اعمال چھے برے سب پیش کیے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا رستہ سے دور کرنا پیا اور برے عملوں میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۸۷۳)

۶۴۶. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُرِضْتُ عَلَيَّ أَجُورُ اثْنَيْنِ حَتَّى الْقُدَاةُ يُخْرِجُهَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَغُرِضْتُ عَلَيَّ ذُنُوبُ اثْنَيْنِ لَمْ أَرِدْ أَنْ أَغْطَمْ مِنْ سُورَةِ نِ الْفُرْقَانِ نِ آيَةِ أَرْثِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ مَسِيَهَا رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ اسْنِ مَاحِدٌ اسْنِ حَرِيمَةُ فِي صَحِيحِهِ

لتوہیب والتَّوَهُيبُ ص ۹۷، ۹۸ باب التَّوَعُّبُ فِي مَطْلَعِ الْمَسْجِدِ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ تمکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ

نہیں دیکھا کہ کسی کو بیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس سے بھر دی۔

۶۴۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ أَدْنَىٰ مِنَ الْمَسْجِدِ بِسِيِّئَةٍ لِيُجَاهِدَ رُوَاهُ فِي مَاجِدِهِ وَفِي أَسَادِهِ احْتِمَالًا لِلنَّحْمِ (الترغيب والترہیب باب فی تطہف لمساجد وتطہیرھا وما جاء فی تطہیرھا ص ۱۹۸ ح ۵۵۰ و ابن ماجہ ص ۵۵ ح ۱ مطبع نظامی)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنا دے گا۔ (بہار شریعت ۸۰۲، ۸۰۳)

۶۴۸ رَوَى عَنْ وَثَّابِ بْنِ الْأَسَدِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَبُّوا مَسَاجِدَكُمْ وَصِيَابَكُمْ وَمَحَانِيَكُمْ وَشُرَائِكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتَكُمْ وَرَفْعَ صَوَانِكُمْ وَأَقَامَةَ خُذُودِكُمْ وَاسْلُ سُبُوفَكُمْ وَاجْعَلُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمْعُوا فِي الْجُمُعِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ ابْنِ مَاجِدِ ح ۵۵۰ رِ الْعَرِيبِ وَالْعَرِيبُ ح ۵۹۰ بَابُ الْعَرِيبِ فِي تَطْلُفِ الْمَسَاجِدِ

واللہ بن سَعْدِ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیچ اشرا اور جھگڑنے والوں اور آواز بند کرنے اور حدود قائم کرنے اور کھنچنے سے بچاؤ۔ (بہار شریعت ۸۰۲، ۸۰۳)

۶۴۹ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَبُّوا مَسَاجِدَكُمْ وَصِيَابَكُمْ وَمَحَانِيَكُمْ وَشُرَائِكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتَكُمْ وَرَفْعَ صَوَانِكُمْ وَأَقَامَةَ خُذُودِكُمْ وَاسْلُ سُبُوفَكُمْ وَاجْعَلُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ (کثر العمال ح ۱۴۲ باب اکمال محظورات من المسجد حدیث ۳۱۴۵)

حضرت ابو الدرداء و ابو مرثدہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مساجد کو بچوں، پاگلوں اور کھوار کھینچنے اور حدود قائم کرنے اور آواز بلند کرنے اور جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز، کھجور، کھجور و واروں پر طہارت خاتے (دھوئے) بناؤ۔ (مرتب)

۶۵۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَبُّوا مَسَاجِدَكُمْ وَمَحَانِيَكُمْ وَصِيَابَكُمْ وَرَفْعَ صَوَانِكُمْ وَشُرَائِكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتَكُمْ وَاسْلُ سُبُوفَكُمْ وَاجْعَلُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ (کثر العمال ح ۱۴۲ باب اکمال محظورات من المسجد حدیث ۳۱۴۵)

ح ۴۲۴ باب ۱۰ کمال معظورات مشرقہ فی المسجد حدیث (۲۱۴۶)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجدوں کو پاگلوں، بچوں اور عورتوں سے بلند کرنے، اور ٹکڑے ٹکڑے، بیچ دینا اور حدود قائم کرنے، جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز کھٹھ ہوا اور صبح رات خانے مسجد کے دوروں پر بناؤ۔ (مرتب)

۶۵۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال : إذا رُبُّمُ مِنْ يَبِيعُ أَوْتَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوبُوا لَا رُبَّ الْمَسْجِدِ تَجَارُكُكَ

(الترغیب والترہیب ج ۱، ۲، ۳، ۴، ۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ (بہار شریعت ۱۸۲۳)

۶۵۲ عن الحسن بن علی بن فضال قال : قال رسول الله ﷺ : يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في آخر دنياهم فلا يجالسوهم فيمس إله فيهم حاجة رواه السهقي في شعب الإيمان

(مشکوٰۃ المصابیح باب اسماء المساجد ومواضع الصلوة، الفصل الثالث)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مرسل مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۸۱۳)

۶۵۳ : عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول الله ﷺ كان يُفْحِصُهُ الْعَرَاجِينَ أَنْ يُمَسِّكَهَا بِيَدِهِ فَلَاحِظُ الْمَسْجِدِ ذَاتَ يَوْمٍ وَفِي يَدِهِ وَاجِدٌ قَتْلُهَا فَرَأَى نَحَامَاتٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَثَّهَا حَتَّى انْقَضَتْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُنْصَبٌ فَقَالَ : أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَدَهُ رَجُلٌ فَيُصَوِّقَ فِي وَجْهِهِ؟ رَوَاهُ ابْنُ عَرَبَةَ (في صحيحه الترغيب والترهيب ج ۲۰۰ باب الترغيب من البصائر في المسجد)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھ کر صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے؟۔ (بہار شریعت ۱۸۱۲)

۶۵۴ عَنْ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَمَّلَ بِسَجَاةِ الْقِلَّةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَتَفَلَّتُهُ نِسْرٌ غَبِيَّةٌ. (رواه ابو داؤد وابن حزيمة وابن حبان (الترويح والترويح ج ۲، ۱۱۱ باب الترويح من البصاق في المسجد)
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی جانب تھوک کے قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ (بیہد شریعت ج ۱۸ ص ۳)

۶۵۵ عَنْ أَبِي أَنَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الثَّقَلُ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئُهُ وَثِقَّةٌ حَسَنَةٌ. وابن حزيمة

(الترويح والترويح ج ۲، ۱۱۱ باب الترويح من البصاق)
حضرت ابوانسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکتا سنا اور اسے نازل کر دینا بھلائی ہے۔ (مرتب)

۶۵۶ عَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصِي رَجُلٌ فَظَرْتُ إِلَيْهِ فَبَادَا لِحُمْزَيْنِ الْعَطَابِ هَالًا : أَذْهَبَ قَائِمِي بِهَذَيْنِ فَبَجَسَتْ بِهِمَا قَعَالُ. مِمَّنْ أَتَمَّ وَأَمْسَ أَيْسَ أَتَمَّ؟ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَرْجَعْتُكُمَا قَرَفَعَيْنِ أَضْوَانُكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (صحيح البخاري ج ۷، ۱)

باب رفع الصوت في المسجد ومشكوة المصابيح من ۷۱ باب المساجد

سائب بن یزید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کٹری بھینکی دیکھا تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو حاضر لایا فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو، یہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے عرض کی ہم حائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سرادغا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ ﷺ میں آواز بلند کرتے ہو۔ (بیہد شریعت ج ۱۸ ص ۳)

﴿وتر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۶۵ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِخْلَاقِ الْهَبِ وَالنَّهَارِ وَاللَّیْلِ
الَّتِیْ تَجْعَلُ فِی السَّحَرِ مِمَّا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاَخْبَا بِهِ
الْاَرْضَ یَعْلَمُ سَوْعَهَا وَهَیْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَتَضْرِیْبِ الرِّیَاحِ وَالشَّجَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَاتِیْ لَقَوْمٍ یَّحْضُرُوْنَ. (پھر ۶۴)

پیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں
کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پالی، تار کہ مردہ زمین کو اس سے جلادیا
اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلانے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادیں کہ آسمان وزمین کے بیچ
میں حکم کا باندھا ہے اس سب میں غفلتوں کے لیے ضرورتیں ہیں۔ (کہ ۱۱ بیان)

احادیث

۱۵۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَقْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَانَ سَمِعَ فَقَالَ وَهُوَ يَقُولُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاِخْلَاقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَا یَاتِیْ الْاَلْبَابِ. (الفرقة ۱) - فقرأ هؤلاء الآیات حتی
ختم السورة ثم قام فصری وکعبتین فاحال قیہما القیام والركوع والسجود ثم
انصرف فقام حتی یقع ثم فعل ذلک ثلاث مرّات بیت رکعات کمل ذلک یسفاک
ویقرأ هؤلاء الآیات ثم أوثر بثلاث.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۱. باب صلوة النبی ﷺ ودعائه باللیل)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں میں سوا تھا
مضور بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور سی حالت میں آیت۔ "ان فی خلق السموات
والارض" ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو

طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی یوں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۲۴)

۶۵۸ عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: اجعلوا آخر صلواتکم باللیل وقرأ
وقال: من صلی من اللیل فلیجعل آخر صلواته وتراً قبل الصبح كذلك كان رسول
الله ﷺ يأمروهم. (والصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۵۷) باب صلوات اللیل بعد رکعات
النبي ﷺ فی اللیل فان انوی رکعة وان الركعة صوة صحاحہ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں ﷺ رات کی نمازوں کے آخر
میں وتر پڑھو۔ و فرماتے ہیں صبح سے پیشہ ور پڑھو۔ (بہار شریعت ۲۴)

۶۵۹ عن جابر عن النبی ﷺ انه قال: من عشی منکم ان لا یسقط من
آخر اللیل فلیوتر من اوله ومن طمع منکم ان یقوم من اجر اللیل فلیوتر من آخر
اللیل فان قراءة الفکر ان فی اجر اللیل مخصورة (تخصرها الملکة) وہی الفصل.
(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۰۳) باب ماجاء فی کراهیة النوم قبل النوم

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جسے اندیشہ ہو کہ بنگلی رات میں نہ اٹھے گا وہ
اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ اٹھے گا وہ بنگلی رات میں پڑھے گا۔ تررات کی نماز مشہور ہے۔
(یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (بہار شریعت ۲۴)

۶۶۰ عن علی قال: فان رسول الله ﷺ ان الله وتروحب الوتر فاوتروا

یا اهل القرآن (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۰۳) باب ماجاء فی فضل الوتر ابو داؤد ج ۱ ص ۲۰۰

عن علی رضي الله تعالى عنه قال: اوتروا رسول الله ﷺ قال: يا اهل
القرآن اوتروا فان الله عز وجل وتروحب الوتر

(نسائی ج ۲ ص ۲۱۶) باب ماجاء ان الوتر ليس بحم

سوی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھنا

ہے لہذا قرآن والود وتر پڑھو۔ (بہار شریعت ۲۴)

۶۶۱. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْثَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَثَرٌ يُحِبُّ الْوَثَرَ.

(الترغيب والترہیب ج ۲۱ ۱ باب الترغیب فی صلوة الوتر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

۶۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَثَرٌ يُحِبُّ الْوَثَرَ) (الترغيب والترہیب ج ۲۱ ۷ ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

۶۶۳: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ خَدَّافَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَدُكُمْ بِصَلَاةٍ مَنِي حَيْرَ لَكُمْ مَن خَمَرَ النِّعَمَ الْوَتَرَ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يُطْلُعَ الْفَجْرُ (جامع الترمذی ج ۱۰۲ ۱ باب عاجلہ فی فضل الوتر ابو داؤد ج ۲ ۱۶)

ساراجہ بن خذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ اس سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔ (یہ شرح ج ۳۴)

۶۶۴: عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرِكِ الْوَتَرَ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ. (الترغيب والترہیب ج ۲۱ ۷ ۱ باب فی صلوة الوتر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور مہینے میں تین دن روزہ رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مرتب)

۶۶۵: عَنْ عُمَرَ وَنُبَيْ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: خَيْرُ بَيٍّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ زَادَكُمْ صَلَوةً لَعَلَّهَا فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الصُّبْحِ الْوَتَرَ. وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَعَاذُ بَنِ جَهْلٍ

و عبد اللہ بن عمر و ابی عباس و عقبہ بن ہامو .

(الترغیب والترہیب ج ۱۰ ص ۷۲۱-۷۲۸)

حضرت عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک نمازراکعت فرمائی ہے یعنی وتر تو اسے عشاء تک پڑھو۔ (مرتب)

۶۶۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ . مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيَصِلْ اِذَا اُصْبَحَ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۶۶۱ باب ما جاء فی الرجل نام عن الوتر او نسي) زید بن اسلم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو درست سو جائے تو صبح کو پڑھ لے۔

(بہار شریعت ص ۳۴)

۶۶۷ عَنْ اَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ . كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

(النسائی ج ۲ ص ۲۵۱، المسنن لابن ماجہ ص ۸۳۱ باب القراءۃ فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (مرتب)

۶۶۸ عَنْ اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ . كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَتْلُوْهُنَّ فِي الْاَوَّلِ سَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الْثَانِيَةِ يَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الْثَالِثَةِ يَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . (مسند الدارمی ج ۳ ص ۱۶۱ باب القراءۃ فی الوتر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے۔ (مرتب)

۶۶۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ . كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْاَوَّلِي سَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الْثَانِيَةِ يَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الْثَالِثَةِ يَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمَعْرُوفِيْنَ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۶۶۱ باب ما جاء منہ فی الوتر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الأعلى اور دوسری رکعت میں قل يا أيها الكافرون اور تیسری میں قل هو الله أحد اور قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔ (رب)۔

۶۷۰. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ بِسُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَهَا بَسْمُكَ يَا أَيُّهَا الْفَلَسُ لَمْ تَرَ ابْنَ مَرْثٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

(مسلم ج ۲، ۲۵۲، ۱ انتصیح بعد الفراع)

عبدالرحمن بن انسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الأعلى اور دوسری میں قل يا أيها الكافرون اور تیسری میں قل هو الله أحد پڑھتے۔ (بہار شریعت ۳۴)

۶۷۱. عَنْ ثُرَيْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْوَيْلُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يَزِدْ فَلَيْسَ بِاَلْوَيْلُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يَزِدْ فَلَيْسَ بِاَلْوَيْلُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يَزِدْ فَلَيْسَ بِاَلْوَيْلُ حَقٌّ. (رواه ابو داود والترمذی والنسائی ج ۱، ۲۰۸، ۱۰ باب الترغيب في صلاة الوتر وما جاء في من لم يوتر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۳۴)

۶۷۲. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنِ الْوَيْلِ أَوْ سِيءَهُ فَلْيُضِلْ إِذَا ذَكَرَ لَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ.

(جامع الترمذی ص ۱۰۶، باب ما جاء في الرجل ينام عن الوتر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھے۔ (بہار شریعت ۳۴)

۶۷۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ . كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيهِمْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُتُ حُرَّتَهُ فِي الْغَالِيَةِ .

(المسلسل للنسائی ج ۲۵۲، ۱ باب التَّسْبِيحِ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ مِنَ الْوُتْرِ)

عبدالرحمن بن ابی عبیّد عن ابیہ مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تھے تو بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (بہار شریعت ۳۸۴)

۶۷۴: عَنْ أَبِي يَسَّ كَعْبٍ قَالَ . كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . (المسلسل للنسائی ج ۲۵۱، ۱ باب القِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ)

حضرت ابی یس کعب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔ (مرتب)

﴿سنن ونوافل کا بیان﴾

۶۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ قَالَ : مَنْ عَادَى لِي وَلِيًا فَقَدْ آذَنَهُ بِالْحَرْبِ وَمَا يَقْرُبُ لِي عَبْدٌ يَمْشِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى آخِضَهُ ذِكْمَتُ سَمْعِهِ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَتَصَرُّهُ الَّذِي يَنْصَرُّ بِهِ وَتَمَدُّهُ الَّذِي يَنْطَشُ بِهَا وَرِجْلُهُ الَّذِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَا أُعْطِيهِ وَلَا أُنْزِلُ إِسْتَعَاذَنِي لَا أُجِيبُهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ يَرُدُّنِي عَنْ نَفْسِ الْغُلَامِ يَتَكَبَّرُ لِقَوْمٍ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. (صحيح البخاری ج ۲ ص ۶۶۳ باب التواضع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی دہی سے دشمنی کرے اسے میں نے دشمنی کا اعلان کر دیا اور میرے بندہ کسی دہی سے اس قدر قریب حاصل نہیں کرتا جتنا فرشتہ سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قریب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے محبوب بنالین ہوں اور گروہ سمجھتے ہوں کہ وہ اسے دونوں کا اور پتاہ، گئے تو پتاہ دونوں کا۔ (بہار شریعت ۳۴)

۶۷۶: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ لَوْ بَعَثَ قَبْلَ الظُّهْرِ زَكَّاتَيْنِ بَعْدَهَا وَزَكَّاتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ وَزَكَّاتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَزَكَّاتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ صَلَاةُ الْغَدَاةِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۴ باب ما جاء من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا چار کھمر سے پہلے اور دو کھمر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشاء اور دو قبل نماز فجر۔ (بہار شریعت ۳۴)

۶۷۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَامَرَ عَلَيَّ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

رُكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ يُبْنَىٰ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

(السنن لابن ماجہ ج ۸۱/۸ باب ما جاء فی نسی عشرة ركعة من السنة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بارہ رکعت سنت کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہوگا۔ ظہر سے پہلے چار ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشا کے بعد دو فجر سے پہلے۔ (مرتب)

۶۷۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا بَارَ السُّجُودَ أَلَزَّكَتَانِ

قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِذَا بَارَ السُّجُودَ أَلَزَّكَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رواه الترمذی

(مشکوٰۃ المصابیح الفصل الثانی باب السیر والصلوات ص ۱۰۵-۱۰۶)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ادبار سجود) فجر کے پہلے دو رکعتیں ہیں اور دبار سجود مغرب کے بعد کی دو۔ (بہر شریعت ۸۴)

۶۷۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

وَمَا فِيهَا. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۵، ۹۶ والسنن للمسانی ج ۱ ص ۱۵۳)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور قدس ﷺ فرماتے ہیں فجر کی دو رکعتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ (بہر شریعت ۹۲)

۶۸۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى

خَيْثُ مِنَ التَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُظًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رواه البخاری مسلم

وایوداؤ المسانی وابن خزيمة فی صحیحہ۔ (الترغیب والترہیب الجزء الاول

ص ۳۹۶۔ باب فی المَحَافِظَةِ عَلَى رُكْعَتَيِ قَبْلَ الصُّبْحِ صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۶۔ باب

تَعَاهُظُ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ)

حضرت عائشہ سے مروی کہتی ہیں حضور قدس ﷺ ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔ (بخاری مسلم) (بہر شریعت ۹۴)

۶۸۱: رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ دَلَّيْنِي عَلَى عَمَلٍ يُفْعِلُنِي اللَّهُ بِهِ ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِرُكْعَتِي الصَّغِيرِ فَإِنَّ فِيهَا قُضِيَّةً
رواه الطبرانی فی الکبیر (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۹۷ . باب الترغیب فی المحافظة علی
رکعتین قبل الصبح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول
اللہ کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم
کر لو کہ ان میں بڑی فضیلت ہے۔ (طبرانی)

۶۸۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ : " قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْبُدْ ثَلَاثَ أَشْرَافٍ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْبُدُ رَبَّكَ
الْأَفْرَافَ وَتَكْفُرُ وَهُمَا فِي رُكْعَتِي الصَّغِيرِ وَقُلْ هَاتَانِ رُكْعَتَانِ فِيهِمَا رُغَبٌ
الْكَثِيرُ . رواه أبو يعلى بإسناد حسن والطبرانی في الكبير والمحققون

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۹۸ . باب المحافظة علی رکعتین قبل الصبح)
حضرت ابن عمر روئے کہ فرماتے ہیں ﷺ " قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ " کہی قرآن کے
برابر ہے اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ چوتھی قرآن کے برابر ہے اور یہ دونوں کو فجر کی ساتوں
میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رعیتیں ہیں۔ (بہار شریعت ص ۹۳)

۶۸۲ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا
تَدْعُوا رُكْعَتِي الصَّغِيرِ وَتَطْرُقُكُمْ الْحَيَاتُ . رواه أبو داود (الترغیب والترہیب
ج ۱ ص ۳۹۹ . باب الترغیب فی المحافظة علی رکعتین قبل الصبح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ فجر کی ساتوں
چھوڑا اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔ (بہار شریعت ص ۹۳)

۶۸۴ . أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ
حَافَظَ عَلَيَّ أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعِ بَعَثَا خَرَمَةَ اللَّهِ عَلَى النَّارِ . قَالَ أَبُو عَمْرِو
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

امام ابو شہین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو غصہ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔

(بہار شریعت ۹۴)

۶۸۵- عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ (النَّصَارِيَّ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَغْتَصِرُ بِهِمْ بِسَلِيمٍ وَقَالَ - أَبْوَابُ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ - (ابن ماجہ یاب فی الاربع المزمعت قبل الظهر ج ۱ ص ۸۶ مطبع نظامی دہلی)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے ان میں سلام سے نفل نہ فرماتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۶۸۶- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَلِيمٌ تَفْتَحُ لِهِنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ - (السنن لابی داؤد باب الاربع قبل الظهر وبعدها ج ۱ ص ۱۸۷)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای کہ فرماتے ہیں ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیروا جائے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(بہار شریعت ۹۴)

۶۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ - أَسْمَاعَةُ تَفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاحِبٌ أَنْ يُصَلِّدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ - (جامع الترمذی ج ۱ ص ۶۲ جانب ماجاء فی الصلوة عند الزوال)

عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای کہ حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔

(بہار شریعت ۹۴)

۶۸۸- زَوْرِي عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ بَصْفِ النَّهَارِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا - يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّنِي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۱۰۷۴)

۶۹۲۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْغَضْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ما جاء في الأربع قبل العصر)

سولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔

(بہار شریعت ۱۰۷۴)

۶۹۳۔ عَنْ أُمِّ مَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْغَضْرِ حَرَّمَ اللَّهُ بَدَنَهُ عَلَى النَّارِ

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲ باب في الصلاة قبل العصر)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عصر سے

پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (بہار شریعت ۱۰۷۴)

۶۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ لُغَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ :

جِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعَهُ بِيْ اَدَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَبِهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأُذِرَكْتُ مِنْ اجْرِ الْخَبِيثِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْغَضْرِ لَمْ تَمُتْهُ النَّارُ .

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲ باب في الصلوة قبل العصر)

عمر و بن عامر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں آیا سرکار اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے اندر تشریف فرما تھے ان میں حضرت عمر بھی تھے میں گفتگو کے آخر میں

یہ پوچھا سرکار فرما رہے تھے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے آگ نہ چھوئے گی۔

(بہار شریعت ۱۰۷۴)

۶۹۵۔ عَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتْلُج بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى

بَعْدَ الْغَضْرِ قَبْلَ أَنْ يُسْكَنَ رُكْعَتَيْنِ وَابْنُ دَوَائِدَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ . رُبِعَتْ صَلَاتُهُ لِي

جَلَسَ . (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۵ باب في الصلاة بين المغرب والعشاء)

مکحول سے مرسل روایت ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت پڑھے تو اس کی نماز عظیم میں ٹھائی جاتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۴)

۶۹۶ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عَجَلُوا الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ وَرَأَاهُمَا رُؤَيْنِ، وَالسَّهْلِيُّ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۵ باب السُّبُحِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ قدس ﷺ فرماتے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۴)

۶۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ يَسِّرَ رُكْعَاتِهِ لَمْ يَتَكُنْ فِيهَا بِشَيْءٍ بِشَوْءٍ غَيْرُ لَيْلَةٍ بِعِبَادَةٍ يُشَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۶۸ باب مَا جَاءَ فِي فَصْلِ الطَّلُوعِ سِتِّ رُكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو پھر وہ برس کی عبادت کے برابر کی جائے گی۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۴)

۶۹۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَارٍ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رُكْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدِ الْبَحْرِ .

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۱ باب فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۴)

۶۹۹ عَنْ خَالِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رُكْعَةً بَسِيَ اللَّهُ لَهُ يَوْمًا فِي الْجَنَّةِ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۸۱ باب مَا جَاءَ فِي فَصْلِ الطَّلُوعِ سِتِّ رُكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو مغرب کے بعد بیس

رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا (بہار شریعت ۱۴۴)

۷۰۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ مِنَ السَّطْرِ فَقَالَتْ . كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا يَبْسِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي

بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى بَيْتِهِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى

بَيْتِهِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّةَ رَكْعَاتٍ فِيْهِنَّ الرَّكْعَةُ

(المسنن لابی داؤد ج ۱، ۱۶۸، باب تفريع ابواب السطوع وركعات الستة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ غراماتی میں عشا کی نماز پڑھ کر

میں ﷺ میرے مکان میں شریف لے تے تو چار یا پھر رکعتیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۱۴۴)

﴿تحیۃ الوضوء﴾

۷۰۱. قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُخَيِّنُ

وَضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُضَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلَ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَرُجْهِهِ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

(والصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۲ باب الذكر المستحب عقب الوضوء)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھ وضو کرے اور غائب رو یا من کے ساتھ

متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ص ۲۷۴)

﴿نماز اشراق﴾

۷۰۲. عَنْ نَسِيبٍ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مَنْ صَلَّى الضُّحَى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ

تَعَدَّ بِذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَكَاتُفًا خَيْرٌ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

(جامع الترمذی ج ۷ ص ۷۶۱ باب ما ذکریمَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْخُلُوفِ إِلَى الْمَسْجِدِ يَتَعَدُّ

صَلَاةَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو فجر کی نماز جماعت سے

پڑھ کر ذکر خدا کرے ہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ

کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ص ۲۷۴)

(۱) وضو کے بعد اعضا سوکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس نماز کا نام نماز تحیۃ المسجد ہے۔ ۳

(۲) آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز اللہ جل جلالہ کی ہے اس نماز اشراق کہتے ہیں۔ ۱۴

﴿ نماز چاشت ﴾ (۱)

۷۰۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ عَالِيكَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ صَلَّى لِيُصْحِيَ بِنَتْنِ عَشْرَةٍ رُكْعَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِمَّنْ ذَهَبَ فِي الْجَنَّةِ

(السنن لابن ماجه باب ماجاء في صلوة الصبح ج ۱ ص ۹۹ مطبع نظامی دہلی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار نے فرمایا جس نے چاشت کی نماز بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (بہار شریعت ص ۲۷۳)

۷۰۴. عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَلَوةٌ لِكُلِّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلُّ نَحْمِيَّةٍ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٍ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٍ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُخَوَّرُ مِنْ ذَلِكَ رُكْعَتَانِ يَزِيدُهُمَا مِنَ الصُّحُفِ (الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۲۰۰، مسند ابی حنبلہ باب الصلوة الصبحی)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں سَلَامٌ آدھی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تَسْبِيحِ صدقہ ہے اور ہر تَحْمِیۃ صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور انجکی بات کا تم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور اس سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(بہار شریعت ص ۲۷۳)

۷۰۵، ۷۰۶. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: إِنْ أَدِمَّ الْإِنْسَانُ لِيْ أَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكَلَتْهُ آخِرَةُ

(جامع الترمذی ج ۱ باب ماجاء فی صلوة الصبح)

حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے اسے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ آخردن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔ (بہار شریعت ص ۲۷۳)

(۱) وقت روال شروع ہونے سے پہلے کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت نماز مکمل پڑھی جاتی ہے اس کا نام نماز

۷۰۷: عَنْ نَجْمِ بْنِ هَمَارٍ رِ الْغَطَفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

ابْنِ آدَمَ أَصْلَ لِي أَرْبَعُ رُكْعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ .

(سنن الترمذی ۲۷۸۰۱ باب فی أربع رکعات فی اول النهار)

حضرت نجم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ

تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ابن آدم شروع دن میں میرے لیے چار رکعت پڑھنے میں

آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔ (مرتب)

۷۰۸: عَنْ أَبِي الثَّوْدَاءِ رَجَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ

صَلَّى الصُّحْرَى وَتَحَنَّنَ لَمْ يَحُكَبْ مِنَ الْعَافِيَيْنِ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا حُجِبَ مِنَ الْعَابِلِينَ وَمَنْ

صَلَّى سِتًّا كَفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلَّى لِحَايِنَا كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْقَادِرِينَ وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ

عَشْرَةٍ رَحِمَهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا لِلَّهِ مَنْ يَمُرُّ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ

وَصَلَفَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ الْفَصْلُ مِنْ أَنْ يُنْهَضَ ذِكْرُهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي

الكبير (الترغيب والترہیب ج ۱۶۵ و ۱۶۶ باب الترغیب فی عبادة الصبح)

ابو داؤد ارغنی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے دو رکعتیں چاشت کی

پڑھیں نمازین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چار

رکعتیں پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ

پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قاضیوں میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک

محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس

بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا تو کراہا مکیا۔ (بہار شریعت ۴۷۲)

۷۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ خَالَطَ عَلَى شُفْعَةِ

الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْلِ الْيَحْرِ .

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۹۹ باب ماجاء فی صلوة الضحی مطبع نظامی دہلی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو چاشت کی دو رکعتوں پر

معاذ اللہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔

(بہار شریعت ۴۷۲)

﴿ نماز واپسی سفر ﴾

۷۱ عن كعب بن مالك أن رسول الله ﷺ كان لا يقدم من سفر إلا نهراً في الصلح فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه (المصحيح لمسلم ج ۲ ص ۸۸) باب استحب ركعتين في المسجد لمن قدم من

سفر اول قدومه

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سفر کے دن میں چاشت کے وقت تشریف لے تے اور آتہ مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

﴿ صلاة الليل ﴾

۷۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ أفصل لصوم بعد شهر رمضان شهر الله المأخوذ وأفضل لصلوة بعد الفريضة صلاة الليل

جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۹ باب ما جاء في فضل صلاة الليل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

۷۱۲ عن أنس بن معاوية الخويمي رضى الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: لا بد من صلاة ليل ولو خلت شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل رواه الطبرانی، (الترغيب والترهيب ۳/۱۰۱) في يوم الليل

انس بن معاویہ خزلی سے مروی کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ رات میں کچھ نہ زبردستی ہے اگر چہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دودھ لیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

(۱) رات میں بعد نماز عشاء جو اول پڑھے جائے ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں۔ ۱۲

۷۱۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا اشْتَبَهَ التَّوْبَلُ مِنَ اللَّيْلِ وَانْقَطَعَ بِمَرَاتَةٍ فَصَلِّ رُغْمَتَيْنِ مُجْتَابَيْنِ الدَّاكِرِينَ وَاللَّائِكِرَاتِ

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۹۵۱۲ ما جاء فیہ من اللفظ اہلہ من الیوم مطبع نظامی دہلی)

حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے پاؤں اٹھانے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (بہار شریعت ص ۲۳)

۷۱۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَطَى فَطَرَ اللَّيْلِ أَوْ ثَلَاثَ بَرُلٍ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِيَّيَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ عَابِدٍ ؟ يُغْفِرُ هَلْ مِنْ دَاغٍ ؟ يَسْتَجِيبُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ يَغْفِرُهُ حَتَّى يَنْصَبِرَ الصُّبْحُ

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۵۸۱ باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل رات میں جب پچھلی تہائی ہوتی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجھی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا؟ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی، نکلنے والا کہ اسے دوں؟ ہے کوئی معفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کروں؟ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ص ۲۳)

۷۱۵. عَنْ غَيْرِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أَنَا أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ بَعْدَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثَلَاثَةً وَيَنَامُ ثَلَاثَةً وَيَقُومُ يَوْمًا وَيَقُومُ يَوْمًا. (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۵۲ باب من نام عند السحر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور پہلی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔ (بہار شریعت ص ۲۳)

۷۱۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَعْرُكُ لِقَامِ التَّوْبَلِ.

(صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۵۱۱ باب ما يكره من ترك قيام الليل ليقين كان يقوم)

حضور اقدس ﷺ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے عبد اللہ تو ملاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں غم کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

۷۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَذْرُهَا وَزَنْ قُلْ. (المصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۶ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ عز و جل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہوا اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

۷۱۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَخْرُجًا فَيُخْرِجُ خَرَجَ فَلَمَّا ذَابَتْ وَجْهَهُ عَرَلَتْ أَنْ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقْسُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَخَلُّوا نَاسَ يَوْمَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(سنن الدارمی ج ۲، ۱۸۸، ۲، باب فی إلقاء السلام)

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہونے میں بھی حاضر ہوا جب میں نے حضور کے چہرہ کو غور سے دیکھا پیچھا لیا کہ یہ مونہ بھولوں کا مونہ نہیں کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھاؤ اور شہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں سناحتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (بہار شریعت ۲/۲۳۳)

۷۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ لَدَى رَأْسِكَ طَائِفٌ بِقِيَمِي وَقُرْبِي غَيْبِي ، أَيْبَسُنِي عَنْ كُلِّ قِيَمِي قَالَ : كُلُّ ضَيْفٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ : أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَقْسَى السَّلَامَ وَصَلَّ الْأَرْحَامَ وَخَلَّ بِالنَّاسِ يَوْمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .

(المرغيب والمرغيب ج ۱، ۱۲۴، ۱، باب المرغيب فی قيام الليل)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا یا رسول

لہذا آپ کو دیکھ کر میرا دل خوش ہوا اور آنکھ ٹھنڈی ہوئی مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے سرکار
نے فرمایا ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا پھر عرض کی کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اس پر عمل کروں
تو جنت میں داخل ہوں ارشاد فرمایا کہ نا کھانا کھلا، سلام پھیلانا، رشتہ داروں سے نیک سلوک کر، دررات
میں نماز پڑھ، جب لوگ سو رہے ہوں جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۳۴)

۷۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي
الْجَنَّةِ عُشْرَةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ: أَلَوْ مَا لَكَ
دِرْهَمٌ أَشْفَرِي لِمَنْ هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لِمَنْ أَطْعَمَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ
فَالْبُحَا وَالنَّاسُ بِحَامٍ. (الترغيب والترہیب ج ۱/۲۶۴-۲۶۵ باب الترغيب في قيام الليل)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جنت میں ایک بالا خانہ
ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے دیکھا جاسکتا ہے، شعری نے عرض کی یا رسول اللہ!
وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا اس کے لیے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھائے، دررات میں قیام
کرے جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہار شریعت ۲۳۴)

۷۲۱. عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ
فِي الْجَنَّةِ عُشْرًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، عَذَّةٌ لِلَّذِينَ أَطْعَمَ
الطَّعَامَ وَالنَّاسُ بِالنَّاسِ بِحَامٍ. رواه ابن حبان

(الترغيب والترہیب ج ۱/۲۶۴-۲۶۵ باب قيام الليل)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے، اور اندر کا باہر سے اللہ تعالیٰ
نے اس کے لیے یہ تیار فرمایا ہے جو کھانا کھائے اور سلام کو شائع کرے اور رات میں نماز پڑھے
جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (مرتب)

۷۲۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: يُعَشِّرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْتِي مَنَاءَهُ فَيَقُولُونَ: أَيْنَ الْإِيمَانُ كُنَّا نَرَى
لِنَجَالِي جُحُودَهُمْ عَنِ الْمُضَاجِعِ؟ فَيَقُولُونَ وَهُمْ لَيْلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ

يَوْمَ يُنَادِي النَّاسَ إِلَى الْحَسَاسِ .

(التروغيب والترهيب ج ۱/ ۲۵۰-۲۵۱- باب فی قیام اللیل)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب کا ہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ (بہار شریعت ص ۳۳-۳۵)

۷۲۳: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ لِي اللَّيْلَ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ حَيَوَانِ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا غُفَّاهُ إِثْمًا وَذَلِكَ مَنَى كَلِمَةٍ (التروغيب والترهيب ج ۱/ ۲۶۷- باب التروغيب فی قیام اللیل)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک کی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ سب گناہ اور یہ ہر رات میں ہے۔ (صحیح مسلم) (بہار شریعت ص ۳۵)

۷۲۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلُكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَقَرَّةٌ لِلْمَسْئَاتِ وَمَنْهَةٌ غَيْرُ الْإِثْمِ. رواه الترمذی.

(مشکوۃ المصابیح باب التحریض علی قیام اللیل الفصل الثانی ص ۹۰ و ۹۱)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔

۷۲۵: عَنْ سَلْحَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلُكُمْ وَمَقَرَّةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَقَرَّةٌ لِلْمَسْئَاتِ وَمَنْهَةٌ غَيْرُ الْإِثْمِ. رواه الطبرانی

(التروغيب والترهيب ج ۱/ ۲۸۱- باب التروغيب فی قیام اللیل)

حاصل فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کر لو! کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا، بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔
(بہارِ شریعت ۱۵۷۳)

۷۲۶: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ . مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَقُّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا حَزَنَ وَلَا قُرْءَ الْآيَاتِ ثُمَّ قَالَ . اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۵ باب فصل من تعار من الليل لصلى)

عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو رات میں غمے اور پیدعا پڑھے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَقُّ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَزَنَ وَلَا نُسُوءَ الْآيَاتِ رَبِّ اغْفِرْ لِي" پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اسکی لڑمقبول ہوگی۔ (بہارِ شریعت ۱۵۷۳)

۷۲۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَرِغْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْحِجَّةُ حَقٌّ وَالْيَارُ حَقٌّ وَالسَّيُّوْنَ حَقٌّ وَمَنْعُكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمْنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَآلَيْكَ اَتَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَآلَيْكَ حَاسَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَزْتُ وَمَا اَخْلَسْتُ اَنْتَ الْمُقْتَدِرُ اَنْتَ تَلْمُؤُ خَيْرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۱ باب التهجد)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو تہجد کے لیے اٹھتے

تَرْبِيعًا بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَائِمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ
 الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ
 وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالْمُحَمَّدُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ
 حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ رَبِّكَ آمَنْتُ بِكَ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَابْتَيْتُ بِكَ
 خَاصَمْتُكَ وَابْتَدَيْتُكَ حَاكَمْتُكَ فَاغْيِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ
 الْمَقْدَمُ وَأَنْتَ الْمَرْتَعُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. (بها شریعت ۱۵۷۳)

﴿ نماز استخارہ کا بیان ﴾

۷۲۸ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول : إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل : اللهم اني استعجزرك بعلمك واستغذيرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظيم لأنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عاجلي ومري وأجله فافضره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال عاجلي ومري وأجله فاضره لي وعني وخصه لي عنه وقهره لي لخبره حيث شئت كان ثم أرصني به قال ويسمى حاجته. رواه البخاري

(التعقيب والتعقيب ج ۱ - ۲۸ - ۲۸۰ باب فی صلاۃ الاستخارۃ) (محدث فی عمر کھام)
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو وہ دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر کہے "اللہم انی استعجزرک بعلمک واستغذیرک بقدرتک واسئلک من فضلتک العظیمہ لأنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری أو قال عاجلی ومری وأجلہ فافضرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وإن کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری أو قال عاجلی ومری وأجلہ فاضرہ لی وعنی وخصہ لی عنہ وقهرہ لی لخبرہ حیث شئت کان ثم أرصنی بہ (بہار فرہد ۲۷۴)

یعنی اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل و تقسیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیبوں کو جانتے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسمان کر پھر میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا یا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

﴿صلاة التَّسْبِيح﴾

۱۷۲۹ عَنْ أَبِي عُمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : بِاعْمَادِ
 أَلَا أُعْطِيكَ ؟ أَلَا أَمْنَعُكَ ؟ أَلَا أَحْبُوكَ ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ ؟ عَشْرُ خِصَالٍ إِذَا قُتِ فَعَلْتَ
 ذَلِكَ عَمَرَ اللَّهُ لَكَ فَنِيكَ أَرْزَلَهُ رَاجِزُهُ قَبِيضُهُ وَحَدِيثُهُ خِطَاءُهُ وَغَمْدُهُ صَغِيرُهُ وَكَبِيرُهُ
 سُرَّةُهُ وَغَلَايَةُ عَشْرُ خِصَالٍ . (كنز العمال ج ۱۷۵، ۱ صلوۃ التَّسْبِيح ج ۱ ص ۲۸۶)

نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے پیچھا کیا میں تم کو عطائے
 کروں کیا میں تم کو آتش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ وہ
 خصلتیں میں کہ جب تم کرتو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۸۰)

۷۳۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الصُّلُوَّةِ أَلَيْ يُسَبِّحُ فِيهَا فَا ن يُكَبِّرُ ثُمَّ
 يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَبَارَكَ اسْمُكَ وَبِعَالِي حُدُوكَ وَلَا إِلَهَ
 غَيْرُكَ ثُمَّ يَقْرَأُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 ثُمَّ يَخْرُؤُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلِأَيِّهِ الْكِتَابُ وَسُورَةٌ ثُمَّ يَقُولُ :
 عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا : عَشْرًا
 ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا : عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا : عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُهَا :
 عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا : عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسُ
 وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ يَتَدَا فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةِ تَسْبِيحَةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ
 يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَآخِثٌ إِلَيَّ أَوْ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَلِيَنْ
 شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَتَدَا فِي الرُّكُوعِ
 سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَلِي السُّجُودِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيحَاتِ

(جامع الترمذی ج ۱، ۱ باب ماجاء فی صلوۃ التَّسْبِيح)

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر
 اَسْحَبْ اَسْهَبْ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پھر پھر اَعُوذُ
 بِكَ اللَّهُ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں
 دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے درجہ تسبیح اور تہجد دس بار تسبیح کہے پھر سجدہ کو چائے اور اس
 میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور جلسہ میں دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح
 کے بعد اس بار پڑھے پھر چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۵۷ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو
 ہوئیں اور رکوع و سجود میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہنے کے بعد
 تسبیحات پڑھے۔ (مبارثریں ۲۸۷)

۲۲۱ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ
 لَا أَخْبُوكَ لَا أَتَعْلُوكَ لَا أَغْصِيكَ أَرْبَعُ تَصَلَّيْهُنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَقْرَأُ فِي الْقُرْآنِ
 وَسُورَةً ثُمَّ يَقْرَأُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى عَشْرَةَ
 مَرَّةٍ ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقْرَأُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقْرَأُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَقْعُدُ فِي صَلَاتِكَ بِشِئْنٍ
 ذَلِكَ لِمَا مَرَّغْتَ فَلْتَ بَعْدَ تَشَهُدٍ وَقَبْلَ التَّسْلِيمِ إِنَّهُمْ أَسْأَلُكَ لَوْ فُتِقَ أَهْلُ
 الْهَدْيِ وَأَهْلُ الْيَقِينِ وَمُصَاصِعَةُ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعِزُّ أَهْلِ الصُّبْرِ وَوَجْدَةُ أَهْلِ
 الْعَشِيَةِ وَطَبَّةُ أَهْلِ الرِّغْبَةِ وَتَعَبُّدُ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعُزْفَانُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى آخَاكَ اللَّهُمَّ
 أَسْأَلُكَ مَخَافَةَ تَخْجَعُونَ مِنْ مَعَاصِيكَ وَحَتَّى أَغْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْقِجُوهُ
 بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّى أَتَصَبَّحَكَ فِي التَّوْبَةِ حُزْنَ فَاتُكَّ وَحَتَّى أَخْلِصَ لَكَ التَّصَبُّعَةَ
 خَالِكَ وَحَتَّى أَمُوتَ كُلَّ عَمَلِكَ فِي الْأُمُورِ وَحُسْنِ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ
 لَمَّا دَاخَلْتُ دَاخِلَكَ يَا أَبَا عُبَيْدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذُنُوبَكَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا وَلَدِينَهَا
 وَحَدِيثَهَا وَسِرُّهَا وَعَلَانِيَتَهَا وَعَمَدَهَا وَخَطَاَهَا.

(کنز العمال ص ۱۷۶ ج ۱ حدیث ۳۸۶۲ کتاب الکسوف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے بچے کیا میں تجھے نہ دوں تجھے عطا نہ کروں نہ بخشوں چار چیزیں ہیں جنہیں تم روزانہ ضرور پڑھو پس ام قرآن (سورہ فاتحہ) اور ایک سورہ پھر سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو پھر رکوع کرو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اٹھو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر اسی طرح پنی نماز میں کرو جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد در سلام سے پہلے اس نماز (سورۃ التسبیح) میں یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْاُھْدٰی وَاَعْمَالِ اَهْلِ الْبَقِیْنِ وَمَا صَحَّحَ اَهْلُ التَّوْبَةِ وَغَزَمَ اَهْلُ الضَّمْرِ وَوَحَّدَ اَهْلُ الْخَلْفِیَّةِ وَطَلَّبَ اَهْلُ الرَّغْبَةِ وَتَعَبَّدَ اَهْلُ الرُّکُوعِ وَعِزَّفَانِ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافُکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَعَادَةَ نَحِیْرِیْ عَنِ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ قَمَلًا اَسْحَقُ بِهٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُصَاحِبَکَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ الصَّبْحَةَ خُبْرًا لَکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ وَخَسَنَ لَظَنَ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ الْوُجُوْدِ تُوے اہل عباس جب تم اسے رو گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے صغیرہ و کبیرہ پر اسے دینے پر شیعہ و عداویہ قصد و بہوداے گن ہوں کو مومن فرمادے گا

﴿ نماز حاجت ﴾

۷۳۲ عن عبد الله بن أبي أوفى قال قال رسول الله ﷺ من كانت له
إلى الله حاجة أو إلى أحد من بني آدم فليجس الرضوء ثم ليصل ركعتين ثم
ليستن على الله وليصل على نبي ﷺ ثم ليقل لا إله إلا الله، الحليم الكريم سبحان الله
رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسألك موجبات رحمتك وعزائم
معصرتك والغيمة من كل مرء والسلامة من كل أثم وأسألك لى ذك الأعرنة ولا هثم
إلا فرجة ولا حاجة هي لك رضا إلا قضيتها يا أرحم الراحمين

جامع الترمذی ۸۔ ۹۔ باب ما جاء فى صلاة الحاجه

عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تہ س ﷺ فرماتے ہیں
جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو بھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت
نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے یا اے اللہ ﷻ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے "لا إله إلا الله الحليم
الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسألك
موجبات رحمتك وعزائم معصرتك والغيمة من كل مرء والسلامة من كل أثم
أسألك لى ذك الأعرنة ولا هثم إلا فرجة ولا حاجة هي لك رضا إلا قضيتها يا
أرحم الراحمين." (بہار بریت ۴۹)

۷۳۳ عن عثمان بن حنيف ان رجلاً صوّر البصر إلى النبي ﷺ فقال
أدع الله بي أن يعاليني فقال إن شئت أحرت لك وهو خير وإن شئت دعوت
لقال أدع: فامرأه أن يقرأ فليحسن وضوءه وليصلي ركعتين ويدعو بهذا الدعاء
اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بمحمد نبي الرحمة يا محمد إني قد توجهت
بك إلى ربّي لبي حاجتي هذه لتقضي اللهم فشقه لي

(السنن لابن ماجه باب ما جاء فى صلاة الحاجه ج ۱ ص ۱۰ مطبع نظامی دہلی)

عشماں بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حاضر خدمت اقدس ^{سکاف} ہوئے اور عرض کی اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عاقبت دے ارشاد فرمایا اُترتے چلا ہے تو دعا کروں اور چاہے میرا اور یہ تیرے لیے بہتر ہے انہوں نے عرض کی حضور دعا کریں انھیں حکم فرما کہ وضو کر دو اور اچھا وضو کر دو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَاقِیْہُ وَاَنْوِیْجُہُ اِلَیْکَ بِسْمِکَ مُحَمَّدٌ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ بِاَرْسُوْلِ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِنِیْ حَاجَتِیْ ہٰذَا لِتَقْضٰی اِلَیْہِمْ لَشَقْعَہُ فِیْ (۱) (بہار شریعت ۳/۴۷۳)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سہارا نہ ہوا، بلکہ شرع ہے اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ سہارا ہے جس کی وجہ سے یہ دعا قبول ہوئی۔ ۱۲

﴿نماز توبہ کا بیان﴾

۷۲۴ عن ابی بکر بن الصلیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سِغَتْ رُسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْرِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيُطَهِّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلَّهِ الْأَعْرَافَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ وَالَّذِينَ رَجَعُوا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ (العموان ۱۶۵) الخ (جامع الترمذی ج ۱، باب ماجاء فی الصلوة عند التوبة)

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا پھر یہ آیت پڑھے "وَالَّذِينَ رَجَعُوا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا لِلذَّنْبِ بِهِنَّ وَمَنْ يُغْفِرِ الذَّنْبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَجِرُوا وَعَنَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ" جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کیے پر وادست ہٹ سکتا ہے۔ (یہ شریعت ۳۷۴)

﴿تراویح کا بیان﴾

۷۲۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِنَابًا عَمِلَ لَهُ مِائَتُ قَدَمٍ مِنْ ذَنْبِهِ

(الصحيح لمسلم ج ۱، باب الترعيب في الامام رمضان وهو التراويح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(یہ شریعت ۳۷۴)

﴿منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا﴾

۷۲۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ نَبِيِّ النَّبِيِّ يُقَالُ لَهُ بِسْرُ بْنُ مَخْبُجٍ عَنْ
أَبِيهِ مَخْبُجٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَخْبُجٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمَخْبُجٌ جَالِسٌ فِي مَخْبُجِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَنْتَ بِرَحِيٍّ مُسْلِمٍ؟ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْكُنِي
قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ تُخِشَ فَلَا
صَلَّيْتَ رَوَاهُ إِمَامُ مَالِكٍ عَنِ هَاشِمٍ ابْنِ عَاصِمٍ ج ۱ ص ۲۲.

ایک صحابی مجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں
حاضر تھے اس ہوائی حضور کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے
ساتھ نماز پڑھنے سے یہ چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ! ہوں تو مگر میں
نے گھر پڑھ لی تھی ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے
ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۳/۳۷۷)

۷۲۷. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذَرَ كَعْلَهُ الْأَذْنَ فِي
الْمَسْجِدِ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الزَّحْمَةَ فَهُوَ مُفَاقٍ. (السنن لابن ماجہ
ج ۱ ص ۱۰۱) اَذْنٌ اَذْنٌ وَانْتِ لِي الْمَسْجِدِ لَمْ يَخْرُجْ

عثمان رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چل گیا اور کسی

(۱) یہ حکم صرف نماز اور مناسک کے لیے ہے کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا پھر جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں نفل کی نیت سے
شامل ہو جائے اور فجر عصر، مغرب میں اس کی اجازت نہیں کہ فجر عصر کی فرض کے بعد نفل شروع نہیں بلکہ نفل پڑھنا منوع
ہے اس لیے فجر عصر جو نماز پڑھ چکا وہ ان کی جماعت میں نفل کی نیت سے شامل نہیں ہو سکتا پس نفل میں رکعت شرعی
نہیں اس لیے جس نے مغرب کی نماز پڑھ لی وہ نفل کی نیت سے اس کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ ۱۳

حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ وہ جس ہوئے کا ارادہ ہے وہ منفق ہے (بہار شریعت ۴/۳۹۲)

۷۳۸ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ

لَمْ أَكْزِكْهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعَدُّ لَهُمَا . (موطا بلامام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۴۲)

حضرت تائف رضی اللہ عنہ سے مروی کہ عید، اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہے پھر جب صبح کے ساتھ پائے عید نہ کرے۔

(بہار شریعت ۴/۳۹۸)

۷۳۹. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاسِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْبِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي

الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمُؤَذِّنِ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَاهَذَا فَقَدْ عَصَى

أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . (المس لابی داؤد باب الخروج عن المسجد بعد الأذان ج ۱ ص ۷۶)

ابراہیم بن مہاجر سے مروی کہ ابو شعبا کہتے ہیں ہم یو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کی اس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ اس نے ابو القاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی نافرمانی کی۔ (بہار شریعت ۴/۳۹۹)

﴿قضا نماز کا بیان﴾

۷۱. قال عبد الله ان المشرکین صلوا رسول الله ﷺ عن أربع صلوات يوم لُغْدِق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلا فاذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء

(جامع الترمذی ج ۳ ص ۴۳۱ باب ما جاء فی رجل تموتہ الصلوة بینهما یبدأ)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہٴ خندق میں حضور اقدس ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاں رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چھا گیا بدل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان و قامت کہی حضور اقدس ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر قامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر قامت کہی تو عشا کی پڑھی۔ (بہار شریعت ص ۴۷۳)

۷۲. عن ابي جعفر ان رسول الله ﷺ صلى المغرب ونسي العشاء فقال: لأصحابه هل رأيتموني صليت العصر قالوا لا يا رسول الله اقام رسول الله ﷺ المؤذن فاذن ثم اقام فصلی العصر ونقص الأرمي ثم صلى المغرب.

(کنز العمال ج ۴ ص ۲۲۸ باب فی قضاء الصلوة حدیث ۱۹۹۸)

ابی جعفر حبیب بن سہب سے روایت ہے کہ غزوہٴ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا عارہ کیا۔

(بہار شریعت ص ۴۷۳)

۷۳. عن ابي جعفر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله ﷺ قال: من صلى صلوة فلم يذكرها الا وهو مع الامام لم يزل مع الامام فاذا فرغ من صلاته

فَلْيُعِدِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدِّ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ .

(السنن الکبریٰ ج ۲ ۲۲۱ باب من ذکر صلوٰۃ رحو فی السری)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (بہار شریعت ۴۸۳)

۷۴۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَنُصِلَ إِذَا ذَكَرَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ أَقِمِ الصَّلَاةَ الَّتِي ذَكَرَ . (صحيح البخاری ج ۱ ۸۶ باب من نسي صلوٰۃ فلبس إذا ذكرها ولا يعد الا تلك الصلوٰۃ)

حضرت انس بن مالک سے مروی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے وہی اس کا وقت ہے۔ (بہار شریعت ۴۸۳)

﴿سجدہ سہو کا بیان﴾

۷۴۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَامَ فِي صَلَاةٍ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ بُخُلُوسٌ لَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَتَكَرَّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ خَائِلٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ . (جامع الترمذی ج ۱ ۸۹۶ باب ما جاء في سجنتي السهو قبل السلام)

حضرت عبداللہ بن بحیینہ اسدی سے مروی کہ حضور ﷺ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔ (بہار شریعت ۴۸۴)

﴿نماز مریض کا بیان﴾

۷۴۵. عن عمران بن حصیب قال . کانت بی یوابیر فمسألت رسول
اللہ ﷺ فقال : قانما قانی لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَادًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى حَبِّ

(السنن الکبریٰ لیبہقی ج ۲ ص ۲۰۴)

عمران بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں
سوال کیا فرمایا کھڑے ہو کر پڑھا اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو
لیٹ کر اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔ (بہار شریعت ص ۵۸۴)

۷۴۶. عن جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ
مَرِيضًا مَرَّةً يُصَلِّيْ عَلٰی رِجْلٍ فَاَجْعَلَهَا فَرَمًى بِهَا فَجَعَلَ عُوْدًا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاَجْعَلَهُ
فَرَمًى بِدَوْنِهَا . قَالَ . صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ . اِنْ اسْتَطَعْتَ وَالْأَفْوَاجُ اِيْمَاءً وَاجْعَلْ شَجُوْدَكَ
وَاجْعَلْ مِنْ رُكُوعِكَ . (السنن الکبریٰ مع البحر اھر النقی (بیہقی) ج ۲ ص ۲۰۶ باب الایماء
بالرکوع والسجود)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے
دیکھا کہ تنگی پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز
پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھا اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے
اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (بہار شریعت ص ۵۸۴)

﴿سجدہ تلاوت کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۶۶. اِنَّ الْاٰمِنِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْهُ وَهُوَ يَسْمَعُوْنَ

(الاحقاف ۳۰، ۳۱)

جیسا کہ وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی
پوچھتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۶۷. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلٰلِهِمْ

بِالْعُدُوِّ وَالْاَصْحٰبِ، (عدہ ۱۳، ۱۴)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ خوشی سے اور خواہ مخواہی
سے اور ان کی پرچھائیاں صبح و شام۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۶۸. وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَسْكُوٰتِ وَلَهُمْ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (نحل ۱۶، ۱۷)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چھنے و مانے
اور فرشتے اور وہ غروب و نکل کر رہتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۶۹. اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اَوْثَرُ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِهٖ ذٰلِكَ يَتَّبِعُ عَلَيْهِمْ بِحُرُوٓفٍ لِّلْاٰدَانِ سٰجِدًا

وَيَقْرَءُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كُنَّا وَعْدَ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَحْرُوٓفٌ لِّلْاٰدَانِ يَتَكُوْنُ وَبَيْنَهُمْ

مُحْشُوْعًا، (اسرائیل ۱۶، ۱۷)

پیشک وہ جس میں اس کے اترنے سے پہلے علم مل جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل
سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو پیشک ہمارے رب کا وعدہ
پورا ہوا تھا ۱۶۱ ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں۔ روت ہوئے اور قرآن ان کے دل کا بھٹکا
بڑھاتا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۷۰ "إِذَا تَنَاسَلَتْ عَلَيْهِمُ آيَةُ الرَّحْمَنِ سَرُّوا وَسَجَدُوا وَنُكِبُوا" (مریم ۶۸، ۵۸)
جب آیت پر حق کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے

۱۷۱ "سَمِعْنَا أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّجَرُ
وَالنَّجْمُ وَالشُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالنَّوَابُ وَكَثِيرٌ مِّنْ نَّاسٍ وَكَثِيرٌ خَلْقٌ عَلَيْهِ
الْعِبَادَةُ وَمَنْ يُهَيِّئِ اللَّهُ فَعْمَهُ مِنْ مَّكْرَمٍ إِنَّ اللَّهَ يَقْعِلُ مَا يَشَاءُ" (سج ۲۲، ۱۸)
کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور
سورج اور چاند و ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت آدمی اور بہت وہ ہیں جن پر
عذاب مقرر ہوا چکا اور جسے عذاب مل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں پیشک اللہ جو چاہے
کرتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

۱۷۲ "وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا
وَزَادَهُمْ نُفُورًا" (طہ ۲۵، ۶۰)

اور جب ان سے کہا جائے کہ رحمن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم
کہو اور اس حکم نے انہیں، ورنہ کن بڑھایا۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے

۱۷۳ "إِنَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَخْفُوعَاتٍ وَمَقْتَلُونَ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ" (نمل ۲۷، ۲۶)

کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو کچھ چھپی چیزیں اور زمین کی

جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۴: اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ

رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ . (سجدہ ۱۵، ۳۶)

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۵: فَاسْتَغْفِرْ لَهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ . فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِن لَّهُ عِندَنَا

كَرْلَفٌ وَخَسَنٌ مَّا نَب . (ص ۲۸، ۲۹)

تو برب سے معافی مانگی اور سجدے میں گرا اور جوج لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۶: وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا

لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِنَاءً تَعْلَمُونَ فَإِن اسْتَكْبَرُوا فَالْأَلْبَنُ عَذَابُ

رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ . (نجم ۱۱، ۲۸)

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند، سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا۔ اگر تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۷۷: فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا . (نجم ۵۳، ۶۲)

تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔ (کنز الایمان)

ور فرماتا ہے

۱۷۸ مَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ .

(انشقاق ۸۴، ۲۶)

تو کہیں ہوا انہیں ایمان نہیں ، تے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ۔

(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۹ . وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ . (علق ۹۶، ۱۹)

اور سجدہ کرو وراہم سے قریب ہو جاؤ۔ (کنز الایمان)

۱۷۹۷ عن ابی ہریرۃ قال . قال رسول اللہ ﷺ اِذَا قُرِئَ الْبُ

آدَمُ السَّجْدَةَ فَسَجِدْ اَعْمَزَل الشَّيْطَانُ يَكْفِي يَقُولُ . يَا وَيلَهُ اَمْرَاهُ اَدَمُ

بِالسُّجُودِ فَسَجِدْ فِيهِ الْجَنَّةُ وَ اَمْرَتْ بِالسُّجُودِ فَبَيْتَ قُبْلِ النَّارِ

(السس الکبری ج ۲۱۲۰۲ باب فصل سجودہ لعلوۃ)

یہ ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم

آئے ت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رد کر کہتا ہے ہائے بریاری میری بن آدم

کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے

لیے روزخ ہے۔ (بہار شریعت ۲۴/۲)

﴿نماز مسافر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۸۰. وَإِذَا صَرَبْتُمْ فِیْ لَا رَمِیْسٍ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ
إِنْ جَعَلْتُمْ أَنْ تُفَتِّتَكُمْ الْبَلَاءُ كَفَرُوا أَنْ الْكَعْبَرِیْنَ كَانُوا لَكُمْ عِدُوًّا مُبِیْنًا. (النساء ۱۰۱/۴)
اور جب تم زمین میں سفر کرو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ بعض نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خوف
ہو کہ کانفرنس میں دُشمن میں لیس کے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (کتب الامان)

احادیث

۷۴۸ عَنْ بَقْلَى بْنِ أُمِّیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ جَعَلْتُمْ أَنْ يُفَتِّتَكُمْ الْبَلَاءُ كَفَرُوا (النساء ۱۰۱) فَقَدْ هَمَّ النَّاسُ فَقَالَ
: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : صِلَاةُ تَصَلُّقِ اللَّهِ
بِهَا عَلَیْكُمْ فَلَقِلُّوا صِلَاةَ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۴۱) كتاب صلاة المسافرين وقصرها
یعنی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا "اِنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ
جَعَلْتُمْ اَنْ يُفَتِّتَكُمْ الْبَلَاءُ كَفَرُوا" (نساء ۱۰۱) اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی
امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سواں کیا ارشاد فرمایا یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا اس کا
صدقہ قبول کرو۔ (بیاد شریعت ۷۵۴)

۷۴۹ عَنْ خَارِثَةَ بِنْتِ وَهَبٍ قَالَتْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَى أَمْرِ
مَا كَانَ النَّاسُ وَالْكَفَرَةُ وَكَثِيرٌ .

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۴۱) باب كتاب صلاة المسافرين وقصرها

الْحَضَرَةُ أَرْبَعًا وَهِيَ الشُّمْرُ وَكُفَّتِيٌّ هِيَ الْخَوْفُ وَكُفَّةٌ .

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۴۶ کتاب النسلود)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ اسند عزادہ جس سے نبی ﷺ کی ربابی حضرت میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی نام کے ساتھ۔

(بہار شریعت ۷۵۴)

۷۵۴. عَنْ عُمَرَ قَالَ ضَوْفُ الشُّمْرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ

عُمَرُ قَضَى عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ (باب تفسير الضوفا في السفر ۷۵۴ میں اس عاجہ ح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں (یعنی اگرچہ ہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب

میں یہ دعویٰ چار کے برابر ہیں) (بہار شریعت ۷۵۴)

﴿فضائل روز جمعہ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۸۹: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا دُورَىٰ لِقَابِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي
الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ
مَهْرًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِلِينَ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ النَّهْرِ زِينِ لِلتَّجَارَةِ وَاللَّهُ
خَيْرُ الْمُرِيقِينَ (سورة الجمعة الآية ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اے ایمان والو جب نماز کے لیے جمعہ کے دن ذاتِ وحی جائے تو نہ خرید نہ بیع نہ تجارت کی طرف
روڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو
اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پائو اور جب یہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی
طرف چل دیے اور تمہیں غصے میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور
تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

احادیث

۷۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ
السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَ آدَمَ أَوْ نُوحَ الْكِتَابِ مِن قَبْلِنَا وَوَيْسَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا
يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْهِمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ قَهْدًا أَلَلَةً لَهُ وَالنَّاسُ لَا فِيهِ تَبَعٌ
الْمُهَوَّذُ عَدَا وَالتَّضَارِي يَغْدُ عِدَّة (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۶۹ باب الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پہلے ہیں یعنی دنیا میں
آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے اور جنت میں ہم پہلے جائیں گے سو اس کے کہ انہیں
ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس
کی تعلیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع

شہد دین، ورنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کے فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نوح ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) ورنہ میں سعید سے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کر کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضور پر ہمارا درود کیوں پیش کیا جائے گا جب حضور تنہا فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ ۱۰۱ یہ شریعت ۱۵۴

۷۵۹ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ الصُّعْفَةُ وَكَثُرُوا عَلَى مِنَ الصُّوَّةِ فِيهِ لَنْ صَلَاتُكُمْ مَغْرُوضَةٌ غَنَى رَجُلٌ بِرَسُولِ اللَّهِ أَكْبَرَ تَعَرَّضَ صَلَاتًا عِنْدَكَ وَقَدْ أُؤْمِنَتْ بِعَيْنِي نَبِيَّتٌ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَكُلَ الْجَنَادَ لِأَنْبِيَاءِ

(المسنن للسانی ج ۳۱ ۲ ۲۰۴ باب فضل یوم الجمعة ابن ماجہ ج ۱ ص ۷۷ باب

فی فضل یوم الجمعة السریع والترغیب ج ۱ ص ۲۹۱

حضرت شہد ابن اول سے مروی سرکار قدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد فرمایا ہے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کا نبی زندہ ہے ورنہ دیا جاتا ہے۔

۷۶۰ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُصْطَفِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سُبُّ الْإِيَّامِ زَعْظُمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَكْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْمَطَرِ لِيَوْمِ حَمْسٍ حَلَالٍ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَاهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ رَفِئَهُ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَغْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ فَمَنْ مَلَكَ مَقْرَبٌ وَلَا مَحَابٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا تَخْرُ الْأَوْهَانُ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ اچھے کرامت والے اور اچھے کامیاب لوگوں کے ساتھ لائیں گے قبر میں لگی، جیسے ہیں شان کے جسم پر کوئی فرق چاہے شاہ کے، معاشیں ہیں بچے غلامیہ کام کرے یا نہ لگی۔ ۲

يُشْفَقُ مَنْ يَزِمُ لَجْمَهُ وَالسَّائِسَ لَا يَسْجُدُ حَاجَةً ۱ ص ۱۱۰ باب فی فصل الجمعة

ابو سہیلہ بن عبد السمذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ غصتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب و آسمان وزمین اور ہوا وریہاڑ و دریا یہ نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

۷۶ عن ابي ثباته بن عبد الصمد قال قال النبي ﷺ ان يوم الجمعة سبب الانام راغظهم عند الله وهو اغظم عند الله من يوم الاضحى ويوم الفطر فيه خمس حلال حس ان الله فيه آدم وانبط الله فيه آدم لى الارض ربه يوفى الله آدم وفيه ساعة لا يسأل لعنة فيها شيئا لا عطاء له يسأل حرما وفيه يقوم الساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض ولا رباح ولا جبال ولا بحر الا هو خاشع من يوم الجمعة رواه ابن ماجة وروى احمد عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتى النبي ﷺ فقال اتخوفنا نحن يوم الجمعة ما في فيه من الخير قال فيه خمس حلال وصاق الى آخر الحديث مشكاة المصابيح ۲۰ الفصل الثالث باب الجمعة الس لاين حاجه ج ۱ ص ۷۶ باب فی فصل الجمعة

ابو سہیلہ بن عبد السمذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ غصتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان وزمین اور

ہوا اور پہاڑ اور دریا پیاں گئیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا رہا ہو۔

۷۶۲ عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ ﷺ : ان فی الجمعة تسعة

لا یوافیها عبد منسبہ یسأل اللہ فیہا حمرا لا عطفہ ایامہ فتفق علیہ وراذہ مسلم قال

وہی ساعۃ غفیفۃ (مشکوۃ المصابیح ۱۹ فصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں ﷺ جمعہ میں ایک سی ساعت ہے کہ مسلمان

بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھدائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور وہ

وقت بہت تھوڑا ہے۔ (بہار شریعت)

۷۶۳ عن ابی ہریرۃ انه قال : خرجت الی السور فلیت کعب الاحبار

فجلست معہ فحدثنی عن التورۃ وحديثہ عن رسول اللہ ﷺ فکان فیما حدثتہ ان

قلت قال رسول اللہ ﷺ : حمز یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق

دم و فیہ ابط و فیہ تب علیہ و فیہ مات و فیہ یوم الساعۃ و ما من ذابۃ الا وھی

مصنوعۃ یوم الجمعة من حیض یضیح حتی تطلع الشمس شعق من الساعۃ الا الحسن

والانس و فیہ ساعۃ لا یصادلہا عبد منسبہ و هو یصنی بسأل اللہ شیئا الا اعطاه ایامہ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۹، ۱۲۰ باب الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت وہ کہتے ہیں میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے

حالات کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ کی

حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب

نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اترنے

کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم

ہوگی اور کوئی چاہے تو ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چلتا

نہ ہو سو آدمی ورجن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے

پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شی کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ (بہار شریعت ص ۸۶۴)

۷۶۴ لیلان کعب : ذلک لی کل سبۃ یوم فقلت : بل لی کل جمعة فقرأ

كُفِبَتِ السُّورَةُ فَقَالَ : صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَلَبِثْتُ بَضْرَةً
 بَيْنَ أَبِي بَضْرَةَ الْفَصَارِيِّ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الطُّورِ فَقَالَ : لَوْ
 الْوُثَّكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ تَسْجُدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرَسُولٍ . لَا تَعْمَلُ الْقَطِئُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي
 هَذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلِيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَشُقُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : ثُمَّ لَبِثْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ
 سَلَامٍ فَمَحَلَّتْنِي بِمَجْلِسِي مَعَ كُفْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَلَّتْنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ : قَالَ
 كُفِبَتْ . ذَلِكَ فِي كُلِّ يَوْمٍ لَقَدْ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ كَدَبْتُ كَعْبْتُ فَقُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ
 التَّوْرَةَ فَقَالَ : بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ صَدَقَ كُفْبْتُ ثُمَّ قَالَ
 عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَاعَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضَنَّ
 فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَكَيْفَ
 تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَصَادِفُهَا عِنْدَ
 مُسَبِّحٍ وَهُوَ يُصَلِّيُ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّيُ فِيهَا فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ جَلَسَ مُجْلِسًا سَطَرَ فِيهِ الصَّلَاةُ فَهَوَ فَوْقَ صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ ؟
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذَا ذَلِكَ

(مؤطا للامام مالك على هامش المس لابن ماجه ج ١ ص ٢٨)

کعب نے کہا میں میں یہاں ایک دن پہ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے
 تو ریت پڑھ کر کہا رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن
 سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی
 اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے
 غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے تو ریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کہا کعب نے حج کہا
 پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کونسی ساعت ہے ؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور مجھ نہ کرو
 کہا جمعہ کے دن کی پہلی ساعت ہے میں نے کہا پہلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور ﷺ نے یہ
 نہیں فرمایا ہے ؟ کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے، کہا

تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (بہار شریعت ۸۷۴، ۸۷۵)

۷۶۵ عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال : التَّيْسُ وَالشَّاعَةُ الْيَتِيمَانِ تَرْجِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبَةِ الشَّمْسِ .

(جامع الترمذی ج ۱۱ باب فی الساعة التي ترجى في يوم الجمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں تیس ^{مکلفہ} جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عَمِلَ لَهُ (رواه الطبرانی في الأوسط مع طرقها فيها أرى باسناد حسن)

(الترغيب والترهيب ج ۴۹۲ باب فی صلاة الجمعة والسعي اليها)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ^{مکلفہ} اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالسَّاعَةُ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ إِلَّا وَلِلَّهِ بِهَا مِائَةُ أَلْفٍ عِتْقٍ مِنَ النَّارِ . قَالَ : لَمْ أَخْرِجْنَا مِنْ عِنْدِهِ قَدْ حَلَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ فَذَكَرْنَا لَهُ حَدِيثَكَ فَأَبَى ، فَقَالَ : مِثْقَلُ وَزْنِ ذَرَّةٍ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجِبُوا النَّارَ) (رواه أبو يعلى والبيهقي)

(الترغيب والترهيب باب فی صلاة الجمعة والسعي اليها ج ۴۹۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضور ^ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گنتے ہیں کوئی گنتہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد کرے گا جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۸ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : غَابِثٌ مُسْلِمٌ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ نَوَ ثَلَاثَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَلَهُ اللَّهُ بِثَنَةِ الْقَبْرِ

(جامع الترمذی ج ۲۰۵۲ باب مجاء فی من یتوفی یوم الجمعة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قہر سے بچا دے گا۔ (بہار شریعت ص ۸۷۳)

۷۶۹ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ قَاتَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أُجِرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ

(کنز العمال ج ۱۵، حدیث ۳۳۹، باب فی فضائل الجمعة والترغیب فیہ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچ لیا جائے گا ورنہ امت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۸۷۳)

۷۷۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعْرُوبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ أَزْهَرُوا رِوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

(مشکوٰۃ المصابیح باب الجمعة فصل ثلاث ص ۱۲۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن ہے۔ (بہار شریعت ص ۸۷۳)

۷۷۱ عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ قَالَ قَرَأْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ "الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّخِذْتُ عَلَيْكُمْ بَعْضَ نَبِيِّ وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا" (مائدہ، ص ۳) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ لَقِيَ لَوْ أَنِّي لَكُ هَذِهِ آيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخْذُنَا بِوَعْدِهَا عَمْدَ لَقَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ - فَأَنَّهُ نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ جَدِيدٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۲ فی تفسیر سورۃ المائدہ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی "الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّخِذْتُ عَلَيْكُمْ بَعْضَ نَبِيِّ وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا" (مائدہ، ص ۳) آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا (کنز الایمان) ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن کو عید بناتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری

جمعہ و عزائم کے دن۔ (۱) (بہار شریعت ۸۸۴)

۷۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ خَمْسَ الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَتَمَّ غُزْلَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

السنن لا یؤید ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ ترمذی ح ۱۱۲ باب فی الوضوء یوم الجمعة

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے شکاری چھوٹی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں تھاکا۔ یہ بھی دعویٰ میں داخل ہے کہ شکاری پر ہی ہوا سے ہنسا دے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸۸۴)

۷۷۳ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِي تَلْبِهَا، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَنْ جَاءَ بِالْحَجَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْلَافٍ. (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ح ۲۸۵، ۲۸۶ كُنَّا) الْجُمُعَةُ الْمُنْعَبَةُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالشَّعْبِ لَهَا،

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ و اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک سال کے لیے اس کی دس مثل ہے۔

(بخاری) (بہار شریعت ۸۸۴)

۷۷۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَفَسْتُ مِنْ عَمَلِهِمْ فِي يَوْمٍ كَتَبَ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ عَادَ تَرْتِصَاءَ وَخَهِدَ جَزَارَةً وَصَامَ يَوْمًا رَزَّاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَاعْتَقَى ذَقَّةً. (رواه ابن حبان في صحيحه.

(لتروغيب والترهيب ج ۱ ۸۵: باب فی صلوة الجمعة والشعب ليلها)

(۱) یعنی ہمیں اس دن توبہ دینے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل سے جس دن یہ عتات آتا وہی اس دن ۱۲ ہجری میں بھی کہ جمعہ و عزائم پر دلوں و سلطانوں کی توبہ کے ہیں اور اس دن چاروں طرف سے توبہ آتی ہے اور یہ بھی ہے۔

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا جو مریض کو پوچھنے جائے، اور جنازے میں حاضر ہو، اور روزہ رکھے، اور جمعہ کو جائے، اور غلام آزاد کرے۔ (ابن حبان) (بہار شریعت ۸۹۳)

۷۷۵: عَنْ يُزَيْدِ بْنِ أَبِي مُؤَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَحَقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا أُمَشِي إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْشُرْ فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ لِي سَبِيلُ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا عَمْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اغْتَرِثَ قَدَمَاهُ لِي سَبِيلَ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ رواه الترمذی و البخاری

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۸۵ باب الترغیب فی الجمعة والمسعى النہام)

یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں جمعہ کو جاتا تھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع نے انھوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں میں نے ابوعمس کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں گر دے آلودہ ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔

(بہار شریعت ۸۹۳)

۷۷۶: عَنْ يُزَيْدِ بْنِ أَبِي مُؤَيْمٍ قَالَ عَبَايَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْسٍ وَأَمَّا ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْتَرِثَ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۸۶ باب الترغیب فی صلاة الجمعة والمسعى النہام)

حضرت یزید بن ابی مریم سے مروی کہ عبایہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا ابوعمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گر دے آلودہ ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔ (مرتب)

﴿نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں﴾

احادیث

۶۷۷ عن ابی ہریرۃ و بن عمر رضی اللہ عنہما اتھما سمعا رسول اللہ ﷺ یقول علی اغواء منبرہ لیفتھین اقوام عن ودعہم الجُمُعَاتِ اَوْ یختمن اللہ علی قلوبہم ثُمَّ لَیْکُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

(التروغیب والترہیب ج ۱ ص ۸۱ باب التروغیب من ترک الجمعة من غیر عذر)
حضرت ابو ہریرہؓ و ابن عمرؓ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو متبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۷۸ عن ابی عباس و ابی عمر یحذران ان رسول اللہ ﷺ قال رَفُوْا عَلٰی اَعْوَادِ مَنْبَرِهِ لَیْتَھِیْنَ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِھِمْ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیْخَتَمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَلَیْکُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ (المسند للنسائی ج ۲ ص ۲۱۰ باب التشدید فی التخلیف عن الجمعة التروغیب والترہیب من ترک الجمعة لغیر عذر ج ۱ ص ۸۱ روایہ مسلم ماہن ماحد و غیرہما)
(ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے بعض نہ لیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں سے ہو جائیں گے (بہار شریعت ص ۸۹۳)

۷۷۹ عن ابی ہریرۃ و ابی عمر رضی اللہ عنہما اتھما سمعا رسول اللہ ﷺ یقول علی اغواء منبرہ لیفتھین اقوام عن ودعہم الجُمُعَاتِ اَوْ یختمن اللہ علی قلوبہم ثُمَّ لَیْکُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ

(التروغیب والترہیب ج ۱ ص ۸۰ باب التروغیب من ترک الجمعة لغیر عذر)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑے سے باز نہ آئیں گے یا اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ ٹالوں میں ہو جائیں گے۔

۷۸۰. عَنْ أَبِي لَجَيدٍ الصَّمِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنَ بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

(الترغيب والترهيب ج ۱، ۹۰ باب الترهيب من ترك الجمعة من غير عذر حضرت ابو جعد صمری رضی اللہ عنہ سے مروی سردارِ عالم حضرت ﷺ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (بہر شریعت ص ۸۹)

۷۸۱. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ لْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

(الترغيب والترهيب ج ۱، ۹۰) حضرت ابو قتادہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بے ضرورت چھوڑے اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (مرتب)

۷۸۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ كُتِبَ مِنَ الضَّالِّينَ (الترغيب والترهيب ج ۱، ۹۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بد عذر تین جمعہ چھوڑے اسے سے مفلکوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (مرتب)

۷۸۳. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ لْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

(موطا امام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۱، ۲۹۱) حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بد عذر و بے سبب چھوڑے اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (مرتب)

۷۸۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ لْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ

ضرورة كتب معايفا في كتاب لا يمتحي ولا يندل، رواه الشافعي

(كنز العمال ج ۱۵، ۱۶، ۱۷ حدیث ۳۴۵۷ مشكراً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے وہ منافق کھو دیا گیا اس کتاب میں
چونکہ خود بدیہی ہوئے۔

۷۸۵ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما من ترك الجمعة ثلاث جمع

منوالها بطلت منه الاسلام وذاً ظهير، رواه ابو بصير موقوفة باسناد صحيح

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰ باب ترك الجمعة بغير عذر)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی جس نے تین جمعہ پے درپے چھوڑ دیا اس نے
اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ص ۱۹۷)

۷۸۶ في رواية لانس خروعة واسي حبش من ترك الجمعة ثلاثاً من غير

عذر فهو منافق (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱ باب ترك الجمعة بغير عذر)

اس خرویدہ ابن عباس کی ایک روایت ہے کہ جو تین جمعہ بد عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے۔

۷۸۷ وفي رواية ذكرها وزين فعد بركي من الله

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱)

اور وزین کی روایت میں ہے کہ وہ (تین جمعہ بد عذر چھوڑنے والا) اللہ سے

عدو ہے۔

۷۸۸ عن سمرة بن جندب عن النبي ﷺ قال من ترك الجمعة

من غير عذر فليعتق بدنياً فان لم يجد فليصم ديناً

(السنن لابن داود ج ۱ ص ۵۱ باب كفارة من تركها)

سمرا بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو بغیر عذر جمعہ

چھوڑے ایک دینار صدقہ دے، ورنہ نہ پائے تو آدھا دینار۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ص ۱۹۷)

۷۸۹ عن النبي ﷺ رضي الله تعالى عنه أن النبي ﷺ قال لا تقوم

بفصلون عن الجمعة لقد هممت أن أمر رجلاً يفتلي بالناس ثم أخرق على رجل

يَتَخَلَّفُونَ عَنْ الْجُمُعَةِ يُؤْتَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ عَنِ شَرِطَهُمَا

(الترغيب والترهيب ج ۵-۸۱۱ باب التزويب من ترك الجمعة غير عذر)

عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو زپڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بہار شریعت ۹۷۲)

۷۹۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتُّوبُوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَدُّوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قُلُوبَ أَنْ تَشْعَلُوا وَصَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَرَبِّكُمْ بِكَرْكُمُ لَهُ وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ فِي السَّرِّ وَالْعِلَالِيَةِ سِرُّكُمْ وَتُسْمَرُونَ وَتُخَيَّرُونَ اغْتَنَمُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ افْرَصَ عَلَيْكُمْ الْجُمُعَةَ فِي مَفَامِي هَذَا، فِي يَوْمِي هَذَا، فِي شَهْرِي هَذَا، فِي عَامِي هَذَا، لِي يَوْمِ الْفَيْضَةِ لِمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَهُوَ أَمَامُ عَائِلٍ أَوْ جَائِرٍ أَوْ سَاحِقٍ أَوْ بَهَا أَوْ جُحُودًا لَهَا فَلَا جَمْعَ لِلَّهِ لَهُ شُمُوكَ وَلَا بَرَكَ لَهُ هِيَ أَمْرُهُ إِلَّا وَلَا صَلَوةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حُجَّجَ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بَرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

(السنن لابن ماجه ج ۱۶ باب فرص الجمعة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول مرنے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سہقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور نماز پر پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں مٹا دیا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرما دی جائے گی اور جاں نوا کہ اس جگہ اس دل اس سانس میں قیامت تک کے لیے اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد بلا جا کر یا بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے امام یعنی حاکم اسلام ہوا اور یہ ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پر گندگی کو جمع فرمائے گا نہ اس کے کام میں برکت دے گا آگاہ ہوا اس کے لیے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ

نہج نہ روزی نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔
(بن حبہ) (بہار شریعت ۹۷۳)

۷۹۱ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَعَدَّ الْجُمُعَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأَمْرِيضُ أَوْ مَسَافِرٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ لَمْ يَنْهَهِ
وَتَجَارَةٌ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غِيثٌ حَمِيمٌ

(سنن الدار الطی ج ۳، باب من نجى عليه الجمعة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ اور پچھلے دن پر
ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور
جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ غنی حمید ہے۔
(دارقطنی) (بہار شریعت ۹۷۳)

﴿جمعہ کے دن نہانے خوشبو لگانے کا بیان﴾

احادیث

۷۹۲ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ ﷺ
من اغتسل يوم الجمعة وتطهر بما استطاع من طهر ثم اذهب اومس من طيب
ثم واهج لسم يفرق بين السب فسنى ما كتب له ثم اذا خرج الامام نصب
خمرته مابينه وبين الجمعة لاخرى (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۶۴ باب لا يفرق
بين الاثنين يوم الجمعة والرعيب والربع ج ۱ ص ۴۸۷)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص جمعہ کے دن نہائے
اور جس کو طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لے پھر نماز کو نکلے
اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (یعنی دو شخص پیٹھے ہوئے ہوں نہیں ہٹ کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور
جو نماز اس کے لیے نکلی گئی ہے پڑھے اور امام جب خصب پڑھے تو چپ رہے اس کے لیے ان
گناہوں کی جو اس جمعہ و دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(بخاری) (بہار شریعت ص ۹۵۴)

۷۹۳ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال غُسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وسواك ويمس من الطيب
ما قدر عليه. رواه مسلم وغيره (الرعيب والربع ج ۱ ص ۴۹۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر محتلم پر بروز جمعہ غسل واجب ہے اور سواک، و رخصت و مسحت خوشبو لگائے۔

۷۹۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا كان يوم الجمعة فامسح الرجل وغسل رأسه ثم نظف بين اظفائه

وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يُصَرِّقْ بَيْنَ النَّبِيِّ ثُمَّ اسْتَمَعَ الْإِمَامُ عَهْرَ
لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْخُمُعَةِ وَرِبَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ اسْ خَرِيمَةُ فِي صَحِيحِهِ

(الترمذی و الترمذی ج ۱ ص ۴۹۱، ۴۹۲)

حضرت ابو مریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص جمعہ کے دن نہایت نیک اور دھو پھر عیدہ خوشبو ملے اور چھ مہینے پہنے اس کے بعد
نہایت کو اٹکے و روئے شخصوں کے درمیان جداں نہا ہے، خطبہ سنے تو جمعہ سے جمعہ اور مزید تین دن
کے اس کے گناہ موقوف ہو جائیں گے۔

۷۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَبَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ
يَرْكَبْ وَدَا مِنْ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ مِثْلُ حُطْرَةِ عِمْلٍ سِتَّةَ خُرُصِيَّاتِهَا
وَقِيَامُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

(الترمذی و الترمذی ج ۱ ص ۴۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ جو جمعہ
کے دن نہایت نیک اور دھو پھر عیدہ خوشبو ملے اور چھ مہینے پہنے اس کے بعد
نہایت کو اٹکے و روئے شخصوں کے درمیان جداں نہا ہے، خطبہ سنے تو جمعہ سے جمعہ اور مزید تین دن
کے اس کے گناہ موقوف ہو جائیں گے۔

۱۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَبَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ
يَرْكَبْ وَدَا مِنْ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ مِثْلُ حُطْرَةِ عِمْلٍ سِتَّةَ خُرُصِيَّاتِهَا
وَقِيَامُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُرَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَلِأَحَاكِمُ وَصَحِيحَةُ
وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ج ۱ ص ۴۸۸
باب لَتَرْغِيبٍ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَلِشَمِّ الْيَهُودِ وَجَمَعَ التِّرْمِذِيُّ

ج ۱۱۱ و ابوداؤد ج ۱۰ و ابن ماجہ ص ۷۷

حضرت ابن عباس سے مروی سرور دو عاصیہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن جو نہلائے

اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور محل کر آئے سواری پر دئے اور امام سے قریب اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے ایک سال کے دنوں کے دروازے اور راتوں کے قیام کا اس کے لیے اجر ہے۔

(ابوداؤد ترمذی، سنن، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم علیہما، (بہار شریعت ۹۷۴)

۷۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسُهُ وَجَسَدُهُ

(صحيح البخاری ج ۱/۱۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ راوی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے در بدن۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹۷۴-۹۷۵)

۷۹۸: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَضَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فُتًهَا وَتَغَسَّطَ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَاغْتَسَلَ الْفَصْلُ. (جامع الترمذی ج ۱/۱۱۱، باب لِي تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَهَيِّئْ ج ۱۳/۱۹ كتاب الجمعة)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ راوی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فہم اور چھایا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(احمد، ابوداؤد ترمذی، سنن، دارقطنی، (بہار شریعت ۹۷۴)

۷۹۹: عَنْ جُكْرَمَةَ أَنَّ أَمَامًا مِنْ أَهْلِ الْبَرَاءِ جَاءَ وَافْتَقَلُوا: يَا ابْنَ عُبَّاسٍ اسْرِي الْغَسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِدْ مَا لَكَ، وَلَكِنَّهُ أَطْلَهَزَ وَخَوَّ تَغَسَّطَ وَغَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ.

(السنن لابن داؤد ج ۱/۵۱۹، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة)

حضرت جکر مہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عراق سے کچھ لوگ آئے انھوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۹۷۴)

۸۰۰: عَنْ اَمْرِ عُبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
 اَنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ خَلَقَهُ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَانْ كَانَ عِنْدَهُ
 طَيِّبٌ فَلْيَبْسِمْ بِهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ. رواه ابن ماجه باسناد حسن

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۲۶۸۔ باب فی الغسل یوم الجمعة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس
 دن کو اللہ نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے اور
 اپنے اوپر مسواک لازم کرلو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ص ۹۱۴)

۸۰۱: عَنْ اَبِي عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ
 اَنْ يَتَغَيَّلُوا الْجُمُعَةَ زَلِمَتْ اَحَدُهُمْ مِنْ طَيِّبِ اَمَلِهِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَاَلْمَاءُ لَهُ طَيِّبٌ
 (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۱۸۔ باب فی السواک والطیب یوم الجمعة)

ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ
 جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی بہانا بھی بڑے
 خوشبو ہے۔ (احمد، عدنی) (بہار شریعت ص ۹۱۴)

۸۰۲ و ۸۰۳: عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
 اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ - مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَفَّرَتْ
 عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ لِاِذَا اخَذَ فِي الْمَسْحِي كُنِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَشْرُونَ حَسَنَةً
 لِاِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ اُحْمِزَ بِعَفْوَ سِتَّةٍ. رواه الطبرانی الکبیر
 والأوسط وفي الأوسط أيضا عن أبي بكر رضي الله تعالى عنه وحده

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۸۸۔ باب فی صدقة الجمعة والتخي إليها)

صدیق اکبر و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم
 ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب
 چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوا تو دوسو سال کے
 عمل کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ص ۹۱۴)

۸۰۴ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اغتسل
یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبہ و خطایاہ فاذا اخذ فی المشی کان لہ بکلی خطوۃ
عمل عشرین حسنة فاذا انصرف من الصلوة احیر بعمل مائة سید

رواہ الطبرانی فی الاوسط (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۸۸)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن نہایت
اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چٹا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس سال کا عمل
لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (بہار شریعت ص ۹۲/۴۸)

۸۰۵ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی
للہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبہ و خطایاہ فاذا اخذ فی
المشی کتب لہ بکلی خطوۃ عشرون حسنة فاذا انصرف من الصلوة احیر بعمل
مائتی حسنة اثنی عشر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ وحده وقال فیہ کان لہ بکلی خطوۃ
عمل عشرین حسنة۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والایوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۸۸ باب فی صلاۃ الجمعة والنسب بہا الخ)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن
بہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چٹا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس
لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ اور ایک
روایت میں حضرت ابو بکر سے ہے کہ اسے بیس سال کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۹۲)

۸۰۶ عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال ان الغسل یوم
الجمعة یبطل الخطایا من احوالی الشعر استللا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ قتادہ)

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۹۰ باب فی الغسل یوم الجمعة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سر کا روغن عالمہ ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کا غسل ہال
کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ص ۹۲/۴۳)

﴿جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت﴾

احادیث

۱۰۷ عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنه ومن راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقربة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشاً أقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة
هذا خرجه الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر

جامع الترمذی ج ۱۱۱ باب ما جاء في السكروابی بجمعه واد (درد ج ۱ ص ۱۰)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سر کا وہاں پہنچنے پر، تے میں جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے کالے بکری قربانی کی اور تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینک وے سینڈھے کی قربانی کی اور چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا اندا خرچ کیا پھر جب امام خطبہ کو نکالنا لگے ذکر کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ (بخاری مسلم ترمذی ابی داؤد سنن ابی یوسف) (بہار شریعت ص ۱۲۴)

۸۰۸ عن ابی ہریرۃ أن رسول اللہ ﷺ قال : إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الناس على قدر منازلهم الأول فالأول فإذا أوحى الإمام طمؤوا الصلوات واستمعوا الخطبة فالتجوز إلى الصلوة كالشهدى بنية ثم الذي يليه كشهدى بقرعة ثم الذي يليه كشهدى كتبت حتى ذكر المذبحاجة والنبضة زاد سهل في حديثه من جاء بعد ذلك فأتى بعلى ليحق إلى الصلوة (المس لا من ماجه ج ۲۸، ۱ باب ما جاء في الهجر إلى الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کو تھمتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد وہی ثواب جو دہر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کئے) پھر امام جب خطبہ کو نکال فرشتے پنے دفتر پیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں تو مہر کو پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی اس کے بعد وہاں یہاں جیسے اس نے گائے کی قربانی کی اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی کی یہاں تک کہ مرغی اور انڈہ کا ذکر کیا اور کہل نے اپنی حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اس کے بعد آنے والا محض شمار کے لیے آئے گا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۲۲)

۸۰۹ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَرَبَ نَضْرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّكْبِيرَ كَاجِرِ الْبَقَرَةِ كَاجِرِ لَشَاةٍ حَتَّى ذَكَرَ الْإِخْلَاجَةَ

(التروغیب والترہیب ج ۱ ص ۵)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کی شکل بیان فرمائی پھر پہلے آنے کا اجر گائے قربان کرنے، بکری قربان کرنے کی طرح سے یہاں تک مرغی کو ذکر فرمایا۔ (ترمذی)

۸۱۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْلَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَذَّبَ الْمَلَائِكَةُ عِشَى الْبُوابِ الْمَسَاحِدَ فَيُكَبَّرُونَ مِنْ خَاءِ عِشَى النَّاسِ عَلَى مَنَارِهِمْ فَرَجُلٌ قَدَّمَ جُوزَ رَأْسِ رَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ شَاةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ دُجَاجَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَيْضَةً قَالَ : فَإِذَا هُنَّ الْمَوَدَّنَ وَجَدَسَ الْإِمَامُ عِشَى الْمَنِيرِ طَوَّيَتِ الصُّخُفُ وَدَخَلُوا الْمَسْجِدَ يُسَبِّحُونَ الذَّكْرَ رواه احمد بن محمد حسن

(التروغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۰۲ باب فی التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ)

حضرت یوسف قدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والوں کو دیکھتے ہیں کوئی ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے اونٹ پیش کیا کسی نے گائے بکری کسی نے مرغی تو کسی نے بکری

فرمایا جب مؤذن اذان پڑھتا اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے فرشتے دفتر پیٹ دیتے اور مسجد میں ذکر
سفر داخل ہو جاتے ہیں۔

۸ عن أبي أمامه رضي الله تعالى عنه قال . قال رسول الله ﷺ نفقذ
الملائكة يوم الجمعة على أبواب المساجد معهم الصحف يكتبون الناس فإذا
صرح الإمام طويست الصحف قلت يا أبا أمامة الناس ليس جاء بعد خروج الإمام
جمعة قال بلى ولكن ليس ممن يكتب في الصحف (رواه أحمد والطبرانی في
الكبير الترغيب والترهيب ج ۵ باب في التكبير إلى الجمعة)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو
فرشتے دفتر طے کر بیٹے ہیں کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ
ہو کہی ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (محمد طبرانی) (بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۱۲ عن معاذ بن اسد الجهمي قال قال رسول الله ﷺ من خطبني
رفأب الناس يوم الجمعة ثلث حسرات إلى جهنم جامع لرمدي باب كراهية الخطب
يوم الجمعة ج ۱ ص ۵۰۱ الترغيب والترهيب ج ۵ باب من خطب الرفأب يوم الجمعة
حضرت معاذ بن اسد جہمی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے
ہیں جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھانگیں اس نے جہنم کی طرف پہنچا۔

(بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۱۳ عن عبد الله بن بسر قال جاء رجل يخطب رقب الناس يوم
الجمعة والنبي ﷺ يخطب فقال له النبي ﷺ انجلس فقد اذيت واذيت (ابوداود
باب تعطي رقب الناس يوم الجمعة ج ۱ ص ۵۰۹ الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۳)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص نے لوگوں کی گردنیں پھانگتے
ہوئے آئے اور حضور خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا بیٹھ جاتو نے ایذا پہنچائی۔

(بہار شریعت ۹۳/۴)

۸۱۴ عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال . يحضر الجمعة ثلاثة

نَصْرَ رَجُلٍ حَضَرَهَا يَنْصُرُوهُ وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٍ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٍ حَضَرَهَا بِانْصَابٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَنْصُرْ
رَقَبَةٌ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤَدِّ احَدًا فِيهِ كُفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَيْهَا تِلْكَ اَرْبَعٌ وَرَبَّاهُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ ذَلِكَ
وَبِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ . مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ غَنَائِمٍ

(السیر لاہی دہود باب الکلام والامام یخطب ج ۱ ص ۵۸)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ہر کلمہ کہ جس نے پڑھا کرتے ہیں جمعہ میں
تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ غلو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی یہاں کام کیا جس
سے ثواب جاتا رہا مثلاً خطبہ کے وقت کلام یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی
افو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دعا کی گر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت
ور انصابت کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھونگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ کے لیے
کفارہ ہے آئندہ جمعہ اور تین دن زائد تک۔ (بہار شریعت ۱/۹۳)

﴿عیدین کا بیان﴾

اللہ عز و جل فرماتا ہے

۱۸۲ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَمَّا هَدَّكُمْ (سورة البقرة، آیت ۱۸۵)
روزوں کی گنتی چوری کرو اور اللہ کی بڑائی بڑھو کہ جس سے تمہیں ہدایت فرمائی۔
اور فرماتا ہے

۱۸۳. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورة بکورہ ۲)
اپنے رب کے لیے نماز پڑھ کر اور قربانی کر۔

احادیث

۸۱۵ عن ابی امامة رضى الله تعالى عنه عی النبی ﷺ قال من قام لیسی العیدین مُحْسِنًا لَمْ یَمُتْ قَبْلَهُ یَوْمَ تَمُوتُ فَضُولٌ رواه السیلابی صححه (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲ کتاب العیدین والأضحیة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دسریں گے۔ (بہار شریعت ۳/۱۵۵)

۸۱۶ عن معاذ بن حبیب رضى الله تعالى عنه قال رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ من اخصى الليالي الخمس وحيث له الجنة ليلة التروية، وليلة عرفة، وليلة النحر، وليلة الفطر، وليلة النصف من شعبان رواه الاصبهانی

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲، کتاب العیدین والأضحیة)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی ۳ راتوں میں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت۔

(بہار شریعت ۳/۱۵۵)

۸۱۷۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِدْبَةَ زِلْهُمُ يَوْمَئِذٍ يُلْعَوْنَ فِيهَا لِقَاءُ مَا هَٰؤُلَاءِ الْيَوْمَانِ قَالُوا : كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا لِيَ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

(السبب لابی داؤد ج ۱ ص ۱۰۱ باب صلوة العیدین)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جاہلیت میں ہم ان دوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الاضحیٰ و عید الفطر کے دن۔ ابوداؤد (بہار شریعت ص ۱۰۵)

۸۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲۰ باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج و سنن

ابوداؤد ص ۱ ص ۲۱۴ باب فی الاکل قبل الخروج یوم العید

عبد اللہ بن مرثدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (بہار شریعت ص ۱۰۵)

۸۱۹۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَعَرَّاتٍ . (صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۲۰ باب الاکل یوم الفطرة قبل الخروج و مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ دو عالم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۵)

۸۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ لِيَ طَرِيقِي رَجَعَ لِيَ غَيْرِهِ . (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲۰ باب ما جاء فی خروج النبی ﷺ فی العید لى طريقى و ترمذی و ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عید کے دن ایک راستہ سے تشریف لیجاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ

(المسنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۶۴ باب ماجاء فی صلوة العید فی المسجد اذا کان مطر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو
مسجد میں حضور ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۲۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَجَ يَوْمَ اضْطَحَىٰ أَوْ بَطَرَ فَصَلَّى
رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۱ كتاب صلوة العیدین)
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ
اس کے قبل نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۲۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَتَيْنِ غَيْرَ
مَرَّةٍ وَلَا مَوَاقِفٍ بَغَيْرِ آذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹ كتاب صلوة العیدین)
جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک
دو مرتبہ نہیں بلکہ بار بار نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

گہن کی نماز کا بیان ﴿

احاث

۸۲۴: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَسِبَ الشَّمْسُ فَقَامَ الشَّيْءُ عَنِ فِرْعَانَ حَتَّى
 أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ لَأَتِي الْمَسْجِدَ فَصَنَى بِأَطْرَافِهِمْ وَرَكَعَ عَزْوَاجَهُ مَارَاتَهُ قَطُّ
 يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَذِهِ آيَاتُ النَّبِيِّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَكُونَ لِمَنْ أَحَدٌ وَلَا لِحَيَاةٍ
 وَلَكِنْ يَعْرِفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ قَدْ أَرِئْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَرُغُوا إِلَى دُكْرِ اللَّهِ وَذَعَانِهِ
 وَاسْتَغْفِرُوهُ (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۵ باب الدُّكْرِ فِي الْكُفْرِ)

یومس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور قدس سرہ کے عہد کریم میں ایک
 مرتباً آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز
 پڑھی کہ میں نے بھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب
 اپنی یہ نشاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو آرتا ہے بہت احباب ان میں سے کچھ
 دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گڑ گڑا کر اٹھو۔ (بخاری، مسند، بہار شریعت ۱۷۴)

۸۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَمَنْعَهُ وَأَمَّا كِتَابُكَ شَيْءًا فِي
 مَقَامِكَ ثُمَّ زَايَاكَ تَكْفُكُمُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ غَشَقَهَا وَلَوْ أَصْبَحْتُ
 لَا كُنْتُ مِنْهَا مَا يَتَقَبَّبُ إِلَيْهَا الرَّسُولُ فَمِنْ أَهْلِهَا أَرَأَيْتُمْ أَكُلُوا مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيهَا حِسَابٌ وَلَا يَكْفُرُونَ
 الْإِنْسَاءُ قَالُوا: بَلَىٰ يَٰ رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ: يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ قَالَ: يَكْفُرُونَ
 لِنَفْسِهِمْ وَيَكْفُرُونَ بِالْإِنْسَانِ لَوْ أَحْسَنَ إِلَى أَخِيهِمْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ شَيْءًا قَالَتْ:

مَدْرُؤُتُكَ خَيْرًا قَطُّ (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۶۱ صحيح المسند ج ۱ ص ۱۹۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے حضور

کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے، دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتے تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور روزِ آخر کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر روزِ آخر عورتیں ہیں عرض کی کہ کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ عورتیں کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور حسان کا کفر کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مرنے) دیکھے گی تو کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، مسند) (بہارِ شریعت ۱۱/۴۲)

۸۲۶ عن انسء قال : لقد أفرأني رسول الله ﷺ بالعترة في كسوف الشمس

(صحيح البخاری ج ۲ ص ۱۱۱ باب من أحب اعتقه في كسوف الشمس)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں حضور ﷺ نے آفتاب گہن میں مدام آ کر آنے کا حکم فرمایا (بہارِ شریعت ۱۱/۴۲)

۸۲۷ عن مسعود بن عمرو قال : سمعت رسول الله ﷺ في كسوف

لا تسمع له صوتاً ولم يلبس الباب عن عائشة

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۲۶ باب كيف الفراء في كسوف)

مسعود بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور کی آواز نہ سنے تھے یعنی قراءت آسمانی۔

(عن اربیع) (بہارِ شریعت ۱۱/۴۲)

﴿آندھی وغیرہ کی حدیثیں﴾

احادیث

۸۲۸: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَغَشَّاهُ الرِّيحُ قَالَ: ابْنِي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَهَا فِيهَا خَيْرٌ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ

(الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۹۱ باب فی الحزب ہوزیۃ الریح والسحاب حتی یطفر)
۱۴ سو مین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جب طعش ہوا پہنچتی تو حضور پر دعا پڑھتے " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَهَا فِيهَا خَيْرٌ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ (بخاری و مسلم وغیرہ) (۴ شریعت ص ۳۲)

۸۲۹: عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَائِيٍّ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَاسْتَوْا إِلَهَ مِنْ خَيْرِهَا وَاعُوْذُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا.
(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۲. باب الریاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت و عذاب مآتی ہے اسے نہ انا نہ ہو اور اللہ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (بہار شریعت ص ۱۱۳)

۸۳۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَقِيَ الرِّيحَ جَسَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَلَكُورَةٌ وَأَنَّ مِنْ لَقْنِ شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَبُ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِ
رواہ الترمذی۔ (مشکوۃ المصابیح باب فی الریاح الفصل الثانی ص ۱۳۲-۱۳۳)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے حضور کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شی پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کا

مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی نیچے واسے پر لوٹ آتی ہے۔ (بہار شریعت ۲/ ص ۱۱۴)

۸۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْرَ نَاطِقًا
مِنَ السَّمَاءِ نَحَى السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَعْمَلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا فِيهِ فَإِنْ كُشِفَتْ حَبَّةُ لَبَنٍ وَأَنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ سَقِيَا نَافِعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲ باب الریح)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ہیں جب آسمان پر ابر آتا
تو حضور کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے اللہم انی اخوذ بک من
شر ما فیہ، مگر کھل جاتا اور برساتا تو یہ دعا پڑھتے اللہم سقیا نافعاً

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ
وَالصَّوَاعِقَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِعَصَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَغَايَا قُلْ ذَلِكَ

(مسند الإمام محمد بن حنبل ج ۱۰ ص ۱۰۰۲ حوالہ المکر بیروت)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی گرج اور بجلی کی
کڑک سنے تو یہ کہتے "اللہم لا تقتلنا بعصک ولا تهلكنا بعذابک وغایا قل ذلك"
(بہار شریعت ۲/ ص ۱۱۴)

۸۲۳ عَنْ غَدَا لَنَّهُ نَبِيٍّ رَأَى أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ تَرَكَ الْعِبَادَةَ وَاللَّامِ
سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرُّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَعْدُ
لَأَهْلِي الْأَرْضِ حَدِيثُهُ (موطا امام مالک علی هامش السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۷۱)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی آواز سنے تو
کلام ترک فرما دیتے اور کہتے "سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرُّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" پھر فرماتے کہ یہاں زمین کے لیے سخت وعید ہے۔

(بہار شریعت ۲/ ص ۱۱۴)

﴿ نماز استسقا کا بیان ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۸۴ وَمَا صَلَّيْتُمْ مِنْ مِصْبِيَةٍ فَمَا كَسَبْتُمْ يَدْيَكُمْ وَيَتَفَتَّوْا عَنْ كَثِيرٍ۔

(التورۃ ۲۰۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

اور فرماتا ہے

۱۸۵ تَوَلَّوْا بِلِلِّهِ النَّاسِ بِمَا كَسَبْتُمْ اَمَّا رُكَّ عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ دَابَّةٍ (الہٰجُرہ ۲۵)

اگر نہ لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چنے والا نہ چھوڑتا۔

اور فرماتا ہے

۱۸۶ اِنْتَفِصِرُوا رِثَكُمْ اِنَّهُ كَانَ عَصَا رَاٰ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ يَدْرَاوَا

وَيُمِيزُكُمْ بِأَمْوَالٍ رِثِيَةٍ رِيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّتٍ رِيَجْعَلُ لَكُمْ اَنْهَارَا (النوح ۶۱)

اپنے رب سے استغفار کرو، تمہارے مال کا تقسیم کرنے والا ہے، مومنان کو اپنی قوم پر بھیجے گا اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں بارش دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔

احادیث

۸۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أُنْبِلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ :

بِمَا مَفَشَرَالْمُهَاجِرِينَ خُمُسٌ اِذَا انْطَلَيْتُمْ بِهِمْ وَالْحَرْدُ بِاللَّهِ اَنْ تُلْدِرُ كَوْهَنٌ لَمْ يَطْلُوهَا

الْمَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ لَمْ يَخْلُتُوا بِهَا اِلَّا لَشَى فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ

مُطْعَمٌ لِي اَصْلَانِهِمُ الْبَلْبَنُ مَعُورًا وَلَمْ يَنْقُضُوا الْجَمْعَانَ وَالْجَمْرَانَ اِلَّا اَخْلَوْا بِالسَّيِّئِ

وَيَسْأَلُهُ لُحُومُهُ وَخَوَرُ السُّلْطَانِ عَنْهُمْ وَلَمْ يَنْتَوُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا سَفَا الْمَطَرُ مِنَ
السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يَنْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سُلْطَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ عَذَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ لَأَخَذُوا بِعَصِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَقَالُوا تَعْلَمُ أَمْتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ
وَيَنْتَهَرُوا مِنْ آثَرِ الْمَاءِ الْأَحْمَلِ الْمَاءِ بِأَسْفِهِمْ يَنْهَوْنَهُمْ

(المس لايس حاجه ج ۲ ص ۳۰۰ باب العقوبات ۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہماری طرف
توجہ فرمائی۔ پھر فرمایا اے مہاجرین کی جس عت پانچ چیزوں میں جب ہوتا ہو اللہ کی پناہ، جس قوم
میں بے حیائی حکم کھلا پائی جائے اس میں طعون و رائی گرتگی آئے گی کہ اگلوں میں نہ آئی،
فرماتے ہیں جو لوگ باپ اور قول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں
گرفتار ہوتے ہیں اور بے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو آسانی بارش سے محروم ہو جاتے ہیں اگر
چو پائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی، اور جب اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو اللہ
ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے کچھ چیزیں چھین لیتے
ہیں اور امام لوگ جب اللہ کی کتاب کے مطابق فیصد نہیں کرتے اور اس کے اتارے ہوئے کو
اختیار نہیں کرتے تو اللہ ان میں عذاب ال دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۴)

۸۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ امْتَةٌ بَأَنَّ
لَا تَمُطَرُوا وَلَكِنَّ السَّيِّئَةَ أَنْ تَمُطَرُوا وَلَا تَنْبُتِ الْأَرْضُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۶ باب فی الریاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں قحط اسی کا
نام نہیں کہ بارش نہ ہو، قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو ورنہ زمین کچھ نہ اگائے۔ (بہار شریعت ۱۵۵)

۸۳۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَزَالُ يُكَلِّمُ بَنِي شَيْبٍ مِنْ دُعَاتِهِ إِلَّا فِي
الْمُسْتَشْفَاءِ حَتَّى يُورَى بِبَاضِ إِبْطَلِهِ

(المصنوع لمسلم ج ۱ ص ۲۹۲ کتاب ضرب الإشتفاء المس لايس حاجه ج ۱ ص ۸۳)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے

جتنا استقامیں اٹھاتے یہاں تک بلند نہ رہتے کہ بخلوں کی سپید کی کاہر ہوں۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۵/۴)

۸۳۷۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى لَأَشَارَ يَظْهَرُ كَهْمُهُ إِلَى

الشَّعَاءِ (المصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۹۲ بكتاب صورة الاستسقاء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ہارٹھ کے لیے دعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ پھیلی آسمان کی طرف ہوا میں ہاتھ بٹ دیں کہ حال بد لئے کی فال ہو)۔

(مسلم) (بہار شریعت ۱۵/۴)

۸۳۸۔ غَرِبَ امْرَأَتِي عَبَّاسُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُبْدِلًا مُتَوَضِّعًا مُتَضَرِّعًا.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۵ جماع ابواب صورة الاستسقاء و تفرعها)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے پہن کر ستھکے بے تشریف گئے تو واضح و خشوع و تضرع کے ساتھ۔

(بہار شریعت ۱۵/۴)

۸۳۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ . شَكَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَوَّطَ الْمَطَرُ

فَأَمَرَ بِمِصْبَرٍ قَوَّضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا بِمُخْرَجٍ فِيهِ لَأَالَتْ عَائِشَةُ :
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ لِقَعْدِ عَصَى الْبَصْرِ لَكُمُ وَحَمْدُ اللَّهِ
عَرَّوْجَلٌ ثُمَّ قَالَ . إِنَّكُمْ شَكُوتُمْ جَذْبَ دِيَارِكُمْ وَإِسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ أَهَابٍ زَمَانِهِ عَنْكُمْ
وَقَدْ أَمَرَ كُتْمَ امَّةٍ عَرَّوْجَلٌ أَنْ تَسُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَحِبَّ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ لَوْ جِئْتُمْ مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَرِيدُ اللَّهُمَّ أَلَيْسَ
أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْبَاقِي وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَلَيْسَ عَلَيْنَا الْغَيْثُ وَاجْعَلْ مَا أَمَرْتَ لَنَا قُوَّةً
وَيَلَاغِ إِلَى جَنَّتِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمِنْ بَرَزَ فِي الرُّفْعِ حَتَّى بَدَأَ بِنَاحِئِ إِبْطِهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى
النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَسَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِذَالَهُ وَهَوَّزَ لِمَنْ يَدْبُو ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَلَوَّى فَصَلَّى
وَكُفِّيَسَ لَأَنشَأَ اللَّهُ مَخَابِدَ لَوْ عَدْتُ وَبَرَكْتُ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِأَذْنِ اللَّهِ لَكُمْ بَابٌ مَسْجِدُهُ
حَتَّى سَأَلَتْ السُّبُرُ ، فَلَمَّا رَأَى شَرَّ غَفْهُمْ إِلَى الْكُنْ فَجَعَلَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ

مُؤَاجِدُهُ فَقَالَ : اَللّٰهُ اَوْ اَللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاتَى غَدَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ .

(السلسلہ لاہی دہلوی ج ۱ ص ۱۶۵ ، باب رفع الیدین فی الاستغفار)

امام ابو یوسف صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بتی میں لوگوں نے حضور کی خدمت میں قحط پارس کی شکایت پیش کی حضور نے منبر کے لیے حکم فرمایا عید گاہ میں رکھ گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور حمد ، تسبیح پڑھائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ میں نے اپنے وقت سے موخر ہو گیا اور اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کر دیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور اس کے بعد فرمایا : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا سِرُّكُمْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اِلٰهٌ لَا اَنْتَ لَعَلَّیْ سَخِرَ الْفُقَرَاءُ اَنْتَ اَنْتَ عَلَی الْعِثِّ وَاعْمَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَا تُخَوِّفُ وَتَبْلَاغًا اِلٰی حَبِیْبٍ پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی پیدی کا سر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک کوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اسی وقت پر پیدا کی دھڑک اور چمکا اور برسا اور حضور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ دے تھے کہ نالے بہہ گئے تو جب سرکار نے لوگوں کو گھر کی طرف جلدی کرتے دیکھا مسکرائے یہاں تک دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔

(یرواعد) (بہار شریعت ص ۱۶۳)

۸۴۱ عن غصبر بن زید عن ابیہ عن جدہ قال : کان رسول اللہ ﷺ

اذا اسْتَسْقٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عِبَادُکَ بِہَآئِکَ وَانْشُرْ حَمَکَ زَاخِیْ ہَلَاکَ

الْمَبِیْثِ (السلسلہ لاہی دہلوی ج ۱ ص ۱۶۶ ، باب رفع الیدین فی الاستغفار)

عمر بن شعبہ عن ابیہ عن جدہ راوی کہ حضور استسقا کی دعا میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُ

عِبَادَکَ بِہَآئِکَ وَانْشُرْ حَمَکَ زَاخِیْ ہَلَاکَ الْمَبِیْثِ (بہار شریعت ص ۱۶۳)

۸۴۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَبِلَ النَّبِیُّ ﷺ نَوَاسِیَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُ

عَبَا مُنِيفٌ مَرِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ مَرِيئًا عَاجِلًا غَيْرَ عَاجِلٍ قَالَ فَطَلَبْتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءَ

(سنن ابوداؤد ص ۱۶۵ باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

چاہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اَنْفِقْ عَلَيْنَا مَعِيَّتًا مَّوَرِثًا مَرِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ مَرِيئًا عَاجِلًا غَيْرَ عَاجِلٍ قَالَ فَطَلَبْتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءَ۔ حضور نے دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھرا آ۔

(سنن ابوداؤد) (بہار شریعت ص ۳۷۱)

۸۴۲ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ إِذَا لَحِقَ حُلُوًّا سَمِعَ نَفْسَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَوَسِّلُ إِلَيْكَ بَيْنًا مَلَكًا وَأَنَا نَوَسِّلُ إِلَيْكَ بَيْنَهُمَا فَاسْتَقِ يَا مُسْقِرُونَ

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۳۷)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو میرا مومنین فاروق اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے حسب ارادہ کرتے عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو پر ہمارا تقاضا ہم تیری طرف بھیجتے تھے کہ ہم کرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو ہمارے بھیج انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یوں کرتے تو ہمارے ہوتی (یعنی حضور اقدس ﷺ کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے اور ہم حضور کے پیچھے سفیریں ہمارے دعا کرتے اب کہ یہ سفیر نہیں حضور کے چچا و آگے کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور سے ہے صورت یہ سفیر نہیں توسل۔ (بخاری) (بہار شریعت ص ۳۷۱)

﴿نماز خوف کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عز و جل فرماتا ہے

۱۸۷ فَإِنْ جَعَلْتُمْ فِرْخَالًا أَوْ رُكْبَانًا إِذَا أُمِرْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ

تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (سورة البقرة ۲ آیت ۲۳۹)

پھر اگر خوف ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کو یاد کرو جیسا

اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔ (کنز الایمان)

ور فرماتا ہے..

۸۸ وَإِذَا كُنْتُمْ فِيهِمْ فَأَقِمْ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَوْ أَنَّهُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ

فَلْيَأْخُذُوا بِمَوَاقِفِهِمْ فَأَوْفُوا نَفْسَهُمْ لِقَابِ رَبِّكَ وَاللَّهُ بَازٍ خَبِيرٌ

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَهُمْ وَذُكِّرُوا كَثُورًا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَهُمْ قِيلَ عَلَيْهِمْ قِيلَ وَلَا خَافَ عَلَيْكُمْ إِنْ كُنْ بِكُمْ

الْأَمْنُ مِنْ قِطْرٍ أَوْ كُنتُمْ مَرْصِيٍّ أَنْ تَصْغَوْا اسْلِحَتْكُمْ وَأَخَذُوا حِذْرَهُمْ إِنْ أَلَّهَ أَهْلٌ

لِلْكَافِرِينَ عَدَاءٌ مِنْهُمْ لَوْ أَنَّهُمْ قَضَتُمُ الصَّلَاةَ لَافْتَكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَلَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

فَإِذَا أَلْمَأَسْتُمْ فَاقْبِمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْفُورًا

(سورة النساء آیت ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹)

تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ پھر

جب وہ سجدہ کر میں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک

نرا میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پٹاہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں

کافروں کی تمہارے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر

جھک پڑیں اور تم پر مضاقت نہیں اگر تمہیں میںہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کا اپنے ہتھیار رکھوں رکھو اور اپنی پناہ سے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کھڑوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت بائد عاہد وافر ہے۔

احادیث

۸۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِلًا بَيْنَ صُجَّانٍ وَغُضَّاقٍ مُخَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ هَذَا صَلَوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبْنَانِهِمْ وَأَكْبَارِهِمْ أَجْبَعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاحِدَةً لِحِجَاءِ حَبْرَاءَ عَلَى غُلُوهِمُ لَذَّةَ قَامَرَةٍ أَنْ يُقَسِّمَ أَصْحَابُهُ بَعْضُهُمْ فِيضُلَى بِطَانَةٍ مِنْهُمْ وَطَانَةٌ مُقْبِلُونَ عَلَى غُلُوهِمْ لَذَّةَ أَخَذُوا حَبْرَاءَ مِنْهُمْ وَأَسْلَحَتْهُمْ فَبَضَلُوا بِهِمْ وَكُفَّةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَذَا رَيْتَهُمْ أَوْ يَنْشِكُ فَبَضَلُوا بِهِمْ وَكُفَّةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَكُفَّةً، وَكُفَّةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ وَكُفَّةً.

(المسلسل ج ۱۸ ص ۱۲۰ باب صلوة الخوف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نبیان، مسلمان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو چرنیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو انکی ایک ایک رکعت ہوگی یعنی حضور کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

(ترمذی و نسائی) (بہار شریعت ۱۲/۲)

۸۴۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَنَاتِ الرِّفَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ فَلِلَّهِ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَبَدَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُعَلِّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهُ سَبِيحًا فَاهْتَرَكَهُ

فَقَالَ : لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافِي؟ قَالَ : لَا قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ : اللَّهُ
يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ : فَهَذِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمِدَ الشَّيْءُ وَعَلَّقَهُ قَالَ
فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ
قَالَ : فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَبِالْقَوْمِ رَكَعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح عن ۱۶۱-۱۶۵ باب صلوة الخوف الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب ذات
الرقاع میں پہنچے تو ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا اس پر
حضور ﷺ نے اپنی کھوار لٹکا دی تھی ایک شرک آیا اور کھوار لے لیا اور کہیں گے لگا آپ مجھ سے
ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ فرمایا اللہ صحابہ کرام نے
جب دیکھا تو اسے ڈرایا اس نے میان میں کھوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے کے ساتھ
دو رکعت پڑھی تو حضور کی چار بوتلیں اور لوگوں کی دو دو (یعنی حضور کے ساتھ)۔ (۱)

(بخاری، مسلم) (کتاب التہجد ۱۲۵۷۳)

﴿بیماری کا بیان﴾

احادیث

۸۱۶، ۸۱۵ عن ابی ہریرۃ و ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : ما یصیب المسلم من مضی ولا وضی ولا هم ولا حزین ولا آدی ولا غم حتی الشوکۃ یساکیها إلا کثر اللہ بها من خطایاہ متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح باب عبادۃ المؤمنین و نواب المؤمنین ص ۱۳۴)

ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف و ہم و حزن و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کاند جو اس کے چہرے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۲/۳۳)

۸۱۷: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلم یصیبہ آدی من مرض فیما مرہ إلا حط اللہ تعالیٰ بہ سیئایہ کما تحط الشجرۃ و رقیہا متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح باب عبادۃ المؤمنین و نواب المؤمنین ص ۱۳۴)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان کو جو اذیت پہنچی ہے۔ مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سیئات (گناہوں، برائیوں) کو گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۲/۱۲۳)

۸۱۸: عن جابر قال : قال رسول اللہ ﷺ علی أم السائب فقالت : قال لا یغنی الخمر عن آدم، کما یغنی الکفر عن حبیب الخلیل۔ رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۵، باب عبادۃ المؤمنین)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا: بخار کو برائہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی ہو ہے کے میل کو۔

(مسلم) (بہار شریعت ۱۲۲/۱۲۳)

۸۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ . ذُكِرَتِ الْحُمَىٰ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْهَا رَجُلٌ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَا نَسِيَهَا فَإِنَّهَا تَقْبِي الثُّنُوبَ كَمَا تَقْبِي الثَّوَرُ حَبَّتِ الْحَدِيدُ . رواه ابن عساکر

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۸ الفصل الثالث باب عبادة المريض)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخار کا ذکر ہوا ایک شخص نے بن روکان دیر کی سرکار سے فرمایا اس کو گالی نہ دو دس لیے کہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کر ڈالتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو۔ (مرتب)

۸۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ . سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ . إِنَّ اللَّهَ قَالَ . إِذَا أَمْلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ فَصِرَ عِزُّهُ مِلْهُمَا الْجَنَّةُ يُرِيدُ عَلَيْهِ

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۴۱ باب فصل من ذهب بصره)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لالوں یا مروہ میر کرے تو آنکھوں کے بدلے سے جنت دیں گا۔

(بخاری) (بہار شریعت ۱۲۲/۱۲۳)

۸۵۱ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ غَابِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ تَبَدَّلَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ أَوْ نُحْفِرُ بِحَابِئِكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُخْزِبْهُ لِقَالَتْ : مَا سَأَلْتِي عَنْهَا أَحَدٌ مِنْكَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتِبَةُ اللَّهِ الْعَمْدُ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنُّكَةِ حَتَّى الْبَصَاغَةِ يَضْفُفُهَا بِإِيْدٍ فَيُصِيبُ فَيَقْفُضُهَا فَيَقْرَعُ لَهَا حَتَّى أَنْ الْقَبْدَ لِيُخْرِجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يُخْرِجُ الثَّوْرَ الْأَخْمَرُ مِنَ الْبَكْرِ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب عبادة المريض و نواب المريض الفصل الثاني ص ۱۳۶)

حضرت امیہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا

اِنْ تُبَدِّلُوا مَا لِيَ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْشَوْا بِحَاسِبِكُمْ بِهِنَّ اللّٰهُ " جو تمہارے نفس میں ہے اسے
 طہر کر دیا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا اور تم سے بغضِ سنۃ بجز یہ کہ جو کسی قسم کی برائی
 کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گذرے اس کا
 بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا؟) صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے
 اس کا سول حضور ﷺ سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور نے فرمایا اس سے مراد قناب
 ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف ہو بچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرے
 کی آستین میں ہو اور گرم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا
 نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے
 جیسے بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ (ردی) (بہار شریعت ۱۲۴۴)

۸۵۲ عَنْ اَبِي مُوسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ : لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكِيَةٌ فَمَا
 قَوْلُهَا اَوْ ذُرْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَغْفِرُ اللّٰهُ عَدَاكَ اَكْثَرَ وَقِرَاوَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا
 كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيُغْفِرُ عَنْ كَثِيرٍ رواہ الترمذی۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب عیادۃ المریض و ثواب المریض لفصل الدسی ص ۱۲۶)
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم دیش
 نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت
 پڑھی "وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيُغْفِرُ عَنْ كَثِيرٍ" جو تمہیں مصیبت
 پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں سے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۲۴۴)

۸۵۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اِنْ الْمَعْدَةَ اِذَا كَانَ
 عَلٰی طَرِيقَةِ خُسْفٍ مِّنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَضَ لَيْلٌ : لِيَمْلِكِ الْعَوَّكِلُ بِهِنَّ اَنْ تُكْتَبَ لَهُ مِثْلُ
 عَمَلِهِ اِذَا كَانَ طَلِقًا حَتّٰی اُطْلِقَهُ اَوْ اُكْفَتْهُ اِلٰی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۶ باب عیادۃ المریض)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکارِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ
 جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر مسلک ہے اس سے فرمایا جاتا

ہے اس کے لیے ویسے ہی احوال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں یعنی موت دوں۔

۸۵۱ عن انس أن رسول الله ﷺ قال - إذا ابتلي المسلم بلاءً لم يجر جسده قيل . بل صلبك أنقلب له صالح عمه الذي كان يفعل فإن شقاء غلته وعظيمة وإن قبضه فمؤله ودرجته روه في شرح السنة

(مشکوٰۃ المصابیح باب عیادۃ المریض وثواب التبرع بالفصل الثانی ص ۱۳۶)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان بلائے پر ہون میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکیر جو نیک کام پہنچے کیا کرتا تھا تو اسے شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح اسے) (بہار شریعت ۱۵۸۴)

۸۵۵ عن سعد بن أبي رباح قال قلت يا رسول الله ﷺ أي الناس أقل بلاءً قال الذين لا ينشئون إلا نساء العبد عسى يحسب دينه لأن كان في دينه صنبا أشد بلاءً وإن كان في دينه رقة أشد عسى يحسب دينه لعمارة الخلاء بالعبد حتى يسقطه بمسئته على الأرض وما عليه من خطيئة

(السنن لابن ماجه باب الصبر على البلاء ج ۲ ص ۲۰۰)

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ پر بلاؤں زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں آدمی جتنا دیندار ہوتا ہے ای کے اندازہ سے ملا میں جھٹاکر جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں جھٹاکر جاتا ہے یہاں تک کہ دین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

(ترمذی ابن ماجہ دارقطنی) (بہار شریعت ۱۵۸۴)

۸۵۶ عن انس بن مالك عن رسول الله ﷺ أنه قال - عظم الجزاء مع عظم البلاء وإن الله إذا أحب قوما ابتلاهم فمن رضى فله الرضى ومن سخط فله السخط . السنن لابن ماجه باب الصبر على البلاء ص ۲۰۱

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہو اس

کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۸۵۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَتَسَّكَ عَنْهُ بِدَنِيهِ حَتَّى يُؤْخِرَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے ورنہ جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۸۵۸: عَنْ أَبِي خَرِيصَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ بَحْرَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مشکوٰۃ المصابیح باب عبادۃ المرفوض وقواب احی من الفصل الثانی ص ۱۳۶، ۱۳۷
حضرت ابو خریصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔ (مالک ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۸۵۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَقَتْ لَكَ مِنَ اللَّهِ مَرْئَةً لَمْ يَنْفَعَهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءُ اللَّهِ لِي جَسَدِهِ أَوْ لِي مَالِهِ أَوْ لِي وَلَدِهِ لَمْ صَبْرًا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَنْفَعَهُ الْمَرْئَةَ الَّتِي سَقَتْ لَكَ مِنَ اللَّهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

احمد و ابو داؤد پر روایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کے لیے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا امتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے کہ یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الہی میں ہے۔

۸۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ نَزَلَ الْغَابِیَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْآلَاءِ الثَّوَابُ لَوْ لَنْ جُلُوسُهُمْ خَالَتْ فَرَضَتْ لِي الدُّنْيَا

مُتَّفَقٌ بِهِنَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا جَاهِلٌ مُرِيبٌ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۲۷)
 ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب
 قیامت کے دن مٹی ہلکا کوٹھ پڑ جائے گا تو عافیت واسطے تنہا کریں گے کاش دنیا میں قہجیوں
 سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

۸۶۱. عَنْ عَامِرٍ بِالْوَرَامِ أَحْسَى الْيَعْفَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنْ الْمُؤْمِنُ
 إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَغْشَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ لِمِمَّا
 أَنْ يُسْتَقْبَلَ وَإِنْ الْمَنَاقِبُ أَقَامَتْ ثُمَّ أَغْمِي كُنْ لَكَ لَبِيزٌ عَمَّنْ أَهْلُهُ ثُمَّ أَوْسَلُوهُ فَلَمْ
 يَذَرِ لِمَنْ غُفِّلُوهُ وَلَمْ يَذَرِ لِمَنْ رَسَلُوهُ فَقَدْ رَجُلٌ غُفِّلَ حَوْلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا
 الْإِسْقَامُ وَاللَّهُ يَمَرُّكَ لَقَدْ فَهِمْتُ الْبُيُوتَ قَمِ عَا فَدَسْتُ مِمَّا

(السلسلة ص ۱۱۰ ج ۱ ص ۱۱۰ باب کتاب الجنائز)

عامر لرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیمار یوں کا ذکر فرمایا
 اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو جائے اور اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہ ہونے سے کفارہ ہو جاتی ہے
 اور آئندہ کے لیے بصیرت اور مسرت ہے جب بیمار ہو جائے اور اچھا ہو جائے اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک
 نے سے پاندہ حاکم کھوس دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کس پاندہ جانے یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے
 عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی چیز ہے؟ میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا تو ہمارے پاس سے اٹھ
 جا کر تو ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۳/۱۳۷)

۸۶۲. عَنْ هِلَالِ بْنِ أَرْسٍ قَالَ رَسَلْتُ اللَّهَ ﷻ يَقُولُ: إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:
 إِنِّي إِذَا أَهْلَيْتُ غِلَاظًا مِنْ عِبَادِي مُرَابِعًا لَعَلَّيْنِي عَلَى مَا أَهْلَيْتُ لِيِنَّهُ يَهْرُومُ مِنْ مَضِيئِهِ
 ذَلِكَ يَهْرُومُ وَلَيْسَ لِيَنَّ مِنْ لَعَلَّيْنِي يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا قَلْبُكَ غَلِيظٌ وَهَلْ كُنْتَ
 وَأَجْرُوا لَهُ كَمَا لَكُمْ تَقْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَوِّحٌ (مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۲۲)

شہاد بن ارس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے
 جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کہے تو وہ اپنی خواہش گاہ
 سے گناہوں سے پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب ہمارک
 وتعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقہور و جلا کیا اس کے لیے عمل دیا ہی جاری رکھو جیسا
 صحت میں تھا۔ (بہار شریعت ۳/۱۳۷)

﴿عیادت کے فضائل﴾

احادیث

۸۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُضِرَ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رِذَائُ الْحَيَّةِ وَاجَابَةُ الدَّخْرَةِ وَشَهْرُ ذَا الْحِجَّةِ وَعِبَادَةُ الْمَرْيُوضِ وَنَشِيطُ الْفَاطِسِ إِذَا حَمَدَ اللَّهَ . (باب ما جاء في عيادة المريض السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۰۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کو پوچھنے جانا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکے والے کا جواب دینا جب الحمد للہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ) (۴۰۲ شریعت ۱۲۶)

۸۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِظُ بِهَا النَّاسُ سِتْرَ الْبَرِّ بِعِيَادَةِ الْمَرْيُوضِ وَاتِّبَاعِ الْوَعْدِ وَنَشِيطِ الْفَاطِسِ وَرِذَائِ الشَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَالْبَرِّارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَبِهَانَا عَنْ حَالِمِ الثَّقَبِ وَعَنِ الْخَوْرِ وَالْإِسْغَرِ وَالْمَلْهَاجِ وَالْمَيْتَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْمَنَى وَابْنَةِ الْفَصَةِ فِي رِوَايَةِ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْفَصَةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ لَبِثَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ لِبَهَا فِي الْآخِرَةِ مَتَّقِ عَلَيْهِ .

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۱۳ . باب و تجرب عیادۃ المریض ص ۸۱۳ مشکوٰۃ

المصباح ص ۱۳۳ باب عیادۃ المریض)

جو بدن غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حصول ملے گا مریض کو پوچھنے جانا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکے والے کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا اور سات باتوں سے منع فرما سونے کی انگوٹھی پہننے، برشم، استعبرق، دیباچ کا کپڑا استعمال کرنے، اور شلوخ سرخ رنگ کے کپڑے پہننے،

چاندی کے برتن استعمال کرنے سے، چاندی (چاندی کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لیے کہ جو دنیا میں چاندی کے برتن میں پیے گا آخرت میں نہیں پیے گا۔ (بہار شریعت ص ۱۲۶)

۸۶۵ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ لِمُسْلِمٍ اِذَا عَاذَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَرْوْهُ فِى خُرُوفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُوْجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۳ باب عیادۃ المؤمنین)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا راقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

(بہار شریعت ص ۱۲۷)

۸۶۶ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ النَّبِيَّ تَعَالٰی يَقُوْلُ . يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا اِبْنِ اٰدَمَ اَمْرُصْتُ فَلِمَ تَعْدِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ تُعْزِدُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَّا عَلِمْتُ اَنْ غَبِيْتُ فَلَا تَرَوْحَ فَلِمَ تَعْزِدُ اَمَّا عَلِمْتُ اِنَّكَ لَوْ عَزَدْتَهُ لَوْ خَدَتْنِيْ عِيْدَةً يَا اِبْنَ اٰدَمَ اِستَطَعْتُكَ فَلِمَ تَطْعَمُنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؟ قَالِيْ اَمَّا عَلِمْتُ اِنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ غَبِيْتُ فَلَا تَرَوْحَ لَمْ تَطْعَمْهُ فَمَا عَلِمْتُ اِنَّكَ لَوْ اَضْمَعْتَهُ لَوْ جَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِيْ يَا اِبْنَ اٰدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَلِمَ تَسْقِيْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْقِئَاكَ غَبِيْتُ فَلَا تَرَوْحَ لَمْ تَسْقِهِ اَمَّا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(مشکوٰۃ المصابیح باب عیادۃ المؤمنین و ثواب المؤمنین المصلح الاول)

ص ۲۲، ۱۳۴

یوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا؟ تو رب العالمین ہے (یعنی مدد کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ میرے غلام بندہ بیمار ہوا تو اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اور فرمائے گا اے ابن آدم

امیں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ کیا اگر تو دیا ہوتا تو اسکو (یعنی اسکے ثواب کو) میرے پاس پاتا فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہیں دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تو رب العالمین ہے؟ فرمائے گا میرے قدموں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔ (مسلم) (بہار شریعت ص ۱۷۷)

۸۶۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَارٍ أَنَّ لُبَيْبَ بْنَ رُبَيْعٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَهُودِيٍّ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَهُودِيٍّ قَالَ: لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(صحيح البخاري ج ۲ ص ۸۶۷ باب عيادة الأعراب)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کر رہے تھے کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے "لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى"۔ (بخاری) (بہار شریعت ص ۱۷۷)

۸۶۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَهُودٍ مُسَلِّمًا غَدَاةً الْأَصْلَى عَلَيْهِ سِتُّونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُنْفَسَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا خَلَّى عَلَيْهِ سِتُّونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُنْفَخَ وَكَانَ نَدَى حَرِيثٍ لِيَ الْجَنَّةِ.

(مشکوٰۃ المصابيح باب عيادة المريض و أبواب لمصر الفصل الثاني)

ص ۱۳۵ جامع الترمذی ج ۱ ۱۹۱ باب ما جاء في عيادة المريض)

امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شہادت اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ص ۱۷۷)

۸۶۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَتَى خَسَنَ التَّوَضُّؤِ وَخَالَ أَعْيَانَ الْمُتَمِيمِ مُخْتَصِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ نَسِيرَةً سَبْعِينَ خَرِيفًا.

(اسنی لایب دالہ ج ۲ ص ۱۱۶، ۱۱۷ باب فی فضل العیادة علی التوضوء)

اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو ابھی طرح وضو کر کے بزم

ثواب اپنے مسکن بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے سناٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔ (ابوداؤد)
(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۷)

۸۷۰. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٌ مِنْ أَسْمَاءِ طِبِّتْ وَطَابَ مَشَاكُ وَبَوَّاتٌ مِنَ الْحَبَةِ مُرَوَّلًا.

(المس لا ین حاجہ ج ۱ ص ۵۰۰ باب عیادۃ المریض)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے مناری ندا کرتا ہے اچھا ہے اور تیر چن اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تیرے بھگتے بنا دیتے۔ (مسند ابی داؤد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۷)

۸۷۱. عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال قال النبي ﷺ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمَرَّةٌ أَنْ يَذْخُرَ لَكَ فَإِنْ دَعَاكَ كَدَّ عَاءِ الْمَلَائِكَةِ

(المس لا ین حاجہ ج ۱ ص ۵۰۰ باب عیادۃ المریض)
امیر المومنین ذوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے نہ کہ تیرے لیے دعا کرے کہ اس کی دعا دے ملائکہ کی دعا ہے۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۷)

۸۷۲. عن سعيد بن المسيب مرسلاً في فضل العيادة سرعة القهقم رواه البيهقي. (مشکوۃ المصابیح باب عیادۃ المریض ص ۱۳۸)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد ٹھہ جائے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۷)

۸۷۳. عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ: إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَمَسْأَلَةٌ فِي الْأَجَلِ فَإِنْ ذَكَرَكَ شَيْئًا رَغِيْبًا بِنَفْسِ الْمَرِيضِ.

(المس لا ین حاجہ ج ۱ ص ۵۰۰ باب عیادۃ المریض)
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو مہر کے بارے میں دل خوشی کی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو دور نہ کر دے

گا اور اس کے بی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (بہار شریعت ص ۱۳۸/۴)

۸۷۴. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

خَمْسٌ مِنْ عَمَلِهِمْ فِي يَوْمِ كُنْهَةِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَزَادَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَخْلَى ذَقَّةً رَوَاهُ ابْنُ حَبَانَ

(الموعظ والترغيب باب في صلاة الجمعة ج ۱ ص ۲۸۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ

چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) عیام تراویح کرے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲۷)

۸۷۵. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

خَمْسٍ مِنْ أَعْمَالٍ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَتْ ضَامَةً عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ نَجْعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ذَعَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَغْيِيرَهُ وَتَوَقَّرَهُ نَوَاقِصُهُ فَيُشْرِكْ فُسْلَمَ وَسَلَّمَتِ النَّاسُ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۷۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں کہ جو

ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عزوجل کے شان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے یا (۲) جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا خدا میں جنگ کو لکھے (۴) امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے لئے نواقص کو دیکھ کر فساد نہ کرے (۵) یا اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳۸)

۸۷۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ

أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ ضَامًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَلَا قَالَ : لَمَنْ بَلَغَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَلَا قَالَ : لَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَلَا قَالَ : لَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَلَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ إِلَّا دَعَلَ الْجَنَّةَ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۳۰ باب فضل من صم إلى الصدقة غير هاتين شواعين)
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آج تم میں کون
 روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکن کو
 کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا کس نے
 آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے فرمایا یہ محصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت
 میں داخل ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۸۷)

۸۷۷ عس ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يعود مسلماً
 لم يقوّل: سُبْحَ مَرَاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيكَ إِلَّا أَضْفَى إِلَا أَنْ
 يَكُونُ قَدْ خَصَرَ أَجَلَهُ رواه ابو داود و جامع الترمذی

(مشکوٰۃ المصابیح باب المریض و قوابل المریض الفصل الثانی ص ۱۳۵)
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب
 کوئی سہارا کسی سہارا کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے "اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيكَ" اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔
 (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۸۷)

﴿موت آنے کا بیان﴾

احادیث

۸۷۸. عَنْ ابْنِ عُصْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! تَكُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَابِرٌ مَسِيرٌ وَغَدٌ تَهْشِكُ مِنْ أَهْلِ الْقَبْرِ (النس لابن ماجه ۲ ص ۳۰۳، باب التَّوَهُّدِ فِي الْقُبْرِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے پکڑ کر فرمایا دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ خود کو قبر والوں میں سے شمار کرو۔
(بہار شریعہ ۱۳۹۴)

۸۷۹. عَنْ ابْنِ عُصْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْثِرُوا ذِكْرَ هَازِمِ الدُّنْيَا الْمَوْتِ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۰، الفصل الثانی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سر کا ﷺ نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

۸۸۰. عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ حَرِّ أَصَابَةٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لِمَا عَمِلَ فَلْيَعْمَلْ اللَّهُمَّ اخْبِرِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَلَّيْنِ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۶۱، باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّفْسِ لِلْمَوْتِ مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۹، الفصل الاول طمس لابی داؤد ج ۲ ص ۴۱۱، ما يَجِبُ مِنْ حَسْبِ النَّفْسِ عِنْدَ اللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے (کمالی ممانعت آئی ہے) اور؟ یاد کرنی ہی ہے تو یوں کہے ایسی مجھ نہ رہے کہ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت نہ ہے جب میرے لیے بہتر ہو۔
(بخاری، مسلم ترمذی) (بہار شریعت ۱۳۹۴)

۸۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ .
لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُخْبِرُنِي بِاللَّهِ . (رواه مسلم)

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۹ الفصل الاول)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اوصاف سے تین روز پہلے فرماتے سنا کہ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳۹)

۸۸۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ . دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدَبٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ :
كَيْفَ تَجِدُ قَالَ : أَرَجُوا اللَّهَ يَرْسُولُ اللَّهَ . وَأَنَا أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا تَحْشَبُنَّهَا بِنِي لِنَسَبٍ غَنِيٍّ بِنِي مِثْلِي هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا اشْطَاةُ اللَّهِ مَا يَرْجُو رَاغِبَةٌ
مَعَايِخَافَ . (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۴۰ . بَابُ تَمَنَّى الْمَوْتِ وَذِكْرُهُ الفصل الثاني جامع
الترمذی ج ۱ ص ۱۹۲ . بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَبْرِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس شریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے فرمایا تو آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟ عرص کی یا رسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور بچے گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا یہ دونوں خوف ورجاس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہو گئے اللہ اسے وہ دے گا جسکی امید رکھتا ہے اور اس سے اس میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳۹)

۸۸۳. رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَذَرَ آخِرَ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۲ . بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْفِيهِ الْمَرْيُوفِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْذَّاعِي لَهُ

السَّيِّئَاتِ لَا يَزِيدُ ج ۲ ص ۴۴۴ . بَابُ فِي التَّلْفِينِ)

ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جس کا آخر کلام "لا الہ الا اللہ" ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۳۹)

﴿دُعائے ماثورہ برائے نماز جنازہ کا بیان﴾

احادیث

۸۸۴ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ إذا صلی علی الجنازة قال .
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّهِ وَتَبِّ وَاٰمِلْنَا وَغَابِا وَضَعِرْنَا وَكَبِّرْنَا وَدَكِّرْنَا وَاتَّكِلْنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ
 اَخِيَّتِهِ مِنَّا فَاخْبِ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَرَفَّقْنَا مِنَّا فَتَرَفَّقْ عَلٰی الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْ مَا آخِرُهُ
 وَلَا تَقْبَلْ مَا بَعْدَهُ بِرُوْحِ اَحْمَدَ زَائِدًا زَادًا وَالتَّوْبِيْلِيَّ وَابْنِ مَاحَةَ زُوْدًا السَّائِيَّ عَنْ ابِي
 اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ ابِيهِ وَتَبَّهَتْ بِرُوَايَةِ عَنْهُ قَوْلُهُ اَللّٰهُمَّ زُوْدًا رُوَايَةُ ابِي هَازِلٍ فَاخْبِ
 عَلٰی الْاِيْمَانِ وَتَرَفَّقْ عَلٰی الْاِسْلَامِ وَبْنِي آخِرُهُ وَلَا تَقْبَلْ مَا بَعْدَهُ

(مشکوۃ المصابیح باب لمنشی بالجنزۃ الفصل الثانی ص ۱۴۰ جامع الترمذی

ج ۱۹۸۱ باب ما یقول فی الصلوة علی المیت)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکاتہ علیہ السلام جب جنازہ پڑھتے تو یہ کہتے تھے اللہ بخش دے
 ۱۲۱ رے زندہ اور مردہ اور سارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور
 ۱۲۲ رے مرد و عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسام پر زندہ رکھ اور ہم میں
 سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے اے اللہ تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ
 اور اس کے بعد ہمیں جنت میں مقرر کر۔ (بہار شریعت ص ۳۶۷)

۸۸۵ عن غویب ہی صالح قال . سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ . عَلٰی
 الْمَنِيِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ عَنْهُ وَاتَّكِرْهُ نَزْلَهُ وَارْوِيعْ مَذْحَنَهُ وَغَسِّلْهُ بِالْمَاءِ
 وَالسَّجِّ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ . اَنَّهُمْ اَهْلُ
 دَارِ الْخَيْرِ مِنْ دَارِهِ وَزَوْجَا خَيْرٍ مِنْ زَوْجِهِ وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ اَعْلَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَقِّ
 الْقَبْرَ وَعَذَابَ النَّارِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۴۵ باب المنشی بالجنازة و ذکر العمال

ح ۱۱۱ باب صلوة الجمارۃ حدیث ۲۶۴۴

اللَّهُمَّ اغْمِزْ لَهَا (وَارْحَمْهَا مَا وَعَاهَا وَاعْفُ عَنْهَا) وَأَكْرِمْ
سِرْلَهَا وَرَسَّ مَدْحَلَهَا وَاغْسِلْهَا بِالمَاءِ وَالْقَلْحِ وَالْبُرْدِ وَنَقِّ عَنْهَا
نَقِيَّتَ الثُّرْبِ لَا تُبْصِرْ مِنَ النَّفْسِ وَأُبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ
وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَفْحِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِزَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ هَضْبَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ النَّارِ (بہ شریعت ۱۳۹/۳)

اے اللہ اس کو بخش دے۔ اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی پہنائی دے
کہ وہ اس کی جگہ کو نشہ نہ کر اور اس کو پانی اور برد اور ادا سے دھو دے اور اس کی خطا سے
پاک کر جیسا کہ تو نے سفید پڑے کو میل سے پاک کیا۔ اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے
اور مل کے بدلے میں بہتر مل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو جنت
میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ (بہ شریعت ۱۳۹/۳)

۸۸۶ عَنْ مُوسَى بْنِ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ
حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ صَلَّيْ بِنا عَلَيَّ جَمَارَةَ لِابْنِ مَرْثَدٍ وَكَثُرَتْ قَرَأَ بِاَلْقُرْآنِ
وَالْبَعَا هَوْنَهُ بِهَا ثُمَّ صَلَّيْ عَلَى النَّبِيِّ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ أَمَتِكَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَشْهَدُ أَنْ مُحْسِنًا
عَبْدَكَ وَرَسُولُكَ أَصْبَحَ فَقِيرًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَاضْبَحْتَ غِيَا عَنْ عَذَابِ بَعْلِي مِنْ
السُّنْبَا وَأَهْلِيهَا إِنَّ كَذَنَ رَأَيْتَ لَوْ كُنْتَ وَأَنْ كَانِي مُخْطَاً فَوَعْرَلَهُ اللَّهُمَّ لَا تَحْزَنْهُمَا الْجَزَاءُ
(المستدرک لمحاكم ج ۱ ص ۳۵۹ بحساب الجنان)

حضرت موسیٰ بن یحییٰ بن یعقوب زعمی سے مروی کہ شریح بن سعد نے بیان کیا کہ میں
حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مقام "ابواب" میں ایک جنازہ کی نماز
پڑھائی اور تکبیر کی پھر سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھا اس کے بعد یہی دعا پڑھ کر پڑھا پھر کہہ
اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری ہمدی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تجا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں۔ گواہی دیتا ہے کہ تمہارے بندے اور رسول ہیں۔ یہ تیری رحمت کا محتاج

ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے۔ دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا۔ اگر یہ پاک ہے تو تو اسے پاک و صاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر کہ پھر اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔

۸۸۷ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَسُولٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا أَعْلَىٰ إِذَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ جَسَازَةٍ رَجُلٍ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ، اِنَّكَ اَنْتَ اَمْسَكَ صَاحِبَ فِيهِ خَلْقَكَ خَلَقْتَهُ وَلَمْ يَكْ شَيْءٌ مُّذْ كُوِّرَ اَمْرٌ بِكَ رَأَيْتَ عَمَلَهُ مُتَوَلِّيًا بِهِ، اَللّٰهُمَّ لَقِّنْهُ خَيْرَ مَا اَلْحَقَّ بِهِ مِنْ حَقِّكَ وَتَبْتَ بِالْعَمَلِ اَثَابَ قَبْلَهُ اَلْحَمْدُ اِلَيْكَ وَاسْتَغْفِرُكَ عَنْهُ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلهَ اِلَّا اَللّٰهُ لَا غَيْرَ لَهُ وَرَحْمَةً وَلَا تَخْرِبْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَقْبَلْ تَقَبُّلَهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رَاكِبًا فَارْكَبْهُ وَاِنْ كَانَ سَاحِلًا فَاعْرِضْهُ

(کنز العمال ج ۸ ص ۱۱۵۔ باب صلوٰۃ الجنازہ حدیث ۲۱۶۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تو فرمایا جب کسی آدمی کی نماز جنازہ پڑھو تو یہ کہو۔ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری پابندی کا میثا ہے۔ اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا حالانکہ یہ قائل ذکر سے تھا۔ تیرے پاس آیا تو ان سب سے بہتر ہے جس کے پاس اتر جائے۔ اے اللہ! جنت کی تو اس کو تلقین کر اور اس کو اس کے جی بھلائی کے ساتھ ملا دے۔ اور قوس ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ یہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے بعد آپس فقہ میں نہ ڈالیں۔ اے اللہ! اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور اگر بدکار ہے تو بخش دے۔

۸۸۸: عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُكَاةٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلْجَسَازَةِ يُصَلِّيُ عَلَيْهَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِخْتِاجَ اِلٰهِ وَعَمِيكَ وَابْنَتُ غَيْبٍ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحِبًّا فَرِّدْ لِي اِخْبَابَهُ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۵۹ باب الجنازہ)

یزید بن عبد اللہ بن رکاۃ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے کھڑے

ہوتے تو فرماتے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے تیری رحمت کا محتاج ہے ورنہ اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکو کار ہے تو تو اس کی ثواب میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو درگزر فرما۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۰)

۸۸۹ عَنْ ابْنِ خُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ﷺ وَانْتَ اَعْلَمُ بِهِ مَا نَ كَانَ مُحْسِنًا قَرِئَ لِيْ اِنْحِسَابِهِ وَرِنْ نَحْنُ نَسِيَتْ فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحِرْهُمَا اٰخِرُهُ وَلَا لَنَا بَعْدَهُ

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ سے جانتا ہے اگر نیکو کار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے حد ہمیں قدر میں نہ ملے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۴۸)

۸۹۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَالَ : اَصْبَحَ عَبْدُكَ هَذَا فَدَعَا لِيْ بِمَدِينَةٍ وَتَرَكَهَا لِأَهْلِهَا وَافْتَقَرْتُ إِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتُ عَنْكَ وَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَانْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ . اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لَهُ وَتَجَارِدْ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِسَيِّئِهِ . (كُنْزُ الْغَنَاءِ ج ۸ ص ۶۱۲ باب مَدِينَةُ الْحَنُوفَةِ حَدِيث ۲۱۲۲)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو کہتے آج تیرا بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل کے لیے بھونکا تیری طرف محتاج ہے اور تو غنی اور وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ لاحق کر دے۔

۸۹۱ قَالَ أَبُو خُرَيْرَةَ . اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا اَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رَوْحَهَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَ عِلَالَتِهَا جَنَّةً مُّغْفَاءً فَاغْفِرْ لَهَا (الْمَعْنَى لِامْرِئٍ دَارِ ج ۶ ص ۱۵۶ . بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ نماز چٹا رہ پڑھ کر کہتے اے اللہ تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی۔ اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔ (بیہد شریعت ج ۳ ص ۱۴۸)

۸۹۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُوَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُمْ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا غُيُوبَنَا وَأَعْوَجَانَا وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَآلِفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا، اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ قَلَانُ بْنُ قَلَانَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا فَأَغْفِرْ لَنَا زَلَّةً رَوَاهُ يُونُسُ (كنز العمال ج ۱۱ ص ۱۱۴۸ باب صلوة النجدة حديث ۲۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن حارث بن زویل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے نماز چٹا کر سکھائی، اے اللہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو تو بخش دے ورنہ ہمارے آپس کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر دے، اے اللہ یہ تیرا بندہ قلاں بن قلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے تو ہم کو اور بن کو بخش دے۔ (بیہد شریعت ج ۳ ص ۱۴۸)

۸۹۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَسْفَعَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ قَلَانَ بْنَ قَلَانَ بَيْنَ جَنَّتِكَ وَخَيْلِ جَوْزِكَ لَقِيَهُ مِنْ حَيْثُ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ لَقِيْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَأَغْفِرْ لَهُ زَارِحَةَ بَيْتِكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَحِيمُ. (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۶ باب مجاء فی الدعاء فی الصلوة علی الجنائز)

وامامہ بن اسحاق فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلم مرد کی نماز چٹا کر پڑھائی تو گویا میں آپ کو فرماتے ہوئے سن رہا ہوں اے اللہ قلاں بن قلاں تیرے جزمہ اور تیری حفاظت میں ہے اس کو قہر اور عذاب جہنم سے بچا تو وفا اور مدد کا حاصل ہے اے اللہ اس کو بخش اور رحم کر بیشک تو بخشے والا مہربان ہے۔

۸۹۴: عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ جَاهِ الْأَرْضِ عَنْ جَنَّتِهَا وَصَبَةِ رَوْحِهَا

وَاللَّيْلُ بِجَنَّتِكَ وَحُضْرًا (مَشْرِقُ الْقُرْآنِ ج ۸ ص ۸۵) بِمَنْ لَيْلِي الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ حَدِيث (۱۶۰۸)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کہتے اے اللہ اس کو شیطان سے
اور عذاب قبر سے بچا اے اللہ زمین کو اس کی دھنوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اس کی روح کو
بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹)

۱۸۹۵ عَنْ أَبِي خَالِصٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ : أَلَا أُشِيرُكُمْ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ ؟ كَانَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَعِنُ
عِنْدَكَ اَنْتَ رُبُّنَا وَاَنْتَ اَللّٰهُمَّ فَهَذَا رَوَاهُ الدِّیْمِی

(مَشْرِقُ الْقُرْآنِ ج ۸ ص ۱۰۸) بِمَنْ صَلَاةُ الْجَنَازَةِ حَدِيث (۱۶۰۸)

حضرت ابو خالص رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی پھر کہا
اے لوگو! کیا میں تمہیں خیر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز جنازہ پڑھتے تھے؟ وہ کہتے تھے اے
اللہ تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا رب ہے اور تیری طرف ہم کو واپس ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۳۹)

۸۹۶: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ :
اَللّٰهُمَّ اَعْلِمْنَا اَوْلِيَانَا وَاٰخِرِيْنَا وَحَبِّ وَمَتْنًا وَذِكْرًا وَاٰثَانًا وَصِفَةً نَا وَكِبْرًا وَشَاهِدِنَا
وَعَائِدِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْزَنْنَا اَجْرًا وَلَا تَفْشِنَا بَعْدَهُ. (مَشْرِقُ الْقُرْآنِ ج ۸ ص ۸۴) حَدِيث (۱۵۹۸) بِمَنْ
فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ. (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۹)

حضرت ابراہیم اشہمی اپنے والد سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نماز جنازہ پڑھتے وقت کہتے
تھے اے اللہ بخش دے ہمارے گناہ اور بچلے کو اور ہمارے رنجہ اور مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت
کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو، اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں
محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔

﴿جنارہ کا بیان﴾

۸۹۷ عن مالک بن عبیدہ قال : قال النبی ﷺ : ماضی ثلاثة صفوف من المسلمین علی رجل مسلم یتسفرؤن له (لا یغفر له)
(کرم العمال ج ۸۵/۸ باب الإكمال فی الصلوة علیہ فیمنع حدیث ۱۶۰۶)
حضرت مالک بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی نماز تین سطروں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار نبوت ۵۴۲)

﴿وفن کے بعد تلقین کا بیان﴾

۸۹۸ عن ابنی أمیة قال قال النبی ﷺ : إدامات أحد من إخوانکم فخرتم علیہ الشراب فبیقہ وجعل منکم عند رءسہ ثم لیفل یا فلان اس فلاة! فانه یسمع ولكن لا یحیی ثم لیفل یا فلان انہ فلاة فانه یسوی حالنا ثم لیفل یا فلان بن فلاة فانه یقول رءسنا رءسک الله ولكن لا یتسفرؤن ثم لیفل ادکرم ما خرجت علیہ من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان متخذنا عبدا ورءسنا ورائک رءسنا بالله ربنا وبمحمد نبی و بالاسلام دینا وبالقرآن ایمانا فانه اذا فعل ذلک أخذ منکروا سکبرا أخذهما بیند صاحبه ثم یقول لا . اخرج با من عند هنا ما نضیع به؟ فقد لقن حجة ولكن الله عز وجل خجنت ذرئهم لا یجزل یارسول الله الفین لم نعرف الله قال . انسبه إلی حواء . روى الطبرانی والدیلمی

(کرم العمال ج ۸۹/۸ باب التلقین من الإكمال حدیث ۱۷۰۵)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سر جانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلان وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلان بن فلان سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلان بن فلان وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر کہ تمہیں پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے

کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے "أَذْكُرُ مَا خَرَجْتُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَتُكِّبُ رَحِمَتَ بِاللَّهِ رَبَّنَا
وَبِالْإِسْلَامِ دِينَنَا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّنا وَبِالْقُرْآنِ إِمَانَنَا" تکبیرین
ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں؟ جسے لوگ اس کی جنت
سکھا چکے اس پر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو
فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی کبیر اربعہ) (بہار شریعت ص ۶۶۲-۶۶۳)

(۱) اس حدیث سے واضح طور پر ثابت اور واضح ہے کہ مرد و عورت دونوں کا کلام مستحب اور جواز ہوتا ہے یہ بات ہے کہ
تکبیریں کرے والا اس کی بات اور جواب نہیں سکتا معلوم ہو کہ جسم سے رازحہد ہو جاتے کے جب قوت طاقت و کرمائی
اٹل نہیں ہوتی بلکہ مرے سے بعد بھی مراد ہو سکتا ہے۔ ۲

﴿شہید کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۸۹. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ذَلَّ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا

تَشْعُرُونَ ۝ (سورة البقرة الآية ۱۷۷)

جو اللہ کے راہ میں قتل کیے گئے نہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۰. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

يُرَوِّقُونَ ۝ فَرِحُوا بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيُسَبِّحُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَسْخَرُوا لَهُمْ مِنْ

عَلَمِهِ ۝ إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَسْرِئُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلِهِ ۝ إِنَّ

اللَّهُ لَا يَضَيِّعُ أَمْرًا ۝ (سورة آل عمران الآية ۱۶۹ - ۱۷۱)

جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے نہیں مردہ نہ گمان کر بلکہ وہ بچے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں روزی ملی ہے اللہ سے اسے فضل سے جو انہیں ایساں پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔

احادیث

۸۹۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ۝

الشَّهَادَةُ بِسَمْعٍ يَسْرَى الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ

شَهِيدٌ وَالْمَرْبُوعُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَطْرُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ

الْمَرْبُوعِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ بَعَثَ إِلَيْهِمُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِمَنْعِ شَهِيدَةٍ ۝

رواہ الامام مالک والامام احمد وغیرہما (کسرالعمال ج ۲ ص ۲۸۶ الفصل الثانی فی
الشہادة الحکمیة حدیث ۶۰۲۷ والسنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۶۶ باب فصل الشہادة والسنن
للنسائی ج ۲ ص ۶۶)

حضرت جابر بن عتیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ راہ خدا میں مقتول کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں جو طاعون میں مرا شہید ہے جو
ڈوب کر مرا شہید ہے، جو ذات الحجب میں مرا شہید ہے جو پیٹ (د) کی بیماری میں مرا شہید ہے جو
جل کر مرا شہید ہے، جس کے اوپر دیا اور غیر رواہ پڑے اور مر جائے شہید ہے، عورت کہ بچہ پیدا
ہوئے یا کوآرے پن میں مر جائے شہید ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۷، ۱۱۸)

۹۰۰۔ عن جابر بن السبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفار من الطاعون
كما انفار من لرحیب ومن صبر فیه کان له اجر شہید۔ رواہ الامام احمد (کسرالعمال
ج ۲ ص ۱۸۷ الباب الثالث فی الطاعون من کتاب الطب والرقی حدیث ۳۸۴۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے وال اس سے مثل ہے جو جہد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے
شہید کا اجر ہے۔

۹۰۱۔ عن البرہان بن ساریہ عن السبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینتصم
الشہداء والموتورون علی قروحہم الی ربنا فی الیمین یترقون من الطاعون فینزل
الشہداء اغترائنا فیلو كما فعلننا ونقول الموتورون علی قروحہم ینتصموا علی
قروحہم كما منما ینقضی اللہ بینہم فیقول ربنا تبارک وتعالیٰ فطرنا الی جراحہم
فان لنبہ جراحہم جراح الموتورین فانیہم منہم ومنہم فینظرون الی جراح
المطعمونین فاداء جراحہم قد اشیہ جراح الشہداء فلیخفون بہم۔ رواہ الامام
احمد والنسائی (کسرالعمال ج ۲ ص ۱۸۶ الباب الثالث فی الطاعون حدیث ۳۸۱۲)

حضرت عرابش بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ

(۱) اس سے مراد حقا ہے یا دستہ ہا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے لہذا اس کے نقل سے مرید ہے کہ
دونوں کو شہادت کا اجر ملے گا (مصدر الشریعہ ص ۱۸۷)

تعالیٰ علیہ وسلم جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا
 شہدا کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھوٹوں پر وفات پانے
 والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھوٹوں پر مرے جیسے ہم اللہ عزوجل فرمائے گا ان
 کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ نہیں ہیں اور انہیں کے ساتھ ہیں
 دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم کے مشابہ ہوں گے شہداء میں شامل کر دیے جائیں گے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

۹۰۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْغُرَبَاءِ شَهَادَةٌ

(کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۳ الفصل الثالث في الشهادة والحكمة حديث ۶۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسافرت کی موت شہادت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

﴿کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان﴾

۹۰۳ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیم مکة فذی
عثمان بن طلحة ففتح الباب لدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال و اسامة بن
زید و عثمان بن طلحة ثم اعلق الباب فبک فیہ ساعة ثم حرموا فقال ابن عمر
فبکرت فسالک بلالا فقال صلی فیہ فقلت لنی ای؟ فقال ینی الأسطواناتین
قال ابن عمر فذهب علی ان اسامة کم صلی؟

الجامع الصحيح بدخاری ج ۱ ص ۶۶ باب لا یزاد فی العقیة بلکعبۃ (المساحد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ وبلال بن ریح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے
اور دروازہ بند کر لیا کچھ دیر تک وہاں کھمبے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے پوچھا حضور نے کیا کیا؟ کہا اس میں نماز پڑھی میں نے کہا کس حصے میں فرمایا دوستوں کے
درمیان حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا کہ کتنی رکعت پڑھی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

﴿زکوٰۃ کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۱۹۱ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (سورہ البقرہ ۲ آیت ۳)

اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں انفق کریں۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے،

۱۹۲ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْبِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (البقرہ ۲۹)

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور بہتر روزی دینے والا ہے۔
اور فرماتا ہے

۱۹۳ مَثَلُ الْيَاسِفِ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ مِصْرَ

سَابِلٍ فِي كُلِّ مَسْلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ، الَّذِينَ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَذَكَّرُونَ مَا أَنْفَقُوا مَا وَلَا أَدَىٰ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ قُلْ مَعْرُوفٌ وَتَعْفُورٌ حَيٌُّّ مَنْ حَصَدَ قَلْبُهُ يَتَّبِعْهَا

أَدَىٰ ط وَاللَّهُ غَنِيٌّ عَلِيمٌ (البقرہ ۲۶۱)

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی کہادت اس دانہ کی ہے جس سے سات

ہائیس نکلیں ہر پال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے، زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم

والا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ حسرت جتاتے نہ

اذیت دیتے ہیں ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ابھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا

ہو اور اللہ بے پروا اور علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے

۱۹۴: لَنْ تَأْتُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ وَمَا تُحِبُّوهُ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَظِيمٌ
ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے خرچ نہ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو
کچھ خرچ کرو گے اللہ سے جانتا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۲)

احادیث

۹۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَلََمْ يُؤْذَ زَكَاةً
مَقْبَلٌ لِمَا لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَفْرَعُ لَهُ رَيْبَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِقَمِ مَنْتَهَ يَغْنِي
بِسُلْطَانِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا صَالِكٌ أَنَا كَرِيمٌ أَنَا تِلَاوَةُ لَا يَحْسِنُ الْمَلِكُ يَسْجُدُونَ

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکوٰۃ ص ۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ
تعالیٰ ماں دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گننے سانپ کی صورت میں
کرویا جائے گا۔ جس کے سر پر دو چوٹیوں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال
دیا جائے گا۔ پھر اس کی بائیں پکڑے گا اور کبے کا میں میرا اس ہوں میں میرا خدا ہے ہوں۔ اس
کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی "وَلَا يَحْسِنُ الْمَلِكُ يَسْجُدُونَ"

(الآیہ ۱۸۰ ال عمران) (بہار شریعت ۲۵۵)

۹۰۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَا
مِنْ عَبْدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةً مَالِهِ إِلَّا مَثَلُ لَهْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَفْرَعُ حَتَّى يُطَوَّقَ بِهِ عُنُقُهُ
ثُمَّ أَمْرًا غَلِيظًا أَلْسِنُ ﷺ مِصْدَاقُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَحْسِنُ الْمَلِكُ يَسْجُدُونَ بِمَا آتَاهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةُ (التَّوْحِيدُ وَالرَّهْبُ ج ص ۳۸ باب التَّوْحِيدُ مِنْ مَنَاحِ الزَّكَاةِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو
اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا ہر روز قیامت وہی گننے سانپ کی شکل میں آئے گا اور گردن
میں طوق بن جائے گا پھر سر کا ٹکڑا ﷺ نے اس کی مصداق آیت سنائی "وَلَا يَحْسِنُ الْمَلِكُ"

یہ مخلوق یہاں انہم اللہ عن فضلہ (مرتب)

۹۶ عن ابي هريرة قال . قال رسول الله ﷺ يكون كنز احدكم يوم
القيامة شحانها افرغ يهرابته صاحبه ويطلته حتى يلقاه اصابعه رواه احمد

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکوٰۃ الفصل الثالث ص ۱۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہر کارکنِ حق نے ہر شے فرمایا جس مال
کی زکوٰۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ منہ سارپ ہوگا، ملک کو دوڑائے گا، وہاں کے گاہیاں تک
کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ال دے گا۔ (بہر شریعت ص ۳۵)

۹۷ عن ابي هريرة يقول قال رسول الله ﷺ من صاحب ذهب
ولا فضة لا يؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيامة ضففت به اصابع من بار لا يخفى
عليها في نار جهنم فيكوى بها حبة وحبية وعلقة وكنما رذت عذت له في يوم كان
مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سببه اما الى الجنة واما الى
النار قيل يا رسول الله الا لامل قال ولا صاحب الا مل لا يؤدى منها حقها ومن حقها
حلتها يوم ردها الا اذا كان يوم القيامة بصر لها بقاع قرقر او فرسا كانت لا يفقد منها
حصيلة واحد بطونة يحدادها ونفسه باقرها كنما مرعنه او لا ها رذ عبيد اخرها في
يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سببه اما الى الجنة او
اما الى النار قيل يا رسول الله فانقر والعم قال ولا صاحب بقر ولا عم لا يؤدى
منها حقها الا اذا كان يوم القيامة يسطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها
عصفاء ولا جملحاء ولا عشاء ليطاخه بقرؤها ونظرة بطلانها

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۵۵ کتاب الزکوٰۃ الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جو شخص سونے چاندی
کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے ہر ہائے
جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کردت اور پیشانی اور پیٹ
والی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے یہ معاملہ اس

دن کا ہے جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن ہموار میدان میں شادیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فرہم ہو کر آئیں گے پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب ان کی کچھلی جماعت گزر جائے گی پہلی بونے گی یہ حساب اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف پھر گائے اور بکری کے مارے میں پڑ چھا گیا تو گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ نہ دے گا اس شخص کو قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کے سب آئیں گی نہ ان میں مڑے ہوئے سینک کی کوئی ہوگی نہ بے سینک نہ ٹوٹے سینک اور سینکوں سے ماریں اور کھر دیں سے روندیں گی۔

(بہار شریعت ص ۵۴۵)

۹۰۸ عن ابی ذر غریب النبی ﷺ قال : ما من رجل یطعم لیلۃ یسیر و غنیم لا یؤدی حلفها ، لا ابی بها یوم القیمۃ یطعمہ ما یطعم و انفسہ یطعمہا و تسطعہ بفرویہا کلما خارت اخرها ردت علیہ و لہا حشر یقصی بوس الثمن . رواہ

البحرۃ والمسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۵ و ۱۵۶ باب الزکوٰۃ لصل ۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ، یا گائے یا بکریاں ہیں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) دیکھیں کرتا تو قیامت کے دن بڑے اور موٹے دنٹ گائے، بکری کے پاس لایا جائے گا وہ تو اپنے گھروں سے اس کو روندیں گے اور سینکوں سے ماریں گی جب ایک سینک ٹوٹے کی پہلی لوث آئے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ (مرتب)

۹۰۹ عن ابی ہریرۃ قال لما نزل رسول اللہ ﷺ و کان ابو بکر و عمر عن کعب بن الاعرج اب لفضل عمر : کیف نطاع الناس ؟ و قد قال رسول اللہ ﷺ : امرت انی اذل الناس حتی یقولوا : لا الہ الا اللہ فمن قالها : فلنحکم منی ماله و نفسه إلا بحقه

وَحَمَلُهُ عَلَى السَّهْلِ هَالٍ وَاللَّهُ لَا قَاتِلَ مِنْ فَرَقِ بَيْنِ الصَّوَةِ وَالزَّكَاةِ وَالزَّكَاةُ حَقٌّ
الْعَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَعْرُوبِي عَافَا كَانُوا يُؤْذِنُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهَا تَلْتَهُمْ عَمِي مَعَهَا قَالَ
عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنِّي قَدْ ضَرَحَ صَلَوَاتِي بِكَ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۸۸ کتاب الزکوٰۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب صدیق اکبر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب میں کچھ دُک کافر ہو گئے (کہ رکاۃ کی فرضیت سے
انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر نے ان پر جہاد کا حکم دیا میرا مومنین فی روق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا ان سے آپ کیوں سرقش کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے حکم
ہے کہ لوگوں سے نروں یہاں تک کہ 'لا الہ الا اللہ' کہیں اور جس نے 'لا الہ الا اللہ' کہہ لیا
اس نے اپنی جان اور مال بچ لیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ
'لا الہ الا اللہ' کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا)

صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم میں اُن سے جہاد کروں گا جو نہ زکوٰۃ میں تفریق
کرے (کہ زکوٰۃ فرض مانے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوٰۃ حق امر ہے خدا کی قسم
بکھری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو
اس پر ان سے جہاد کروں گا ورنہ حق اعظم فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق
کا سیدہ کھن دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

(بخاری، مسلم) (بیہ شریعت ۶۸)

۹۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالِ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ
يُكْذِبُونَ السُّهْبَ وَالْهَيْصَةَ قَالَ : كَثُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا أَفْرُخُ عَنْكُمْ،
فَاتَّطَلَّقَ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِبْنَةُ كَثُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ
اللَّهَ لَمْ يَفْرُضْ الزَّكَاةَ إِلَّا لِطَيْبٍ مَا هِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِثَ لِيَتَكُونُ
لِمَنْ يَغْدُكُمْ قَالَ : فَكُذِرَ عُمَرُ (السر لابی داؤد ج ۱ ص ۲۳۸ باب حقوق المال)

عہد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب آیت کریمہ "والسیدیں"

یکنزوں الذهب والعصاة نازل ہوئی مسلمانوں پر شاق ہوئی (سمجھئے کہ چاندی سونا جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقت کا سامنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے مصیبت دور کروں گا حاضر خدمت اقدس ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آیت حضور کے بعض اصحاب پر گرنے کا ماحول ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اس لیے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور سوار بہت اس لیے فرض کیے کہ تمہارے بعد واپس کے لیے ہو (یعنی مطلق مال جمع کرنا حرام ہوتا ہے تو زکوٰۃ سے مال کی طہارت کیوں کر ہوتی جمع کرنا حرام وہ ہے کہ زکوٰۃ نہ دے) اس پر فاروق اعظم نے تفسیر کہی۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۶۵)

۹۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا خَالَطْتُ الصَّدَقَةَ إِذْ قَالَ أَوْ زَكَاةً مَالًا إِلَّا أَفْلَسْتُ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۳)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوٰۃ کسی مال میں نہ دے گی مگر اسے ہدک کر دے گی۔ ((تاریخ بخاری ج ۱ ص ۶۵۵))

(بہار شریعت ج ۶ ص ۶۵)

۹۱۲: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَعَ قَوْمٍ دِ الزَّكَاةِ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ لَطْرَاسِي فِي الْأَوْسَطِ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۳ باب ما مع الزَّكَاةِ يَوْمَ نَقِيعَةِ النَّارِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۶۵۵)

۹۱۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا بَحَسَبِ الزَّكَاةِ رَوَاهُ لَطْرَاسِي فِي الْأَوْسَطِ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۳ باب التَّوْحِشُ مِنْ مَتَاعِ الزَّكَاةِ)

حاشیہ (بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ اگر کاروبار چھوڑ دیا اور مال نہ دیا تو اسے دوزخ میں لے جائیں گے) حال کو حدک کر دے گا اور امام احمد نے یہ مراد کہ ملے ہوئے ہیں کہ مال دار شخص اس زکوٰۃ سے جو یہ مال رکاز ۱۲ اس کے مال کو ہدک کر دے گا کہ اگر فقیر اس کیلئے ہے مردوں میں ملے گی ہیں)۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تنگی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے۔ وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔

(بہار شریعت ص ۵۷)

۹۱۴ عَنْ الْأَخْبَنِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ قَسَمْتُ الْمَدِينَةَ بَيْنَا أَنَا فِي حُلَقَةٍ لَهَا مَلَأَتْ مِنَ الْفَرَنْشِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَحْمَرُ الثَّيَابِ أَحْمَرُ الْجَسَدِ أَحْمَرُ لَوْنِهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ لِقَاءٌ فَطَوُّ كَالزَّوِيِّ يَرْضَبُ يُخَمِّي عَيْنَهُ فَبِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حُلْمَةٍ لَذِي أَخَذَهُمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ بَعْضِ كَهْمِهِ وَيُوضَعُ عَلَى بَعْضِ كَهْمِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حُلْمَةٍ لَذِي يَتَوَلَّوْهُ (المصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۱ باب تعذيب عقوبة من لا يودي الزكوة)

احنف بن قیس سے مروی سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پیشانی پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑنا سینہ سے نکلے گا۔

۹۱۵ عَنِ الْأَخْبَنِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَهْرٍ مِنَ فَرَنْشِ قَوْمٍ الْوَدْرُ وَهُوَ يَقُولُ سُبُّ الْكَافِرِينَ بِكَيْفٍ فَبِي ظَهْرُهُمْ يَخْرُجُ مِنْ جَنُوبِهِمْ وَيَكْفَى مِنْ قِتْلِ أَنْفُسِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جَاهِهِمْ (المصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۱ باب تعذيب عقوبة من لا يودي الزكوة)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں قریش کی ایک جماعت میں تھا تو حضرت ابو ذرؓ سے وہ کہہ رہے تھے کہ مال جمع کرنے والوں کو تھوکر (جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی) مال اس کی پیٹھ توڑ کر دے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ (بہار شریعت ص ۵۷)

۹۱۶ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَضَى لَيْلَةَ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَمَرَحٌ عَلَى أَغْيَاءِ الْمُسْلِمِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ يَقْلِبُ إِلَيْهِمْ بِسَخِّ قَضَائِهِمْ وَلَنْ يُجْهَدَ الْفُقَرَاءُ إِذَا جَاعُوا وَغَرُوا إِلَّا بِمَا بَضَعُ أَغْيَاءُؤُهُمْ إِلَّا وَإِنَّ اللَّهَ يُحَاسِبُهُمْ جَسَدًا قَلِيلًا وَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَكْبَرًا (التروعب والترعب ج ۱ ص ۵۲۸ باب التروعب من فتح الزكوة)

امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں فقیروں کی قدر کا امت بھر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے تو

فقیر ہرگز نکلے بھوکے ہونے کی تکلیف ناشائیں گے مگر ہمدردوں کے ہاتھوں بن لو، یہ تو نگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا۔ (بہار شریعت ص ۵)

۹۱۷. عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: وَيْلٌ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنَ الْفَقَرَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَمْوُلُونَ رَنَةً يَطْلُمُونَ مَا حَقَّوْا لَنِي مَرَضْتُ لَنَا عَلَيْهِمْ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَزَّنِي رَجُلَانِي لِأَذْيَابِكِ وَلَأَبْعَدْنَهُمَا (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۳۹)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تو گراں کے لیے جتنی حس کے ہاتھوں سے خرابی پہنچا کر میں گے، ہمارے حقوق جو تھے ان پر فرض کیے گئے تھیں۔ ظلمانہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جمال کی کہ تمہیں اپنا قرب دیکھ کر، گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ (بہار شریعت ص ۵)

۹۱۸. عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: غُرَضِي عَلَى أُولَى ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَأُولَى ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ، فَأُولَى ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: الشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مِمَّنْزَكَ حَسَنَ عِبَادَةٍ رَنَهُ وَصَحَّ بِسَيِّدِهِ وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَمَّا أُولَى ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: فَامِيرٌ مُسْنَطٌ وَخَوْزَوْقَةٌ مَوْعَالٍ لَا يُؤْذِي حَقِّي لَنِي فِي مَالِهِ وَفَقِيرٌ مُعْوَرٌ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۳۹۔ باب الترغيب من مع الزكوة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلے تین شخص جائیں گے (۱) شہید (۲) خادم جس نے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے قاقا کی خیر خواہی کی (۳) مال و عیال والا پارہ سادہ روزگار میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے (۱) ظالم امیر (۲) وہ تو تکبر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق دیکھیں کرتا ہے (۳) غر کرنے والا فقیر۔ (بہار شریعت ص ۵)

۹۱۹. عن عمارة بن حازم رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: أَرْبَعٌ كَرِهَ اللَّهُ لِي الْأِسْلَامَ لَمَّا جَاءَ بِدَلَالَتِهِ لَمْ يَنْصُرْ عَنْهُ شَيْئًا خِشْيَ بَنِي بَهْنٍ بَجِيمَتَا الشُّبْرَةِ وَالزُّكُوفَةِ وَجَنَّتُمْ رِمَاحًا وَصَحَّحَ الْبُتَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۱۔ باب الترغيب من فتح الزكاة)

عمار بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تم کو ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں سے محال نہ ہو۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ۔ (بہار شریعت ص ۸۷/۸۸)

۹۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مسعودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَمَنْ لَمْ يَزَكْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

(التَّحْصِيلُ وَالتَّهْذِيبُ ج ۱ ص ۵۱ بَابُ التَّهْذِيبِ مِنْ مَتْنِ الزَّكَاةِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ص ۸۷)

۹۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُ حَقَّهُ مِنْ قَالٍ وَمَارَاضَ عَبْدٍ بِعَمَلٍ لَا يَحُزُّ وَمَا قَوَّضَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ

رواہ مسلم (مسند الامام محمد ج ۶ ص ۶۷ بَابُ الصَّدَقَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا ہے اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کے لیے قواضیع کرے اللہ اسے بلند فرمائے گا۔ (بخاری، مسند ترمذی)

(بہار شریعت ص ۸۷)

۹۲۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّقَى رَوْحِي فِي سَبَلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّوْمِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّثَاءِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَخْتَمُ تِلْكَ الْأَبْوَابَ كُلَّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَأَوْجُوْا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

(الصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۱ ص ۲۲۰ بَابُ فَنَسَلَ مِنْ ضَمٍّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرُهُ مَشْكُوهٌ)

(الصَّحِيحُ ج ۱ ص ۱۶۷ بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازہ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد سے ہے دروازہ جہاد سے بلایا جائے گا جو اہل صدق ہے وہ دروازہ صدق سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ صدیق اکبر نے عرض کی اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے؟۔ (یعنی مقصود وہ جس جنت ہے وہ ایک دروازہ سے حاصل ہے)۔ مگر کوئی ہے ایسا جو سب دروازوں سے بلایا جائے فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ قرآن میں ہو (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ص ۸۵)

۹۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ تَنْبَرُ مَنْ كَسَبَ طَيْبٌ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ قَبُولَ اللَّهِ يَنْتَقِلُهَا بِمَنْبَرِهِ ثُمَّ يَرْتَبُهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يَرْتَبِي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْحَبْلِ

(صحیح البخاری ص ۱ ص ۲۸۹ کتاب الصلوات من کسب طیب)

(الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۶ والسر لاہر ما ج ۱ ص ۲۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حال کھائی سے صدقہ کرے اور اللہ نہیں قبول فرماتا مگر حال کو تو اسے اللہ تعالیٰ درست راست سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لیے پرورش کرتا ہے۔ جسے تم میں کوئی اپنے گھڑے کی تربیت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پر برابر ہو جاتا ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی) (بہار شریعت ج ۸ ص ۸۵)

۹۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا خَطَبَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ قُتِلَ : يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ بَيْنَهُ ثَلَاثُ مَرَاتٍ ثُمَّ أَكْبَدَ فَأَكْبَدَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَكُونُ لَا تَسْرِي عَلَيَّ مَاذَا خَلَعْتُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ وَجْهِهِ الْبَشَرِيَّ وَكَانَتْ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ حَمْرِ النَّعَمِ لَأَنَّ : خَامِرَ رَجُلٍ يُصَلِّي الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَيَصُومُ وَنَحْصَانٌ وَيُخْرِجُ الرِّقَالَ وَيَتَخَيَّبُ الْكِبَايِرَ الشُّعْ إِلَّا لِيَجْعَلَ لَهُ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَأْتِيَهَا تَصْطَلِقُ ثُمَّ تَلَا إِنَّ تَجَبَّرُوا كِبَايِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ تُكْفَرُ عَنْكُمْ سِتْنَتَكُمْ وَتُدْخِلُكُمْ مُدْخَلًا كَبِيرًا

(الترمذی، المعجم ج ۱ ص ۲۳۷، ۲۳۸ لسان الصلوات الخمس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسکو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا دیا اور روتے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور چہرہ قدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ و نخل سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

(سنن ابی داؤد، ترمذی، بخاری، مسند احمد، شریعت ج ۱ ص ۹۸)

۹۲۵ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ ثلاث مرآت ثم کتب کتب کل رخلی ثم یکنی لا یلزم علی ماذا حیف ثم رفع رأسہ وقلی وجہہ البشری فکانت احث لیبنا من حضور النہم قال ما من عبد یصلی الصلوات الخمس ویصوم رمضان ینفخ الزکاة ویجتنب الکبائر لیسع لا فتحت لہ ابواب الجنہ ولیل لہ دخول بسلام

البر صعب والنہ صعب ح ۱ ص ۱۰۰ باب فی اداء الزکاة، ما تہجد (سویہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسکو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا دیا اور روتے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور چہرہ قدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ و نخل سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور روزہ رمضان رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

۹۲۶ عن انس بن مالک رحمہ اللہ لعلی غنہ قال انس دخل من بیوم رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ اتی ذومال کثیر وذوہل وغاب وخاضعاً فأنتم منی کتب أضیع وکتب أنسقی فقال رسول اللہ ﷺ فخرج الزکاة من

مَالِكٍ، فَاتَّهَا طَهْرَةً تُطَهَّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرَبَانِكَ وَتَكْفُرُ حَتَّى الْيَسُجُوبِ وَالْخَبَرِ
وَالسَّائِلِ (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۶ باب في أداء الزكاة وتأكيدها وتجزئتها)
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ تمیم کے ایک شخص سرور دو عالم
ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بہت مالدار ہوں تو مجھے بتائیں کہ
کیا کروں کیسے خرچ کروں؟ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکاة نکال کر وہ پاک
کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین پر دہی اور سائل کا
حق پہچان۔ (احمد) (بہار شریعت ج ۵)

۹۲۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ -
لِزَكَاةٍ قُطِرَتْهُ الْإِسْلَامَ (رواه الطبرانی في الأوسط والكبير)
(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۷ باب الترغيب في أداء الزكاة)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا زکاة اسلام کا پل ہے۔
(بہار شریعت ج ۵)

۹۲۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
بِمَنْ حَوْلَهُ مَنْ لَتَعْبَهُ أَكْفَلُوا لِي بِسِتِّ أَكْفَلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قُلْتُ يَا جَبِي يَارَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ الصُّورَةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرَجُ وَالْيَطْنُ وَاللِّسَانُ (رواه الطبرانی في الأوسط)
(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۸ باب الترغيب في أداء الزكاة)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو میرے لیے چھ چیز کی بکالت کرے
اسکے لیے جنت کا ضامن ہوں میں نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ یا رسول اللہ! نعمت، زکاة، امانت،
شرمگاہ، شکم، زبان۔ (بہار شریعت ج ۵)

۹۲۹. رَوَى عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهَا أَمَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
لَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ نِعَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تَوَدُّوا زَكَاةَ نُفُوسِكُمْ (رواه البزار)
(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۲۰ باب الترغيب في أداء الزكاة)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے
کہ اپنے اموال کی زکاة ادا کرو۔ (بخاری) (بہار شریعت ج ۵)

۹۳۰: عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيُؤْذَ زَكَاةً عَنْهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيَقُلْ : حَقًّا أُولَئِكَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيَكْرِمْ صِهْمَهُ. (رواه الطبرانی الكبير (الترويع والترويع ج ۱ ص ۵۳۲، ۵۳۳) بَابُ التَّوْعِيبِ فِي إِذَاءِ الزَّكَاةِ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے ہاں کی زکاۃ ادا کرے، اور جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ حق بولے یہ سکوت کرے یعنی بڑی بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہماں کا اکرام کرے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹/۵)

۹۳۱: عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَضَرُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَارُوا أَمْوَالَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبَلُوا أَمْوَالَهُمُ بِالْبَلَاءِ بِإِذْنِ غَايَةِ وَالتَّصَرُّعِ (رواه الطبرانی والبيهقي)

(الترويع والترويع ج ۱ ص ۵۲۱ بَابُ فِي إِذَاءِ الزَّكَاةِ)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکاۃ دے کر اپنے مالوں کو سفید و قلعوں میں کر لو اور اپنے پیاروں کا عذابِ عذاب سے کرو اور بدل مال ہونے پر دعا و تضرع سے استعانت کرو۔ (بہار شریعت ۹/۵)

۹۳۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أَذْبَتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَقْبَتَ عَيْكَ خَرُّهُ (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۲۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دی ہے شک اللہ تعالیٰ نے اسے شر سے دور فرما دیا۔ (بن خزیمہ، طبرانی، مستدرک) (بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰)

﴿ اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان ﴾

۹۳۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيهَا قَوْلٌ خُمْسٍ قَوْلٌ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ

(صحیح البخاری ص ۱ ص ۱۹۴ ابو داؤد ص ۲۱۶ باب مَا جِبَتْ بِهِ الزُّكُوفُ)
 بوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ (بہار شریعت ۲۷/۵)

﴿ گائے کی زکوٰۃ کا بیان ﴾

۹۳۴ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الزَّيْعَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِعًا أَوْ تَبِعَةً وَمِنْ كُلِّ أَوْ تَبِعِينَ مُبَاً أَوْ مُبَةً

(السلسلة لاہی ۵ رد ۲۲۱۶، ۲۲۱۷ باب الزکوٰۃ)
 معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تیج یا تبیع لیں اور ہر پچاس میں ایک من یا منہ۔ (بہار شریعت ۲۷/۵-۲۸)

۹۳۵ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ أَبِي صَالِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا زُبْعَ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ذَرْعًا وَزُهْمًا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَمَّ مَائِي ذَرْعًا فَإِذَا كَانَتْ مَائِي ذَرْعًا لَمِيتًا خُمُسُهُ كَزَاهِمٍ لَنَا وَإِذَا فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَهِيَ الْمِائَةُ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَسَلَةُ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٌ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَا إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَتِلْكَ فَسَلَةُ إِلَى ثَلَاثٍ وَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثٍ مِائَةٌ لَهِيَ كُلُّ جَاةٍ شَاةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا بَسْعَ زِلْزَلُونَ لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا شَيْءٌ وَهِيَ الْبَقَرُ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِعًا وَهِيَ الْأَرْبَعُونَ مُبَسَّةً

وَلَمْ يَنْ عَمَلِ غَنِيٍّ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۵۹ باب ما يجب فيه الزكوة)

حضرت علی سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ربیع عشر لاکھ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تھارے اوپر اور کچھ نہیں جب تک دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں۔ اور جب دو سو درہم ہو جائیں تو پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہو تو اسی حساب سے ہے، اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک پھر اس پر اگر ایک بھی زائد ہو جائے تو دو سو تک دو بکریاں، اور اگر دو سو سے زائد ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، پھر تین سو سے زائد میں ہر سو میں ایک بکری تو اگر صرف اتنا لیس ہی بکریاں ہوں تو ان میں کچھ بھی نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک جمع اور چالیس میں ایک مسند اور کام کرنے والی گائیوں میں کچھ بھی زکوٰۃ نہیں۔

﴿ بکریوں کی زکاة کا بیان ﴾

۱۳۶ عن فضالة بن عبد الله بن أبي أنس حدثنا أن أبا بكر كتب له
 هذه الكلمات لما رُجِّعَ إلى البعري من ماله أن يحضر المرحوم هذه فريضة الصدقة
 التي فرض رسول الله ﷺ على المسلمين والتي أمر الله به رسوله فمن سئلها من
 المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فزكها فلا يخط بين أربع وعشرين من
 الإبل فزكها من ألف من كل خمس شاة فإذا بلغت خمسين إلى خمس
 وأربعين فزكها ست مائة من أشي فإذا بلغت ستين وأربعين إلى خمس وأربعين فزكها
 ستين كوز من أشي فإذا بلغت ستين كوز من أشي فزكها حقة طروقة الحمل فإذا
 بلغت واحدة وتسعين إلى خمسين ومجس فزكها حدة فإذا بلغت مئة ستة
 وتسعين إلى تسعين فزكها بتاتون فإذا بلغت إحدى وتسعين إلى مائة ومائة
 فزكها حقتان طروقة الحمل فإذا زادت على عشرين ومائة فمن كل مئة من أشي ثوب
 ومن كل خمسين حقة ومن لم يكن معه إلا أربع من الإبل فليس فيها حدة إلا أن
 يشاء زكها فإذا بلغت خمسين الإبل فزكها شاة أو من صدقة الغنم من مائة إذا
 كانت أربعين إلى عشرين ومائة شاة فإذا زادت على عشرين ومائة إلى مائتين خاتان
 فإذا زادت على مائتين إلى ثلعمائة فزكها ثوب فإذا زادت على ثوب مائة فزكها
 مائة خاة فإذا كانت مائة من الرجل فزكها من ثوبين خاة واحدة فليس فيها حدة إلا
 أن يشاء زكها ومن الزكاة ربع العشر لأن لم تكن إلا تسعين ومائة فليس فيها حدة إلا
 أن يشاء زكها (صحيح البخاري ۱/ ۱۱۵ ۱۱۶ باب زكوة الغنم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے ان کو بکریں جب بھیجا تھا تو یہ کہہ کر دیا تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ زکوٰۃ کی وہ مقدار ہے
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا
 ہے جس مسلمان سے اس کے مطابق مال لے دے وہ اس سے مالدار جس سے اس سے زیادہ مال لے

وہ نہ دے، چوتھیں اور اس سے کم ادلت میں ہر پانچ ادلت پر ایک بکری ہے، پھر جب چھتیس سے لے کر ہشتیس تک ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض مادہ ہے، پھر جب چھتیس سے لے کر ہینتالیس تک پہنچ جائے تو ان میں ایک مادہ بنت لبون ہے، پھر جب چھتالیس سے لے کر ساٹھ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جوڑ کی جھتی کے لائق ہو، پھر جب کسٹھ سے لے کر پچھتر تک پہنچ جائے تو ان میں ایک جذع ہے پھر جب پچھتر سے لے کر نوے تک پہنچ جائے تو ان میں دو بنت لبون ہے، پھر جب اکانوے سے لے کر ایک سو میں تک پہنچ جائے تو ان میں جھتی کے لائق دو مادہ حقہ ہیں، اور جب ایک سو میں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار ادلت ہوں تو ان میں رکوع و جب نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دے دے، جب پانچ ادلت ہو جائیں تو ایک بکری ہے اور چار نے والی بکری اگر چاہیں ہوں تو ان میں ایک سو میں تک ایک بکری ہے اور جب ایک سو میں سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں، پھر جب دو سو سے زیادہ ہو کر تین سو ہو جائیں تو تین بکریاں پھر جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری اور جب چار سو سے زیادہ بکری چاہیں سے ایک بھی کم ہو تو ان میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک بخوشی کچھ دے دے، اور چاندی میں ربع عشر یعنی چالیسوں حصہ ہے، اور اگر چاندی ایک سو سے درہم ہو تو اس میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک خوشی کچھ دے دے۔

(بہار شریعت ۳۰۵)

۹۳۷: عَنْ لُصَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْتَحِجُ بَيْنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْتَحِجُ بَيْنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَا يَنْتَحِجُ بَيْنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْتَحِجُ بَيْنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(صحيح البخاري ۱ ص ۱۹۶، (ابو داود ۱۹۰۱۵)

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ زکوٰۃ میں نہ بوزمی بکری دی جائے نہ عیب والی نہ بکری ہاں اگر صدق (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔ (بخاری) (بہار شریعت ۳۰۵)

﴿سُونے چاندی مال تجارت کی زکاة﴾

احادیث

۹۳۸ عَنْ عِصَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ السَّخِيلِ وَالزُّقْلِيِّ لَهَا نَوَا صَدَقَةُ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دُرْهَمًا وَلَيْسَ فِي بَشْعَيْنِ وَمَانَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ فُصْبَيْهَا خُمُسُهُ دُرَاهِمٌ (المس لابن داود ۲۲۱/۱ باب الزكوة)

امیر مومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھوڑے اور لوٹڑی غلام کی زکوة میں نے معاف فرمائی تو سب چاندی کی زکاة ہر چوبیس درہم سے ایک درہم ادا کرو مگر ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دوسو درہم ہوں تو پانچ درہم دو۔

(ابوداؤد ترمذی) (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۳۹ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : خَانُوا أَرْبَعَ الْعَشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دُرْهَمًا دُرْهَمًا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتُ دُرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتُ دُرْهَمٍ لِيُؤْتِيَ خُمُسُهُ قَرَاهِمَ مِمَّا رَادَ لِعَلِيٍّ حِسَابَ ذَلِكَ.

(المسنن لابن داود ج ۱ ص ۲۲۰ باب الزكوة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چوبیس درہم سے ایک درہم ہے مگر جب تک دوسو درہم پورے نہ ہوں تو کچھ نہیں جب دوسو پورے ہوں تو پانچ درہم و اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۱۰ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ إِمْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَيْدِيهِمَا سَوَارِيزٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ : لَهُمَا أَتَوَدَّيَانِ زَكْرَتُهُمَا فَقَالَتَا : لَا ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَتَجِدَانِ أَنْ يُسَوِّرَ كَمَا اللَّهُ بِسَوَارِيكِ مِنْ نَدْرٍ قَالَتَا : لَا . قَالَ : فَأَقْبَا زَكْرَتَهُ . (جامع الترمذی ص ۲۸ . باب ما جاء في زكوة الحلي)

بروایت عمر ابن شعیب عن ابیہ عن جبرہ مروی کہ دو عورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں کے ہاتھوں میں سونے کے انگلیں تھیں ارشاد فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو عرض کی نہیں، فرمایا کیا تم سے پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے انگلیں پہنائے؟ عرض کی نہ، فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۴۱ عن أم سلمة قالت كُتِبَ اليّ اَوْضَاحُ مَن دَهَبَ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اكْتَرُ؟ هُوَ فَقَالَ مَا بَعِ أَنْ تُؤَدِيَ زَكَاةَهُ فَرَحِمِي فَلَيْسَ بِكَفَرٍ (السر لابی دود ۲۱۸، ۱۵۰ باب الکرم ما هو وزکوٰۃ الحلی)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ کفر ہے (جس کے بارے میں قرآن میں وعید آئی ہے) ارشاد فرمایا جو اس حد کو بونچے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور دکر دی گئی تو کفر نہیں۔ (باب برداؤ) (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۴۲ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَرْبُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ وَرَاحِلَتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهَا أُسُودَةٌ مِّنْ دَهَبٍ لِّفَالٍ لَّا أَتَعْبُدُ رِكَانَهُ؟ قَالَتْ لَيْسَ لَهَا قَالَ أَمَا خَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَ كَمَا اللَّهُ أُسُودَةٌ مِّنْ بَابٍ أَذْيَا رِكَانَهُ (مسند الإمام احمد ج ۶ ص ۱۶۱ من حديث أسماء بنت يربود رضى الله تعالى عنها)

اسمت بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں درہم سونے کے انگلیں پہنے ہوئے تھیں سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی زکوٰۃ آتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے انگلیں پہنائے اس کی زکوٰۃ دکر۔ (بہار شریعت ۳۳۵-۳۵)

۹۴۳ عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ أَنْ يُخْرَجَ الصَّدَقَةُ مِنَ الْيَدِ لِيَبْعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۶۰ الفصل النّاسی باب الزکوٰۃ)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ حکم دیا کرتے کہ جس کو ہم بیچ (تجارت) کے لیے مہیا کریں اس کی زکوٰۃ نکالیں۔ (بہار شریعت ۳۵۵)

﴿کان اور دینہ﴾

۹۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ الرِّكَازُ

الْخُمْسُ مِثْقَالُ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۵۴ باب ما یجب فیہ الزکوۃ الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکا ز (کان) میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۵۶)

﴿زراعت اور پھلوں کی زکاۃ﴾

لہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۹۵ وانواحقہ بوم حصادہ (سورۃ الانعام ۶ ۱۴۱)

اور اس کا حق دو جس دن کٹے (کنز الایمان)

احادیث

۹۴۵: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ () عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : فِيْهَا شَقِيَّتُ

السَّمَاءِ وَالْعَيْنُونِ أَوْ كُنَّ غُضْرِيًّا الْغُضْرُ وَمَا سَبَقَنِي بِالْبُضْحِ (صحيح البخاری

ج ۱ ص ۲۰۱. بَابُ الْغُضْرِ فِيْهَا يُشْفَى مِنْ قَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْبَحَارِيُّ. ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۵

بَابُ خِدْلَةِ النَّوْرَمِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس زمین کو آسمان یا چشموں نے میراب کیا عشری ہو (یعنی نہر کے پانی سے اسے میراب کرتے ہوں) اس میں عشر ہے اور جس زمین کے میراب کرنے کے لیے جانور پر پانی مار کر لاتے ہوں اس میں نصف عشر (یعنی بیسوں حصہ) (بہار شریعت ۴۸۵)

۹۴۶ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ الْمُبْعِثِ ﷺ هِيَ كُلُّ شَيْءٍ أُخْرِجَتْ الْأَرْضُ الْعَشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعَشْرِ

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۵۶ باب ركوة الساب و لغواكم) (حدیث ۴۰۶۹)

اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر اس شے میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے۔ (بہار شریعت ۴۸۵)

﴿مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۹۶ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَافَةِ لِقُلُوبِهِمْ
وَفِي الرِّقَابِ وَالْغُرْمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(التوبہ ۶۰-۶۱)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور غریب اور جو سے تحصیل کر کے لائیں
اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گرائیں چھوڑنے میں درقرصدا روں کو
اور شدکی رہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہر یا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۹۷۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ رِيَادَ بْنَ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ
رِيَادَ بْنَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ السَّدَاقِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ وَدَكَرْتُ حَدِيثًا طَوِيلًا
فَنَاسَهُ رَجُلٌ فَقَالَ . أُعْطِيَ مِنَ الصَّدَقَةِ * فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُرِضْ
بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حُكِمَ فِيهَا فَوَجَرَ أَهْلُهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ
بَنِيكَ الْأَجْرَاءِ أُعْطِيَتْكَ حَقُّكَ . (السنن لابن داود ص ۲۳ باب من يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ)

حضرت عبدالرحمن بن ریاذ سے مروی انہوں نے ریاذ بن نعیم حضرمی سے سنا
انہوں نے ریاذ بن انس بن مالک السدیقی سے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ
میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا اتنے میں ایک صاحب آئے اور سرکار اقدس ﷺ سے عرض کیا
کہ مجھے صدقہ دیجئے؟ تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کو نبی یا کسی
ور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اس نے اس کا حکم بیان فرمایا اور اس کے ٹھہرے کیے تو اگر ان
حصوں میں تم ہو گے تو تمہارا حق تمہیں روں گا۔ (بہار شریعت ۵۵/۵)

۹۴۸۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تَجْعَلِ الصَّدَقَةَ لِنَفْسٍ إِلَّا لِحُمْسَةِ لِعَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِسٍ عَلَيْهَا أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مُسْكِينٌ فَصَدَّقَ عَلَى الْمُسْكِينِ فَأَهْذَاهَا الْمُسْكِينُ لِلْعَنِيِّ . (المسنن لابی داؤد ص ۲۲۱ باب من يجوز له أخذ الصدقة وهو غني وموطا الإمام مالك على هامش السنن لابن ماجه ج ۸۲۱۱ وفي المشكوة المصابيح "وفي رواية لابی داؤد عن أبي سعيد آرائن سبيل")

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کثیر سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ غنی کے لیے صدقہ عام نہیں مگر پانچ شخص کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، صدقہ پر عامل یا تاون والے کے لیے یا جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو یا مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی یا مددگار کو دے دیا۔ (بہار شریعت ۵۵۵-۵۶)

۹۴۹۔ عَنْ غَسِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَوْلِيٍّ وَلَا لَوَالِدٍ حَقٌّ فِي صَدَقَةٍ مَقْرُوضَةٍ (كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۲ ص ۳۲ فصل في المنصرف حديث ۵۶۹۰)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صدقہ مقروضہ میں اول و اور دراصل نہیں۔ (بہار شریعت ۵۶۸۵)

۹۵۰۔ عَنْ أَبِي عَثَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِضْرُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ بِأَنْفُسِ هَلِئُمْ فَإِنَّهَا الصَّدَقَاتُ غَسَالَاتُ النَّاسِ (الطبرانی، (كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۳ ص ۲۸۵ الفصل الرابع في المنصرف حديث ۴۷۹۹)

امین عثام رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا اے نبی ہاشم تم اپنے نفس پر میری تیرہ صدقات آدمیوں کے دھو دینا۔ (بہار شریعت ۵۶۸۵)

۹۵۱۔ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْهِي لَالٍ نَعْمِدُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاحُ النَّاسِ .

(كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۲ ص ۲۸۵ حديث ۱۷۹۱)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔

(بہار شریعت ۵۶۸۵)

۹۵۲: عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَحُصَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَا : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي (مکمل العمال ج ۲۸ ص ۲۸۵، حدیث ۱۷۱۹)

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میری اہل بیت پر صدقہ حرام فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۵۶۵)

۹۵۳: عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ الصَّدَقَةُ لَتَجْعَلُنَا زَانِيًا مِثْلَ الْقَوْمِ مِثْلِهِمْ (السنن لمسلم ج ۱ ص ۳۶۶)

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آرزو کردہ غلام ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (بہار شریعت ۵۶۵)

۹۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَمْرَةً مِّنْ بَغِيٍّ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ لِقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَخِ كَخِ، إِذْ هُوَ أَمَّا عَلِمْتُ إِيَّانَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۶۶، حدیث ۳۱۴۴۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا خرما لے کر مونہ میں رکھا یا اس پر حضور قدس ﷺ نے فرمایا جی جی، جی جی کہ سے پھینک دیں پھر فریاد کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۹۵۵: عَنْ طُهْفَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا طُهْفَانُ إِلَّا الصَّدَقَةُ لَا تَجْعَلُ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي وَرِثَةً مِّثْلَ الْقَوْمِ مِثْلِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَارِقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كَثِيرٌ عَنْ هَاهُنَا .

(مکمل العمال ج ۲ ص ۲۸۶، حدیث ۱۷۳۲)

حضرت طہمان سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طہمان صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے اہل بیت کے لیے اور بے شک قوم کا آرزو کردہ غلام اسی قوم سے ہے۔

۹۵۶: عَنْ بَهْرَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ الصَّدَقَةُ لَا تَجْعَلُ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ . رَوَاهُ الْخَطِيبُ عَنْ بَهْرَ بْنِ الْحَكِيمِ (مکمل العمال ج ۳ ص ۲۸۶، حدیث ۱۷۱۹)

بہر بن حکیم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے آپ سے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد کے لیے چار تئیس ہے۔

۹۵۷ عن انس قال : أتى لأزى الصدقة فعاينصغين من أكلها إلا صدقة أن

تكون من تمر الصدقة . رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۳۶)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں کھجور دیکھتا ہوں تو اسے کھانے سے کوئی بات نہیں روکتی

مگر یہ اندیشہ کہ کہیں صدقہ کی ہو۔

۹۵۸ ہائی ۹۶۰ روى الطبرانی عن سراء بن عارب وزيد بن أرقم والامام

احمد عن عمرو بن خارجة ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال : إن الصدقة لا
يجل لي ولا لأهل بيتي لئن الله لم يذني إلى غير الله وعن من تولي غير هو إليه
الولد لصاحب الغراش ولغيره لغيره إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه ليس

لزيد وصية (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶)

نبی کریم کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے مال

بیت کے لیے حلال ہے نہ کہ اس پر لعنت ہے جو اپنے باپ کے عداوت کی طرف خود کو منسوب
کرے اور اس پر جو اپنے موائی کے سوا موائی نے کاتوب کرے بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی
کے لیے پھر ہے بے شک اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا ہے وراثت کے لیے وصیت
نہیں ہے۔ (مرتب)

۹۶۱: عن سلمان قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن تأكل

الهدية ولا تأكل الصدقة (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۳۳)

حضرت سلمان سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے

ہدیہ کھاتے ہیں۔

۹۶۲: عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال : قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم : إن أهل بيت لا تحمل لك صدقة . رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۳۴)

حضرت عبد الرحمن بن ابولہی عن ابیہ اوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم

مال بیت میں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۹۶۳- روی الامام احمد والبیہقی وابن مدہ وابن عساکر عن میمون
مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرویانی وابن عساکر عن کبسان مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم والریانی والبیہقی وابن عساکر عن ہریر مولی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّا أَهْلُ بَيْتِنَا إِنَّا
نَأْكُلُ لَصْنَةً وَإِنَّا مَوْلَانَا مِنْ نَفْسِنَا فَلَا تَأْكُلِ الْمَصْنَعَةَ .

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۲۶)

حضرت میمون اور کبسان اور ہریر سے مروی کہ سرکارِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہم اہل بیت کو صدقہ کھانا بخاتے ہیں اور بے شک ہمارا آزاد کردہ غلام بھی ہم میں سے ہے
لہذا وہ بھی صدقہ نہ کھائے۔

۹۶۴- عن خارجة بن عمرو خليف ابى سفيان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ايها الناس ان الصدقة لا تحمل لى ولا لاحد من اهل بيى الا الله
لا يحسن لى ولا لاحد من المشركين يؤمن بالله واليوم الآخر من طامع المسلمين ما
يرون برقة . أخرجه ابن اوردى وابن مدة وابو نعيم

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۲۹)

حضرت خارجہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگوں
میرے اور میرے اہل بیت میں کسی کے لیے صدقہ حلال نہیں، سوائے میرے لیے اور کسی بھی
مسلمان (جو اللہ و رسولؐ کی راہ میں لڑتا ہے) کے لیے مسلمانوں کی غنیمتیں ایک چادر کے
برابر بھی حلال نہیں۔

۹۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُهِرَّةِ لَهَا شَيْءٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ ثَمَرِ الْبَيْتِ لَمْ نَكُنْ نَأْكُلُ مِنْ ثَمَرِ الْبَيْتِ لَمْ نَكُنْ
وَأَنَا هِيَ أَوْ مَا خِ النَّاسِ رواه ابو نعيم (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۱۷۴۱)

حضرت عبد اللہ بن مہیرہ ہاشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے نبی ہاشم اپنے کو صدقہ (کھانے) سے بچاؤ اس کو استثنائے نہ کر دیا کہ تمہارے
لاکڑی نہیں ہے بلکہ صدقہ لوگوں کا مکمل ہے۔

﴿صدقہ فطر کا بیان﴾

احادیث

۹۶۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرُهَا أَنْ تُرَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ الشَّمْسِ إِلَى الصُّلُوةِ . (صحيح البخاری ج ۱ ص ۲۰۴) باب فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَمِنْكَوَةِ الْمَصَابِيحِ بِأَبِی صَدَقَةِ الْفِطْرِ (الفصل الاول ۱ ص ۱۶۰)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ فطر ایک صاع حرمایہ غلام و آزاد مرد و عورت چھوٹے بڑے مسلمانوں پر مقرر کی و یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کر دیں۔ (بہار شریعت ۱۶۸)

۹۶۷: عَنْ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي ۱۱ مَرَّةٍ رَمَضَانَ عَلَى جَبْرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ بَصْفٍ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۲۹)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آخر رمضان میں بصرہ کے اندر منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو۔ اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ایک صاع تھمر یا شعیب یا بصف صاع یا قمح۔ (بہار شریعت ۲۲۸)

۹۶۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فُجَاءٍ نَكْحَةَ الْأَرْقِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ صَبِيحٌ أَوْ كَبِيرٌ مُدَّانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ بِوَاةٍ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۶۱ باب الزکوۃ)

بروایت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت آزاد، غلام، چھوٹے، بڑے پر دوہ (تعب صاع) کیہوں یا اس کے علاوہ ایک صاع غلہ واجب ہے۔

(بہار شریعت ۶۶۸۵)

۹۶۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ - فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرًا لِبَصِيحٍ مِّنَ النَّفَرِ وَالرَّقَبَةِ وَطَعْمَةً لِّلْعَسَاكِينِ

(مشکوٰۃ المصابیح باب صدقۃ الفطر الفصل الاول ص ۱۶)

عہد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت اور مساکین کی خورش ہو جائے۔

(بہار شریعت ۶۶۸۵)

۹۷۰. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَبَّحَ الرَّجُلُ مُعَلِّقَ بَنَنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى يُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ. (الدیلمی)

(کنز العمال ج ۴ ص ۲۱۶ حلیت ۱۶۱۵۔ باب صدقۃ الفطر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان سعلق رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۶۶۸۵)

﴿سوال کے حلال ہے کسے نہیں﴾

احادیث

۹۷۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا تَرَى الرَّجُلُ يُسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَسْأَلُ فِي وَجْهِهِ مِزْعَةٌ لَحْمٍ (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۹۹، باب من سأل الناس تكثراً الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۳۳۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا ہو گا۔ یعنی بہت بے آبرو ہو کر۔ (بہار شریعت ۷/۵۷۵)

۹۷۲ عَنْ سُفْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلُ كُلُّوْخَ بِمَكَّةَ حَيْثُ لَرَجُلٍ وَجْهَهُ لِمَنْ يُقْبَلُ عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ لَا يَسْأَلُ الرَّجُلُ مَا سُلْطَانُ أَوْ فِي أَمْرِ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدَأَ (المسئ لسان ج ۳ ص ۳۶۱ باب مسئلة الرجل لي أنكر لا بد منه، ابوداود ج ۱ ص ۲۳۱) باب ما تجزؤه الممسئ

سمروہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو لٹوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ نہ ہو (تو جائز ہے) (بہار شریعت ۷/۵۷۵)

۹۷۳. عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَسْأَلَةُ كُلُّوْخٌ فِي وَجْهِ صَاحِبِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ اسْتَقْبَلْ عَلَى وَجْهِهِ. رواه احمد (الروغب والغريب ج ۱ ص ۵۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سوال سائل کے چہرے میں بروز قیامت ایک قسم کی خراش ہو گا تو جو چاہے اپنے چہرے

پر خراش باقی رکھے۔

۹۷۴ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال سئل رسول الله ﷺ قال من سأل وهو عسى أن يسئله يوم القيامة رضى الله عنه في وجهه. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳) باب من يعلم صاحب المسئلة ما له فيها لم يسأل.
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بے حاجت سواں کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے میں وہ سوس خراش ہوگا۔

۹۷۵ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ من سأل الناس شي غير لائق برئت به أو عيال لا يطيقهم جاء يوم القيامة بوجه ليس عليه لحم.
رفیق رسول اللہ ﷺ: من فتح علی نفسه باب مسألة من غير لائق برئت به أو عيال لا يطيقهم فتح الله عليه باب فائدة من حيث لا يحتسب.

رفیق رسول اللہ ﷺ: من فتح علی نفسه باب مسألة من غير لائق برئت به أو عيال لا يطيقهم فتح الله عليه باب فائدة من حيث لا يحتسب.
(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سواں کرے جائے گا قیامت کے دن اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ اور حضور نے فرمایا جس پر نہ فاقہ گزر اور نہ اسے ہال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ اور حضور نے فرمایا جس پر نہ فاقہ گزر اور نہ اسے ہال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔ (بہار شریعت ص ۷۵)

۹۷۶ عن عائدة بن عمرو أن رجلاً أتى النبي ﷺ يسأله فأعطاه فلماً وصعاً وبجملته على استكفة الباب قال رسول الله ﷺ: لو يعلمون ما هي المسئلة ما مشى أحد إلى أحد يسأله. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳) باب من يعلم صاحب المسئلة ما له فيها لم يسأل.
عائذہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میں اگر لوگوں کو معصوم ہونا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔ (بہار شریعت ص ۷۵-۷۳)

۹۷۷: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لو تعلم

صاحب المسئلة ماله فيها لم يسأل. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر سوال کرنے والا جانتا سوال میں کیا ہے؟ تو سوال نہ کرتا۔ (مرتب)

۹۷۸: عن عمران بن حصیب سأل النبي ﷺ في وجهه. إن أعطى قلباً

لقبيل وإن أعطى كثيراً فكثيراً (مكتبر العمال ج ۲ ص ۲۹۶، حديث ۱۴۹۳۷)

حضرت عمران بن حصیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا تھوڑا دیا گیا تو تھوڑا زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ص ۳۷۵)

۹۷۹: عن عمران بن حصیب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

الله ﷺ خمسة النبي ﷺ في وجهه يوم القيامة ومنه نفي إذا إن أعطى قلباً لقبيل وإن أعطى كثيراً فكثيراً. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳)

حضرت عمران بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا، اور غنی کا سوال آگ ہے اگر تھوڑا دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ص ۳۷۵)

۹۸۰: عن نوبهار رضي الله تعالى عنه أن لبي سأل قال: من سأل مسئلة

وهو عنها غيب كانت شيناً في وجهه يوم القيامة. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۳)

لو تعلم صاحب المسئلة ماله فيها لم يسأل۔ حضرت نوبهار رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے بے حاجت سوال کیا اس کے چہرے میں قیامت کے دن وہ عیب ہوگا۔ (مرتب)

۹۸۱: عن جُبَيْس بن جنادة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: لا

المسئلة لا تحل لفي ولا لبي مرة سوى إلا لبي فخر مطلق أو غرم مطلق فمن سأل الناس ليشرى به ماله حرموا في وجهه يوم القيامة ورخص بالكلية من جهنم من شاء

لقبيل: من شاء فلنكفر. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۱۱، أبواب الزكوة)

حش بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر حاجت سوال کرتا ہے گویا وہ انگارہ کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۷ ص ۷۳۵)

۹۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَلَيْسَ بِهِ جَمْرٌ وَلَيْسَ بِهِ نَارٌ وَلَيْسَ بِهِ شَيْءٌ.

الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۲ باب انتهى عن المسئلة

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضور قدس ﷺ نے فرمایا جو مال بڑھانے کے لیے سواں کرتا ہے وہ انگارے کا سواں کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم سوال کرے۔ (بہار شریعت ج ۷ ص ۷۳۵)

۹۸۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ وَجَعْدَةً قَبْلَ عَيْنَيْهِ فَلَيْسَ بِشَاكِرٍ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا عَيْنُهُ؟ قَالَ قَلْبُهُ مَا يُغْنِيهِ وَيُعْشِيهِ. (السنن لابن داود ج ۱ ص ۲۳ باب كتاب الزكوة)

سہل بن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اگلے پاس تنہا ہے جو اسے بے پرواہ کرے وہ شاکر کی زبانی کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی وہ کیا مقدار ہے؟ جس کے ہوتے سواں چاہو نہیں فرمایا صبح و شام کا کھانا۔ (بہار شریعت ج ۷ ص ۷۳۵)

۹۸۴: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سَأَلَ النَّاسَ لِنَفْسِهِ مَالًا فَلَيْسَ بِهِ نَارٌ وَصَفَّ مِنَ النَّارِ يَلْقَاهُ مَنْ شَاءَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكُنْ.

(کنز العمال ج ۲۹ ص ۶۲۳ ح ۲۹۴۹)

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے اس لیے کہ وہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے اب اسے اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔ (بہار شریعت ج ۷ ص ۷۳۵)

۹۸۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُرْظٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ وَالْأُولَى تَقِي بَيْدَهُ إِنْ كُنْتَ لِحَالِفًا عَلَيْهِمْ لَا يَقْضُ فَإِنْ مِنْ صَدَقَةٍ فَصَلُّوا وَلَا تَقْضُوا عَنْهُ عَنْ مَطْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عَمَلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْطَحُ عَبْدٌ بَابَ مَنْزِلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ لَقَرٍ. (الرحيب والرهيب ج ۱ ص ۵۸۱-۵۸۲ باب لا يفتح عبد

(یہ مشرقیہ ۱۲۵-۱۲۷ء)

١٨٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
ثَلَاثٌ وَاللَّيْلُ نَهْيُكِ بَيْنَهُ إِنْ كُنْتَ لِحَالِهَا غَدِيرُهَا وَلَا يَغْضُضُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ
فَتَصَدَّقُوا وَلَا عَمَلٌ رَجُلٌ عَنْ مَضْمُونَةٍ إِلَّا رَادَّةُ اللَّهِ بِهَا عَمْرٌ وَاعْتَصِرُوا نِعَمَ اللَّهِ يَوْمَ
الْجَنَّةِ وَلَا يَفْخُحُ عَبْدٌ بَابَ مُسْنَدٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ

رواه الشيخان في الصحيحين (الترغيب والترهيب ج ١ ص ٥٨٢)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے ماں کم نہیں ہوتا تو صدقہ دواؤں جتنے موقوف کرنے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمی کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سواں کا درجہ دار، کھولے گا مگر بندہ توئی اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ (مرتب)

٥٨٧ عن أبيه بن محرز عن الهلال بن يحيى قال سمعت حمالة لبناء النبي صلى الله عليه وسلم تقول قم يا قبصة حتى تأتيك الصدقة فمروا بك بها ثم قال يا قبصة إن المسألة لا تجزئ إلا لأحد ثلاثة رجل يحض حمالة فحلت له المسألة نسأل حتى يصيبها ثم يمشي ورجل أصابته جاحدة فاجتاحت ما به فحلت له المسألة نسأل حتى يصيب قومه فله أصابته لئلا تعالة لحنت له المسألة نسأل حتى يصيب برقا من غنم أو سدا من غنم ثم يمشي وما يبرأ من المسألة يا قبصة سخت يا كلها صاحبها مشغتا

(العس لاہی دارد ج ۱، ۲۳۹-۲۴۰، باب عاجز زلیہ الفصالہ،

قبیلہ بن مختار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں مجھ پر ایک مرتبہ تاوان لازم آیا
میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا فرما دیکھو ہمارے پاس صدقہ کا مال

آئے گا تو تمہارے لیے حکم فرمائیں گے پھر فرمایا ہے قیصر سواں حلال نہیں مگر تین باتوں میں کسی نے ضمانت کی ہو (یعنی کسی قوم کی طرف سے دین کا ضامن ہو یا آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہو) تو ایسے کو سوال حلال ہیں یہاں تک کہ وہ مقدمہ اپنے پھر باز رہے یا کسی شخص پر آفت آئی کہ اس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسرا وقت کے لیے پچائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اس کی قوم کے تین عظیمہ شخص گواہی دیں کہ قتل کو ماتہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسرا وقت کے لیے حاصل کرے اور ان تین باتوں کے سوال قیصر سوال کرنا حرام ہے کہ سواں کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ۴۵۷)

۹۸۸۔ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اسْعَدٍ عَنْ لُثَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَأْخُذُ حَدُّكُمْ خَبْرَةَ نَفْسِي مَحْرُومَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيُصِغُهُ فَيَكْفُفُ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ نَاسٌ أُعْطُوا أَوْ مَعْرُوفٌ (صحيح البخاري ۱۹۹) بَابُ الْإِسْتِغْفَافِ عَنِ الْمَنَافَةِ رَوَى مِثْلَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (في الجزء الاول ص ۳۶۶)

زیریں حرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم روئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص کسی سے سر جائے وراپنی پیٹھ پر گٹھریوں کا گٹھا کرے اور سوال کی ذلت سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اس سے بد نہ دیں۔ (بہار شریعت ۴۵۷)

۹۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْتَطِبُ أَحَدُكُمْ خَرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ أَحَدًا فَيُصِغُهُ أَوْ يَصْفَهُ (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۹۶) بَابُ الْفَحْشِ عَلَى الْعَمَلِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْفَقَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی گٹھری کا گٹھا اپنی پیٹھ پر نہ کرے یا اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور وہ دے یا نہ دے۔ (مرتب)

۹۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَجْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ لَتُعْطَفَ مِنْهَا وَالْمَنَسَلَةُ لَتُؤْتَى خَيْرٌ مِنْ أَيْدِي السُّفْهِى وَالْأَيْدِ الْمُنْفَقَةِ وَالسُّفْهِى الْمَالِيَةُ (السلسلة ۱ ص ۲۳۳) بَابُ فِي الْإِسْتِغْفَافِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روئے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے صدقہ کا
در سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے یہ فرمایا کہ وہ پروا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور
والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا بکٹنے والا۔ (بہار شریعت ۵۵۵-۵۵۶)

۹۹۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَسَافًا لَأَنْصَارِ
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْصَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَاجِزُهُ قَالَ -
مَ يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ قُلْتُ أَذْخِرُهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفِهِ اللَّهُ وَ مَنْ يَسْتَسْغِثْ يُعْذِرْهُ اللَّهُ
زَمَنْ يَنْصَبِرْ يَصْبِرْهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ (السنن لابن دؤد
۲۳۳، ۱ باب فی الاستعفاف والبخاری ج ۱، ۹۸، ۹۹، والسنن ۳۶۲)

یوسف بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ اسرار میں سے کچھ لوگوں نے سوال کیا
حضرت ﷺ نے عطا فرمایا پھر مانگا حضور نے عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ
مال جو حضور کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر فرمایا کچھ میرا پاس ہے ہوگا سے میں تم سے اٹھتا ہوں کھوں گا
اور جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پیارے گا۔ اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی
کروے گا۔ اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا۔ اور صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ
و شیخ عطاء کسی کو نہ ملی۔ (بہار شریعت ۵۵۵)

۹۹۲. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ الْمَرْءِ إِذَا ابْسَ عَنْ
شَيْءٍ لَسْتُمْغِي عَنْهُ (لنوع العباد ج ۲، ۱۶۹، باب الضم)
حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لالچ محتاجی ہے
اور ناامیدی تو انگریزائی جب کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں رہ جاتی
ہے۔ (بہار شریعت ۵۵۵)

۹۹۳. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُعْطَى الْعَدَاءُ فَأَقُولُ أُعْطَى
مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مَنِي فَقَالَ : عُدُّهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا نَصْلٌ شَيْءٌ وَابْتَغِ غَيْرَ مُشْرِفٍ
وَلَا سَائِي فَحُذِّهِ وَمَا لَا قَلْبَ تَتَّبِعْهُ يَفْسُكَ (الصحيح للبخاری ۱۹۹۰، باب من أعطاه الله
شيئاً من غير مسألة والصحيح لمسلم ۲۳۱)

انصار کی کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا ایک کا غنہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کپڑی خرید کر میرے پاس لاؤ وہ حاضر مانے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں بیٹھا ڈالا اور فرمایا جا لکڑیاں کاٹو اور پتھر اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے لکڑیاں کاٹ کر چپے رہے اب حاضر ہوئے تو ان کے پاس اس درہم تھے چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کاغذ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے بستر ہے کہ قیامت کے دن سواں تمہارے منہ پر چھانا ہو کر آتا سوال درست نہیں مگر تمہیں شخص کے لیے ایسی محتاجی والے کے لیے جو سے زمین پر شادب یا تان والے کے لیے جو رسوا کر دے یا خون وے (دیت) کے لیے جو سے تکلیف پہنچائے۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

۹۹۵ عیسیٰ مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من أصدب فافق فأنزلها بالناس لم تسد فافقه ومن أترها بالله أو شك الله له بالغى إثمًا بموت عاجل أو عنى عاجل (سنن لاہی ۵۰۷ ج ۱ ۲۳۳ باب لی لا استغاب)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے فاتہ پہنچے وہ اس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اس کا لاتہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو اللہ عزوجل بند سے بہتیار کرے گا خواہ چند عرصہ رہے یا جلد مایہ دار کر دے۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

۹۹۶ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من بخل أو احتاج فحسبه الناس أو الفضي به إلى الله تعالى كان حقًا على الله أن يفتح له فوت سبة من حلال (رواه الطبرانی الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۹۳ ۵۹۴ باب الترهب من المسئلة وبحريتها مع الفی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا جو بھوکا یا محتاج ہو اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے (یک حدیث میں سے معون فرمایا گیا ہے اور ایک حدیث میں بہترین خدائق)۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

﴿ صدقات نفل کا بیان ﴾

احادیث

۹۹۷ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ، قال رسول اللہ ﷺ ، یَقُولُ الْمُعْتَبِلُ مَا بِيْ وَمَالِيْ وَأَسْمَالُهُ مِنْ مَّالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكْمَلَ غَائِقِيْ أَوْ لَيْسَ غَائِقِيْ أَوْ أُعْطِيَ غَائِقِيْ مَا بِيْ ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رواہ مسلم

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۰ باب الترغیب فی الصدقات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں بندہ ہوتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے اور سے تو اس کے مال سے تمیں کی قسم کا فائدہ ہے جو کھ کر غنا کر دیا یا پکس کر پرتا کر دیا یا عطا کرنے ثروت کے لیے جمع کیا اور اس کے ساتھ جانے والا کہ اور دن کے لیے چھوڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۷۸۵)

۹۹۸ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ، أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثَةٌ أَنْتَ إِيَّاهُ مِنْ مَّالِهِ قُلُوْا . بَارَسُوْا اللّٰهَ إِمَامًا أَحَدًا إِلَّا مَالَهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ ، فَإِنْ لَّمَّا مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثَةٌ مَا خَرَّ رواہ البخاری والنسائی

(ترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۰)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کوئی یہ نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو فرمایا اپنا مال تو وہ جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے (بہار شریعت ج ۵ ص ۷۸۵)

۹۹۹ عن ابی ہریرۃ أن ابی ہریرۃ قال ، ما یسرینی أن لی أحدًا ذہبًا ثانیً علی لائتہ وعلی بنہ ذہبًا إلا ذہبًا أرسلہ لدنہ عنی

(الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۳۲۰ باب نفل عفوہ من الذہب والفضة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس احد برابر سوتا ہوتا مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس میں کامیرے پاس کچھ رہ جائے ہاں اگر مجھ پر دین ہو تو اسکے لیے کچھ رکھ لوں گا۔ (بہار شریعت ص ۷۷)

۱۰۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُضْبَحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَرَوَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ! أَعْطِ مُتَّقًا حَقَّهُ، وَيَقُولُ الْآخَرُ: أَلْهَمْهُمُ: أَنْعَمُ مَنْبَغًا تَنَفَّاهُ (صحيح البخاري ۱۹۳۸، ۱۹۴۰، ياب قول الله عز وجل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔ (بہار شریعت ص ۷۷)

۱۰۰۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ لَوْ إِلَّا وَبِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَأْذِيَانِ أَلْهَمَهُمُ: مَنْ أَنْفَقَ فَأَعْفَيْتَهُ حَقَّهُ، وَمَنْ أَنْفَسَكَ فَأَعْفَيْتَهُ تَمَقًّا (رواه ابن حبان (المترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۹۰۲ باب الإنفاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں نہ دیتے ہیں اے اللہ! جو خرچ کرے اسے بدل عطا فرما اور جو رکھے اس کو تلف کر دے۔ (مرتب)

۱۰۰۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْفَقِي أَوْ بَصُحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلَا تُخْصِي لِنَفْسِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُؤْعِي فَيُرْعَى إِلَهُ عَلَيْكَ.

(صحيح المسلم ج ۱ ص ۳۳۱، ياب العناب بما أعطى)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سارا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالیٰ شمار کر کے دے گا اور بندہ کر کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر بندہ کر دے گا کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔ (بہار شریعت ص ۷۸)

۱۰۰۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلَاحِظُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ تَقِيًا قُلْتُ: عَلَيْكَ. (صحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۶، ياب الحديث على العفة وتبشير المتق بالخلع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے ایسا آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بہار شریعت ۷۸۵، ۷۸۶)

۴۔ ۱۔ عن ابی امامۃ یقول: قال رسول اللہ ﷺ یا ایسا آدم
انک وان تبدل الفضل خیر لک وان تمسکک ضرر لک ولا تلام علی
کفای وابدأ بمن تعول والبد العین خیر من البید الشفلی.

(جامع لمعدی ج ۱، ۱۰۱۔ باب الرمد باب ما جاء فی الزہاد فی الرضا)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ایسا آدم! اپنے
ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ اور اس کا روکنا تیرے لیے بُرا ہے۔ اور بقدر ضرورت
روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہے۔ (بہار شریعت ۷۸۵)

۵۔ ۱۔ عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ مثل البخیل
والمقتصد کما فی رجلین علیہما ختان من حلب قد اضطرت ابیہما الی تلبسہما
وسرقہما فحصل المقتصد کلما تصدق بصدقۃ یسقط عنہ حتی تغشی القملۃ
وتعفو اثرہ وجعل البخیل کلما ہم بصدقۃ قبض وأحدث کل حلقۃ یکنہا.

(المصباح لمسلم ج ۳۸۸۔ باب من النسر والبخل صحیح البخاری)

ج ۱۹۴۱ باب من البخل والمقتصد

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ
والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرد پینے ہوئے ہیں۔ جن کے ہاتھ گلے سے
جکڑے ہوئے ہیں تو صدقہ دیتے والے سے جب صدقہ دیا وہ زردہ شمار ہوگئی۔ اور بخیل
جب صدقہ دیتے کا ارادہ کرتا ہے۔ ہر کڑی اپنی جگہ کو لیتی ہے۔ وہ کشادہ کرنا ہی چاہتا ہے تو
کشادہ نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت ۷۸۵)

۱۰۰۶۔ عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ ابقوا الظلم فإن الظلم ظلمات یوم
القیامۃ واتقوا الشح فان الشح اهلک من کان قبکم حملہم علی أن یسکوا
دمانہم وإن سئلوا معارفہم رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الاغنا وکراہیۃ

الإنفاک الفصل الاول ص ۱۶۱

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ظلم سے بچ کر ظلم
قیامت کے دن مارکیاں ہے اور بخل سے بچ کر بخل نے انگوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے ہمیں
خون بہا ہے اور حرام کو حلال کرتے پر آمادہ کیا۔ (بہار شریعت ص ۷۹۵)

۱۰۰۷ عن أنس بن مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي الصَّدَقَةُ أَكْثَرُ
أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْ تَصْبِيحَ صَبِيحَ نَحْشَى الْفَقْرِ وَتَنْقَلِبَ الْغِنَى وَلَا تَهْمِلَ حَتَّى
يَأْتِيَكَ الْخُلُقُومُ فَتَكُ لَفْلًا كَذَا وَلَفْلًا كَذَا وَقَدْ كَانَ لَفْلًا مُتَقَيِّمًا عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۰۷ باب الإنفاق وکراهیة الأمساک الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اس صدقہ کا
زیادہ اجر ہے؟ فرمایا اس کا کہ صحت کی حالت میں ہو اور پاکی بہت جی کا اور یہ مرد تو گمراہ کی
آرزو یہ نہیں کہ پھوڑے رہے اور چان گئے کو جائے تو کہے تو فلاں کو اور اتنا دل کو دیتا اور یہ تو
فلاں کا یہ ہو چکا کسی وارث کا۔ (بہار شریعت ص ۷۹۵)

۱۰۰۸ عن أنس بن مَرْثَدَةَ قَالَ جَنَّتْ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَالِسٌ فِي ظِلِّ الْحَقَّةِ
قَالَ فَوَاسِي مُقَلَّاتُ الْفَلَّاحِ - هُمْ الْأَعْمَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَقَسَمْتُ مَا لِي لَعَنَهُ
الرَّسُولُ لِمَنْ شِئْتُ لِمَالٍ فَلَسْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ لَمَّا كُنْتُ نَسِي وَأُنْشِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُمْ
الْأَشْكُرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ : هَكَذَا وَهَكَذَا فَنَحْنُ بَيْنَ بَيْنِهِ رَعْنٌ يَجُوبُهُ وَعَنْ جُمَالِهِ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۳۴ باب ما جاء عن رسول اللہ ﷺ فی منع الزکوٰۃ ومن التَّشْدِيدِ)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور
حضور کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرماتے مجھے دیکھ کر فرمایا قسم ہے پیہ کی وہ ٹوٹے میں
ہیں۔ میں نے عرض کی میرے باپ ماں حضور ﷺ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا زیادہ
مال والے مگر جو اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے دینے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ
کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (بہار شریعت ص ۷۹۵)

۱۰۰۹ عن أنس بن مَرْثَدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : السَّحَى قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ

الْجَنَّةَ قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّارِ وَالَّذِينَ فِيهَا يُخَالِدُ الَّذِينَ فِيهَا هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
النَّاسِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّجِيءُ أَكْبَرُ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ نَّحِيلُ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۷۰۲ باب ما جاء فی الشجاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبی قریب ہے اللہ سے
قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دور ہے جہنم سے، اور بخیل دور ہے اللہ سے،
دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل نبی اللہ کے نزدیک زیادہ
پیارا ہے بخیل عابد سے۔ (بہر شریعت ص ۸۰۵)

۱۰۱۰ عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ
الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِعَيْنِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ

(مشکوٰۃ المصابیح باب الإنفاق و تكملة الإنفاق الفصل الثاني ص ۱۶۵)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنی زندگی
(یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرنے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ
بہتر ہے۔ (بہر شریعت ص ۸۰۵)

۱۰۱۱ عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : مَثَلُ الْوَدِيِّ
يَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتِهِ أَوْ يَغْنَقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شِيعَ . (مشکوٰۃ المصابیح باب
الإنفاق و تكملة الإنفاق الفصل الثاني ص ۱۶۵)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مرنے وقت
صدقہ دیتا یا آواز کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جب آسودہ ہو یا ترہم یہ کرتا ہے۔

(بہر شریعت ص ۸۰۵)

۱۰۱۲ عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : بَيْتًا زَجَلْ بِفَلَاحٍ مِّنَ الْأَرْضِ
لَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَخَابَةِ إِنْسِي حَبِيقَةً فَلَا تَقْصِي ذَلِكَ السَّخَابُ فَأَقْرَعَ مَاءٌ فِي
حَرَرٍ لَّذَا كَسْرَجَةٍ مِّنْ بِلَاسٍ الشَّرَاجِ لَمْ اسْتَوْعَبْ ذَلِكَ الْمَاءُ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءُ
لَا يَذْوَ جَلْ لَائِمٌ فِي حَبِيقَةٍ يُحَوِّلُ الْمَاءُ بِمَنْعَاهِ لِقَالٍ لَهُ . يَا عِبْدَ اللَّهِ مَا اسْتَبْكُ ؟

قَالَ فُلَانٌ اَلْاِسْمُ اَلَّذِي سَمِعْتُ لِيْ لِسُحَابِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لِمَ تَسْأَلُنِيْ عَنْ اِسْمِيْ؟ فَقَالَ : اَنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا لِيْ لِسُحَابِ اَلَّذِي هَذَا مَاءُهُ يَقُوْرُ اِسْمِيْ حَلِيْقَةً فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ : اَنَا اِيْنٌ، فَلَيْتَ هَذَا فَاتْنِيْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا مَا يَخْرُوْجُ مِنْهَا فَاتَصُدَّقْ بِدَنِيْ وَ اَتَكُنْ اَنَا وَ عِيَالِيْ ثَنًا وَ اُرْزُقَ مِنْهَا لِسُحَابِهِ

(مشکوٰۃ لمصابیح باب الإلهاف رکراہیۃ الإنساک الفصل الثالث ص ۱۶۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص جنگل میں تھا اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو و ایک کنارہ کو ہو گیا اور اس نے پانی سکستان میں گرایا و ایک ماں نے وہ سار پانی لے لیا وہ شخص پانی کے پیچھے ہو گیا ایک شخص کو دیکھا کہ پنے ہاٹ میں کھڑا ہوا تھریا سے پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فدل نام وہی نام جو اس نے ابر میں سے منا اس نے کہا اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے فلاں کے باغ کو سیراب کرتا تو کیا کرتا ہے (کہ تیرا نام تیرے پانی بھیج دیتا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیچہ ہوتا ہے اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں و ایک تہائی سب اور میرے پاس بچے کھاتے ہیں اور یک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔ (بہار شریعت ۸۷۵)

۱۰۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ لِسِيٍّ يَقُوْلُ : اِنْ ثَلَاثَةً لِيْ سِيٍّ اِسْرَئِيلُ اَبْرَصَ وَ اَفْرَعُ وَ اَعْصَى ، فَاَرَادَ لَنَّهُ اَنْ يَّخْبِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَنْتَ شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْ اَنْ يَحْسُرَ رَحْلُ حَسْرٍ وَيَذْهَبَ عَنِّي الْاَيْدِيْ فَذُوْ قَدْرَتِيْ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ لَدَهَبٍ عَنْهُ قَدْرُهُ وَ اَعْطٰى لَوْ اَحْسَبُ وَ جَدًا اَحْسَبُ قَالَ فَاتَى اَلْمَالَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكُّ سَحَابٍ اَلَا اَنْ لَا اَبْرَصَ اَوْ اَلْاَفْرَعُ قَالَ اَحْسَبُ الْاِبِلَ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَعْرُ قَالَ فَاَعْطٰى مَالَهُ عَشْرًا فَقَالَ رَكٌّ لِلَّهِ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاتَى الْاَفْرَعُ فَقَالَ اَنْتَ شَيْءٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الْاَيْدِيْ فَذُوْ قَدْرَتِيْ النَّاسُ قَالَ : فَمَسَحَهُ لَدَهَبٍ عَنْهُ لَالٌ : وَ اَعْطٰى

ضَعُفًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ أَعْمَالٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبِرَّةُ فَأَعْطَى بِقِرَّةٍ حَسَنًا قَالَ
 بِذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ فِيهَا قَالَ: فَاتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْئِي أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
 أَنْ يَرُدَّ إِلَيَّ الْبَصَرُ فَأَبْصُرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَحَسَنَةً فَرَدَّ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ
 أَعْمَالٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْعِلْمُ فَأَعْطَى شَاةً وَالْإِذَا فَاتَّحَ هَذَا وَرَدَّ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا
 وَإِدْمَسَ الْأَيْسَرَ وَلِهَذَا وَإِدْمَسَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَإِدْمَسَ الْعِجَاقِ قَالَ: لَمْ أَتِ إِلَّا نَوَاصِرَ لِي
 صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَيْنَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي
 الْيَوْمَ إِلَّا بِإِلَهِهِ ثُمَّ بَكَى أَسْأَلُكَ بِإِلَهِكَ غَطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنُ وَالْحِلَّةُ الْحَسَنُ
 وَالْعَمَلُ بِعِزِّ الْكَيْفِ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَهَلْ أَنْخَفِرُ كَثِيرَةً فَهَلْ لِي كَانِي أَعْرِفُكَ
 أَنْتُمْ تَكُنْ أَسْرَعُ بِقُدْرَتِكَ النَّاسَ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ: إِنَّمَا وَرَثْتُ هَذَا الْعَمَالَ
 كَاهِرًا عَنْ كَبِيرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَادِبًا فَصِيرُكَ اللَّهُ لِي مَا كُنْتَ قَالَ: رَأَيْتِي الْأَنْفَرُ
 فِي صُورَتِهِ فَقَالَ: لَوْ مَثَلُ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مَثَلُ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ: إِنْ كُنْتُ
 كَادِبًا فَصِيرُكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ قَالَ: وَهِيَ الْأَعْمَى هِيَ صُورَتُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ: رَجُلٌ
 مَسْكِينٌ رَابِعٌ سَبِيلِي انْقَطَعَتْ بَيْنَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِإِلَهِهِ ثُمَّ بَكَى
 أَسْأَلُكَ بِإِلَهِكَ رَدَّ غُلَّتِكَ بِصِرِّكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ: قَدْ تَكُنْتُ أَعْمَى
 فَرَدَّ إِلَيْهِ الْبَصَرُ فَهَذَا مَا كُنْتُ وَدَعْ مَا كُنْتُ فَوَلِّهِ لَا تُهْذِكْ لِيَوْمَ شَيْئًا أَحَدًا
 إِلَيْهِ فَقَالَ: مُسْكٌ مَالِكٌ، فَاتَّكَ الْيُسُيُومُ لَهَذَا رَجُلِي عَنْكَ وَسُحُوطُ عِي
 ضَاحِيكَ (صحيح مسلم ج ۲ ص ۸۰) بِأَنَّ بِحَدَابِ لَوْلَاهُ فَضْلُ فِي حَبِيبِ الْأَنْفَرِ
 وَالْأَنْفَرِ وَالْأَعْمَى

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہی اسرائیل میں عن
 نقص تھے ایک برص والا اسرائیلی تیسرا اللہ ہا اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا ان کے پاس
 ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس
 نے کہا اچھا رنگ اور اچھا چہرہ اور یہ بات جانی رہے جس سے لوگ تمہیں کرتے ہیں ارشتہ نے اس
 پر ہاتھ بھیرا وہ تمہیں کی چیز جانی رہی اور اچھا رنگ اور اچھا کمال اسے دی گئی فرشتہ نے کہا تجھے

کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کو شک ہے مگر برص واسے وہ
 گنجنے میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے) اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ
 اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر گنجنے کے پاس آیا اس سے کہا تجھے کیا ٹی زیادہ
 محبوب ہے؟ اس نے کہا خواہ صورت مال اور یہ جتنا ہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں
 فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ ہات چلی رہی اور خوبصورت ہال سے دیئے گئے اس سے کہا تجھے
 کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی ایک گا بھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ
 تیرے لیے اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس
 نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ
 نے اسکی نگاہ واپس دی فرشتے نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری اسے
 ایک گا بھن بکری دی ب دہی اور گلاب اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک کے لیے اوتوں
 سے جنگل بھر گیا دوسرے کے لیے گائے تیرے کے لیے بڑیوں سے پھر وہ فرشتہ برص واسے
 کے پاس اسکی صورت اور ہیئت میں ہو کر آیا (یعنی برس ۱۱۰ میں کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں
 میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے پہنچنے کی صورت میرے لیے نہ نظر نہیں آتی مگر اللہ کی
 مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ ورا چھاپڑا اور
 مال دیا ہے۔ ایک وٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے
 جواب دیا حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ
 سے گھن کرتے تھے فقیر نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا اس نے کہا میں تو اس مال کا سلا بند نسل
 وارث کیا گیا ہوں فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر
 گنجنے کے پاس اسی کی صورت بن کر آیا اس سے بھی دی کہا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے
 نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کے پاس اس کی
 صورت و ہیئت بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور سب فرہوں وسائل منقطع ہو گئے سچ پہنچے نہیں مگر
 اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے بیتا دی ایک بکری کا سواں
 کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ
 تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے خدا کی قسم اللہ کے لیے

تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت نہ ڈوں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال بچے قبضہ میں رکھ بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لیے اللہ کی رضا ہے ورنہ دونوں پر ناراضی۔

(بہار شریعت ج ۵ ص ۸۱-۸۲)

۱۰۱۴ عن أم نجید وكنانت ممن باع رسول الله ﷺ إياه قلت: يا رسول الله صلى الله عليك رسله ابن البسكين ليغوم على بابي فما أجده له شيئا أعطيه إياه فقال لها رسول الله ﷺ إن لم تجدي له شيئا فغطيه إياه إلا ظلفا محرفا فأدغمه إليه في يده (المسنن لابی دارود ج ۱ ص ۲۳۵ باب حقی السائل منکوة المصباح ص ۱۶۶ جامع الترمذی ج ۱ ص ۸۳ والدرعی ج ۱ ص ۱۲۲)

ام نجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتا ہے کہ گھر میں نہیں ہوتا کہ اسے دوسرا شادقم دیا اسے کچھ دے کر چہ کھڑا ہوا۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۸۲)

۱۰۱۵ عن مولى يفتيمان لال نهدي لأمة سألته بضعة من لحم و كان النسي مائة يخبضه اللحم لقانت لخدمته صعبه لى البيت * لعن النسي ﷺ يا كلفة. فوضعه فى كوة البيت وجاء مرسى فقام على الباب فهاه تصلفوا بآرك الله فيكم، فقالوا: بآرك الله فيك لىفت السائل فدهن النسي مائة فقال يا أمة سلعة هل عندكم شئ أطعمه؟ فقلت نعم اقلت للخدمة اذهبى لآلى رسول الله ﷺ بذلك اللحم فدهيت فلم تجد الكوة إلا قطعة مروة فقال النسي ﷺ: لى ذلك اللحم غاد مروة لما لم تغطوه السائل. ورواه لىفى فى دلائل النبوة

(مشکوة المصابیح ص ۱۶۶ باب التفاق وکراهة الاغناک الفصل الثانی)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اللہ ﷺ کو گوشت پسند تھا انھوں نے خادمہ سے کہا سے گھر میں رکھ دے شاید حضور تادل لڑمائیں اس نے طاق میں رکھ دیا ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کبھی صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا لوگوں نے کہا اللہ تجھے برکت دے سائل چلا گیا

حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المؤمنین نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا چادہ گوشت لے آؤ گئی تو طاق میں پتھر کا ایک ٹکڑا پایا حضور نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا لہذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔ (بہار شریعت ۸۴-۸۵)

۱۰۱۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسُخَاءٌ شَجَرَةٌ لِي الْجَنَّةِ هَمْنٌ كَانَ سَجِيًّا أَحَدٌ بَغَضَ مِنْهُ فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْعَصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشَّعْ شَجَرَةٌ لِي السَّارِ هَمْنٌ كَانَ شَحِيحًا أَحَدٌ بَغَضَ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْعَصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ النَّارَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (مشکوۃ المصابیح باب الإنفاق و غریبہ لانساک الفصل الثالث ص ۱۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جوئی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کر لے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۱۷. عَنْ عَجِیْقِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا كُرْرُ يَا بَصْدَقَةَ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَنْحَطُّهَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (المرعبي و العربی ج ۲ ص ۲۰)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا صدقہ میں جلدی کرو کہ یہاں صدقہ کو نہیں بھٹکتی۔ (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۱۸. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَى كُلُّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ : فَلْيُغْفَلْ بِهَذِيهِ فَيَسْمَعُ بِهَذِيهِ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : فَيُهَيِّئْ ذَا الْحَاجَةِ الْعَلْفُوفَ قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : لِيَأْمُرَ بِالْخَيْرِ قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ : فَيُتْبِكُ غِي الثَّرَ ثَابِتٌ لَهُ صَدَقَةٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶۸ باب فصل الصدقة الفصل الاول والجمع المصحح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۵ عن ابی ہریرہ)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی اگر نہ پائے اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے۔ اور

صدقہ بھی دے عرض کی اگر استطاعت نہ ہو یا نہ کرے فرمایا صاحب حاجت پریش کی اعانت کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا نیکی کا حکم کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳۷۵)

۱۰۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَتَعَدَّلُ بَيْنَ الْإِثْمَيْنِ صَدَقَةٌ تُمْسُ الرَّجُلَ بَيْنَ ذَاتَيْهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، وَتُرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ قَالَ - وَالْعَبِيَّةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تُخْشِبُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۱۵ باب بيان انما الصدقة تدفع على مخرج المعروف)
یوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے کسی کو چہ نور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اٹھادینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نہ کی طرف چلے گا صدقہ ہے رستہ سے ادیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳۷۵)

۱۰۲۰ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، وَيَزْرَعُ زَرْعًا لَيْسَ كُلُّ بَعْدِ إِنْسَانٍ أَرْطَبُ أَوْ يَهِيئُهُ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ تُنْتَقَى عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح باب فصل الصدقة الفصل الاول ص ۱۶۸)
اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان بیڑ لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرندہ یا چرواہے نے کھا یا وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳۷۵)

۱۰۲۱ عَنْ أَبِي فَرْقَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، زَيْهَتُكَ عَنِ الْمَكْرِ صَدَقَةٌ، وَإِشَادُكَ الرَّجُلَ إِلَى أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ لِرُؤْيَى الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِعْطَاؤُكَ السَّجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعِظَمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَالزَّاعِكُ مِنْ دَلُوكَ فِي دَلَمِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۱۲، باب ما جاء في صدقة

المعروف، مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الثامن ص ۱۶۹، ۱۷۰

ابو ررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور قرأتے ہیں اپنے بھائی کے سامنے سکرانا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کو مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، بڑی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۲۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَغْرُزٍ صَلَافَةٌ وَإِنْ مِنْ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْفَى أَخَاكَ بِرَجْعٍ طَبَقٍ وَأَنْ تَقْرَعَ مِنْ دَلُوكَ هِيَ إِمَاءُ أَيْحُكَ.
(مشکوٰۃ المصابیح ۱۶۸ باب فضل الصدقة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر بھدائی صدقہ ہے اور یہ بھی بھدائی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے اور یہ کہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔ (ترجمہ)

۱۰۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِعَصِي شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ لِقَالَ لَا تُحِمْ هَذَا عَنْ صَرِيْقٍ لِمُسْلِمٍ لَا يُؤَدِّيهِمْ هَذَا جِلَّ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الاول ص ۱۷۸)

بوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک درخت کی شاخ بچ راستہ پر تھی ایک شخص گویا رکھا میں اس کو مسلمانوں کے راستہ سے دور کر دوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کریں گے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۸۳۶)

۱۰۲۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كُنْ مَسْلِمًا كَوْنًا عَلَى غَرِيٍّ كَسَمَةِ اللَّهِ مِنْ حَصْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ سَقَى مُسْلِمًا سَقَاهُ اللَّهُ عَرْوًا وَجَلَّ مِنْ أَوْجِحِ الْمَخْفُومِ. (السنن لابی داؤد ج ۱، ۲۳۶، باب فی فضل سقی المسکین)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے پہنا دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی

بھو کے مسلمان کو کھانا کھانے کا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھانے کا اور جو مسلمان کسی پیارے مسلمان کو پانی پلانے اللہ تعالیٰ اسے رقیق مختوم (یعنی جنت کے شراب سر بند) پلائے۔
(ابو ۱۲ ترمذی) (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۲۵ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُتَسَلِّمًا ثَوْبًا لَا يَكُنْ فِيهِ حِفْظٌ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ مِئَةُ خَرَقَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَدَّثَهُ (مشکوٰۃ المصابیح باب فصل الصدقة الفصل الثاني ص ۱۶۹)
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہن دے تو جب تک اس میں کاس شخص پر ایک پہننے بھی رہے گا یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتُذْفَعُ بِهَا السُّوءُ (جامع الترمذی ج ۱ باب ما جاء في فضل الصدقة)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۳۵)

۱۰۲۷ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى أَعْوَادِ الْمُسْرِ يَقُولُ: ائْتُوا الثَّارَ وَتَوَسَّلُوا تَسْرَةً فَإِنَّهَا تُقِيمُ الْوُجُوحَ وَتُذْفَعُ بِهَا السُّوءُ وَتَقْفَعُ مِنَ الْجَنَائِعِ مَرْفَعَهَا مِنَ الشُّعْبَانِ (الترغيب والترهيب ج ۱۱ باب الترغيب في الصدقة)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشیر پر یہ کہتے سنا کہ آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے کہ صدقہ کبھی کو درست کرتا۔ اور بری موت کو دفع کرتا اور بھوکے کو آسودہ کر دیتا ہے۔ (مرتب)

۱۰۲۸ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّهِمْ دَبْحَوَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْفُهَا؟ قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَيْفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ (مشکوٰۃ باب فصل الصدقة الفصل الثاني ص ۱۶۹)

ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی

حضور نے ارشاد فرمایا اس میں سے کیا ہائی رہا؟ عرض کی سوا شانہ نہ ہائی کس رشتہ فرمایا شانہ کے سوا سب ہائی ہے۔ (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَسَى سُبَّانَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُجِبُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَنْفُصُهُمُ اللَّهُ، فَأَمَّا الَّذِينَ يُجِبُهُمْ فَرَجُلٌ أَمَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِفِرِّهِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ فَمَمُوءَةٌ فَتَحْلَفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِغَيْبِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي تُحْطِئُهُ وَقَوْمٌ سَارُوا أَيْتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ التَّوَمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ سَفَّ يَغْدُلُ بِهِ فَوْصُفُوا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَقَّقِي وَيَتَلَوُّ آتَايَ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَبَقِيَ لَعَلُّهُ فَهَرَمُوا فَأَقْبَلَ بِمُدْرِهِ حَتَّى يُفْتَلَ لَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يَنْفُصُهُمُ اللَّهُ السُّبْحُ لِلرَّائِي وَالْفَقِيرُ الْمُتَحَتِّالُ وَالْعَبِيُّ الظُّلُمُ

(الترغیب والنہیب ج ۱ ص ۲۲ ۲۳ لسانی ج ۱ ص ۳۵۸ من یسأل ولا یعطی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض، جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے ایک شخص کسی قوم کے پاس یا پھر ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا۔ اس فریت کے واسطے سے سواں نہ کیا جو سائل اور قوم کے درمیان ہے انھوں نے شہ دیا۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا وہ سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ جب انھیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو گئی سب نے سر رکھ دیئے (یعنی سو گئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ کی باتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی اس شخص نے اپنا سینہ گے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے پانچ ہوا اور دین انھیں اللہ اپنا پسند فرماتا ہے ایک بوڑھا زنا کار دوسرا فقیر متکبر تیسرا مالدار ظالم۔ (بہار شریعت ۸۵/۵)

۱۰۳۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَ ثَمِينًا فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: يَهْ عَلَيْهِ لَمْ تَقْرُثْ لَعَنَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

سَأَلُوا : يَا رَبِّ أَهْلٌ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ لُجَلٍّ ؟ قَالَ نَعَمْ . الْخَدِيدُ فَقَالُوا :
 يَا رَبِّ أَهْلٌ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْخَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا : يَا رَبِّ أَهْلٌ مِنْ
 خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا : يَا رَبِّ أَهْلٌ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
 أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ . الرِّيحُ فَقَالُوا : يَا رَبِّ أَهْلٌ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ
 الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ . إِنْ أَحَدٌ تَصَلَّقَ مَدَقَّةً بَيْنَهُ يَخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ وَرَأَاهُ الْغَرَمَدَى

(مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الثانی ص ۱۷۰)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ سے زمین
 پیدا فرمائی تو اس نے بلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیا اب زمین ٹھہر گئی فرشتوں
 کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا عرض کی اسے پروردگار تجھے مخلوق میں کوئی شے ہے کہ وہ پہاڑ
 سے سخت ہے؟ فرمایا ہاں ہوا عرض کی کہ رب! اسے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا
 ہاں، آگ عرض کی آگ سے بھی زیادہ کون سخت ہے؟ فرمایا ہاں پانی عرض کی پانی سے زیادہ سخت
 کچھ ہے؟ فرمایا ہاں، ہوا عرض کی ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، انہی کہہ رہے
 تھے کہ صدقہ کرتا ہے اور سے بائیں سے چھپاتا ہے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۸۵۵)

۱۰۳۱ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَدِيَ مَسْلُومًا يَهْلُ مِنْ
 كُلِّ مَنَابِلَ لَهُ دُخَانٌ لِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَاجَةُ أَحَدٍ كُلُّهُمْ يَدْخُرُ لِي فَاَعْدَةُ
 فَلْتُ . وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا لِعَرَبِيٍّ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً لِعِزِّيٍّ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۰ باب فضل الصدقة انس للنسائی ج ۲ ص ۲۰۱)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے کل
 مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے جنت کے درواں اس کا استقبال کریں گے ہر ایک اسے
 اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے میں نے عرض کی میں کی صورت کیا ہے؟ فرمایا اگر
 اونٹ دے تو دو اونٹ اور گائے دے تو دو گائیں۔ (بہار شریعت ۸۶۵)

۱۰۳۲ عَنْ نَعْدَانِ بْنِ جَعْلٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْلَكَ
 هَلِي تَهْوَابُ الْحَمَرِ لَلَّتْ : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلُ الصُّومِ

حَسَنَةُ الصَّدَقَةِ تُطَهِّرُنِي، كَمَا يُطَهِّرُنِي الْمَاءُ الْيَسْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ
صَحِيحٌ «التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۳ ص ۶۱۱»

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایوانِ خیرہ بتا دوں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا روزہ سیر ہے صدقہ خلی کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

۱۰۳۳ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ طَلُّ
الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَدَقَةٌ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۰۲) اباب کن امری فی طل صدقہ
بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ
قیامت کے دن اسکا صدقہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ص ۸۶۵)

۱۰۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غَنَى
وَالْهَذَا مِنْ بَقُولِ (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۹۲) لَمْ يَصِفْ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنَى (الصحيح لمسلم ج
۱ ص ۲۲۲) بَابُ أَنَّ الْيَدَ الْغَنَى مِنَ الْيَدِ الْغَنَى هِيَ الْمَقْفُوعَةُ وَالْمَقْفُوعَةُ هِيَ الْأَعْدَةُ
ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بہتر
صدقہ وہ ہے کہ پشتِ غنا سے ہو (جیسا کہ بعد تو گہری بات ہے کہ ان سے شروع
کر دو جو تمھاری عیاں میں ہیں (جیسا کہ درودِ دروں کو) (بہارِ شریعت ص ۸۶۵)

۱۰۳۵ عَنْ أَبِي مُنْفُذٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ الْمُسْلِمُ إِذَا اتَّفَقَ
عَلَى أَهْلِهِ مَقْفُوعَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً. (صحيح مسلم ج ۱ ص ۲۴۴) بَابُ فَضْلِ
الْمَقْفُوعَةِ وَالْمَقْفُوعَةُ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْأَوْلَادِ وَلَوْ كَانُوا مُسْرِكِينَ

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے
اہل پر خرچ کرتا ہے اگر ثواب کے لیے تو یہ بھی صدقہ ہے (بخاری، مسلم) (بہارِ شریعت ص ۸۶۵)

۱۰۳۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبِيعٍ عَنْ امْرَأَةٍ عِنْدَ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَصَدَّقْ بِمَا
مَقْضَرُ النِّسَاءِ أَوْ لَوْ مِنْ خُلَيْكُنَّ قَالَتْ لَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَهَضَمْتُ بِكَ رَجُلًا
خَفِيفَ ذَاتِ الْوَيْدِ وَإِنَّ رَسُولِي اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرُوا بِالصَّدَقَةِ بِلَا نِسَاءٍ لَهُ فَإِنْ كَانَ ذَاكَ

یہ خبری عنی والّا صرفہا ہی غیر کتمہ قالہ . فقال لی عبد اللہ بل ائنیہ ائب قالہ .
 فاعطیتہا فہذا بفرقة من الانصار بناب رسول اللہ ﷺ حاجتی حاجتہا قالت
 وکان رسول اللہ ﷺ قد ائیت عنہ المہابة قالت فخرج عینا بلال فقال لہ
 ائب رسول اللہ ﷺ فاحبرہ ان مرأتی بالباب لتلاک انخوی الصدقة عنہما
 علی ازاوجہما رعلی ائنا فی خجورہما ولا تخبرہ من حق قالت لہا بلال
 علی رسول اللہ ﷺ فمالہ فقال لہ رسول اللہ ﷺ من ہما ؟ فقال بفرقة من
 الانصار وریسہ فقال رسول اللہ ﷺ ای الزباب ؟ قال بفرقة عبد اللہ فقال لہ
 رسول اللہ ﷺ لہم اخیان اخیروا لغرامہ واخر الصدقة (الصحيح لمسلم ج
 ۱ ص ۳۶۳ باب فصل الصدقة والصدقة علی الاغریب والزوج والا لیس ولو کانوا

مشترکین والجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۹۷ باب الصدقة علی الاقرب)

حضرت عبداللہ کی بیوی سہیلہ بنت مسعود سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اب غور تو اتم صدقہ کر اگرچہ پنے پیار سے (کہتی ہیں) میں
 پنے شوہر عبداللہ کے پاس و پس پہنچی در عرض کی آپ تک دست آوی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میں صدقہ کا حکم فرمایا ہے تو آپ جا کر پوچھیے پھر کر آپ کو میرا صدقہ دینا
 جائز ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ کئی اور کو دوں ؟ کہتی ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا تمہیں جاؤ تو میں چل
 پڑی اتفاق یہ کہ اس وقت ایک انصاری عورت در وارفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر موجود تھی ہم
 دونوں کی حاجت ایک ہی تھی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے اتنے میں بلال آئے تو ہم
 نے ان سے کہا جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ وہ عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور پوچھ
 رہی ہیں کہ اپنے شوہر اور اپنی کفالت والے یتیم بچوں کو صدقہ کافی ہو سکتا ہے مگر ہمارے بارے
 میں نہ بتانا تو حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو سرکار
 نے ارشاد فرمایا وہ دونوں کون ہیں ؟ جواب دیا کہ ایک انصاریہ عورت ہے اور دوسری انہب ہے تو
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون انہب ؟ کہا عبداللہ کی بیوی ، سرکار نے ارشاد فرمایا
 ان کو دینے میں دو تا اجر ہے ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ ہے ۔ (بہار شریعت ۸۶۵)

۱۰۳۷: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .
الْصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ . وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ إِثْمَانٌ حَقْدَةٌ وَصِئَةٌ

(النسای من ماجہ ج ۱۳/۱۶ باب فضل الصدقة)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینا
صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ ہے اور صدمہ بھی بھی ہے۔ (بہار شریعت ص ۸۶/۵)

۱۰۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ
مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُضِيدَةٍ كَانَ بِهَا أَجْرٌ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَتْ
وَلَمْ تَخَارِجْهُ جُثْلَ ذَلِكَ لَا يُقْصَرُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ .

(النسای داؤد ج ۲۳۷/۱ باب المرأة تصدق من بيت زوجها)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھر میں جو
کھانے کی چیز ہے اگر عورت اس میں کچھ دیدے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اسے دیے کا
ثواب ملے گا اور شوہر کو کھانے کا ثواب ملے گا اور خاں (بھتیجی) کو بھی تنہا ہی ثواب ملے
گا ایک کا اور دوسرے کے اجر کہ کم نہ کرے گا۔

۱۰۳۹: عَنْ أَبِي الطَّعَامِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حُجَّةِ الْوُدَّاعِ لَا تَقْبَلُنَّ بِمَرْأَةٍ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ : ذَلِكَ أَفْضَلُ أَثْوَابِنَا

(جامع الترمذی ۱۴۵/۱ باب ما جاء في نفقة المرأة من بيت زوجها)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا
عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے عرض کی گئی کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ
تو بہت اچھا مال ہے۔ (بہار شریعت ص ۸۷/۵)

۱۰۴۰: عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَارِجُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي
يُسْقَدُ وَرَبُّهُ قَالَ . يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ كَمَا يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ إِلَى النَّبِيِّ
أَمَرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَلِّينَ . (صحيح البخاری ج ۱/۹۳ باب اجر العاقل إذا تصدق

یاسر صحیحہ غیر مفید۔ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۲۹ باب اجر الخاری الاوی و المرأة اذا تصدقت من بیت زوجها غیر مفیفة بأذنه الضریح والغریب)

ایاموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اللہ ﷺ نے فرمایا خانان مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا مگر پورا پورا اسکو پڑتیا ہے وہ دوسرے دینے والوں میں سے ایک ہے۔ (بہار شریعت ۸۷۵)

۱۰۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِالنَّفَقَةِ الْخَيْرَ وَنَفَقَةُ التَّمْرِ وَبَيْنَهُ مِمَّا يَنْفَعُ بِهِ الْمُسْكِينُ ثَلَاثَةً . الْخَيْتَةَ ، وَرَبَّ الْبَيْتِ الْآمِرُ بِهِ ، وَالرَّوْحَةَ تُصْبِحُهُ وَالْخَادِمُ الَّذِي يُدَوِّلُ الْمُسْكِينُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخُنْ خَدَمًا .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۵۲۱ باب الترغيب في الصدقة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک غمزدن اور ایک مٹھی خرم اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے گی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا دوسری زوجہ کہ اسے تیار کیا کرتی ہے تیسرے خادمہ مسکین کو دے آتا ہے ہر صورت فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (بہار شریعت ۸۷۵)

۱۰۴۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ . خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ . يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! تَوَهَّبُوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا ، وَبَاهِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَسْهَوُوا ، وَصِلُوا الَّذِينَ يُسْكِمُ وَتَيْنَ رَيْكُم بِكَفَرَةٍ دُكِرَ كُفْرُكُمْ لَهُ وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ فِي السَّرِّ وَالْعِلَانِيَةِ تَزُرُّقُوا وَتَنْصَرُّوا وَتَحْيَرُوا (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۵۰۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ و علانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری فکسل دور کی جائے گی۔ (بہار شریعت ۸۷۵)

۱۰۴۳ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٌ إِلَّا سَيَكُونُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ بُلْفَاءَ وَجْهَهُ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقْ تَمْرَةٍ.

(الترغيب والترہیب ج ۱۰ باب التوہیب فی الصدقة)

عبدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے دکھائی دے گا پھر، اُس طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو پہلے کر چکا ہے پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچا کر چترے گا ایک نکلوا دے کر (اور اسی کے مثل عبد اللہ بن مسعود صدیق اکبر و امام المومنین صدیقہ و امس و ابو ہریرہ و ابوہ مدنی و ابن بشر و غیر ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی)۔ (بہار شریعت ۸۸۷۵)

۱۰۴۴ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا سَمِعَ فَدَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ : فَبِهِ ثُمَّ قَالَ : يَقْبَضُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَدْلَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الصُّومُ حَجَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا تُطْفِئُ الْقَاءَ النَّارِ (الترغيب والترہیب ج ۱۰ باب الصدقة تطفي الخطيئة) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (بہار شریعت ۸۸۷۵)

۱۰۴۵ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ لَمْرٍ فِي ظِلِّ حَقِّهِ حَتَّى يَقْبَضَ بَيْنَ النَّاسِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُطْفِئُ عَنْ نَفْسِهَا حَرَّ النَّفْسِ . (الترغيب والترہیب ج ۱۰ باب الصدقة تطفي الخطيئة)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (اور

طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت دور کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۶. عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِيمَا يَرَوْنِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ اقْرُءْ مِنْ كِتَابِكَ عِنْدِي وَلَا تَغْرِقْ وَلَا تَغْرِقْ أَوْ لِيَكُنْهُ أَخُو حَافِظُكَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ. (الترغيب والترہیب ج ۲ ص ۱۶۷-۱۶۸)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے اے ایسے آدم اپنے خزانہ میں میرے پاس کچھ جمع کر دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری ہوگا کتبے میں پورا دلوں گا سوقت تک کہ تیرا کتا زیادہ محتاج ہوگا۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۷. عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَهْكُ عَنْهَا لَخِيٍّ سَجِيحٍ شَيْطَانًا. (الترغيب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۲، باب الترغيب في الصدقة)

حضرت بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی جب صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جڑے چیر کر نکلتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۸. عَنْ أَبِي دُرٍّ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا خَرَجَتْ صَدَقَةٌ حَتَّى يَهْكُ عَنْهَا لَخِيٍّ سَجِيحٍ شَيْطَانًا كُلُّهُمْ يَهْيَ عَنْهَا. (الترغيب والترہیب ج ۲ ص ۱۷۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ ستر شیطانوں کے جڑے چیر کر نکلتا ہے۔

۱۰۴۹. عَنْ عُمَرَ وَثْقَى عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ صَدَقَ الْمُسْلِمُ تَرِيئَهُ فِي الْعُمَرِ وَتَمْنَعُ مِثْلَ السُّوءِ وَيُلْجِبُ اللَّهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْمَعْرُوفَ. (الترغيب والترہیب ج ۲ ص ۲۱۱)

عمر ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کبر و فخر کو دور فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۵۰. عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

لَصَدَقَةٌ تَسْلُ مَبْعُورٍ بِأَمْرِ السُّوءِ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۰۹)
 رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ
 برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸۷۵)

۵۱۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ: إِنْ أُلِّقَ أَوْحَى إِلَى نَخِي بِزَكْرِيَا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِعَمَسٍ كَلِمَاتٍ
 أَنْ يُفْعَلَ بِهِمْ وَيَأْمُرَ بِيْ، مَرَّ الْوَيْلُ لِيْ بِتَعْمَلُوا بِهِمْ فَذَكَرْتُ احْبَبْتُ لِيْ أَنْ قَالَ فِيهِ
 وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَنْ دَلَّكَ كَمَنْ دَلَّكَ رَجُلٌ اسْرَهُ أَنْعَدُوا لَوَلَقُوا بِذِهِ إِلَى عَقِبِهِ
 وَقُرْبُوزِهِ لِيُصْرَبُوا غَفَةً فَجَعَلَ يَقُولُ هَلْ نَكُمُ أَنْ أَفْدَى نَفْسِيْ مِنْكُمْ وَجَعَلَ يَقْطَعُ
 الْفَيْلَ وَالْكَنْبَرِ حَتَّى أَفْدَى نَفْسَهُ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۰۹) ابشر عجب فی الصلوة
 حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ
 عزوجل نے نخی بن زکریا علیہما الصلوة والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں
 اور بی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں بن میں ایک یہ ہے کہ اس کے تمہیں
 صدقہ کا حکم فرمایا ورس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قیدیا اور اس کا ہاتھ گردن سے
 مار کر ہاتھ دیا اور اسے مارے کے لیے اس وقت تھوڑ بہت جو کچھ محاسب کو اسے کر
 اپنی جان پیکی۔ (بہار شریعت ۸۹۷۵)

۱۰۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ
 جَمَعَ مَالًا خَرَامًا لَمْ يَصْدُقْ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ إِضْرَةً عَلَيْهِ .
 (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۰۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حرام مال جمع
 کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اس کے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۹۷۵)

۱۰۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 إِنْ أُلِّقَ أَوْحَى إِلَى نَخِي بِزَكْرِيَا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِعَمَسٍ كَلِمَاتٍ
 أَنْ يُفْعَلَ بِهِمْ وَيَأْمُرَ بِيْ، مَرَّ الْوَيْلُ لِيْ بِتَعْمَلُوا بِهِمْ فَذَكَرْتُ احْبَبْتُ لِيْ أَنْ قَالَ فِيهِ
 وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَنْ دَلَّكَ كَمَنْ دَلَّكَ رَجُلٌ اسْرَهُ أَنْعَدُوا لَوَلَقُوا بِذِهِ إِلَى عَقِبِهِ
 وَقُرْبُوزِهِ لِيُصْرَبُوا غَفَةً فَجَعَلَ يَقُولُ هَلْ نَكُمُ أَنْ أَفْدَى نَفْسِيْ مِنْكُمْ وَجَعَلَ يَقْطَعُ
 الْفَيْلَ وَالْكَنْبَرِ حَتَّى أَفْدَى نَفْسَهُ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے
فرمایا تم یہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۴ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ
سبق درهم مائة ألف درهم فقال رجل : وكيف ذاك ؟ يا رسول الله ﷺ ! قال
رجل : له مالي كثير أخذ من عزمه مائة ألف درهم فصدق بها رجلاً ليس له إلا
درهمان فآخذ أحدهما فتصدق به . رواه النسائي وابن خزيمة وابن حبان

(الترغيب والترہیب ج ۲، ۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک درهم یا کھ درہم
سے بڑھ گیا کسی نے عرض کی یہ کیوں کر یا رسول اللہ ﷺ ؟ فرمایا ایک شخص کے پاس کثیر ہے
اسنے اس میں سے ایک درہم لیکر صدقہ کئے اور ایک شخص کے پاس صرف دو ہیں اس نے ان میں
ایک کو صدقہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گنہار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم۔ نے اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں رات پانچ روڑوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہو اور تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جاؤں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور رکھا کہ اور چوبیس تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈور سیاہی کے ڈور سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کے ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں احتکاف سے ہو یا اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آئینیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۰۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا

جَاءَ رَمَضَانُ فَتَبَحَّثُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ .

(صحیح البخاری ج ۱/ ۲۵۵ باب من یقال رمضان أو شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب رمضان

آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۴/ ۲۵)

۱۰۵۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ

هَذَا الشَّهْرَ لَدْخَلَ حَضْرَتُكُمْ وَلَيْدُكُمْ لَكَلَّةٌ غَيْرَ مَنَ أَلْفِ شَهْرٍ مِنْ حُرْمَتِهَا فَقَدْ حُرِّمَ الْغَيْرُ مَحَلَّةً

وَلَا يَحْرُمُ غَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومًا. (المسنن لابن ماجہ ج ۱/ ۱۲۰ باب ما جاء في فضل شهر رمضان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں رمضان آیا تو حضور نے فرمایا یہ مہینہ

اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی

خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۷ عن ابن عباس قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلِقْ كُلَّ اسِيرٍ وَأَعْطِ كُلَّ سَائِلٍ (مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم الفصل الثالث ص ۱۷۴)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے سب قیدیوں کو رہا فرما دیا جاتا اور ہر سائل کو عطا فرما دیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۸ عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ان الجنة تروخوف لرمضان من راس السحابة نبي حولي قايلا قال اذا كان اول يوم من رمضان طبت ريح تحت العرش من ودي الجنة عسى السحابة العن فيقول يا رب اجعل لنا من عبادك ائرا تقرأ بهم آياتنا ونقرأ آياتهم بنا. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۴ باب کتاب الصوم)
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت ابتدا سے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے راستہ کی بات ہے جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے غرش کے نیچے ایک ہوا خور عین پر چلتی ہے وہ کہتی ہیں اے رب! تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے اس کو شوہر بنا سن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۹ عن ابن خزيمة عن النبي ﷺ انه قال يضر لأخيه في آخر ليلة في رمضان قيل يا رسول الله ﷺ أي ليلة القدر؟ قال لا، ولكن العاقل انما يؤمن أنجرة إذا لم يغمض غمضه وراه. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۴ باب الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور قدس سرہ فرماتے ہیں رمضان کی آخر شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ غرض کی گئی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کر لے۔

(بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۶۰ عن سلمان رضي الله تعالى عنه قال عطينا رسول الله ﷺ في آخر يوم من شعبان قال يا أيها الناس اقلوا غلاتكم شهر عظيم مبارك شهر فيه

ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِائَةَ شَهْرٍ شَهْرٌ خَفِضَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ
تَصَرَّبَ فِيهِ بِخَفْضِهِ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ آذَى
فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ آذَى سِتِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّيْرِ وَالصَّبْرِ
ثَوَابُهُ الْحَجَّةُ وَشَهْرُ الْمَوَاسِيَةِ وَشَهْرُ زَيْدٍ رِزْقِ الْمَوْتِ فِيهِ مَنْ لَطَرَ فِيهِ
صَائِمًا كَانَ مَغْمَرَةً لَذُّوْبِهِ وَعَقِي رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ يَمْلُ الْأَجْرُ مِنْ خَيْرِ أَنْ
يُنْقَضَ مِنْ آخِرِهِ سَمِعِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَسْ كُلًّا يَحْدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْطِي السَّنَةَ هَذِهِ الثَّوَابُ مَنْ لَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَغْمَرَةٍ
وَعَلَى فَرِيضَةٍ مَا يَزِيدُكَ لَيْسَ وَهُوَ شَهْرُ آوِيَةِ دَسْمَةٍ وَأَوْسَطُهُ مَغْمَرَةٌ وَآخِرُهُ حَقْلٌ
مِنَ النَّارِ مَنْ خَفِضَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَجَبَ رَأْفَتُهُ
مِنْ أَرْبَعِ حَصَالٍ خَضَمَتِي تَرْضَوْنَ بِهِمَا دِيْنَكُمْ وَخَضَمَتِي لَيْفَاءَ بِكُمْ عَنْهَا
لَسَامُ لِحَصَلَتَانِ اللَّيْلِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا دِيْنَكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَتَسْتَعْمِلُونَهُ وَأَمَّا الْخَضَمَتَانِ اللَّيْلُ لَاعِيَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْلُوْنَ إِلَهَ الْحَجَّةِ
وَتَعْمُدُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ سَفَى صَائِمًا سَقَاةَ اللَّهِ مِنْ حَوْصِيْ شَرِبَةٍ لَا يَظْلَمَاءُ
حَتَّى يَدْخُلَ الْحَجَّةَ (الترغيب والترهيب ج ۲/ ۴۴، ۴۵)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان
کے آخر دن میں وعظ فرمایا، فرمایا اے لوگو تمہارے پاس عظمت وال برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس
میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی
رات میں قیام (نماز پڑھنا) تقویٰ (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے
اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسا وہ دنوں میں ستر فرض
ادا کیے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ مہینہ مواسات (غمواری) کا ہے۔ اور
اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ و رکوع ادا کرے اسکے گناہوں
کے بے مغفرت ہے۔ اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے۔ اور فطر کرانے والے
کو دینا علی ثواب ملے گا جیسے روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ جو اس سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ انظار کرائے
 حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا۔ جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرمایا ایک
 گھونٹ پانی سے روزہ انظار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ
 ہرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے یہ وہ مہینہ
 ہے کہ اس کا اول رحمت اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے
 غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے۔ ایسی کام میں کی کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے
 آزاد فرما دے گا۔ (بہار شریعت ۹۳۵-۹۳۶)

۱۰۶۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الْجَنَّةُ قَسْمِيَّةَ ثَوَابٍ
 مِنْهَا قَابَ يُسْعَى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ. (مشکوٰۃ المصابیح ۱۷۲ کتاب الصوم)
 کہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جنت میں آٹھ
 دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریّان ہے اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو
 روزے رکھتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۳۵)

۱۰۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ
 رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ
 لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ ثَلَاثَةَ أَشْهُارٍ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.
 (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم الفصل الاول ص ۱۷۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے
 اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا اگلے گناہ بخشت دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے
 اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور
 جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شب قدر کا قیام کرے گا اس کے گناہ بخشت دیے
 جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۳۵)

۱۰۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ: الصَّيَّامُ وَالْفَرَّانُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: الصَّيَّامُ اذْ رَبِّا مَنَعَهُ الطَّعَامَ

وَالشَّهْوَةُ فَشَقَقْنِي لَيْسَ وَيَسْأَلُ الْقُرْآنُ. مَنْعَةُ الصَّوْمِ بِاللَّيْلِ فَشَقَقْنِي فِيهِ
 قَالَ. فَشَقَقْنِي. رَوَاهُ اسْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ
 الْجَوْعِ بَابُ الصَّيَامِ وَالْقُرْآنُ يَشَقَقَانِ لِلْعَدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التروغيب والترهيب ج ۸، ص ۸۱، مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم ص ۷۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ و قرآن ہندہ
 کے لیے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں
 اسے روک دیا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے رب! میں نے اسے
 رات سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کروں کی شفاعتیں قبول
 ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۳۵)

۱۰۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 كُلُّ عَمَلٍ آتَى آدَمَ بِصَاعَتِ الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ أََمْثَالِهَا إِلَى سِتِّ مِائَةِ خِصْفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 : إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْخُلُ شَهْوَتُهُ وَطَعَامُهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ ثَلَاثُونَ
 فَرْخَةً عِنْدَ بَعْرِهِ وَفَرْخَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِخَلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
 الْمِسْكِ . وَالصَّائِمُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمِهِ أَحَدُكُمْ فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَتَصَبَّ فَوْنٌ سَائِلُهُ
 أَخَذَ أَوْ قَالَهُ فَلْيُكَلِّ . أَيْ صَائِمٌ أَنَّى صَائِمٌ .

(التروغيب والترهيب ج ۲ ص ۸۰، ۸۱ باب التروغيب في الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کا
 م کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور
 اس کی جزا میں دس کا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے
 دو خوشیاں ہے ایک اظہار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے مہذب کی
 پوا اللہ عزوجل کے نزدیک محکم سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا
 دن ہو تو نہ ہے ہار نہ ہے اور نہ پیچھے پھرا اگر اس سے کوئی گالی گوج کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ
 دے میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ۱۳۵)

۱۰۶۵: رَوَى عَنْ ابْنِ عُسْكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. الْأَعْمَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَبْعُ عَمَلَانِ مُوجِبَانِ وَعَمَلَانِ بِأَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ
بِعَشْرَةِ أَشْوَاقِهِ زَعْمَلٌ بِسَبْعِ مِلَّةٍ وَعَمَلٌ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا
الْمَرْجِبُ فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِعِدَّةٍ مُخْلِصٍ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَحَبِثَ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَ
اللَّهَ قَدْ اشْرَكَ بِهِ وَجِبَ لَهُ النَّارُ وَمَنْ عَمِلَ سِتَّةَ جُزْئِهَا وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُعْمَلَ
خَمْسَةً فَلَمْ يَفْعَلْهَا خُزْئِهَا وَمَنْ عَمِلَ خَمْسَةً جُزْئِهَا وَمَنْ انْفَقَ مَالَهُ فِي
مَسْجِدٍ لِلَّهِ ضَعِيفٌ لَهُ بَقِيَّتُهُ وَالتَّرَهُمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالَّذِي نَارِ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالصَّيَامُ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ عَامِلِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ أَبِي
(المرغيب والرحمب ج ۲ ص ۸۱ - باب ربيع الصائم الطيب عند الله من ربيع التوسك)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دی کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک
اعمال سات قسم کے ہیں دو عمل کرنے والے اور دو کا بدلہ لے کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلہ دس
گنا اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے جس کا ثواب اللہ ہی جانے وہ
دو جو واجب کرتے ہیں ان میں۔

ایک یہ کہ جو خدا سے اس حاس میں ملے کہ خالص سی کی عبادت کرتا تھا کسی کو اس کے
ساتھ شریک نہ کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب۔

دوسر یہ کہ خدا سے ملا اس حاس میں کہ اس نے شرک کیا ہے تو اس کے لیے جہنم
واجب اور جس نے برائی کی اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر
عمل نہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے اور جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا اور
جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو کا ثواب ملے گا ایک درہم کا سات سو درہم
اور ایک دینار کا ثواب سات سو دینار اور روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (بہار شریعت ۹۴/۵)

۱۰۶۶ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ . الصَّيَامُ جَنَّةٌ وَجِدْنِي

خَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ پھر ہے اور روزہ رخ سے تھا قلت کا مضبوط قلعہ۔

(بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۶۶ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

الصَّيَّامُ جُنَّةٌ يَنْصَحُ بِهَا أَعْبُدُ مِنَ النَّاسِ . رواه احمد باسناد حسن والبيهقي

(الترغيب والترهيب ج ۸۳۲۲ کتاب الصوم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ اُجھال ہے اس سے بندہ جہنم کی آگ سے بچا حاصل کرے گا۔

۱۰۶۸ عَنْ غُلَاسٍ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ . سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ . الصَّيَّامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ وَصِيَامٌ حَسَنٌ

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فَهْرٍ (الترغيب والترهيب ج ۸۳۲۲)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرما رہے تھے روزہ پھر ہے اور رخ سے جیسے تم میں کسی کا پھر ہے جنگ میں ہر ماہ میں تین روزے مستحسن ہیں۔

۱۰۶۹ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ لِسِيَّ ﷺ قَالَ . لَوْ لَا

ذَلِكَ عَلَى أَنْزَابِ الْخَمْرِ ؟ فُلْتُ . بَنِي يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَالَ : أَنْصُومُ جُنَّةً

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ رواه الترمذی فی حدیث وصححه .

(الترغيب والترهيب ج ۸۳۲۲ باب الصيام حذو حصص حصص من النار)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں

تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں؟ میں نے عرض کی ہاں۔ یا رسول اللہ سرکار نے فرمایا روزہ اُجھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

۱۰۷۰، ۱۰۷۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَبِيصٍ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ مِنْ صِيَامٍ يَوْمًا رِثَاءً وَجِهَ

اللَّهُ تَعَالَى بِأَعْدَاءِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ جَهَنَّمَ كَقَبْرِ غُرَابٍ حَارٍّ زَهُو لَوْحٍ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا .

(کنز العمال ج ۳۱۲ باب الاكمال الترغيب والترهيب ج ۸۱۲۲)

سید بن قیس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اتار دے گا جیسے گوا کا بچہ تھا اس وقت سے اڑتار ۲ یہاں تک کہ بڑھا ہو کر مرے۔ (بہار شریعت ۱۵/۵)

۱۰۷۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ يَوْمًا طَرَحًا ثُمَّ عَطَىٰ مِلًّا أَوْ أَلَا رَحِيضًا فَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ لَوْنٌ يَوْمَ الْحِسَابِ . (الترغيب والترهيب ج ۲ ۸۴ باب الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور قدس ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھ کر پھر زمین بھرا سے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۵/۵)

۱۰۷۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَنَةِ الصَّوْمُ رَأَىٰ مُحَمَّدٌ زَيْنُ عَدِيْلِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصِّيَامُ نَصْفُ الصَّبْرِ . (المسند لاسلم ما ج ۱ ۲۶ باب من الصوم زكاة الجسد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کے لیے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۵)

۱۰۷۴. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَمْرِي بِعَمَلٍ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَمْرِي بِعَمَلٍ ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَمْرِي بِعَمَلٍ ؟ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ . رواه النسائي وابن خزيمة في صحيحه .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ۸۵/۳ باب لكل شيء زكاة الجسد الصوم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے فرمایا روزہ کو لازم کر لو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں میں نے عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کر لو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں انہوں نے پھر وہی عرض کی وہی جواب ارشاد ہوا۔ (بہار شریعت ۱۵/۵)

۱۰۷۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ رَجُوعَهُ مِنَ النَّارِ سِتِّينَ نَفْرَتًا مُتَّفِقَةً عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۹، باب صیام التطوع)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو درخ سے ستر برس کی راہ روزہ فرمائے گا۔

۱۰۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ

وَزَكَاةُ الْحَسَنِ الصَّوْمِ. (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکارِ قدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (مرتب)

۱۰۷۷۔ عَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خُدْقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ. (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۶، باب ما جاء في فضل الصيام)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ قدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ

میں ایک دن کاروزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان خندق کر دے گا جیسا آسمان

وزمین میں فاصلہ۔ (مرتب)

۱۰۷۸۔ عَنْ أَبِي لُقَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ

صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خُدْقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

رواہ الطبرانی (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۹، باب ما ورد في فضل الصيام)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں

روزہ رکھے تو اللہ اس کے درمیان اور درخ کے درمیان خندق کر دے گا جیسا آسمان و زمین کے

درمیان فاصلہ ہے۔

۱۰۷۹۔ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَقُلْتُ مِنْهُ النَّارُ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ. رواه الطبرانی في الكبير

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۶، باب ما ورد في فضل الصيام)

عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جو اللہ کی راہ میں روزہ رکھے دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور ہوگی۔

۱۰۸۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ نَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَى : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَغْيِرْ رَمَضَانَ بَعْدَهُ مِنَ النَّارِ جَدَّةٌ عَلَيْهِمُ سَيِّرُ الْمُضْطَرِ الْجَوَادِ. (رواه ابو يعلى (الترغيب والترهيب ج ۸۶۲ باب ما ورد في فضل الصيام)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ غیر رمضان میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر چہنم سے دور ہوگا۔ (بہار شریعت ۹۶۸)

۱۰۸۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَى : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةً مَأْتِرَةٌ. (الترغيب والترهيب ج ۸۶۲)

عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ کی دعائے فطرہ دیکھنے کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۶۸)

۱۰۸۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الصَّائِمُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يَفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ دُونَ لِحْصَامِ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ وَتُفْتَحَ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ : بَعَثْتَنِي لِأَصْرِكَ وَيَوْمَ بَعْدِ حَبِي.

(المسند لابن ماجہ ج ۱ ص ۲۰۰ باب فی الصائم لا ترد دعواته)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے (۲) اور پادشاہ عادل (۳) اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ابد سے اوپر بلند کرتا ہے۔ اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی حُرّت و عدل کی قسم میری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے ہی زمانہ بعد۔ (بہار شریعت ۹۶۸)

۱۰۷۳. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ خُدُودَهُ وَتَحَفَّظَ بِمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ. (الترغيب والترهيب ج ۸۶۲ باب ما ورد في فضل الصيام)

یوسف قدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس سے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانے اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو پہچان کر چکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا۔ (بہار شریعت ۵/۹۶)

۱۰۸۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِمَنْكَةِ فَصَامَهُ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَبَسَّرَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِأَنَّهُ أَلْبَسَ شَهْرَ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهُ وَكَتَبَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عَقْرَ رَقِيبَةٍ وَبِكُلِّ لَيْلَةٍ عَقْرَ رَقِيبَةٍ وَكُلُّ يَوْمٍ خَمَلَانِ فَرَسٍ هِيَ سَيِّبُ إِلَهٍ وَهِيَ كُلُّ يَوْمٍ حَسَنَةٌ هِيَ كُلُّ لَيْلَةٍ حَسَنَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ (المرغيب والنوhib ج ۲ ۹۱ باب الترغيب لى صيام رمضان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے درجہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گروہن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گروہن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔ (بہار شریعت ۵/۹۶)

۱۰۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أُعْطِيتُ أَتَمَّتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ سِوَى قَلْبِي أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ عَرُّو حُلَّ لِيَهُمْ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ الْفَوَاهِيهِمْ حِينَ يُسْمُونَ أَحَبَّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ بُسْبُكٍ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ لِمَلْحَمَةٍ تَسْتَعْمَرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَرُّو حُلَّ بِأَمْرِ جَعَلَهُ يَقُولُ : لَيْسَ بِي إِسْتَعْلَى وَتَرِي لِعِبَادِي أَوْ شَكَّ أَنْ يُسْتَرِيحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى ذَارِي وَكَوَامَتِي وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيعًا لِمَا كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : أَهَى لَيْلَةُ الْقَدْرِ لِقَالَ لَا أَلَمْ تَرَ إِي لِفَعَالٍ يَعْمَلُونَ فَإِذَا لَرَعُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفُتُّوا أَجُودَهُمْ (المرغيب والنوhib ج ۲ ۹۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کو

ماہ رمضان میں پانچ ہفتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اور یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل انکی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی حذاب نہ کرے گا دوسری یہ کہ شام کے وقت اس کے منہ کی بوالہ کے نزدیک منہک سے زیادہ اچھی ہے تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے کہ اسے عقد ہو جا اور میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں پانچویں یہ کہ جب آخرت ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرمادیتا ہے کسی نے عرض کی کہ وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۷/۵)

۸۶. ۱. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 أَنْحَضَرُوا الْمَسِيرَ فَخَضَرُوا فَمِنَّمَا أَرْتَقَى خُرُوجَةً قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ
 قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الرَّابِعَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ
 الْخَامَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الْوُحْدَى قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ
 الثَّالِثَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الرَّابِعَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الْخَامَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ
 الْوُحْدَى قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الرَّابِعَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ
 الْخَامَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الْوُحْدَى قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ
 الرَّابِعَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الْخَامَةَ قَالَ آمِينَ فَلَمَّا أَرْتَقَى الدَّرَجَةَ الْوُحْدَى قَالَ آمِينَ

(الترغيب والترہیب ۲-۹۲-۹۳ باب من فزک وتعدان لکم یغفر لکم)

کعب بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم حاضر ہوئے جب حضور منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین دوسرے پر چڑھے کہا آمین تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سنی جو کبھی نہ سنتے تھے فرمایا جبریل نے آکر عرض کی کہ وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی میں نے کہا جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھایا
آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت ۵ ص ۵۷)

۱۰۸۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ
فَقَالَ: آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ آمِينَ،
آمِينَ، آمِينَ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَانِي فَقَالَ مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ
يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْ آمِينَ، فَقُلْتَ آمِينَ.

(الترغیب والترہیب ج ۹۲/۲ باب من اذرك رمضان فلم يغفر له)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو ارشاد فرمایا
آمین، آمین، آمین۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا آمین، آمین،
آمین تو فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ جو رمضان شریف پائے
اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ اس کو دور کرے آپ کہے آمین تو میں نے کہا
آمین۔ (مرتب)

۱۰۸۸۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَفِيَ غَبِيَةَ قَالَ "آمِينَ" ثُمَّ رَفِيَ أُخْرَى فَقَالَ "آمِينَ"
ثُمَّ رَفِيَ ثَلَاثَةً فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ لَانَ: أَلَمْ يَجِبْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ!
مَنْ أَذْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتَ: آمِينَ قَالَ: وَمَنْ أَذْرَكَ وَالْبَدِيءُ أَوْ
أَخْلَصْنَا فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتَ: آمِينَ قَالَ: وَمَنْ ذَكَرْتُ جَعَدَهُ فَلَمْ يُغْفَرْ
عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتَ: آمِينَ

(الترغیب والترہیب ج ۹۲/۲ باب من اذرك رمضان فلم يغفر له)

حضرت حسن بن حویرث عن ابیہ عن جدہ مروی مشہور ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر
چڑھے تو جب اس کے پہلے زبے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین دوسرے زبے پر چڑھے تو فرمایا
آمین تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر ارشاد فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا کہ
اے محمد جو ماہ رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی اللہ اس کو دور کرے میں نے کہا آمین جبرائیل

نے کہا جو ماں باپ دونوں یا ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو تو اللہ سے دور کرے میں نے کہا
آمین جبرئیل نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور آپ پر درود نہ پڑھے تو اللہ سے دور کرے
تو میں نے کہا آمین۔ (مرحب)

۱۰۸۹: رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ طَرَفَتُ إِلَى حُلْفَتِهِ وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَى
عَبْدٍ لَمْ يُغْذِئْهُ أَبَا وَلِلَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفُ أَلْفٍ عَشْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ نِصْفِ
رُغَشْرَيْنِ اعْتَقَنِي اللَّهُ فِيهَا مِنْ جَمِيعِ مَا عَتَقَ فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ
ارْتَجَمْتُ الْمَلَائِكَةُ رِجْلِي الْخَبَرُ تَعَالَى بِسُورِهِ مَعَ أَنَّهُ لَا يَصْعَدُ الْوَاصِفُونَ فَيَقُولُ
لَمَلَائِكَةٍ: وَهَلْ لَمْ يَغْنَمُوا مِنْ الْعَبْدِ بِأَمْرِ الْمَلَائِكَةِ أَيُّ حَى إِلَيْهِمْ مَا جَاءُوا
لَا جَهْرًا إِذَا وَفَى عَمَلُهُ؟ يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَوْمَ أَجْرُهُ فَيَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ
بِأَنِّي قَدْ غَنِمْتُ مِنْهُمْ

(الترغيب والترہیب ج ۶ ص ۹۸ باب ماجاء فی اعتناء فی شہر فی رمضان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی
کبھی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کی بندہ کی طرف
نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر اس کو جس سے آزاد فرماتا ہے وہ جب
انجیو میں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات
میں آزاد کرتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے
نور کی خاص نگاہ فرماتا ہے (جس کے وصف وصف بیان کرنے والے بیان نہیں کر سکتے)
فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ اس عودور کا کیا بدلہ ہے؟ جس نے کام پورا کر لیا فرشتے
عرض کرتے ہیں اس کا پورا اجر دیا جائے اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں
نے ان سب کو بخش دیا۔ (بہار شریعت ۵/۹۷ ۹۸)

۱۰۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهْلُ رَمَضَانَ قَالُوا: لَوْ عَلِمَ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانَ لَقَعَتْ أُمَمِي

اِنْ يَكُونُ الشَّهْرُ رَمَضًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاصَةَ يَا لَيْسَ اللَّهُ خَدَّائًا فَقَالَ: اِنْ
 الْحِمَّةُ لَتَمُرَّ مِنْ رَمَضَانَ مِنْ دَاسِ الْخَوَلِ اِلَى الْحَوْبِ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ
 غَبَّتْ رِيحٌ مِنْ قِبَلِ الْحَرِّ لَضَعْفَتْ وَرَأَى اشْجَلِ الْحِمَّةِ فَتَنَظَّرَ الْخَوَلُ الْعَيْنَ اِلَى
 ذَلِكَ لِيَنْظُرُوْا بِاَرْضِنَا اَجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ لِيْ هَذَا الشَّهْرُ اِذَا رَاجَعْنَا نَفَرًا اَغْنَيْنَا بِهِمْ
 وَنَصَرًا اَغْنَيْنَاهُمْ بِهٖ قَالَ: لَمَّا جِئْتُ عِنْدَ يَتُومٍ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا رُوحٌ ذُو جَنَّةٍ مِنَ الْخَوَلِ
 لَيْسَ لِيْ غَنِيْمَةٌ مِنْ دَرَّةٍ كَمَا بَعَثَ اللَّهُ غُرَّ وَحَلَّ "خَوَلٌ مَقْصُورَاتٌ لِي الْحَيَامُ" عَلَى
 كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ مَنَافِسُونَ خَلَّةٌ لَيْسَ مِنْهَا حَنَّةٌ عَلَى لَوْنٍ لَا أُخْرَى وَتُعْطَى مَنَافِسُ لَوْنًا
 مِنَ الطَّيِّبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيحٍ لَا حَرَّ لَكِنَّ امْرَأَةً مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيعَةٍ
 لِنَعَاجِهَا وَمَسْبُوعُونَ أَلْفَ وَصِيعٍ مَعَ ثَمَلٍ وَصِيعٍ صَحْفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ لِيَهَا لَوْنُ الطَّعَامِ
 يَجِدُ لَا حَرَّ نَفْمَةٍ مِنْهَا لَنَّةٌ لَمْ يَجِدْهُ لِأَوَّلِهِ وَلَكِنَّ امْرَأَةً مِنْهُمْ سَبْعُونَ سَرِيْرًا مِنْ بَالُونَةٍ
 حُمْرَاءَ عَلَى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُونَ فَرَسًا بِطَائِفَةٍ مِنْ امْتَرِيْ لَوْنٍ كُلُّ فَرَسٍ سَبْعُونَ
 أَرِيْكَةً وَيُعْطَى رُوحُهَا مِثْلُ ذَلِكَ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ بَقُوبٍ أَحْمَرٍ مُوشَّحًا بِاللُّزِّ عَلَيْهِ
 سَوَارِيْ مِنْ ذَهَبٍ هَذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ

(الترغيب والترهيب ج ۱۰، ۱۱ باب ۱۰ العدة لثلاثين رمضان)

حضرت ابو مسعود عسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دن شام رمضان شریف کا چاند نکل چکا تھا سرکارِ اقدس نے فرمایا
 کہ بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری مت تمت کرتی کہ پورا سال رمضان ہی
 ہو تو قہرِ خزانہ سے ایک شخص بولا اے اللہ کے نبی! میں فرماؤں تو سرکار نے فرمایا رمضان کے
 لیے آٹھ دنوں سے لے کر پورے سال تک جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان کا پہلا دن
 ہوتا ہے عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنتی درختوں کے پھول کو حرکت دیتی ہے اسے
 حوریں دیکھتی ہیں تو عرض کرتی ہیں اے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے
 شوہر مقرر فرما جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں سرکار
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو بندہ رمضان کا ایک روزہ رکھتا ہے موتی کے ٹبر سے

ایک حور سے اس کی شادی کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حوروں کا وصف بیان فرمایا ہے
 ”حوریں ہیں خیموں میں پردہ میں“ ان میں ہر ایک کے اوپر ستر کپڑے ہوں گے ہر کپڑے کا
 رنگ الگ ہوگا اور انہیں ستر رنگ کی خوشبودی جائے گی ہر ایک کی بولگ ہوگی ان حوروں میں
 سے ہر ایک کے لیے ستر ہزار خادماں ہیں اور ستر ہزار خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ساتھ سونے کی
 تھاں ہوگی جس میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے ہر آخری لقمے میں وہ لذت پائے گا جو پہلے میں
 نہیں پائی تھی اور ان میں ہر ایک کے لیے سرخ یا قوت کے ستر تخت ہوں گے ہر تخت پر ستر ایسے
 بستر ہوں گے جن کا ستر استبرق کا ہوگا ہر بستر پر ستر مہرین آراستہ تخت ہوں گے ان کے شوہر کو بھی
 اسی کے مثل دیا جائے گا۔ اور ہر سرخ یا قوت کے تخت پر موتی سے رات سونے کے دو کنگن ہوں
 گے یہ رمضان کے ہر روز روزہ رکھنے کے بدلے میں ہے دیگر اہل حسنہ کے علاوہ۔

(بہر شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۱. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ الْخُضَيْيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 أَلَيْسَ الْحَسَنِيُّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَشَدَّ حُبًّا إِلَيْهِ مِنْ أَوْلِيَّائِهِ أَلَا اللَّهُ وَأَنَّكَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَأَذَيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقَعَمْتُ
 قِيَمًا أَمَا قَالَ : مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدِينَ .

(الترغیب والنہیب ج ۱۰ ص ۱۰۵، ۱۰۶ باب من قام رمضان ایما ما واحصاہ)

عمر بن مرہ چینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ
 فرمائیے کہ میں اس کی کوئی دعا دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور
 پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام
 کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ فرمایا صدیقین اور شہداء میں سے۔ (بہر شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : إِذَا
 دَخَلَ رَمَضَانُ لَبِثْتُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۲۵۵، ۲۵۶ باب هل یقال رمضان او شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب

رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۱۰۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَكَاثَرَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُعِدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَلُفَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَنَادَى مُنَادٌ يَا نَاغِي الْخَيْرِ اقْبِلْ وَيَا نَاغِي الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ وَدَلِيلُكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۹۱-۱۹۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ۱۰ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اس میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور من دی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے ہزار وار کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ مَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُحَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لَهُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ مِنْ خَيْرٍ خَيْرُهَا لَقَدْ حَرَّمَ (السنن للسنی ج ۱ ص ۲۹۹-۳۰۰ باب فصل شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان آیات پرست کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو انکی بھدلی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

﴿چاند دیکھنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱۶۸. يَسْتَلُوْكَ عَنْ لَّاهِلَةٍ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لَيْسَ وَالْفَجْجِ (البقرة ۱۸۰-۲)
تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں سو گویں درج کے لیے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۰۹۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ:
لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَنْطُروُا حَتَّى تَمُرَّ بِهِنَّ فَإِنَّ عَنْكُمْ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ.
(صحيح البخاری ج ۲۵۶/۱. باب قول النبي ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَكَأَنَّكُمْ لَا تَصُومُوا فَانْطُروُا. (المصحيح لمسلم ج ۳۱۷. باب كتاب الصيام)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور انتظار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر ایسا ہو تو مقدار پوری کر لو۔
(بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَوْ قَالَ أَتَى الْقَائِمِ ﷺ)
صُومُوا لِرُؤْيَاهِ وَالْطَّرُّوَا لِرُؤْيَاهِ مِنْ أَهْمِي عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ.
(صحيح البخاری ج ۲۵۶/۱. باب قول النبي ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا زَيْدًا
وَأَتَمُّوهُ فَانْطُروُا. والجامع الصحيح لمسلم ج ۳۴۷/۱. باب كتاب الصيام. والسنن للنسائي ج ۳۰۱/۱. باب قول شهادة الرجل الواحد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اللہ ﷺ فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھتے شروع کر دو اور چاند دیکھ کر انتظار کر دو اگر ایسا ہو تو شعبان کی گنتی پوری کر لو۔ (بہار شریعت ۵۵/۵)

۱۰۹۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ الْخُرَافِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ

الہلال (قَالَ الْخَمْسُ فِي حَيْثُ يَعْنِي رَمَضَانَ) فَقَالَ : تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ؟ قَالَ :
نَعَمْ . قَالَ : تَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : يَا بِلَالُ اذْنُ فِي
النَّاسِ فَلْيَضْرِبُوا نَحْنًا . (السری لابی داؤد ج ۱ ۲۲۰ باب فی شہادۃ الواحد علی رؤیۃ ہلال
رمضان والنسائی ج ۱ ۳۰۰ باب قبول شہادۃ الرجل الواحد علی ہلال شہر رمضان والسری
لابی ماجہ ج ۱ ۱۲۰ باب ماجاء فی اشہادۃ علی رؤیۃ الہلال ، جامع الترمذی ۱۴۸۱ باب
ما جاء فی الصوم بالشہادۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک اعرابی نے حضور کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کی میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے فرمایا تو گوئی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں
ارشاد فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ (بہار شریعت ۵۵۵)

۱۰۹۸ . عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَى الْبَلَاءَ النَّاسِ الْهَلَالَ فَأُحْبِثُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ
فَضَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ (۱) . (ابوداؤد ج ۱ ۳۲۰ باب فی شہادۃ الواحد رؤیۃ ہلال رمضان)
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھا شروع کیا میں نے
حضور کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضور نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم
فرمایا۔ (بہار شریعت ۵۵۵)

۱۰۹۹ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَا رَمَضَانَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ عَذُّ
ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ . (السری لابی داؤد ج ۱ ۳۱۸ باب إذا غمى الشهر)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کا اس
قدر تحفظ کرتے کہ اتنا اور کسی کا نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر ابر ہوتا تو
تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے۔ (بہار شریعت ۵۵۵)

۱۱۰ . عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا بِالْمَغْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنِ نَحْلَةَ قَالَ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لیے ایک سواں کی گواہی مجوز نہ تھی۔

عَرَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ بَيْنَ قِلَابٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ بَيْنَ كِلَيْتَيْنِ قَالَ :
 فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اَقَارَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ بَيْنَ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ
 الْقَوْمِ : هُوَ بَيْنَ كِلَيْتَيْنِ فَقَالَ : اَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ : قُلْنَا لَيْلَةُ كَلْبَا وَكَلْبَا فَقَالَ : اِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ لِمَرْوِيَةٍ فَهِيَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۴۸/۶)

ابو النضر ی سے مروی کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے جب بطن منخلہ میں پہنچے تو
 چاند دیکھ کر کسی نے کہا تمیں رن کا ہے کسی نے کہا دودں کا کسی نے کہا دو رات ہے، بن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے ہم طے اور ان سے واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا
 فلاں رات میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسکی موت دیکھنے سے مقرر فرمائی لہذا اس رات کا
 مقرر فرمایا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۰۶/۵)

﴿ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا﴾

احادیث

۱۱۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا نَسِيَ لَأَكْلٍ أَوْ شَرِبَ فَلَيْسَ بِصَوْمَةٍ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ .

(صحیح ابوداؤد ج ۲۵۹، باب الصائم إذا أكل وشرب ما ساء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیادہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بہار شریعت ۱۷۵)

۱۱۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَرَعَهُ فُيٌّ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ اسْتَفَاءَ فَلْيَقْضِ . (المسنن لابن داؤد ج ۲۲۴، باب

الصائم ليستقى عمد و جامع الترمذی ج ۱۵۳، باب ما جاء في من استقاء عمد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پرستے نے سب کو اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً کی اس پر روزہ کی قضا ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۵)

۱۱۰۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِي لَأَكْثَحِجْلٍ وَالْأَصَابِيْمَ قَالَ نَعَمْ (جامع الترمذی ج ۱۵۱، باب ما جاء في الكحل للصائم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک شخص نے خدمتِ اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی میری آنکھ میں مرض ہے کیا روزہ کی حالت میں سرسبز کاؤں؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ۱۷۵)

۱۱۰۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دُرِّ الْقَدْ رَوَى كَيْدِي قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يَفْطِرُنَ الصَّائِمَ الْحَجَلَةُ وَالْقَيْ وَالْإِخْتِلَامُ

(جامع الترمذی ج ۱۵۲، باب ما جاء في الصائم يضره القهي)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں

تور نہیں بچھتا اور قے اور اختلام۔ (بہار شریعت ۱۷۵)

﴿روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان﴾

احادیث

۱۱۰۵. عن ابی ہریرۃ رَحِمَہُ اللہُ عنِ افطرو یومَ ما فی رمضان من غیرِ عذرٍ
وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْصِدْ صِیَامَ الذَّہْرِ رَأَیَ صَامَةً (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۵۹ باب قول اسی
ﷺ اذ تَصَا وَالسِّن لَابِی دَاوُدَ ح ۲۲۶ باب الضبط فیما افطر عبد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے
رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض انظار کیا تو رہا نہ بھر کا روزہ اس کی قص نہیں
ہو سکتا ہے اگرچہ کچھ بھی لے۔ (بہار شریعت ص ۱۵۵)

۱۰۶. عن ابی امامۃ لُہَاسِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ
ﷺ یَقُولُ نَبَاً اَنَا ابْنُ رَجُلٍ فَاُخْبِدَا بِصَمْعِی فَاَتَا بَنِی بَہْلَا وَخَوَّافَقَالَ احْصِدْ
فَقُلْتُ: اِنِّی لَا اُحْبِقُہُ لَعَنَ اِنَّا مُسْہِلُہُ بَکَ فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ
الْجَبَلِ اِذَا بِأَصْرَاتٍ شَدِیدَةٍ قُلْتُ مَا ہَذَہُ الْاَصْرَاتُ؟ فَاَنُؤَا ہَذَا غَوَاۃً اَہْلَ النَّارِ ثُمَّ
اَسْطَلِقُ بَنِی لَیْلًا اَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلِّفِیْنَ بِعَرِیقِہِمُ مُّشَقَّقَۃً اَشَدَّ اَقْہِمُ تَسْبِیْلُ اَشَدَّ اَقْہِمُ دُمَا قَالَ
قُلْتُ: مَنْ ہُوَ لَآءِ؟ قَالَ لُبَیْنٌ یَفْطِرُوْنَ قَبْلَ نَحْلِہِ صَوْمِہِمُ. (الموعظ والرهیب ج ۲ ص

ص ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰ باب الترعیب من العارضی من رمضان من غیر عذر)

ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ
حضور فرماتے ہیں میں سورہ ہاتھا دو شخص حاضر ہوئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے
گئے اور مجھ سے کہا چڑھئے میں نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں انہوں نے کہا ہم کھل کر دیں
گے میں چڑھ گیا جب بچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں سائی دیں میں نے کہا یہ کیسی آوازیں

ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے آگے لے گئے میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ لٹے لٹکائے گئے ہیں اور اس کی ہاتھیں چیری جاری ہیں جن سے خون بہتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ اقل کر دیتے تھے۔

(بہر شریعت ص ۱۱۵)

۱۱۰۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَلَا نَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِيَ الْإِسْلَامُ وَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَلَا عَظْمَ أُسِّ الْإِسْلَامِ، مَنْ تَرَكَ وَجِدَةً مِنْهُمْ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِّ، شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ رواه أبو يعنى بإسناد حسن، وفي رواية: مَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللَّهِ كَافِرٌ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْقٌ، وَلَا غُلٌّ وَلَا حَلٌّ دَمُهُ وَمَالُهُ (التَّوَعُّبُ وَالتَّوَحُّبُ ج ۲ ص ۱۱۶، ۱۱۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنا مضبوط کی گئی جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے کلمہ تو حید کی شہادت اور نماز فرض اور روزہ رمضان اور ایک روایت میں ہے جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقید نہیں۔

﴿روزہ کے مکروہات کا بیان﴾

۱۱۰۸۔ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ : مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَفَرَائِذَهُ. (صحیح البخاری ج ۲۵۵، باب من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرائذه. باب الفقه للصائم. والترغيب والترهيب ج ۱۴۱، باب الصائم من العيب والاحتشاش وكذا في الطهارة عن انس رضي الله تعالى عنه

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بات کہتا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا چھوڑ دیا ہے اور اسی کے مثل طہرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ۳۳۵)

۱۱۰۹۔ عن ابی ہریرۃ رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ : رُبُّ صَالِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرُبُّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهَرُ. (رواه ابن ماجه و نسائي و ابن خزيمة في صحيح

(الترغيب والترهيب ج ۱۴۸، باب رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سو بھاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۴۵)

۱۱۱۰۔ عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ : رُبُّ صَالِمٍ خَطُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرُبُّ قَائِمٍ خَطُّهُ مِنْ قِيَامِهِ الشَّهَرُ. (الطهارة عن انس رضي الله تعالى عنه ج ۱۴۸، باب ترهيب الضيق من البنية والاحتشاش

امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سو بھاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

یعنی دو کیفیت جو رمضان میں رکھے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا تو صیام روزہ نہ کھئے میں پر سخت دھند ہے کہ کہ تو ڈرنا تو اس سے سخت تر ہے۔ ۳

۱۱۱۱ عن أبي حمزة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: الصيام حجة مآلهم يعمرها، رواه الشيخان بإسناد حسن وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۷۲ باب الصيام حجة مآلهم يعمرها)
ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ پر ہے جب تک اسے پھارائے ہو۔ (بہار شریعت ۱۳۴۵)

۱۱۱۲ عن أبي حمزة رضي الله تعالى عنه قال: الصيام حجة مآلهم يعمرها يكذب أو عجب (كثر العمل ج ۱ ص ۲۱۲ حديث رقم ۵۸۸۳ باب في فضل الصوم مطلقاً)
حضرت ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ روزہ پر ہے جب تک اسے جھوٹ یا عجب سے پھارائے ہو۔ (ترغیب)

۱۱۱۳ عن أبي حمزة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ ليس الصيام من لاكل والشرب إند الصيام من المأمور بالزهد (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۷۲ باب الصيام حجة مآلهم يعمرها)
ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا اور روزہ تو یہ ہے کہ خود پر ہودہ تو اس سے بچا جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۴۵)
۱۱۱۴ عن أبي حمزة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ ليس الصيام من لاكل والشرب إند الصيام من المأمور بالزهد (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۷۲ باب الصيام حجة مآلهم يعمرها)
فَوَحْصَ لَهُ وَابْنَهُ أَحْزَقِيهَا إِذَا الْهَيْئَةُ رُحُصَ فَهَ شَيْخٌ وَالْهَيْئَةُ بَهَاءٌ مُنَابٌ

(الحسن لابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۱ باب الصيام بينم الويل)
ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا حضور نے انھیں اجازت دی مگر ایک دوسرے صاحب سے حاضر ہو کر یہی سوال کیا تو انھیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی وہ بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا وہ جوان تھے۔ (بہار شریعت ۱۳۴۵)

۱۱۱۵ عن عبد الله بن عمرو بن عبد مناف رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: قال رسول الله ﷺ: وهو صائم زاد مثقه مالا أعده ولا يحصى. (الحسن لابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۱ باب الشراك للصائم)
عاصم بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی ﷺ کو روایات میں سواک کرتے دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۳۴۵)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ حال احرام کرنے، مسام کے آنے یا نہ آنے کے مکمل بخار میں

﴿سحری و اقطار کا بیان﴾

احادیث

۱۱۱۶. عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - تَسْحَرُوا الْفَاقِ فِي السُّحُورِ

بِرُكَّةٍ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۰۰ باب فضل السحور السنن لابن ماجہ ۱۲۲۱ و صحيح البخاری ۲۵۲۱)

آنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بہر شریعت ۱۲۷۵)

۱۱۱۷ عَنْ عُمَرُو بْنِ لُعَاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ نَائِيتَيْنِ صَبِيحًا

وَصَبِيحًا أَهْلُ الْكِتَابِ أَكْثَرُ السُّحْرِ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۰۰ باب فضل السحور)
عمر بن لعیص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تماری اور اہل کتاب کے درمیان میں فرق سحری کا فرق ہے۔ (بہر شریعت ۱۲۷۵)

۱۱۱۸ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْبِرُّ كَرَّةٌ

فِي ثَلَاثَةِ لَيَالٍ الْجُمُعَةِ وَالْفَرِيدِ وَالسُّحُورِ . رواه الطبرانی في الكبير

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۳۷ باب فی السحور صحابہ کرام)

سلم بن فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم

چیزوں میں برکت ہے جمعہ اور فرید اور سحری میں۔ (بہر شریعت ۱۲۷۵-۱۲۸)

۱۱۱۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ

اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصُومُونَ عَلَى الْمُسْكَرَيْنِ . رواه الطبرانی في الأوسط و ابن حبان في صحيحه .

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۳۷ باب فی السحور صحابہ کرام)

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس

کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸۵)

۱۱۲۰۔ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صَبَاحِ النَّهَارِ وَاقْبَلُوا لَيْلَةَ قِيَامِ اللَّيْلِ۔ (رواہ ابن ماجہ و ابن
خزيمة فی صحیحہ و السہمی (الترغیب والترہیب ج ۲ ۱۲۸ باب استعينوا بطعام السحر على
قيام النهار ابن ماجہ ج ۲ ۱۲۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھانے
سے دن کے درود پر استغاثہ نہ کرنا اور قیوم سے رات کے قیام پر۔ (بہار شریعت ۱۲۸۵)

۱۱۲۱۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَحِيتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ
يَتَسَحَّرُ لِقَالَ إِنَّهُ بِرُكَّةٍ اعْطَاكُمْ اللَّهُ آيَاهَا فَلَا تَمْدَعُوهُ

(المسنن للبخاری ج ۱ ۳۰۹ باب فصل السحور)

ایک صحابی راوی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سحری تناول فرما رہے
تھے ارشاد فرمایا یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی تو اسے نہ پھوڑنا۔ (بہار شریعت ۱۲۸۵)

۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيمَا طَعَمُوا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا كَانَ حَلَالًا طَيِّبًا
وَالْمُسْحَرُ وَالْمَرْبُطُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوْحُ الْبَرِّ وَالطَّيْرَانِي لِي الْكَبِيرِ

(الترغیب والترہیب ج ۲ ۱۲۹ سحروا و تؤمروا بحرقہ ماء)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین
فصلوں پر کھانے میں انشاء اللہ تعالیٰ حساب نہیں جبکہ حلال کھایا روہ دار سحری کھانے والا اور
سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔ (بہار شریعت ۱۲۸۵)

۱۱۲۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْحَرُوا كُلَّهُ بِرُكَّةٍ فَلَا تَمْدَعُوهُ وَتَوَازَوْا بِجَزَعٍ أَحَدُكُمْ بِجَزَعَةٍ
مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَرَّوَجَلٌ وَمَلَايِكَتُهُ يَصْلُونَ عَلَى الْمُسْحَرِينَ۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ۱۳۹ باب تسحرو و لو بجوعه ماء)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کل کی کل

برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لے کیوں کہ بحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۲۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

: تَسْعَرُوا وَلَوْ بِحَرْعَةٍ مِنْ غَاءٍ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اسہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں۔ (مرتب)

۱۱۲۵: عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

بِعَمِّ السَّخُورِ الثَّمَرِ وَقَدْ يَرْحُمُ اللَّهُ لُتْسَخْرِينَ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۳۹)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بحری میں کھجور بہت عمدہ ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بحری کھانے والوں پر رحم فرمائے۔ (مرتب)

۱۱۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

بِعَمِّ سَخُورِ الْقَوْمِ السَّخَرِ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحر کی سحر میں کھجور بہت اچھی ہے۔ (مرتب)

۱۱۲۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ

يَخْتَرِعُونَ مَا عَجَلُوا الْفَطْرَ (الْمَجَالِعُ الصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۲ ص ۲۵۱ باب فضل

السحور والتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۳۹)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک انظار میں جلدی کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۲۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي غَالِي سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْظُرْ بِفَطْرِهَا النُّجُومَ. (وَأَهْلُ ابْنِ حَبَّانٍ فِي صَحْبِهِ،

(التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۲ ص ۱۴۱. بَابُ أَنْ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَى أَهْلِهِمْ لَطَرًا)

حضرت اہل بن سعد سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا اظہار نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَغْنَيْتُهُمْ فَطَرًا

(جامع الترمذی ج ۱، ۵۰۱ باب تعجیل الافطار، الترغیب ج ۱، ۱۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵-۱۲۹)

۱۱۳۰. رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحَجُّلُ الْإِفْطَارِ رَتَا حَبِوُ الشُّحُورِ وَحُسُوبُ الْيَتِيمِ اخْتِدَافًا عَلَى الْآخَرِ فِي الصَّوْمَةِ . رواه الطبرانی في الأوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱، ۱۴۰/۲ باب ان احب عبادي الى اعينهم فطرا)

یحییٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا درحکری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرَوُّنَ الَّذِينَ ظَاهَرُوا فَاغْتَحِلَ النَّاسُ الصَّيْطُورَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخَّرُونَ دَلَسَ لَابِي دَاوُدَ

ج ۳۲۱/۱ باب فَتَجِئِلُ الْفَطْرِ وَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۱، ۱۴۱/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ یمن ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۲. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أَقْصَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى قَمَرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى النَّجَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ . رواه ابن ماجه والترمذی وابن حزمه في صحيحه

(الترغیب والترہیب ج ۱، ۱۴۱/۲ ابن ماجه ج ۱، ۱۴۳ باب ما جاء في بسجدة الفطر)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (بہار شریعت ۲۹۵)

۱۱۳۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَبِّرُ عَلَى رِطَابٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَعَلِّي تَشْرِبُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسْرَاتٍ مَنْ مَاءٍ

(السنن لابن ماجہ ج ۱/۱۲۲ باب ما يطبخ عليه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔

۱۱۳۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ رُحْبَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ

لَكَ صُفْبْ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ (السنن لابن ماجہ ج ۱/۲۲۲ باب القبول عند الإفطار)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے "اللهم لك صمب وعلى رزقك افطرت" (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۳۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَجُلٍ مِمَّنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ مَنْ افْطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِنْ أَجْرِ صَائِمِهِ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ. رَوَاهُ

ابن ماجة والنسائي وابن ماجه وابن حريمه وابن حبان في صحيحهما

(الترغيب والترهيب ج ۱/۱۱۲ ما جاء في من افطر صائما في رمضان)

خامد بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۳۶: رَوَى عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ افْطَرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ رُشْرَابٍ مِنْ حَلَالٍ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لِيُسَاعِبَ شَهْرَهُ

وَمَنْ صَامَ وَصَلَّى عَلَيْهِ جَبْرَائِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

(الترغيب والترهيب ج ۱/۱۱۲ ما جاء في من افطر صائما في رمضان)

سلمان غاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے

حلاں کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا فرماتے ۱۰ رمضان کے اوقات میں ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام شب قدر میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۷/۵-۱۲۸)

۱۱۳۷ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِنْ خَلَالِ ضُلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ بَنِي سَاعَاتٍ وَمَصَانِ وَصَافَحَهُ جِبْرِئِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ . رواه أبو الشيخ

(الترغيب والترهيب ج ۲ ۶۱۱ باب الترغيب في الطعام)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حلال کائی سے رمضان میں روزہ افطار کرے رمضان کی تمام راتوں میں فرماتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبریل اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۵/۳۰)

۱۱۳۸ : عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةٍ لَبَنٍ أَوْ نَسْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ شَبَّحَ صَائِمًا سَفَّاهَ اللَّهُ مِنْ خَوْضِ شُرْبَةٍ لَا يَنْظُمُ حَتَّى يَدْخُلَ الْحِجَّةُ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۴ کتاب الصوم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزہ دار کو یک گھونٹ دودھ یا سبجور یا شربت سے افطار کرے اور جو روزہ دار کو آسودہ کرے اللہ اسے میرے خوش سے پلائے گا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیرا سا نہ ہوگا۔ (مرتب)

﴿ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے﴾

احادیث

۱۱۳۹: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ خَمْسَةَ بَنِي عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَسَى رَجُلٌ اشْرَؤَ الصَّوْمَ فَأَصُومُ فِي السَّهْرِ قَالَ: هُمْ إِنْ شَبَّ وَأَقْطَرُوا إِنْ شَبَّ (الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۲۵۷). باب جوار صوم الفطر في شهر رمضان
المسافر في غير مفسدة (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۲) باب ما جاء في الرخصة في الصوم في
السفر والسبب لاین عاجہ ج ۱ ص ۱۱۱) باب ما جاء في الصوم في السفر

اسما لمومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ عمرہ بن عمرو سلمیٰ بہت
روزے رکھا کرتے تھے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھوں
ارشاد فرمایا چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔ (بہار شریعت = ۱۳۰۵)

۱۱۴۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: عَزَّوَجَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ
عَشْرَةٌ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فِيمَا مِنْ صَائِمٍ وَمِنْ أَقْطَرٍ لَمْ يَغِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُقْطِرِ
وَلَا الْمُقْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ. (صحيح المسلم ج ۳ ص ۲۵۶). باب جوار صوم الفطر في شهر رمضان
المسافر في غير مفسدة (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۲) باب ما جاء في الرخصة في الصوم في السفر

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں سولہویں رمضان کو رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ہم جہاد میں گئے ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا تو نہ روزہ داروں نے
غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انھوں نے ان پر۔ (بہار شریعت = ۱۳۰۵)

۱۱۴۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أَخَذَتْ
عَائِشَةُ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَاتِكُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ جَدُّهُ يَفْعَلُ لَقَالِ: أَلَنْ لِكُلِّ

قُلْتُ إِنِّي ضَائِعٌ لِقَالَ أَذَنْ أَحَدُكَ عَنِ الصُّومِ وَالصَّلَاةِ أَنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ
الْمُسَافِرِ فِطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوْ الْمَرْضِعِ الصَّوْمَ أَوْ الصَّيَّامَ وَاللَّهُ لَعَنَهُمَا قَالَهُمَا
النَّبِيُّ ﷺ كِلَاهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا فَإِلَهُم نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعِيفٌ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۵۲، باب ما جاء فی الرخصة فی الاططار للمحلی والمرضع)

والسنن لابن ماجه ج ۱ ص ۸۹، باب ما جاء فی الاططار للحامل والمرضع)

حضرت انس بن مالک کتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدمی نماز معاف فرمادی یعنی چار رکعت والی روپڑھے لگا اور مسافر اور
دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا کہ ان کو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں
بجائیں وہ مقدار پوری کر لیں۔ (بہار شریعت ص ۱۳۵)

﴿روزہ نفل کے فضائل﴾

۱۱۴۲ عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ فبیم المدينة فوجد اليهود صياماً يوم عاشوراء فقال لهم رسول الله ﷺ ما هذا اليوم الذي تضرعون فيه؟ قالوا هذا يوم عظيم أتبعي الله فيه موسى وقومه وعزق فرعون وقومه فصامه موسى شكراً فحزن بطرؤه فقال رسول الله ﷺ فحزن الحق وأولى بموسى منكم فصامه رسول الله ﷺ وأمر بصيامه (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۲۵۹ باب صوم يوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو یہودیوں کو یہ شورا کا روزہ رکھے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا آج کون سا دن ہے؟ کہ روزہ رکھے ہوئے ہو یہودیوں نے عرض کیا کہ یہ عظمت والادین سے اس میں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات بخشی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر میں روزہ رکھا اس لیے ہم کو بھی روزہ رکھتے ہیں تو سرکارِ قدس ﷺ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کرنے میں یہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں اور آپ نے عاشوراء کا روزہ جو رکھا اور اس سے روکنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ص ۱۳)

۱۱۴۳ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ أَفْصَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَمِ ۱۱. أَفْصَلُ لَصَلَاةٍ بَعْدَ لِمَعْرُوضَةٍ صَلَوةٍ مِنَ اللَّيْلِ.

(السنن لاہی داؤد ج ۱ ص ۳۳ باب فی صوم المحرم جمع الترمذی ص ۱۵۶)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۳۵، ۱۳۶)

۱۱۴۴ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه وسئل عن صيام يوم عاشوراء فقال: ما عليلك؟ أن رسول الله ﷺ صام يوماً يظنُّ فضله على الأيام ألا هذا اليوم ولا شهر إلا هذا الشهر يعني رمضان

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۳ ص ۲۵۹ باب صوم يوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اور دنوں پر فضیلت دے کر تجتو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورا کا دن اور یہ رمضان کا ہمیشہ (بہار شریعت ۵/۱۳۶)

۱۱۴۵۔ عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَحَّدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا هَذَا الْيَوْمُ لَيْلَتِي تَصُومُونَهُ؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَتَى فِيهِ مُوسَى رَقْمَهُ وَغُرِقَ فِرْعَوْنُ وَفَرَّقَ فَصَانَهُ مُوسَى شُكْرًا فَصَحَّ نَصْرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَمَنْ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِغُزْنِي مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

(صحيح المسلم ج ۱، باب صوم يوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے یہود کو عاشورا کے دن روزہ دار پایا ارشاد فرمایا یہ دن کیا ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو غرض کی یہ عظمت والادان ہے اس میں سب سے اعلیٰ اصول و اسلام اور ان کی قوم کو اللہ جل سے بجات کی فرعون اور اس کی قوم کو ذیو یالہذا موسیٰ علیہ السلام نے یحور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی رکھتے ہیں ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ بہت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (بہار شریعت ۵/۳۶۷)

۱۱۴۶۔ عَنْ أَبِي سَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِلَيَّ أَكْثَرُ غُصَى اللَّهِ أَنْ يُكْفَرَ لِسَةُ النَّبِيِّ قَبْلَهُ. (السنن لابن ماجه ج ۱، باب صيام يوم عاشوراء الصحيح للمسلم ج ۱، ۳۶۷)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روزہ اللہ عزوجل کوئی خاص محبت مقرر فرمائے اس کی یادگار قائم کرنا درست و محبوب ہے کہ وہ محبت عامہ یا ذاتی کی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا خود قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا "ذُكِّرْهُمْ بِإِيَّامِ اللَّهِ" کہ ان کے ہاں کی یاد کر دو اور ہم مسلمانوں کے لیے جو ولادت اللہ کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت کون سا دن ہوگا؟ پس کی یادگار قائم کریں کہ تمام قومیں انہی کے طفیل میں ہیں اور یہ دن عید سے بھی بجز انہی کے صحت میں تو عید عیدوں ہی سے ہی کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ یہ ولادت اس دن ہوئی ۱۲۰۱ تہ اولیٰ ۱۲۔

کہ شور اور ذہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۳۶۵)

۱۴۷. عَنْ أَبِي قَبْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُغْفِرُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ الشَّيْءَ الَّذِي قَبْلَهُ وَالَّذِي بَعْدَهُ

(السنن لابن ماجہ ج ۱۲۵ باب صیام یوم عرفہ)

وقتِ درُضی، اللہ تعالیٰ حد سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پرگمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۳۶۵، ۳۷۷)

۱۴۸. عَنْ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ فَتَابَعَيْنِ. (رواہ ابو یعلیٰ)

(التروغیب والترہیب ج ۱۲۲ باب الترغیب فی صیام یوم عرفہ)

حضرت کمال بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے دو سال مسلسل کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۴۹. عَنْ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَتَانِ وَلَمْ يَلْقَ خَلْفَهُ وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاءَ غُفِرَ لَهُ

سَنَةٌ. (رواہ الطبرانی فی الاوسط) (التروغیب والترہیب ج ۱۲۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یومِ عرفہ کا روزہ رکھے اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو شور کا روزہ رکھے اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مرتب)

۱۵۰. عَنْ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ كُنْتُ رَافِعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِغَيْلَةِ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ

. (رواہ الطبرانی فی الاوسط) (التروغیب والترہیب ج ۱۳۹)

مسعود بن جیسر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس کو دو سال کے روزے کے برابر گردانتے ہیں چنانچہ وقت فرمایا جب ہم لوگ سرکارِ اقدس کے ساتھ تھے۔ (مرتب)

۱۱۵۱. عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَ
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفُرُ السُّنَّةَ الَّتِي آتَتْ فِيهَا وَالسُّنَّةَ الَّتِي بَعْدَهَا رَوَاهُ
الطَّبْرَسِيُّ فِي الْكَبِيرِ (التَّرغِيبُ وَالتَّرْهيبُ ج ۲ ص ۱۶۲)

حضرت زینب میں رقم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے
کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ موجودہ و آئندہ سال کا گناہ
مٹاتا ہے۔ (مرثیہ)

۱۱۵۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ الْيَوْمِ (التَّرغِيبُ وَالتَّرْهيبُ ج ۲ ص ۱۶۲)
امام بخاری نے تصدیق فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزہ کو
ہزاروں کے روزے کے برابر مانتے تھے۔ (پہاڑ شریعت ص ۱۵۷)

۱۱۵۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ يَعْرِفُ
إِلَهُ ابْنِ آدَمَ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۲)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور نے عرفہ کے دن عرلہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔
(پہاڑ شریعت ص ۱۵۷)

۱۱۵۴. عَنْ أَبِي الْيُؤُوبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ وَمُضَانَ ثُمَّ
اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ لَكَائِمًا صَامَ الْكَافِرُ (المصباح لمسلم ج ۱ ص ۳۶۹ باب استحباب
صوم ستة من شوال و ابو داؤد ج ۱ ص ۳۳۰ باب فی صوم ستة ایام من شوال و ترمذی ج ۱ ص ۱۱۱)
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے
رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے درکار روزہ
رکھا۔ (پہاڑ شریعت ص ۱۵۷)

۱۱۵۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ
صَامَ وَمُضَانَ وَاتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ لَكَائِمًا صَامَ الْكَافِرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتَّطَبُّرِيُّ
(التَّرغِيبُ وَالتَّرْهيبُ ج ۲ ص ۱۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے

رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ وہ یہاں سے جیسے اس نے ہر کار روزہ رکھا۔ (مرتب)

۱۱۵۶ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَشْهُمِ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ لِسَنَةٍ مِنْ جَاءَ بِالْحَجَّةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْلِهَا

(السنن لابی ماجہ ج ۱ ص ۲۰۱ باب ستہ ایام میں خواتین)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک تہائی سال کا ہے اس نے کی (تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دس مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے)۔ (بہار شریعت ص ۵۷۳)

۱۱۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتَّةَ

مِنْ شَوَّالٍ فَلَهُ صِيَامُ السَّنَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُيْهَقِيُّ وَالطِّرَافِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْهَبِيُّ ج ۱ ص ۱۰۲
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔ (مرتب)

۱۱۵۸ رَوَى عَنْ أَبِي غَسْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَبْعَدَ سِتَّةً مِنْ شَوَّالٍ حَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ رَوَاهُ الطِّرَافِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْهَبِيُّ ج ۱ ص ۱۰۲ باب فی صوم سب من شوال

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گنہگاروں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (بہار شریعت ص ۵۷۳)

۱۱۵۹ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِطَلْعِ الشَّمْسِ أَسَى جَمِيعَ حُلُقِهِ لِنَفْسِ الْمُصْطَبِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِحَمَلِهِ خَلْقَهُ إِلَّا مَخْرُوكَ الْأَفْئِدَةِ رَوَاهُ الطِّرَافِيُّ وَابْنُ حِبَانَ وَفِي صَحِيحِهِ

(التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْهَبِيُّ ج ۱ ص ۱۱۸ باب ما جاء فی صوم السنی ﷺ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ شعبان کی

چندرہویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔ (بہار شریعت ۳۸/۵)

۱۱۶۰ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال تاسی جبرئیل علیہ السلام فقال ہذہ لیلة النصب من شعب وبتہ فیہ غفاء من الدار بعدہ یسخور عین کتب ولا یسکر اللہ فیہا الی مشربک ولا الی منسحب ولا الی قاطع رجم ولا الی منسحب ولا الی عاقی نوالدیہ ولا الی مذموم حرم۔

(التوحید والتوہب ج ۲ ۱۱۸ باب ما جاء فی صوم النبی ﷺ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور قدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے وہ کہا یہ شعبان کی چندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے ان لوگوں کو آراؤں فرماتا ہے جتنے کسی ملک کی بکریوں کے پاس ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا نکالنے والے درود دین کی مافرواہی کرے والے اور شرب کی مہلومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۳۸/۵)

۱۱۶۱ روئی الاقام أحمد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال یطلع اللہ عزوجل الی خلقہ لیلة النصب من شعبان فیغفر لعبادہ الا اثنبی مشاحباً لقاتل نفس۔ (التوحید والتوہب ج ۲ ۱۱۹)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چندرہویں شعبان کو اپنی مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے تو پے بدوں کو بخش دیتا ہے سوائے وہ شخصوں کے ایک عداوت والا دوسرا (ناحق) جاس مارنے والے۔ (بہار شریعت ج ۲ ۱۳۸/۵)

۱۱۶۲ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قام رسول اللہ ﷺ فی اللہ عزوجل یطلع علی عبادہ فی لیلة النصب من شعبان فیغفر للضعفین ویرحم المسرجمین یتوخر اهل الحفد کما هم۔ (التوحید والتوہب ج ۲ ۱۱۹)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی چندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے ستغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے

اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں ای پر چھوڑ دیتا ہے۔

(بہارِ نبوت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۳ زری عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال : ادا کانت
لَمَلَةُ السَّعْبِ مِنْ شَعْبَانٍ فَتَقَرُّوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَمُرُّ
فِيهَا لَخُرُوبِ الشَّفَسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَبُولٌ . الْأَمْسُ مَسْتَعْفِرٌ فَاعْفُوا لَهُ الْأَمْسُ
مَسْتَغْفِرٌ فَارْزُقُوا الْأَمْسَ مَبْتَلًى فَأَعِاقِبْهُ الْإِكْدَا الْإِكْدَا حَتَّى يَطْلُعَ الْمَعْرُ

(الترغيب والترهيب ج ۲، ۱۱۹، باب ما جاء في صيام النبی ﷺ)

مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جب شعبان کی
پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ غروب
آفتاب سے آسمان، نیاپر خاص جلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے
بخشد وہ ہے کوئی روزہ طلب کرنے والا کہ اسے روزہ دل سے کوئی بتا کہ اسے عافیت دل سے
کوئی ایسا ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (بہارِ نبوت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۴ عن عائشة قالت مرأيتني في شهر أكثر صياماً منه في شعبان . رواه
البحار ومسلم وأبو داود ورواه الترمذي و الترمذي (بہارِ نبوت ج ۱، ۱۱۹، باب فی فضل
صوم شعبان . والترغيب والترهيب ج ۲، ۱۱۹، باب ما جاء في صيام النبی ﷺ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کو شعبان سے زیادہ
کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہیں دیکھا۔ (بہارِ نبوت ۱۳۹/۵)

۱۱۶۵ : عن أبي الدرداء، رضي الله تعالى عنه قال : أوصاني حميد بن
بثلاث لئن ادعوتُ فاعشيتُ بصيام ثلاثة أيام من كل شهر و صلوة الضحى وبأن
لا أقام حتى أوتير (الترغيب والترهيب ج ۲، ۱۲۰، باب الترغيب في صوم ثلاثة أيام)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار اقدس ﷺ نے مجھے تین
باتوں کا حکم دیا جنہیں تا حیات نہ چھوڑاں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو دوسرے
نماز چاشت تیسرے یہ کہ در پڑھنے سے پہلے نہ سواں۔ (بہارِ نبوت ۱۳۹/۵)

۱۱۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثَ صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَزَكَاةٍ الصَّغْنَى وَأَنْ أُؤْتِيَ قَبْلَ أَنْ أَلَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّوْهَبِيُّ ج ۲۰۰۲ باب في صوم ثلاثة أيام من كل شهر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں مجھے میرے قلیل علیہ الصلوۃ والسلام نے تین باتوں کا حکم دیا ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے چاشت کی اور رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا۔ (مرتب)

۱۱۶۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ

(التَّوْهَبِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ج ۲۰۰۲ باب في صوم ثلاثة أيام من كل شهر)
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ (بہار شریعت ۱۳۹۵)

۱۱۶۸ عَنْ قُرَّةَ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَافْطَارُهُ

(التَّوْهَبِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ج ۲۱۰۲ باب التَّوْهَبِيُّ في صوم ثلاثة أيام من كل شهر)
حضرت قرہ بن ابی ر رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ قدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین دن کے روزے دہر کے روزے اور افطار کی طرح ہیں۔ (مرتب)

۱۱۶۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُنْفَعُ وَحَرُّ الصَّيْرِ

(التَّوْهَبِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ج ۲۱۰۲ باب في صوم ثلاثة أيام من كل شهر)
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سیت کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۹۵)

۱۱۷۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَهُنَّ يُنْفَعُ بِلَا بِلِ الصَّيْرِ

(کنز العمال ج ۴/۳۴۵ حدیث ۶۷۱۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خراچیوں کو دور کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۱۷۱. رُوِيَ عَنْ مِثْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَجَبًا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَ مِنْهُنَّ فَإِنْ كُلُّ يَوْمٍ يَكْفُرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ يَقِي مِنَ الْآثَمِ كَمَا يَقِي الْمَاءُ الثَّوْبَ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ

(التوہمب والترہیب ج ۲، باب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر)

میسور بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس سے ہوسکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے ہر روز وہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کرتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (بہار شریعت ۱۳۹۵)

۱۱۷۲: عَنْ أَبِي دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صُفَّتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَضُمَّ ثَلَاثُ عَشْرَةَ زَائِعَ عَشْرَةَ وَخُمْسُ عَشْرَةَ

(التوہمب والترہیب ج ۲، ۱۲۳)

ابو در رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ چودہ پندرہ کو رکھو۔ (بہار شریعت ۱۳۹۵)

۱۱۷۳. عَنْ حَمِصَةَ قَالَتْ أَرَبَعَ لَمْ يَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ حَيَّامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشِيرَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ دَرَكْنِي قَبْلَ الْعِدَّةِ

(الحسن النسائي ج ۲، ۲۷۸، مشکوٰۃ المصابیح باب حيام التطوع ص ۱۸۰)

مہموشین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اللہ ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے عاشوراء اور عشرہ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (بہار شریعت ۱۳۹۵)

۱۱۷۴. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي

حضر و لاسفر۔ رواہ النسائي. (مشکوٰۃ المصابیح باب حيام التطوع ص ۱۸۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں اپنے روزے کے نہ

رہتے خواہ ظہر ہو یا شہر۔ (بہار شریعت ص ۱۳۹ ج ۲ ص ۱۳۰)

۱۱۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعْرِضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَاجِبُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا حَيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
(التَّوَحُّبُ وَالتَّوَهُّبُ ج ۲ ص ۱۲۲ باب فِي صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرا روزہ جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ص ۱۳۰ ج ۲)

۱۱۷۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُسِبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْ تَصُومُ حَتَّى لَا يَكَادَ تَمْطُرُ وَتَمْطُرُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَصُومُ لَا يَوْمَئِذٍ بَيْنَ دُحُلَانِي صِيَامِكَ وَالْأَضْغَيْنِ قَالَ أَيْ يَوْمَئِذٍ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ قُلْتُ ذَلِكَ يَوْمَانِ تَعْرِضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاجِبُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا حَيًّا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (التَّوَحُّبُ وَالتَّوَهُّبُ ج ۲ ص ۱۲۵ باب يُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مسلسل روزہ رکھتے تو قطار نہیں کُرتے اور لگاتار اظہار کرتے تو روزہ نہیں رکھتے لیکن دو دن اگر آپ کے روزہ میں آجائیں تو قطار روزہ رکھتے ہیں، ارشاد فرمایا کون دو دن؟ میں نے عرض کیا جمعرات اور جمعرات اور جمعرات فرمایا ان دونوں دنوں میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ دار ہوں۔

۱۱۷۷ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعْرِضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَمَنْ مُسْتَعْرِضٌ فَيُعْضِرْ لَهُ وَمَنْ بَابُ فَيَتَابِعْهُ وَيُرْذَلُ الصَّغَائِرُ بِضَعَائِهِمْ حَتَّى يَتَوَلَّوْا

(التَّوَحُّبُ وَالتَّوَهُّبُ ج ۲ ص ۱۲۵ باب يُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ)

۱۱۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِصَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ لِقُلٍّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسَ فَقَالَ : اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يُعْزِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ
الْاَمْتَحِرْ زَيْنَ يَقُولُ : ذَعْلَمَا حَتَّى يَضْطَلِحَا رَاى ابْن مَاجَه

(الترغيب والترهيب ج ۶ ۱۲۴-۱۲۵، باب فی صوم الاثنین والخمیس)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی حضور ﷺ پیر اور جمعرات کو روزے رکھ کر تھے جس
کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا اس برس میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ
وہ شخص جنہوں نے باہم جدائی کر دی ہے ان کی نسبت نہ کہہ سکتا ہے انہیں چھوڑ دیاں تاکہ
صلح کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۳۰۵)

۱۱۷۹ عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت كان رسول الله ﷺ

يتحوى صوم الاثنى والخميس رواه ترمذى وابو داود والترمذى

(الترغيب والترهيب ج ۶ ۱۲۶، باب فی صوم الاثنین والخمیس)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کو
خیاں کر کے روزہ رکھے تھے۔ (بہار شریعت ۱۳۰۵)

۱۱۸۰ عن أبي قتاده ان رسول الله ﷺ سُئل عى صوم الاثنین فقال :

فَمَا وُلِدْتُ وَفِيهِ اُسْرَتِي عَنِي الصَّحِيح لمسلم ج ۳ ۲۸۱، باب صوم شهر شعبان وبهقي

ج ۴ ۲۹۳، باب صوم يوم الاثنين والخميس

یو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ سے پیر کے دن روزے کا سبب
دراخت کیا گیا فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(بہار شریعت ۱۳۰۵)

۱۱۸۱ : عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ :

مَنْ صَامَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ لِّمَا مَرَّ النَّاسُ . رواه ابو يعلى

(الترغيب والترهيب ج ۶ ۱۲۶، باب فی صوم الاربعاء والخميس والجمعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چار شنبہ اور پنج شنبہ
کو روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۳۰۵)

۱۱۷۲ عنی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ
من صام الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله له بيتا في الجنة يرى ظاهره من باطنه
وباطنه من ظاهره رواه الطبرانی فی الاوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۲۱ باب صوم الاربعاء والخميس والجمعة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چار شنبہ
دریچ شنبہ اور جمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کے
باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اندر کا باہر سے۔

۱۱۸۲: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعنا رسول اللہ ﷺ يقول
من صام الاربعاء والخميس والجمعة بنى الله له قصرًا في الجنة من لؤلؤ وياقوت
وزبرجد، وتكتب له برائة من النار رواه الطبرانی فی الاوسط والبيهقي

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۲۶ باب صوم الاربعاء والخميس والجمعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو جمعہ،
جمعرات، جمعہ کے دن روزے رکھے گا اللہ اس کے لیے جنت میں مرقی، دریا قوس و زبرجد کا محل
بنائے گا اور اس کے لیے دروازے سے اسے لکھری جائے گی۔

۱۱۸۴ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ:
من صام الاربعاء والخميس ويوم الجمعة ثم تصدق يوم الجمعة بدينار
أو أكثر غفر له كل ذنب غيلة حتى يصير كمن ولدته أمه من الخطايا. رواه
الطبرانی فی الكبير والبيهقي (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۲۶)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق کرے تو جو گناہ کیا ہے بخش
جائے گا۔ اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے
ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (مہار شریعت ص ۴۰۵-۴۰۶)

۱۱۸۵ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال النبي ﷺ: لا تختصوا

لَسْمَةُ الْجُمُعَةِ بِعِيدٍ مِّنْ بَيْتِ الْكِبَالِيِّ وَلَا تَحْضُرُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صِيَامٌ مِّنْ شَيْءٍ لَا يَأْخُذُ إِلَّا أَنْ
يَكُونُوا فِي صَوْمٍ يَصُومُونَهُ أَحَدُكُمْ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۱ باب كراهة افرااد يَوْمَ
الْجُمُعَةِ مَعَ الرِّغَبِ وَالْتِهَابِ ج ۲ ص ۲۶) بَابُ لَا يَصُومُونَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

یومِ جمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور قدس علیہ السلام نے فرمایا رتوں میں سے جمعہ کی
رات کو تیار کے لیے ۴۰ دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرواؤں کوئی کسی قسم کا
روزہ رکھتا تھا اور جمعہ کے دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت ص ۱۴۱/۵)

۱۱۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَصُومُ مَنْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَوْمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ. (صحيح البخاري
ج ۲ ص ۲۶۰ والصحیح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۱ باب كراهة افرااد يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن
کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔
(بہار شریعت ص ۱۴۱/۵)

۱۱۸۷ وَفِي رَوِيَّةٍ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدِ هَلَا تَحْضُرُوا يَوْمَ
عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ. (رواه البخاري ومسلم نوامدی ابن
ماجہ حریمہ، الترهیب ج ۲ ص ۱۱۲۷ لا يَصُومُونَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن عید ہے عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ
کاسے قبل یا بعد روزہ رکھو۔ (بہار شریعت ص ۱۴۱/۵)

۱۱۸۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ بِطُورِ
بَالِيَّتٍ ابْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ بَعَمَّ وَرَبِّ هَذَا النَّبِيِّ.

(صحيح البخاري ج ۱ ص ۲۶۱ باب صوم يوم الجمعة ومسلم ج ۱ ص ۲۶۱ باب كراهة
افرااد يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاتہ کعبہ کا طواف کرتے تھے
میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا ہاں اس گھر کے
رہنے کی قسم۔ (بہار شریعت ص ۱۴۱/۵)

﴿اعتکاف کا بیان﴾

۹۹. وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَتَعْبُوا عَكَفُونَ فِي الْمَسْجِدِ بِرَمَضَانَ ۱۸۷
اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں عتکاف سے ہو۔ (کثر ۱ میں)

احادیث

۱۸۹. عَنْ عَائِشَةَ رَوْحِ الشَّيْءِ أَنَّ الشَّيْءَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ
رَمَضَانَ حَتَّى تَوَقَّعَ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَكِفَ أَرْوَاحَهُ مِنْ بَعْدِهِ (صحيح البخاری ج ۱ ص ۲۷ ج ۸۰)
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے
آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے یہاں تک وصال فرما گئے پھر ان کی ازواج نے
اعتکاف کیا۔ (بہار شریعت ص ۵۳۵)

۱۹۰. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُغْتَكِفِ أَنْ لَا يَتَوَدَّ مَرِيضًا وَلَا
يَسْهَدَ جَسَارَةً وَلَا يَمْسُ الْمَوْتَاةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا
اغْتَكِفَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اغْتَكِفَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ حَامِعٍ.

(السنن لابن داؤد ج ۱ کتاب الصیام ص ۲۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ کہتی ہیں مختلف پر سنت یعنی حدیث سے ثابت
یہ ہے کہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے
مباشرت کرے، ورنہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جاسکتا ہے جو ضروری ہے
اور عتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور عتکاف جماعت و ان مسجد میں کرے۔ (بہار شریعت ص ۱۳۶)

۱۹۱. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي الْمَغْتَكِفِ هُوَ يَغْتَكِفُ النَّوْمَ

یہجری لہ من الحسنات کہہ لی الحسنات کُلھا

(السنن لاہر عاجہ ج ۲۸، باب فی ثواب الاعتکاف)

امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے محکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باہر رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵)

۱۱۹۲ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَغُمُرَتَيْنِ

(الترغیب والترہیب ج ۲، ۱۱۹۲)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس

روز کا اعتکاف کر لیا تو یہاں ہے جیسے حج اور دو عمرے کیے۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۵، ۱۳۷)

☆☆☆

حج کا بیان ﴿﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۰ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مُمْتَاطًا لِّكُلِّ مُسْلِمٍ مَّا رَآهُم مِّنْ عَاجِلٍ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ فَاُولَٰئِكَ لَمْ يَذْكُرُوهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ هٰذَا ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَن يَعْقِلُ (۱) (عمرہ ۲-۳ ۱۹۷)

پیشک سب میں پسند ہے جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والہ
ورسارے جہاں کا رہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں اور ہم کے کھڑے ہوئے کی جگہ وہ جو اس
میں آئے مان میں ہو۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو
منکر ہو تو اللہ سے ہے جہاں سے ہے پرواہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۱ وَالْمُزَا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (بقرہ ۱۹۸)

اور حج و عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

احادیث

۱۱۹۳. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَضَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَقَدْ
لَكُمْ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحَبِّبُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ اَتَمَلُّ عَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَكَسَّكَتْ
حَتَّى قَامَ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ فُلْتُ نَعَمْ لَوْ جِئْتُ وَلَمْ اسْتَطِعْتُمْ ثُمَّ قَامَ
ثَلَاثًا مَا تَرَكْتُمْ فَاَسَفًا هَمَّكَ مَن كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سَوَالِهِمْ وَاجْتِدَادِهِمْ عَلَيَّ

(۱) حج ہجرت میں فرض ہے اور ان دنوں تعلیمی ہے اس کے لئے فرض ہے۔

(۱) ہرم (۲) روز میں ورف (۳) طواف (۴) ہاتھ پر ہیں (۵) اور میں وقوف (۶) اور ہر کے اور ہوں (۷) (۸)

ی (۹) (۱۰) اور ہاتھ کے لیے طواف (۱۱) اور ہاتھ (۱۲) اور ہاتھ (۱۳) اور ہاتھ (۱۴)

انبيائهم فاذا امرتكم بشئ فائتوا منه ما استطعتم واذا نهيتكم عن شئ فدهوهُ

رجامع الصحيح لمسلم ۱/ ۲۲۲ باب لوصول الجمع مرة لى العصر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے آج حج کرو ایک شخص نے عرض کیا ہر سال یا رسول اللہ ﷺ حضور نے سکوت فرمایا انہوں نے تین بار کلمہ کہا ارشاد فرمایا اگر میں اس کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو پیس نہ کروں تم مجھ سے سواں نہ کرواگلے لوگ کثرت سول اور انبیاء کی مخالفت سے ہدک ہو گئے ابید جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے سے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو سے چھوڑ دو۔ (۱) (بہار شریعت ج ۲، ص ۲۶)

۱۱۹۴ عن ابی ہریرۃ قال سئل النبی ﷺ ای الاغفار الفصل؟ قال

ایمان سائلہ ورسولہ قیل ثم ماذا؟ قال جهاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا؟ قال

حج مبرور۔ صحيح البخاری ج ۱ ص ۲۶۱ فصل الحج المبرور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور قدس سرہ سے عرض کی گئی تو اس سے عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان عرض کی گئی پھر یا؟ فرمایا اللہ کے رسول کے جہاد عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۲۶)

۱۱۹۵ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من اتى هذه النیت لم یؤث

ولم یفسق رجعا ولله انة (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱/ ۲۲۱ باب فضل الجمع والصورة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے آمد و رفت میں نقش کاام نہ کیا ورفس نہ کیا نہ سنا ہوں سے پاک ہو کر ایسا ہونا جیسے اس دن کہ اس کے پیٹ سے پیدا ہو۔ (بہار شریعت ج ۲، ص ۲۶)

۱۱۹۶ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لغزوة إلى الغزوة كفارة

لما بينهم والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱/ ۲۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی، عمرہ سے عمرہ تک ان گن ہوں کا کفارہ ہے جو

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکارِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس جاہل شرکدار کی اور شارک و قانون ساز ہیں اس کا حکم

لہذا کا حکم اس کا بنا ہوا قانون کی قانون اور لارم اسمل ہے۔ ۳

درمیان میں ہوتے اور حج مہر و رکاؤ اب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت ۳۷۶)

۱۱۹۷. عن شماسہ رضى الله عنه قال : حصرن عمرو بن العاص وهو فى سبابة الموت لىكى طويلاً وقال : فيما جئ الله الإسلام فى قلبى أثبت لىى ﷺ فقلت : يا رسول الله أبسط بىمىك لأبىعك فبسط يده فقبضت يدى وقال : مالک ب عمرو؟ قال : أردت أن أشترط قال : تشترط ما؟ قال : أن يغفر لى قال : ما علمت ب عمرو أن الإسلام بهدم ما كان فيه وأن الصخرة بهدم ما كان فيها وإن لحج يهدم ما كان فيه الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۰۲ باب الترغيب فى الحج والعمرة

۳ حضرت شماسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مراد نبیوں سے فرمایا کہ ہم حضرت عمرو بن عاص کے پاس حاضر ہوئے وہ چاکنی کے عالم میں تھے تو برنگ و تے سے اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام اُس دیا تو میں نبی ﷺ کے حضور آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنا دست قدم پھیل میں تاکہ میں بیعت ہو جاؤں سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پا ک پھیلایا میں نے اپنا ہاتھ پھینچ لیا تو رشاد فرمایا یا عمرو کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ میں شرط رکھنا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا کیا شرط رکھو گے؟ عرض کیا کہ مجھے بخش دیا جائے رشاد فرمایا اے عمرو کیا تجھے معصوم نہیں؟ کہ سلام ان گن ہوں کو مناد رہا ہے جو شتر ہونے اور ہجرت میں گناہوں کو گوارہ دیتی ہے جو پہلے ہوئے اور حج میں گناہوں کو دھج کر دیتا ہے جو شتر ہوئے۔ (بہار شریعت ۳۷۶)

۱۱۹۸. عن أم سلمة قالت قال رسول الله ﷺ الحج جهاد كل ضعیف

(الس لایں حاجہ ج ۲ ص ۱۲۴ باب الحج جهاد النساء)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔

۱۱۹۹. عن عائشة قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

على النساء جهاد؟ قال : نعم. عنيهن جهاد لا قتال فيه الحج والعمرة

(الس لایں حاجہ ج ۲ ص ۱۲۴ باب الحج جهاد النساء)

اور ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عورتوں

پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کے لئے جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ ہے (بہار شریعت ۳۷۶)

۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ

فَهَالَ جِهَادُكُمْ الْحَجُّ مِنْهُ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۱ کتاب المساک)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت طلب کی تو فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (برائت یت)

۲۰۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تَابِعُوا بَنِي الْحِجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَفِيَانِ الْفَقِيرَ وَالْغَنِيَّ كَمَا يَفِي الْكَثِيرُ حَبِثَ الْحَدِيدَ وَالذَّهَبَ وَالْفَصَّةَ رَيْسَ لِنُحْجَةِ الْمَرْوَةِ ثَوَابٌ لَا لِحِجَّةٍ

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۱۱ میں عاجہ ج ۲ ص ۲۶۳)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں حج و عمرہ حق جی اور گناہوں کو یہ دور کرتے ہیں جیسے بھٹی کو بے در چاندی اور سوک کے میل کو دور کرتی ہے اور حج پروردگار کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہ ثریثت ص ۳۶)

۱۲۰۲ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْصِي

حِجَّةً أَوْ حِجَّةً مَعِي (الجامع الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۴۰۹ باب فصل العمرة فی رمضان)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ (بہ ثریثت ص ۳۶)

۱۲۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَاجُّ

يُصْغَى لِي أَرْبَعِ مَنَاقِبٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَيُخْرِجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۶۲ باب حَجُّوا قَالَ الْحَجُّ بِغَسَلِ الذَّنْبِ كَمَا يَغْسِلُ الْمَاءُ الذَّرَنَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی اپنے گمراہوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں سے پیدا ہوا

۱۲۰۴ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ نَبَا النَّبِيِّ ﷺ

يَقُولُ مَنْ حَجَّ يَوْمَ النَّبِثِ لِحَرَامٍ فَرَكَبَ بَعِيرَهُ لِمَا يَرْفَعُ الْبَعِيرُ حُفًا وَلَا يَصْغُ حُفًا لَا تَكَبَّ اللَّهُ لَهُ بِهَا خَسَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا عَظِيمَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ حَتَّى إِذَا

انتهی ہلی التیبت لطاف و طاف بین الصما والمرزۃ ثم حلق و قصر الا فخرج من
ذوبہ کیونکہ ولدتہ اُمہ فہلثم بنسبہ العمل فدکر الحدیث رواہ البیہقی

(التعریب والتعریب ج ۶ ص ۱۶۶)

یو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا جو خانہ کعبہ
کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہو تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے
اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خط کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ جب تعب معطر
کے پاں پھینچی وہ طواف کیا ورمہ ورمہ کے درمیان سعی کی اور سر منڈ پیان کترہ نے تو گناہوں
سے ایسا نکل گیا جیسے سون کے دل کے بیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (یو ہریرہ ص ۴۰۶)

۲۰۵ عن انس بن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت انس بن
یقول ما نرفع ابن الخاخ وجلا ولا تضع يداي الا كتب الله له بها حسنة او مائة حسنة
سنة او رفع بها درحة (التعریب والتعریب ج ۶ ص ۱۶۶) باب حشو یوں صحیح یصل الذوب
کما یفصل الماء المثلون

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے سنا کہ حاجی کا اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ اس کے بدلے حاجی کے لیے ایک نیکی
لکھتا ہے یا گناہ مٹاتا ہے۔ (مرتب)

۱۶۰۶ عن زاذان بن ریحی السعدي قال مرص بن عيسى مرصا شديدا
فدعا ولده لجمعهم فقال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول من حج من مكة ماشيا
حتى يرجع الى مكة كتب الله له بكل خطوة تسع مائة حسنة كل حسنة مثل
حسرات الحرم قيل له وف حساب الحرم قال بكن حسنة مائة لله حسنة.
رواه انس بن حريصة في صحيحه (التعریب والتعریب ج ۶ ص ۱۶۶) باب حشو فان الحج
یصل الذوب کما یفصل الماء المثلون

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مکہ سے
پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ وہ اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم
شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی کہا گیا حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی ایک

نہی ہے تو اس حساب سے ہر قدم پر سات سو کروڑ نیکیاں ہوتا ہیں کی۔ واللہ هو العظیم
العظیم - (بہار شریعت ۴۱۶)

۱۲۰۷ عن نجابر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا حاجة
والعناء وهذا الله دعاهم فاجابوه وسألوه فاعطاهم

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۷۲) یعنی اس حاجت و تمنیٰ سے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ
کرنے والے لوگوں کے وفد میں اللہ سے انہیں بڑا یہ حق ضر ہوئے انہوں نے اللہ سے سوں کیا اس
نے انہیں دیا۔ (بہار شریعت ۴۱۶)

۱۲۰۸ عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال العاري في
سبيل الله والفاخر والمفتخر وقد لله دعاهم فاجابوه وسألوه فاعطاهم

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۶۷) یعنی اس حاجت و تمنیٰ سے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا زراعت اور
کاروبار میں اور عمرہ کرنے والا (بہار شریعت ۴۱۶) اللہ کے وفد میں۔ اللہ نے انہیں بڑا یہ حق ضر ہوئے اور
انہوں نے اللہ سے سوں کیا اللہ نے انہیں دیا۔ (ترغیب و ترہیب)

۱۲۰۹ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا حاجة
والعناء وقد الله ان دعوه اجابهم وان استغفروه عفو لهم

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ حاجی و عمرہ والے
اللہ کے والد ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت
فرمادے۔

۱۲۱۰ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا حاجة
والعناء ولمن استغفر له الحاج والترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۶۷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے ورنہ جس
کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی۔ (بہار شریعت ۵۰۴)

۱۲۱۱. رَوَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ (الترغيب والترهيب ۱/۶۸۷ باب تعجلوا إلى الحج)

(الترغيب والترهيب ۱/۶۸۷ باب تعجلوا إلى الحج)
حضرت ابن عمرؓ راوی کہ رسول ﷺ فرماتے ہیں حج فرض جلد، داکبہ کر دو کہ کیا
معلوم کیا پیش آئے۔ (بہار شریعت ۱/۵۶)

۱۲۱۲. رَوَى عَنْ أَبِي دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَسْبَى ﷺ قَالَ إِنَّ
دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِبْنِي مَا لِعِبَادِكَ عَلَيْكَ إِذَا هُمْ رَأَوْكَ فِي تَوْبِكَ قَالَ
"لِكُلِّ زَانٍ رَحْمَةٌ عَلَى الْغَوَّارِ حَقٌّ بِدَاوُدَ أَنَّ لَهُمْ عَلَى أَنْ تُغْفِرَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَآخِرَتِ
لَهُمْ إِذَا لَقِيتَهُمْ (الترغيب والترهيب ج ۲، ۱۶۹، باب ما جاء في فصل الحج)

س۔ ہود رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دوداؑ علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ
جب تیرے بندے تیرے گمراہ کی زیارت نہ کریں گے تو تو انہیں کی عطا فرمائے گا فرمایا یہ نہ کرنا
اوس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے اس کا مجھ پر یہ حق کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب
مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرما دوں گا۔ (بہار شریعت ۱/۵۶)

۱۲۱۳. رَوَى ابْنُ عُفْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَالِسًا مَعَ نَسِيِّ
ﷺ فِي مَسْجِدِ بَنِي سُلَيْمَانَ وَجُلَّ مِنْ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ سَلَّمَ لَهُمْ قَالَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ اجْتِمَاعُكَ لَنَا قَالَ أَنْ شِئْتُمْ خَيْرُكُمْ بَيْنَ جَنَّتَيْنِ سَأَلَنِي عَنْهُ فَعَلْتُ
وَأَنْ يَسْتَمِعَا أَنْ أَتَيْتُكَ وَتَسْأَلَانِي لَعَلْتُ فَعَلْتُ "أَحْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ التَّهْنِيتُ
: لِلْأَنْصَارِيِّ سَلِّ، لَقَالَ أَحْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ حَتَّى تَسْأَلَنِي عَنْ
خَيْرِ حَكٍّ مِنْ بَيْتِكَ تَوْمُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ رَكْعَتَيْكَ بَعْدَ الطُّوَافِ؟
وَمَالِكَ فِيهِمَا وَعَنْ طَوَائِكَ بَيْنَ الضُّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ وَقُوفِكَ
عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ رَمِيكَ الْحِمَارِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ مَخْرَجِكَ؟ وَمَالِكَ
لَهُ مَعَ الْإِمَامَةِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنْ مَدَا حَتَّى تَسْأَلَكَ قَالَ بَيْتِكَ
إِذَا عَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَوْمُ لَيْتَ الْحَرَامَ لَا تَصْعُقُ بِأَقْصَاكَ خُفٌّ وَلَا تَرْفَعُهُ إِلَّا كَهَبٌ

اللَّهُ لَكَ بِهِ حَسْبُهُ وَمَا رَكَعُكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَعَقْرِ رَقِيبَةٍ مِّنْ
 بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا صَوَّافُكَ بِاصْطِمَاءٍ وَالمَرْوَةِ كَعَقْرِ سِنْعَيْنِ رَقِيبَةٍ وَمَا
 رَفُوفُكَ عَنِةٌ عَرَفَةٌ فَإِنَّ اللَّهَ يَهَيِّطُ لِمَن يَشَاءُ الثَّيَابَ فَيَبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِقَوْلِ
 عِبَادِي جَاءَ رُسِي شُعْبًا مِّنْ كُلِّ فُجٍّ عَمِيٍّ يَرْحَلُونَ جُنَى فُلُوْهُ كَأَنَّهُ ذُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ
 الرُّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ أَوْ كَرَبِّهِ الْبُخْرِ لَعَنَهُمَا

(المترغیب والمترہب ج ۲ ص ۲۰ باب ماجاء فی فصل الحج)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک انصاری وریک تقفی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر
 سلام عرض کیا پھر کہا یہ رسول منہ ہم کچھ یا چھپے کے یہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے
 ہیں حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے آئے ہو ورنہ اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں
 تمہیں سوال کرو عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتا دیجئے ارشاد فرمایا تو اس سے حاضر ہواتے کہ گھر سے
 نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے ورنہ اس میں تیرے لیے کیا
 ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو ورنہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟
 ورنہ صرف اور مرد کے درمیان سہلی کو ورنہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے ورنہ عرقہ کی شام کے
 وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور ہمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب
 ہے؟ ورنہ بانی کرے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور اس کے ساتھ طواف افاضہ کو
 اس شخص نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا اسی سے حاضر ہوا تھا
 کہ ان باتوں کو حضور سے دریافت کروں ارشاد فرمایا جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے
 نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم پر کھٹے ورنہ ہر قدم، غلے پر تیرے لیے حسہ لکھا جائے گا اور تیرے خطا میں
 دی جائے گی ورنہ طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے ولادہ سمعیل میں کوئی غلام ہو اور اس کو
 سر دکر نے کا ثواب اور صف و مرد کے درمیان سہلی ستر (۷۰) غلام آزاد کرنے کی مثل ہے اور
 عردہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص بجلی فرماتا ہے
 ارٹھراے ساتھ ملنگہ پر سہا پت فرماتا ہے ارشاد فرماتا ہے میرے بندے دور سے پر گندہ سر
 میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے گر تہارے گناہ ریتوں کی کشتی ورنہ ارش کے قطروں

اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا میرے بندو! وہ جس جاؤ تمہاری معفرت ہوگی اور اس کی جس کی تم بخفا عت کرو اور جہروں کی رمی کرنے میں ہر ٹنگری پر ایک ایسا کبیرا مناد پائے جو ہلاک کرنے والے ہے اور قرآن کی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سرمہ آنے میں ہر پال کے بدلے میں صد لکھ جائے گا اور ایک گنہ مٹایا جائے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو صرف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گنہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا وہ تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر گنہ گار کا زمانہ آئندہ میں عمل کرو اور زمانہ گزشتہ میں جو کچھ تھ معاف کر دیا گیا (رب شریعت ۵۶)

۱۲۱۴ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج حاجاً فمات ثكب له اجر الحاج الى يوم القيامة ومن خرج مقتصراً فمات ثكب له اجر المقتصر الى يوم القيامة ومن خرج عذراً فمات ثكب له اجر العاذر الى يوم القيامة (الترغيب والترهيب ج ۲ باب ما جاء في فضل الحج والعمرة)

۲ ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے عمرہ تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جہاد میں مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۶۱)

۱۲۱۵ زوی عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من خرج الى الوجه لحج أو عمرة فمات فيه لم يعرض ولم يحاسب وقيل له أدخل الجنة (الترغيب والترهيب ج ۲ باب من خرج من غير حجة فمات)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کی پٹھنی نہیں ہوگی ورنہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ (بہار شریعت ۶۲)

۱۲۱۶ عن جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي ﷺ قال ان هذا البيت دعامة من دعائم الاسلام فمن حج لبيت أو اعتمر فهو صائم عبي الله فان مات ادخله الجنة وان رقة لي اهله رقة باخر عيمة ورواه الطبراني في الاوس احر الحاج

چاہر رضی اللہ عنہ راوی نبی ﷺ نے فرمایا یہ گھر اس م کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ کے ضمان میں ہے گر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔
(بہار شریعت ۶/۷۷)

۱۲۱۷. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُمْسِمْهُ عِبَ الْحَجِّ حَاجَةً ظَاهِرَةً أَوْ سُلْطَانًا حَبْرًا أَوْ مَوْضِعًا حَبْسًا فَمَاتَ وَلَمْ يَحْجِ فَلَيْسَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا (مسند احمد ج ۱، باب من مات ولم يحج)
ابو نضر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ نہ نفع ہوئی نہ بادشاہ نہ مہم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر پھر حج کے مریا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (بہار شریعت ۶/۷۷)

۱۲۱۸. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَكَ رَاذَا وَرَاحَةً تَبْلُغُهُ لِي يَنْبِ إِلَهُ وَلَمْ يَحْجِ فَلَا غَيْهَ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا وَذَنْكَ إِنْ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَلَمْ عَلَى النَّاسِ حَجٌّ لِيَنْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
(جامع الترمذی ج ۱، باب ما جاء من تعذيب من ترك الحج)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو توشہ و رسواری کا مالک ہو جس سے بیت اللہ شریف پہنچ سکتا ہے مگر حج نہ کیا تو خواہ یہودی مرے یا نصرانی وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (مرتب)

۱۲۱۹. عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الْمَوَادُّ وَالزَّامِلَةُ، الْمَسْئِلَانِ مَا حَاجَهُ ۲ ۱۲۴ بَابُ مَا يَوْجِبُ الْحَجَّ
(جامع الترمذی ج ۱، باب ما جاء من ان يجب الحج بالمواد والزامة)

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص سے عرض کی کہ کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا توشہ اور رسواری۔ (بہار شریعت ۶/۷۷)

۱۲۲۰. عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا

الْحَاجُّ؟ قَالَ الشَّعْثُ، لَتَعْلَمَ فِقَامُ أَحْمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحَاجِّ أَفْضَلُ؟
قَالَ أَلَسَّ وَالسَّحُّ فِقَامُ أَحْمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا السَّبِيلُ؟ قَالَ رَأَيْتُ وَ

واحداً (مسکوة المصابیح ۲۲۲ باب المصاسک فصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ حاجی کو کیسا ہونا چاہئے؟ فرمایا پر گندہ سر میلا کچید دوسرے نے عرض کی یا رسول اللہ حج کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہتا اور ترپانی کرنا کسی ور نے عرض کی سبیل کیا ہے؟ فرمایا تو مشا اور سواری۔ (یہ روایت ۱۶۷)

۱۲۲۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ مَنْ بَيَّتَ الْمُقَدَّسَ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ بِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ

انس لاہن ماحد ج ۲۲۳/۲ باب من اهل بغداد من ببيت المقدس

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ ۵۰ مرتبہ کرے اس کے اگلے اور پچھلے گنہ سب بخش دیئے جائیں گے یا جس کے یہ جنت و جہنم ہوگئی۔ (یہ روایت ۱۶۷)

﴿احرام کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۲. الْحَجُّ اشْهُرٌ مُّعْتَمَدَاتٍ فَمَنْ قَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْعَ وَلَا قُتُوفَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ حَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ وَتَرَوْا كُفْرًا لِّاِنْ خَيْرَ الرَّادِّ النَّقْوَى وَانْقَوِيْ يٰۤاُولٰٓئِیْ الْاَلْبَابِ (سورۃ البقرہ ۱۹۷-۱۹۸)

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جون میں حج کی نیت کرے تو نہ غورقوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک درخت جو بھٹائی کر دے اللہ اسے جاسا ہے۔ ورتو شہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر تو شہ پر تیز نگارٹی ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ اور فرماتا ہے

۲۰۳. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْحَقِّوْدِ احْبَبْ لَكُمْ بِهَيْمَةِ الْاَنْعَامِ اَلَا مَا يُنْتَلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرُ مُحَلٰى الصَّيْدِ وَالَّذِيْ هُوَ حَرَمٌ اِنْ اللّٰهُ يَخْتَصِمُ مَا يُرِيْدُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَحْلُوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْاَهْلٰى وَلَا الْاَقْلَامَ وَلَا اَمْسَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَتَفَعَّلُوْنَ فِصْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَضُوْا نَا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَلُّوْا (المائدۃ الآیۃ)

اے ایمان والو! عقود پورے کر دے تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے سوا ان کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حالت احرام میں شکار کا قصد نہ کر۔ بے شک اللہ جو جانتا ہے حکم فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ نے شعائر اور ماہ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) ان کی بے حرشی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی جو خانہ کعبہ کا قصد اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو اس وقت شکار کر سکتے ہو۔

احادیث

۱۲۶۲. عَنْ عَجِثَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَطْلُبُ رِزْلَ لَلّٰهِ لِيُخْرِجَهُ قَلْبِيْ اَنْ يُعْرَمَ وَ

لَا خَلَالَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالنَّبِ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ . كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
وَيَبْصُرُ الْفَسَكِ لَمَّا مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُعْرِمٌ . (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۲۳۳ باب

الطَّيْبُ عِنْدَ الْإِسْرَامِ . السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۲۱۶ . الصحيح لمباركي ج ۱ ص ۲۰۸)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے
لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لیے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی اس
کی چمک حضور کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔ (بہار شریعت ص ۳۷۶)
۱۲۲۳ عن زید بن ثابت عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

مَجْرَدًا لِخَلَالِهِ وَغَسَلَ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۷۱ باب ما جاء في الاغتسال عند الاحرام)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے احرام باندھنے کے لیے
غسل فرمایا۔ (بہار شریعت ص ۳۷۶)

۲۲۴ عن ابی سعید الخدری قال . حَرَّمَ خَامِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَضْرُخَ
بِالْحَبِّ حَرَامًا . (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۶۷ باب الاحرام والتلبیہ الفصل الاول)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم حضور کے ساتھ حج کو نکلے اپنی آواز حج
کے ساتھ خوب بلند کرتے۔ (بہار شریعت ص ۳۷۶)

۱۲۲۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْتَمِسُ الْاِ
لَمِي مِنْ عَنِ يَمِينِهِ وَيَسْمَلُهُ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدْرٍ حَتَّى يَقْطَعَ الْاَرْضَ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا
(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۷۰ باب ما جاء في فضل الطیبه والنحر)

اسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لیمک
کہتا ہے تو وہ اپنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلہ ختم زمین تک ہے لیمک کہتا ہے۔

(بہار شریعت ص ۳۷۶)

۱۲۲۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ . خَاءُ نِسِي جَهَنَّمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَالَ مِنْ أَصْحَابِكَ . فَلَمَّا قَفَرُوا أَصْرَهُمْ
بِالتَّلْبِيَةِ فَاتَّخَذُوا مِنْ شَعَارِ الْحَبِّ (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۸۹)

ربیع بن خاند جعفی راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہر نکلنے آ کر مجھ سے نہ کہا کہ
اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجئے کہ لیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے
(بہار شریعت ۲۸۰/۲۶)

۱۲۲۷- عن خلاد بن السائب عن أبيه رضي الله عنه قال - قال رسول الله
ﷺ أتاني جبرئيل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالأهلا والصلوة
(الترغيب والترهيب ج ۱۸۹۱ باب الرعب في الاحرام والصلوة ورفع الصوت)
حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
میرے پاس جبرئیل آئے تو مجھے ظلم دیا کہ میں اپنے صحابیوں کو حکم دوں کہ احرام باندھنے اور تلبیہ
کہتے وقت آواز بلند کریں۔ (مرتب)

۱۲۲۸- عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال ما اهل محل
قط ولا كثير مكثر قط إلا يضر قبل ما رسول الله بالجنة قال نعم.
(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۸۹ باب الرعب في الاحرام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لیک کہنے والا جب لیک کہتا ہے تو اسے
بہار تری بات ہے ہر شخص کی گلی جنت کی مشارب دی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں! (بہار شریعت ۲۸۰/۶)

۱۲۲۹- وروى عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول
الله ﷺ ما من محرم يصلي لله يومه ينشئ حتى يغيب الشمس إلا غابته بئذويه
فعداد كما ولدته أمه . (راہ احمد و ابن ماجہ) (الترغيب والترهيب ج ۱۸۹۲ ص ۱۹۰ ورواه
الطبرانی في الكبير والبيهقي من حيث عامر بن ربيعة رضي الله تعالى عنه)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور طبرانی و بیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے
ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس دل کہ پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ۲۸۰/۶)

۱۲۳۰- عن أبي بكر بن الصديق رضي الله تعالى عنه ان رسول الله ﷺ

مُسْئَلٌ أَيْ الْأَعْمَالِ الْفُضْلُ ؟ قَالَ أَلْعَجُّ وَالشَّجُّ (السر لامن ماجہ ۲۶۵/۲ باب رفع الضَّوْب

بالقیۃ، جامع ترمذی ۱۲۰۱ حسن الدلوی ج ۱/۲۶۲)

امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا بلند آواز سے بیکر کرنا اور قربانی کرنا۔ (بہار شریعت ۲۸۷/۶)

۱۲۳۱: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلَايَتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْحَنَّةَ وَاسْتِغْفَارَهُ بِرِخْبِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ (مسکوه المصابیح باب الاخراج والتبیت ص ۲۲۳ لفصل الثانی)
خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیکر سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (بہار شریعت ۲۸۷/۶)

۱۲۳۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَهْلٌ بِحُجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفِي الْمَسْجِدِ أَوْ رَجَبٌ لَهُ الْحُجَّةُ

(التروغیب والترہیب ج ۲ ۱۹۱ باب التروغیب فی الاحرام من المسجد الاقصی)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ نبی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ (بہار شریعت ۲۸۷/۶)

﴿داخلی حرم محترم﴾

شد عزوجل فرماتا ہے

۲۰۴ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَاَرْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاَمْعِدْهُ قَلِيلًا ثُمَّ اضْطَرْهُ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبَنَسَ الصَّصِيْرُ وَاِذْ يُؤَفِّعُ اِبْرٰهٖمُ النَّفْرَ يَحْدُ مِنْ لَيْتٍ وَ يَسْمَعِيْلُ رِبًّا ثَقِيْلًا مَا اُنْكِرْتُ السَّبِيْحَ اَعْلِيْمُ رَبِّ وَاجْعَلْ مُسْلِمِيْنَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِكَ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَرَبِّمَا مَسْكَنًا زَيْتٌ عَلَيَا نَكَ نَبَ النَّوْثُ الرَّحْمٰنُ (البقرہ ج ۲ - ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۸)

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امن دلا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھوس سے روزی دے جو ان میں سے نہ درپچھے دن پر ایمان لائے اور فرمایا اور جو کافر ہو، تھوڑا برتنے کو تہی دوں گا پھر اس عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا۔ اور دوسری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور جب اٹھتا تھا برہم کی گھر کی بیویں اور اسماعیل۔ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول کرنا بے شک تو ہی جانتا ہے اے رب ہمارے اور کہ ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری او، دیش سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا دے اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اور فرماتا ہے

۱۰۲۰۵ اَوَلَمْ نُمْكِنْ لَهُمْ حُرُوفًا اِمَّا يُنْجِي اِلَيْهِ لَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رُّزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ، (الفصم ۵۷/۲۸)

اور کیا ہم نے ان کو اس والے حرم میں قدرت عطا کی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اور قرآن ہے

۶۰۶ ثَمَّ أُبْرِثَ أَنْ أُعْبِدَ رَبُّ هَذِهِ الْبِلَدِ الَّذِي حُرِّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ

وَأُبْرِثَ أَنْ الْكُونُ مِنَ الْمُنِيبِينَ (المعل ۲۷، ۲۸)

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کراں جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شے ہے اور مجھے حکم ہوا کہ اس میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

احادیث

۱۲۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يَهْجُرَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتٌ رَافِعٌ فَتَفَرَّقُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذِهِ الْبِلَدَ حُرَّمَةُ اللَّهِ يَوْمَ تَحُلِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضُ فَهِيَ حُرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ لَكُمْ يَحِلُّ لِقِتَالٍ فِيهِ لِأَحَدٍ قِسِيٍّ وَنَحْوِ يَحِلُّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ بَهَارٍ فَهُوَ حُرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُقَصَّدُ شَوْكُهُ وَيُعْفَرُ صِيدُهُ وَلَا يُلْقَطُ لِقَطْعُهُ إِلَّا مِنْ عَرَفِهِ وَلَا يَحِلُّ خِلَافُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا إِذَا دَخَرُوا فِيهِ نَفْسَهُمْ وَلَيْسَ بِهِمْ قِتَالٌ إِلَّا لَا يَجُوزُ (مسند عليه) وَهِيَ بِرَأْيِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُقَصَّدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ مَا لَهَا إِلَّا مُبَلًى

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۳۷، ۲۳۸ باب لا حصر وفوت الحج المصل الاور)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا اس شہر کو اللہ نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ کے حرم سے حرم ہے مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے نہ یہاں کا کاشٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھیگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا ماں کوئی ٹھہرائے مگر جو اعدان کرنا چاہتا ہو (اسے اٹھانا جائز ہے) اور نہ یہاں کی ترگھاس کاٹی جائے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مگر آخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اس کے کاٹنے کی اجازت دیتے تھے) کہ یہ وہاں کے درگھ کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور نے اس کی اجازت دیدی۔ (بہار شریعت ص ۴۸، ۴۹)

۱۲۲۰ عن ابی شریح نعدونی انه قال لعمر بن سعید یجب البعوت الی
 منکھ اندن نی بها لامیر احنک فولا قام به رسول الله صلی الله علیه وسلم القد
 من یوم الفصح مسبعة اذی (ر عاف قلبی) ابصره عیای حتی نكبه به حمدا لله
 والی عنه له قال ان منکھ حرمتها لله ولہ یحرمها لاس فلا یحل لامرء یؤس
 بالله والیوم الا حو ان یضعک بها دف ولا یفصد بها شعرة فان اخذ برخص یفتل
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها ففوت (لذان) الله قد ادن لرسوله ولہ یادی نكبه
 وانما ابن لنی فیها ساعة من بهار وقد عادت حرمتها لیرم تحرمتها بالانس ولیم
 الشاهد الغائب فقل لاسی شریح ما قال لک عمرو قال قال ما غلبتک
 منک یا شریح ان الحرم لا یجید ، صا ولا هرا ابدم ولا قاراً یحرب معق علیه
 مشکوة لمصاحح ج ۱ ص ۲۳۸ باب حرم المدينة

حضرت ابی شریح نعدونی سے مروی ہے کہ عمر بن سعید سے فرمایا اس حال میں کہ وہ
 مکہ کو لشکر بھیج رہے تھے کہ سے امیر آپ اجرت دیجئے کہ میں آپ کو ایک بات بتاؤں جو سرکار
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح میں آپ کو میرے کانوں سے سن اور اس نے محفوظ کر لیا اور
 میری آنکھوں نے سنا۔ یہ کہ سرکار سے ہند کی تدوین کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم کیا لوگوں
 نے حرم نہیں بنایا تو کسی کو حدیں ہیں جو بعد آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو میری کرے اور
 نہ درخت کاٹے تو گر کوئی سرکار سے تم سے رحمت سے تو غم سے کہہ دے کہ اللہ نے اپنے
 رسول کو اجازت دی ہے اور تمہیں اجازت نہیں دی ہے درمچے دن میں تھوڑی دیر کے لیے
 اجازت ملی پھر کل ہی کی طرح آج بھی حرم کی گئی حرم سب کو بتا دے تو ہر شریعت سے کہ گیا
 عمرو نے تم سے کیا کہا؟ تو کہا کہ انہوں نے فرمایا یہ ہر شریعت اسے تم سے زیادہ میں جانتا ہوں
 ہے شک حرم نگار کو بتا نہیں آتا اور نہ خود کر کے بھی گئے دے کو نہ مجرم کو۔

۱۲۳۵ عن عیاش بن ابی ربيعة النخرومی قال قال رسول الله ﷺ لا تروا
 هذه الاثمة بغير حق عظموها هذه الحرمات حتى تعطيها فلا صبروا ذلك هلکوا

والس لاس ما حه ص ۲۳۹ باب فصل منکھ مشکوة لمصاحح ص ۲۳۸ باب
 حرم منکھ حرمة الله تعالى الفصل الثالث

عیاش بن نبی ربیعہ بخزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مت
بیش خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتے رہے گی ورنہ جب لوگ اسے
ضائع کریں گے بدک ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴۹۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ کے لیے زبان اور
جوتے میں اس سے شکایت کی کہ ہے، یہ میرے پانچ آئے ہیں اور میری ریاست کرتے
و اے کہ ہیں، اللہ عزوجل نے اُن کی کہ میں خشوع کرتے و اے سجدہ کرتے و اے آدمیوں کو
پیر کر دوں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کوتری اپنے اللہ کی طرف مائل ہوتی
ہے۔ (بہار شریعت ۴۹۶)

۱۲۳۶ عبد اللہ بن عمرو کمال لا یغتم منکۃ لا باب بدنی طوی حتی یصبح
و یغتمس و یصلی فی محل منکۃ یهدی واد یمر منہا مر بدنی طوی و باب نہا حتی یصبح
للمصباح المسمی ج ۱ ص ۱۱ باب المسح ب اسم بدنی طوی، منکرة

المصباح ص ۲۱ باب منکرة الطوال الفصل الاول
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لاتے تو دو
ہوئی میں رات گزارتے جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے ورنہ میں، اٹھ مکہ ہوتے
ورنہ جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک وہی طوی میں قیام فرماتے۔ (بہار شریعت ۴۹۶)

﴿طواف وسعی﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

۲۰۷ وَأَذِّنْ لِقَائِ اللَّهِ صَابِقًا يُدْعَىٰ بِالصَّلَاةِ ۚ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُثَلًّا وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهْرًا بَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ ۚ وَالرُّكُوعَ السُّجُودَ (البقرة ۱۲۵، ۱۲۶)

اور یہ دیکرو جب تم نے اس گھر کو گولوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے گھر سے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنادیا اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستراکر و طواف والوں اور خشکان والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے۔

۲۰۸ وَإِذْ نَادَىٰ إِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۚ وَأَذِّنْ لِلنَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ مَسْرٍ بِاتِّسَافٍ ۚ فَمِنْ كُلِّ فُجٍّ عَمِيقٍ يُنْشِئُونَ مِثَاقًا لَّهُمْ وَيَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتٍ مُّخَلَّوَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ بَيْنِهِمُ الْآلِئَامَ فَاكْلُوا مِنْهَا وَاطْعَمُوا النَّبَاتِ الْفَقِيرَ ثُمَّ لِمَقْتُولُوا مِنْهُمْ وَلِيُذَكِّرُوا أَنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ الْحَقِيقَ ذَلِكَ زَمَنٌ يُعَذِّبُكُمْ حَرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ حَبْرٌ لَهُ عِندَ رَبِّهِ (الحج ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کی پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے تو گھر سے پاس پیدل آئیں گے اور لاٹھا دھنوں پر کہ ہر راہ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انہیں چاہئے جانور عطا کیے تو ان میں سے کھاؤ اور تا امید فقیر کو کھاؤ پھر اپنے میل کیل اتاریں اور اپنی پیش پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف

کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کے حرمت کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

۱۰۶۰۹ ان الصَّامِ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرة ۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ بدلہ دینے والا علم ہے۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

احادیث

۱۲۳۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ لَمْ تَوْصَ نَمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۵۰۰ ، باب بیان ان المحرم بمكة لا يتحد بالطواف قبل السعي)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ حج کے لیے مکہ تشریف لائے سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۳۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ فَلَاخًا وَمَشَى أَرْبَعًا ، (مسند الدارمی ج ۱ ص ۳۷۳ باب من رمل فلاخاً أو مشى أربعاً)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے حجر سود سے حجر سود تک تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیر سے چل کر کیے اور ایک روایت میں ہے پھر صفا اور مروہ کے درمیان سہی فرمائی۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۳۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَحَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى بَيْتِهِ فَرَمَلَ لِلْأَخَا وَمَشَى أَرْبَعًا

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۷ باب دخول مكة والطواف العصى الاول)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو حجر اسود

کے پاس آکر اسے بوسہ دیا پھر وہ اپنے ہاتھ کو اپنے اور تین پھیراں میں رکھ لیا۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۴۰ عن ابی الطفیل قال رایت رسول اللہ ﷺ یطوف بالیب ویستلم
الرکب بمخجی معہ ویقبل المخجی۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۷ باب دخول مکہ و تطواف الفحل الاول)

ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ نے رسول ﷺ کو بیت
اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور کے دست مبارک میں پھرنی تھی، وہ اس پھرنی کو حجر اسود سے
لگا کر بوسہ دیتا۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۴۱ عن ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ ﷺ فذبح مئۃ ذلیل
رسول اللہ ﷺ الی الحجر فاسلمہ ثم طاف یاسیب ثم الی الصفا فغسلہ
نظر الی الیہ فرفع بذیہ فجعل یدکر اللہ عز وجل مائة أو یدکرہ ویدعہ قال
والانصاب تحبہ قال ہاشم قد دعا وحمد لہ ودعا بما شاء یدعہ

(السنن لابن داود ج ۱ ص ۲۵۵ باب رفع یدہ اذ ارکب یب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حجر
اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ دیکھ کر طواف کیا پھر شفا کے پاس اور اس پر چڑھ گئے یہاں
تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کیا جب تک خدا نے چاہا
اور دعا کی۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۴۲ عن عبد اللہ بن عبد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنه سمع اباہ
یقول لابی عمر رجسی اللہ تعالیٰ عنہما مالی لا اراک تستلم الا لہدین الرکبتی
الحجر الاسود والرکب ابوعبسی لقائل ابن عمر انی افعل فقد سمعت رسول اللہ
ﷺ یقول ان اسلامہما یحط الخطایا قال وسمعتہ یقول من طاف سوا
یخصبہ وصلى رکعتی کان کماذب وقریہ قال وسمعتہ یقول مارفع رجلاً فذلماً ولا
وضعها الا کتبت لہ عشر حسنات وخطا عنہ عشر سہائب ورفیع لہ عشر درجات
رواہ احمد (الترمذی ج ۲ ص ۱۹۱ باب ما جاء فی الطواف وسلام الحجر الاسود)

حضرت عبد بن عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود و کن یمنی کو بوسہ دیتے ہیں جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا طواف کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے داب کو ٹکڑا رکھ دے اور رکعت نماز پڑھی تو یہ گراں آزار کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کو اٹھانا اور رکھنا ہے اس پر وہ یکیاں لکھی جاتی ہیں وہ اس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(ابن شریف ص ۵۵، ۵۴)

۱۲۴۳ عن محمد بن السکندر عن ابنه رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ من طاف بالبيت نسوا عما لا يدور فيه كان كعذل وقبه يغتفها رواه الطبرانی في الكبير (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۰۱ باب في الطواف واستلام الحجر الاسود)

محمد بن مندور کی وہ سچے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ سات پھیرے طواف کرے اور اس میں کوئی بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے ارلن آ کر دے۔ (ابن شریف ص ۵۵، ۵۴)

۱۲۴۴ زوی عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهم قال من نوحاً فأسبغ الوضوء ثم أتى امرئاً يستسبحه فحاض في الرخصة فاذا استسبحه فقال بسم الله والله أكبر اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده ورسوله عمرته الرخصة فاذا طاف بالبيت كتب الله له مائة الف حسنة وحط عنه مائة الف سيئة ورفيع له مائة الف حسنة وشفع في سبعين ألف من أهل بيته فاذا أتى مقام إبراهيم صلى الله عليه وسلم كففت يميناً وأحساباً كتب الله له عتق رقبة مخدرة من ولد إسماعيل وخروج من ذنوبه كيوم ولدته أمه

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۹۲)

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کمال وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا پھر جیسے بوسہ دیا اور یہ پڑھا بسم اللہ واللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان

محمد اعدہ و رسولہ اسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا وروہاں دو رکعت نماز بھان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولاد کا تکمیل میں سے چار غلام آزاؤ کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ (بہار شریعت ۵۵۶)

۱۲۴۵ عن ابی عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : نزل اللہ کل یوم علی حجاج بیتہ الحرام عشرين و مائة رحمة مستن للطنائین و اربعین للمصلین و عشرين للناظرین (۵۱۱ الیہی)

(الرحیب و الرحیب ج ۲ ص ۹۲ باب من طاف بالبيت خمسين مرة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے ساتھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نذر پڑھے والوں کے لیے اور بیس نذر کرے والوں کے لیے۔

(بہار شریعت ۵۵۶)

۱۲۴۶ عن ابی هريرة أن النبي ﷺ قال : وَكُلُّ بِهِ (أي الركن اليماني) سَعْوُونَ مَلَكًا مِّن قَانِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغِيثُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي الدُّنْيَا حَسَنًا وَفِي الْآخِرَةِ خَيْرًا وَرَبَّنَا عَذَابَ لِّئَامٍ قَالُوا آمِينَ

(السلس لایں ماجہ ج ۲ ص ۲۱۸ باب فضل الطواف باب فضل الطواف)

۱۲۴۷ عن ابی هريرة أن النبي ﷺ قال : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَسْأَلُ إِلَّا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُجِيبَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ درجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَحَلَّمَ فِي بَلَدِكَ الْحَاجَّ حَاضِرٍ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَحَاضِرِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ

(السلس لایں ماجہ ج ۲ ص ۲۱۸ باب فضل الطواف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ﷺ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے سوکل ہیں بر یہ دعا پڑھے "اللہم انی استغیثک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرۃ"

رَبَّنَا اَنْتَ فِي الدُّنْيَا حَسْبُهُ وَاَنْتَ الْآخِرُ حَسْبُهُ وَقَدْ اَعْلَبَ النَّارُ“ وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جو سات بھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

(بہار شریعت ۲/۵۶۳۵)

۱۲۴۸ عن ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من طَافَ بِالنَّيْتِ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ مُمَةً

(جامع ترمذی ج ۱، باب ماجاء فی فضل الطواف)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ۶/۵۶۷)

۱۲۴۹ عن ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ الطَّوَّافُ بِالنَّيْتِ صَلَوةٌ إِلَّا أَنْ يَلْهِيَ فِيهِ الْمُسْطَقُ فَمَنْ يَتَّقِ فِيهِ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِحَمْدِ

(مسند الدارمی ج ۳۲۴ باب التَّكْدِيمُ فِي الطَّوَّافِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف نرز کے مثل ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے غیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔ (بہار شریعت ۶/۵۶۷)

۱۲۵۰ عن ابی عباس قال قال رسول اللہ ﷺ بَوَّلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْحَبَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ فَسُودَتْهُ حَطَابُ بَيْتِ آدَمَ (التَّوَعُّبُ وَالتَّوَعُّبُ ج ۱ ص ۱۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حجرا سود جب جنت سے نازل ہوا اور وہ سے زیادہ سفید تھا بی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

(بہار شریعت ۶/۵۶۷)

كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ لِنَبِيِّ الْبَحَاةِ فَاجَاؤَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَبَهُ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ
قَدْ حُصِرَتْ لَهُ بِسُورَةٍ فَسَوَّلَ بِهَا حَتَّى إِذَا لَاحَظَ الشَّمْسُ أَمْرًا بِالشَّصْوَاءِ فَرَحَلَتْ لَهُ فَاتَى
بَطْنِ الْوَادِعِ فَنَحَطَبَ النَّاسُ وَلَمَّا لَاقَى دِمَانَكُمْ وَأَمَوَانَكُمْ حَرَامَ عَلَيْكُمْ تَخْزِمْ
يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا (إِلَى أَنْ قَالَ) ثُمَّ أَقْبَلَ يَدُلُّ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَعْصِرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمُؤَلَّفَ حَتَّى
عَرَبِيَّةَ الشَّمْسِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۰، ۲۲۱ باب حجة الوداع)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے
کہ یوم الترویہ آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر
و عصر و مغرب و عشاء النحر کی ندریں پڑھیں پھر تھوڑا وقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم
فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ
مکان تھا کہ مزدفقہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ
ﷺ مزدفقہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس
میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سوری تیار کی گئی پھر بیس و دی میں
تشریف لائے پھر خطبہ پڑھا پھر بحال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان و قامت کی حضور نے
نہر ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی و عصر کی نذر پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ
پڑھا پھر موقوف میں تشریف لائے اور وقف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(بہر شریعت ۶، ۷، ۸، ۹)

۱۶۵۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَعَوْتُ هَهُنَا وَمَنِ تَمَلَّكُنَا مَنَعَتْ
فَانْحَرُوا إِلَيَّ بِخَالِكُمْ وَرَفَعْتُ هَهُنَا وَعَرَفْتُهُ كُنْهًا مَوْفَقٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمَعْتُ كُنْهًا
مَوْفَقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (دہلی روایۃ ہی داؤد و الدارمی) کل المراد لہذا موقف

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۸ باب الوقوف)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف
کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدفقہ وقوف کی جگہ
ہے۔ (بہر شریعت ۶، ۷، ۸، ۹)

۱۲۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ قَبِيضًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَأَنْتَ لَيْدَتُو قُمْ يَتَأَهَّبُ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ لِيَقُولُوا مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۸ باب الوقوف بعرفہ)
 م امر متین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آواز نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملا لگہ پر فخر کرتا ہے۔

۱۲۵۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَحَيْرُ مَا قُلْتُ لَكَ وَالْيَوْمُونَ مِنْ قُلْتِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحُفَّةُ لَاهِرِيكَ لَهُ لَكَ الْمُلْكُ وَهُوَ أَحْمَدُ وَهُوَ عَمَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (رواہ الترمذی)
 (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۹ باب الوقوف بعرفہ)

۱۲۵۸ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَفِيفٍ عَنِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَضْعَفُ، وَلَا أَذْهَرُ، وَلَا أَخْفَرُ وَلَا أَعْظَمُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى فِيهِ مِنْ سُرِّ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُرِ اللَّهِ عَنِ الدُّنُوبِ الْعَظِيمِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ تَقَرُّ قُلُوبُهُ رَأَى حَيْرَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرِخُ الْمَلَائِكَةُ.
 (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۱ باب الترغیب فی الوقوف بعرفہ والحدیث)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن سترہ زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غریب میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف کرنا شیطان دیکھتا ہے۔

۱۲۵۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْدُاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِأُخْتِهِ عَائِشَةَ عَرَفَةَ فَأَجِيبَتْ أَلَيْ قَدْ غَفَرْتَ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَطَالِمَ فَأَنَّى اخْتَدَ لِلْمَطْلُومِ مِنْهُ قَالَ: أَيُّ رَبِّ إِنْ هُنَّ أَصْحَابُ الْمَطْلُومِ الْجَنَّةُ وَغَفَرْتَ لِلْمَطَالِمِ فَنِمَّ يُجِبُّ غَضِبَةَ عَرَفَةَ لَمَسْمَا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِمَةِ أَغَادُ فَأَجِيبْ أَلَيْ مَا سَأَلَ قَالَ لَصَبْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ قَالَ: تَبَسُّمٌ لَقَدْ لَهَ أَهْرَ بَكْرٍ وَغَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَأَيُّ آتٍ وَأَتَى إِنْ

ہدیہ لیساعاً ما کنت تضحک فیہا فما الدینی اضحکک۔ اضحکک اللہ سبک۔
 قال ان عدو اللہ ابلیس لما علم ان اللہ قد استجاب دعائی وغیر لاضی اخذ الثراب
 فجعل یحشوہ علی راسہ ویدغوه بالونیل والنکور فاضحکس ما راہت من جزعہ
 رواہ ابن ماجہ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۹)

عہاس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حرد کی شام کو اپنی
 امت کے لیے دعا مانگی اور وہ دعا قبول ہوئی فرمایا میں نے ایسے بخش دیا ہوا عقوبت العباد کے کہ
 مظلوم کے لیے ظالم سے سزا دے گا اور ظالم کا حضور نے عرض کی کہ وہ پُر تو چاہے تو مظلوم کو
 جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر حرد فقہ میں بھیج
 کے وقت حضور نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے
 تبسم فرمایا، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ ہمارے ہاں وہ پُر تو چاہے تو ہاں، اس
 وقت تبسم فرماتے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا، دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے
 میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی۔ تو اپنے سر پہ خدا کا اور دواویلا کرنے
 لگا اس کی یہ تعبیر ابشت دیکھ کر مجھے بخشاں۔ (برہان میں ۲۹۷، ۲۹۸)

۱۲۰۰ عن حارث زہری اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من
 ايام عند الله الفصل من عشر ذي الحجة قال فقال رجل يا رسول الله ان فصل
 ام من عندك جهاد في سبيل الله قال من الفصل من عندك جهاد في سبيل الله
 وما من يوم افضل عند الله من يوم عرفه يرسل الله برك وتعالى الى السماء الدنيا
 فيها من اهل الارض اهل السماء فيقول انظروا لي عبادي جاءوا من شفعا وغفرا
 ضاححين جاءوا من كل فج عميق يزجون وخمس ولم يروا عديني فلم يروا اكثر
 عتيقا من النار من يوم عرفه رواه ابو يعلى والبراء ابن حريصة ابن حبان

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۰ و ۲۰۱ باب فی الوقوف بعرفة والمزدلفة) ورواہ

صاحب المشکوۃ (قال اللہ عزوجل) انشدکم انی عمرت لہم یقول الملائکۃ یا ربنی لعلی کان
 یرحق وعلان وفلانہ قال یقول اللہ عزوجل قد عمرت لہم (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۹)

جو برحق نہ جانے عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان ایچ کے جس انوں سے ولی

دن اللہ کے نزدیک افضل نہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ افضل ہے یا اتنے دنوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہے اور اللہ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں عرفہ کا دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص نکل فرماتا ہے۔ اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مہربان کرتا ہے اور ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو پرانگندہ سرسرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے اور دروازے سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہیں اور انہوں نے میرا عذاب نہ دیکھا تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھتے تھے۔ سستی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے انہیں بخش دیا فرشتے سے ہیں ان میں فلاں و فلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے سب لایعش دیا۔ (بہار شریعت ۸۰۶)

۱۲۶۱ عس ابی عثمان رضی اللہ عنہما یقولان کان قلاتی ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوم عرفہ فجعل الہی ینلاحظ السماء ینظر الیہن فقال لہ رسول اللہ ﷺ ان احسن الی ہذہ یوم من مدک فیہ سمعہ وبصرہ ولسانہ غیرہ (التوحید والبرہان ج ۷ ص ۱۰۴ باب من حفظ لسانہ وسمعہ)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ قلاتی عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھیں چنانچہ تو جوں غور توں کو دیکھتے تھے آسمان کی طرف نظر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ج ۶ ص ۸۱۸)

۱۲۶۲ عس جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلم یقف عشیۃ عرفۃ بالمواقف ینظر الی القبتۃ بوجہہ ثم یقول لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ الا انتک ولہ الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر مائۃ مرۃ ثم یقرأ قل هو اللہ احد مائۃ مرۃ ثم یقول اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید وعلینا معہم مائۃ مرۃ الا قال اللہ تعالیٰ ما ملکتی اما جبراء عبدی ہذا سبحتی وھنلتی وکبرتہ عظمی وعرفنی والی علی وعلی علی سبی شہداء ملکتی

انسی قد عقرت له وضعت له في نفسه ولو سألني عبدني هذا عشفته في أهل الموقف.

رواه البيهقي (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۰۶، ۱۰۵ باب ما يقال عند الوقوف بعرفة)

چاہر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن چھپے موقف میں وقف کرے پھر سوار کے "لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد بحی ویمیت وهو علی کل شی قدیر" اور سوار "قل هو اللہ احد" پڑھے پھر سوار یہ ورد پڑھے "استہم صل علی محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید وعلیہم السلام" اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دینا ہے۔ جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پیچھا تا اور میری شاکہ و میرے نبی پر درد نہیجی، اے میرے فرشتو! گواہ رہو، میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا بندہ مجھ سے سؤل کرے تو اس کی شفاعت جو بہاں میں سب کے حق میں قبول کروں۔

(بہر اثبت ۸۰)

۱۲۶۳. عز ابی سلیمان المدنی قال صل علی من ابی حالب رعی اللہ عنہ عن الوقوف بالجبل ولہ لم یکن فی الحرم قال لان النکبة بیئ اللہ والحرم باب اللہ للمصل فسلوہ واصدب ارفہم بالناس یتصرعون قبل . یا امیر المؤمنین لا الوقوف بالمشر الحرام ؟ قال لانه اما اذن لهم بالدخول الیہ وقلہم بالجباب الثانی وهو المردفة فلما ان صا تصرغہم اذن لهم بتقرب قربانہم بحسنى فلما ان قضاوا تعفہم وقرتوا قربانہم فطہروا بها من الذنوب التي كانت علیہم اذن لهم بالربانة الیہ عی الطہارة قیل . یا امیر المؤمنین لمن اذن لهم الصیام اثم الشریق قال . لان الصوم ذوار اللہ وھم فی صیافہ ولا یجوز الصیام ان یصوم ذون اذن من اصافہ قیل : یا امیر المؤمنین فتعلق الرجل بانشار الکفۃ لانی منسی ہو ؟ قال : هو مثل الرجل یتبہ وھو صاحب جناہ فیتعلق بشوہ یتصل اللہ ینتخض لہ لیب لہ جائتہ رواہ البیہقی (الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۱۰۶)

الاسلمان وراوی راوی کہ امیر المؤمنین سواصل کرم اللہ وجہہ سے وقف کے بارے میں

سوال سواک میں پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا؟ حرم میں کیوں نہ مقرر ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے
 و حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے، دروازے پر کھڑے کیے
 گئے کہ تضرع کریں عرض کی یا امیر المؤمنین! پھر وقوف حر لہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا جب انہیں
 آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر رد کے گئے پھر جب تضرع کیا وہ ہوا تو حکم ہوا
 کہ منیٰ میں قربانی کریں، پھر اپنے سبل کھینچیں اور چٹکے اور قربانیاں کر چٹکے اور گناہوں سے پاک
 ہو چٹکے تو اب با طہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی، عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین ایام تشریق
 میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا وہ دن اللہ کے زوار و رہبان ہیں اور مہمان کو بے اجازت
 میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں؟ عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! عاف کعبہ سے پشٹا کس لیے
 ہے؟ فرمایا اس کی مشابہت یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گد کیا وہ اس کے کپڑوں سے لپٹا
 اور عاجزی کرتا ہے یا اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ۶/۸۷۸)

۱۲۶۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَسَى مَسَّ قَالَ حَبِيزُ
 الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَحُبْرُهُ قُلْتُ : أَمَا السُّبُحُ مِنْ قِبَلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ترمذی ج ۲ ص ۹۹)
 باب ما جاء جامع الدعاء، مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۶۶ باب اوقوف بمرۃ الفصل الثانی

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی ہے کہ فرماتے ہیں سب میں بہتر وہ چیز جو آج
 کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی ہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
 لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر“

اور چاہے اس کے ساتھ یہ بھی کہے ”لَا تَعْبُدُ إِلَّا آيَا وَلَا تَعْرِفُ رَبًّا سِوَاكَ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
 وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَساوسِ الصَّدْرِ وَتَشْيِيتِ الْأَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرٍّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرٍّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا
 نَهَبَ بِهِ الرِّيحُ وَشَرِّ نَوَائِقِ الدُّهْرِ اللَّهُمَّ هَذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيرِ الْعَائِدِ مِنَ النَّارِ
 اجْعَلْنِي مِنَ النَّارِ بِغَيْرِكَ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ، اللَّهُمَّ
 إِذْ هَدَيْتَنِي الْإِسْلَامَ لَا تَزِلْهُ مِنِّي حَتَّى تُلْقِيَنِي وَأَمَّا عَلَيْهِ (بہار شریعت ۶/۸۷۸)

﴿مزدلفہ کی روانگی اور اس کا موقف﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۲۱۱- فَإِذَا أَقْبَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا لِلَّهِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوا
تَكْوِيْنَكُمْ وَإِنْ تُكُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّالِينَ (البقرہ ۱۸۲)

جب تم عرفات سے واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک ہند کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں بنایا اور بے شک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔

۱۲۶۵. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ . إِلَى الْمَرْدَّةِ فَصَلَّى
بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَالْعَمِينَ وَلَمْ يَسْخَرْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اصْطَجَعَ حَتَّى
يَطْلُعَ الْمَغِيزُ فَنَسَلَى الْعَجُوزَ جِبْنُ قَيْسَ لَهُ النَّصِخُ بِأَذَانٍ وَاقَاعَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْفَضُولَةَ حَتَّى
أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ وَوَحَّدَ فَلَمْ يَرَلْ وَاقِعًا حَتَّى
أَسْفَرَ جَدًّا لَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۵ قصۃ حجة الوداع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ (حجۃ الوداع میں) پی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
(عرفات سے) مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان و اقامت سے
پڑھی دو مہان میں کچھ تسبیح نہ کی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہو گئی اس وقت اذان
و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصوا پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ
کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توہید میں مشغول ہوئے اور دو ٹوک کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا اور
طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (بہار شریعت ۱۴۶)

۱۲۶۶ عن محمد بن قيس بن مخرمة قال: خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن أهل الجاهلية كانوا يذهبون عرفه حين تكون الشمس كأنها عمائم الرجال في وجوههم قبل أن تغرب ومن المرذلة بعد أن تطلع الشمس حين تكون كأنها عمائم الرجال في وجوههم وأما لا تدفع من عرفه حتى تغرب الشمس وتطلع المرذلة قبل أن تطلع الشمس ههنا مخالفت ليهدي عبدة الأوثان والمشرك . رواه

البيهقي (مشكاة المصابيح ۲۰ الفصل الثاني باب الدفع من عرفه والمرذلة)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ذوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور شرکوں کے لریقہ کے خلاف تھا۔

(بہار شریعت ۲ ص ۹۵)

﴿منی کے اعمال﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۲ فَاِذَا قُضِيَتْ سَاسُكُمْ فَادْكُرُوا اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتُمْ اِيَّاهُمْ اَوْ اَشِدُّ ذِكْرًا لِّسِنِ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا اِنَّا فِي الْاٰثِمِيْنَ وَمَالَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلٰقٍ. وَمَنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا اِنَّا فِي الْمُنِيَّا خَسِرْنَا فِي الْاٰخِرَةِ حَسْبُ ذُنُوبِنَا عَذَابُ النَّارِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ اُولٰٓئِكَ سَوِيْعُ الْحِسَابِ وَذِكْرُ اللّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مُّقَدُّوْنَ اَبَدٍ لِّمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اَلَمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِنْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْمَلُوا لَكُمْ اِلٰهٍ تَحْشُرُوْنَ. (البقرة ۲۰۲، ۲۰۳)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکے تو اللہ کا ذکر کر دیجیے اپنے باپ، دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اسے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ دے اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اسے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں خدا سے دوزخ سے بچا۔ یہ سب لوگوں کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کر دے گئے ہوئے دنوں میں تو جلدی کر کے دوزخ میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پر ہیروزگار کے لیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ ہمیں اسی طرف انھما ہے۔

۱۲۶۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى أَمَى (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَطْنُ مُحَسَّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْحَصْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْحَصْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَرْمَاةَ بِسَبْعِ خَصَائِبَ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ نَتْنَهَا يَقْلُ حَصَى الْحَدَلِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَسْحَرِ فَحَرَّكَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَا ثُمَّ أَعْطَى عِلًّا فَحَرَّ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَلْبِهِ ثُمَّ أَسْرَمَ مِنْ كُلِّ بَلْدَةٍ بِبُضْعَةٍ لِمَعْلَتِ فِي لَدُنِّهِ فَطَبَّحَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرْقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَقَاصَ إِلَى الثَّيْبِ فَصَلَّى بِمَشْجَةِ الظُّهْرِ (صحیح المسلم ج ۱: ۲۹۹، ۱۰۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا، پھر وہاں وہاں سے بچے والے راستے سے چلے جو حجرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس حجرہ پر پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر محسر میں آ کر ترسٹھ ہفت اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا بقیہ کو انہوں نے نحر کیا اور حضور نے اپنی قربانی میں، نہیں شریک کر لیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شور باپا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔ (بہار شریعت ۱۰۰۶)

۲۶۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقَاصَ الثَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَنْفِ وَعَالِيهِ الشَّكِينَةِ وَأَمْرُهُمْ بِالشَّكِينَةِ وَأَوْصَعَ بِي وَادِي مَخْشَرٍ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يُرْمُوا بِمَنْطَلِ حَصَى الْخَيْطِ وَقَدْ لَعَلِّي لَا أَرُكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا (جامع الترمذی ۱۶۸، باب ما جاء في الإلحاح بين عرفات ومشكوة المصاحح ص ۲۳، الفصل الأول)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے کون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ مطمئن رہیں کہ ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ پھوٹی پھوٹی کنکریوں سے رمی کریں ورنہ فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد اب تمہیں نہ دیکھوں گا۔ (بہار شریعت ۱۰۰۶، ۱۰۰۷)

۱۲۶۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَعْفَرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ حَصًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقَاصَ إِلَى الثَّيْبِ الشَّمْسُ.

(مشكوة المصاحح ص ۲۳، باب رمي الجمل)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد دنوں میں آفتاب کے ڈھلنے کے بعد

(بہار شریعت ۱۰۱۶)

۱۲۷۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَاهُ إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ يَبْسُطُ

رُغْمِي عَنْ يَمِينِهِ وَرُغْمِي بَسِيعٍ وَفَالٍ هَكَذَا رُمِيَ إِلَيَّ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

(صحيح البخاری ج ۲۲۵ باب رمي الجمل من بطون المواذي)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمدان سے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے جمل کی طرف رگ کی طرح پھینکا تو میرے ہاتھ پر سورۃ البقرہ اُنزل گئی۔
اور میں نے کوہنی طرف ورسات نکلیں ماریں، ہر سنگ کی پر تکبیر کہی، پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں
نے رگ کی جہن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔ (۱۰۷۶)

۱۲۷۱ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَفْعُ عَنِ الْجُمُرَتَيْنِ الْأُولَى

وَقَوْلًا طَوِيلًا يَحْتَرِ اللَّهُ وَيُسَبِّحُهُ بِحَمْدِهِ وَيَدْعُو لَهُ وَلَا يَفْعُ عَنِ الْجُمُرَةِ الثَّانِيَةِ

(موطأ امام مالک علی ہاشم ابن عاصم ص ۱۱۶)

حضرت صالح بن عبد اللہ بن عمرو سے راوی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں پہلے عمروں
کے پاس دیر تک ٹھہرے، تکبیر و تسبیح احمد و دعا کرتے اور ہر عمر عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

(بہر شریعت ۱۰۷۶)

۱۲۷۲ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهَبِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُمِي الْحِمَارِ مَا لَهَا فِيهِ فَمَسْفُهُ يَقُولُ نَجِدُ إِلَيْكَ عَدُوًّا

أَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ (الترغيب والترهيب ج ۱۲ باب الترغيب في رمي الحمار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رگ

جمل میں کیا ثواب ہے؟ میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تو اپنے رب کے نزدیک اس کا

ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔ (بہر شریعت ۱۰۷۶)

۱۲۷۳ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَمَّا أَتَى

إِسْرَاهِيْمَ خَلِيلُ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ الْمَنَاسِكُ غَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ

جُمُرَةِ الْعَقِيبَةِ لَرْمَاهُ بِسَبْعِ حَصَوَاتٍ حَتَّى مَسَّحَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ غَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ

الثَّانِيَةِ لَرْمَاهُ بِسَبْعِ حَصَوَاتٍ حَتَّى مَسَّحَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ غَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّالِثَةِ

لَرْمَاهُ بِسَبْعِ حَصَوَاتٍ حَتَّى مَسَّحَ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

الشَّيْطَانُ تَرْتَجِمُونَ وَمَلَأَ ابْنُكُمْ اَبْرَاهِيمَ تَغْفُونَ . رواه حريصه

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے حجرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں چھنس گیا پھر حجرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر سات کنکریاں یہاں تک کہ زمین میں چھنس گیا پھر تیسرے حجرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں چھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور مت ابراہیم کی اتباع کرتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۰۷۶)

۱۲۷۴ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال . قال رسول اللہ ﷺ اذا رميت الجمرتان كان لك نودا يوم القيامة

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۲ باب الترغيب في رمي الجمر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمرات کی رمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نورا ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۰۷۶)

۱۲۷۵ عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ هذه الجمرات التي ترمى كل سنة فاحسب انها تفض قال ما تقبل منها دفع وتولا ذلك

والتنموا مثل الجبال . (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۷، ۲۰۸ باب الترغيب في رمي الجمر)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ جمرات پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں، ٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کے مثل تم دیکھتے۔ (بہار شریعت ۱۰۷۶، ۱۰۷۷)

۱۲۷۶ وعن أم الحصين رضي الله تعالى عنها أنها سئفت النبي ﷺ في حجة الوداع دعا للمحتفين ثلاثا ولحقصن من مرة واحدة .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۸ باب في خلق المرس بمن)

ام الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر

سوٹا اے والوں کے لیے تمہیں یاد دعا کی اور کتر دانے والوں کے لیے ایک ہار اسی کے مثل
ابو ہریرہ مالک بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔ (بہار شریعت ۱۰۲۶)

۱۲۷۷ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اللهم اغفر للمخلفين قالوا يا رسول الله اولئك مفضرين قال اللهم اغفر للمخلفين قالوا يا رسول الله اولئك مفضرين قال اللهم اغفر للمخلفين قالوا يا رسول الله اولئك مفضرين قال (الترغيب والترهيب ۲۰۸۱۲ باب خلق الرايس بمعنى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا
اے اللہ سر موٹا آنے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور کتر دانے والوں کو فرمایا
اے اللہ سر موٹا آنے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی اور کتر دانے والوں کو سرکار نے کہا
اے اللہ سر موٹا آنے والوں کو بخش دے۔ صحابہ نے عرض کی اور کتر دانے والوں کو سرکار نے کہا
اور کتر دانے والوں کو۔ (مرتب)

۱۲۷۸ عن مالک بن ربیع رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ ﷺ وهو يقول اللهم اغفر للمخلفين اللهم اغفر للمخلفين قال يقول رجل من القوم وللمفصرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الثالثة او الرابعة وللمفصرين ثم قال . وانا يومئذ محلق الرايس فما يتوسى بخلق رايى خمر الشعير (الترغيب والترهيب ۲۰۸۱۲ باب خلق الرايس بمعنى)

حضرت مالک بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے
سنا کہ اے اللہ بخش دے سر موٹا آنے والوں کو اے اللہ بخش دے سر موٹا آنے والوں کو کہتے ہیں
ایک شخص کہہ رہا تھا یا رسول اللہ اور کتر دانے والوں کو تو سرکار ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار میں کہا
اور کتر دانے والوں کو بخش دے (راوی) نے کہا میں اس وقت سر موٹا آئے ہوئے تھا تو مجھے اپنے
سر موٹا آنے پر اتنی خوشی ہوئی جیسے مجھے سرخ اونٹ ملے ہوں۔ (مرتب)

۱۲۷۹ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تضاری واما حلقک راسک فک بکل شجرة حلقها حسنة ونفحة

عَنْكَ بِهَا حَبِطَةٌ. (الترغيب والترهيب ج ۶ ص ۶۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں موٹا آنے میں ہر مال کے برے ایک ٹکڑی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۰۲)

۱۲۸۰ عَنْ غِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَمَّا حُلْفُكَ وَشُكُّكَ فَإِنَّهُ فَلَيْسَ مِنْ شَعْرِكَ

شَعْرَةٌ تَقَعُ لِي الْأَرْضُ إِلَّا كَأَنَّكَ لَكَ نُورًا تَوْفِ الْقِيَامَةِ (الترغيب والترهيب ج ۶ ص ۶۹)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر موٹا آنے میں جو ہل زمین پر گرے گا وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(بہار شریعت ۶/۱۰۲)

﴿قرآن کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۲۶۳. اتَّصُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (البقرة ۱۹۲)

اور اللہ کے لیے حج و عمرہ کو پورا کرو۔

احادیث

۱۲۸۱ عیسیٰ بن مسعود بقول كُنْتُ رَجُلًا بَضْرَاءً فَاسْلَمْتُ فَأَخْلَسْتُ

سَالِحًا وَالْعُمْرَةَ فَسَمِعْتُ سَمَاعًا مِّنْ رَّبِيعَةَ وَرَيْدٍ بَيْنَ صَرْحَانِ وَأَنَا أَهْلُ بَهْمَا خَبِيئَتَا

بِالْفَادِسِيَةِ فَقَالَا هَذَا أَصْلُ مَنْ بَعِثَهُ فَكُنَّا خَمَلًا عَلَى حَبْلٍ بِكَيْمَتِهِمْ فَقَلِمْتُ

عَنِّي عُمَرُ بْنُ الْحَكَّابِ لَمَّا كُنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَاقْبَلْ عَلَيْهِمَا فَلَا مَهْمَ لَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهِ فَقَالَ

هَدَيْتَ لِسْنَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَدَيْتَ لِسْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(السلسلة ۲۱۹ باب من قرن الحج والعمرة)

حضرت عیسیٰ بن مسعود سے مروی کہتے ہیں میں ایک نصرانی آدمی تھا مسلمان ہو گیا تو حج

اور عمرہ کا یک ساتھ احرام باندھا تو سماع بن ربیعہ اور رید بن صرحان نے سنا جب میں قافسہ

میں دونوں کا احرام باندھ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بچے انٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے تو

انہوں نے پٹی بات سے گویا میرے اوپر پرہیز رکھ دیا میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور

ذکر کیا تو اس دونوں کے پاس گئے اور ان کی طاعت کی اور پھر میرے پاس آئے اور فرمایا تو نے

سنت رسول کی پیروی کی۔

۱۲۸۲ عن انس قال كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَبِهِمْ لِيَصْرُخُونَ بِهِمَا

حَمِيمًا الْحَيَّ وَالْعَمْرَةَ (مشکوۃ المصابیح باب الاحرام والاصیاء ص ۲۲۳ الفصل الاول)
حضرت انس سے مروی کہ میں ابو طلحہ کا رہا تھا۔ وہ سب سے پہلے دُکڑاؤں کو لپیٹ
میں پتھر پھینک دیتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶۶)

۱۲۸۳ . عن ابن عباس قال انبأني ابو طلحة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم جمع بين الحنيفة والعنزة

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۹ حدیث ابی طلحہ)

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا

(بہار شریعت ۱۶۶)

تمتع کا بیان (۱)

اللہ عز و جل فرماتا ہے

۲۱۴ فَمَنْ تَشَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ لِيَ الْحَجِّ فَمَا اسْتَسْمَرَ مِنَ الْهَلْدَىٰ فَضَّ لَمْ يَجِدْ
فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَبِئْسَ الَّذِي تَحْتَجُّ وَتَسْتَعْمِدُ لَكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ
أَهْلًا خَاصِرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ شَلِيدًا الْعَقَابِ

البقرہ ۱۹۶-۱۹۷

جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جیسے قربانی کی
قدرت نہ ہوتی۔ روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات والہجی کے بعد یہ دن پورے ہیں یہ
اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرے اور جان بوجھ کر اللہ کا عذاب سخت ہے۔
(بہار شریعت ۱۹۶)

(۱) تمتع یہ ہے کہ وہ مقامات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور شہر حج تک عمرہ کرے یا اس
کے مکہ طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور طواف ہو کر حج کے لیے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے
دو بیان اپنے مل کے ساتھ لازم سمجھ کرے۔ (خزان المعرفان) ۲

﴿جرم اور ان کے کفارے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۶۱۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مُمْتَعِدًا
فَحِمَاةً مَثَلٌ مَا قَتَلَ بِسُلْهٍ لَكُمْ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عِلَلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَفَّةِ أَوْ كَفَّارَةً
طَعَامٍ مُسَبَّحِينَ أَوْ عَدَلٌ ذَنْبِكُمْ صِيَامًا يَذُرْقِي وَمَنْ أَسْرَمَهُ عَمَلُ اللَّهِ عَمَّا سَلَكَ مِنْ عَادٍ
فَلْيَنْتَقِمِ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو نَقَمٍ أَمْلَ بِكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ نَسَاغًا لَكُمْ
وَلَسْبَادَةً وَخَوْرَمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ مَا ذَمُّنُمْ حُرْمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي لَيْدُ تَحْشَرُونَ

(سورة المائدہ ۵۰ ۹۵ ۹۶)

اے یہاں والا شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصد اقل کرے تو
اس کا بدلہ یہ ہے کہ وہ یہی جانور سلاشتی سے مارے۔ تم میں کے ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔ یہ قربانی
مোকعب کو کشتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روئے۔ یہ کام کا وہاں چلے۔
اللہ نے معاف کیا جو ہوٹنر اور جواب کرے گا اللہ اس سے جرم سے گناہ اور اللہ غائب ہے بدلہ
لینے والا۔ حدال بہتہا ہے ہے درجہ کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کو
اور تم پر حرام ہے خشک کا شکار جب تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف انھن ہے۔

۱۲۸۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْخُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ
أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُؤَلِّدُ تَحْتِ الْذِرِّ وَالْقَمَلُ تَتَهَلَّلُ عَلَيْهِ وَخَبَّه
فَقَالَ: أَلَمْ يَذْبَحْ هَرَامُكَ لَنَا؟ بَعَثَ قَالَ: فَأَخْلَقَ رَأْسُكَ وَأَطْعَمَ لِقَائِي
بِسَنَةِ مَسَاكِينٍ وَلَقَرَنِي ثَلَاثَةَ أَصْعَاقٍ أَوْضَعْتُ ثَلَاثَةَ أَهْمٍ أَوْ أَنْسَكَ مَسِيحَةً.

(مشکوٰۃ المصابیح باب ما یجنبہ المحرم ص ۲۳۵، ۲۳۶ الفصل الاول)

کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم
تھے اور بانڈی کے نیچے گے جدار ہے تھے اور جو نہیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ رشاد فرمایا،
کہا یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا سر صاف دھاوا اور تمیں صاف کھانا
چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزہ کھانا قراہی کرو۔ (بہار شریعت ص ۱۶)

﴿مکرمہ کا بیان﴾

نہ عزوجل فرماتا ہے

۲۱- فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ لَهَا أَنْتُمْ مِمَّنْ أَلْهَدَى وَلَا تَخْلُقُوا زُفًا وَتُسْكُمُ حَتَّى

یصلح انہادی صحفہ فیروزہ ۲۰۱۹

پھر اگر تم روکے جاؤ تو کہنی بھیجو میسر آئے اور اپنے سر نہ ڈونڈاؤ جب تک قرانی اپنے

ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے

۲۱۶- إِنَّ الْمَدِينَةَ كُفْرًا وَیَصْطَلُونَ عَنْ صَلَاتِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

الْمَدِیْنَةُ حَمَلَةٌ لِلنَّاسِ سَوَاءٌ - الْعَاكِفُ فِيهَا وَالِدٌ وَ مِنْ مُرَدٍّ فِيهَا بِإِسْحَاقَ بَطْنُهُ مُدَقِّقٌ

المع ۲۲ ۲۰

من عذاب النہیم

یہ شہر وہ مشہور ہے کفر میں اور رکتے ہیں اللہ کی راہ میں اور اس مسجد سے جسے

ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں آپ ساقی ہے وہاں کے رہنے والے اور پرہیز

کا اور جو اس میں کسی نہ پرہیز کا ناقص اور وہ کرے ایم سے دردناک عذاب چکھا کرے۔

احادیث

۱۲۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُخْتَصِرِينَ فَمَحَالُ كُفْرًا قَرِيشَ ذَوْنَ الْبَيْتِ فَهَجَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُلْدَانَهُ

وَحَقَّقَ رَأْسَهُ (صحيح البخاری ج ۱ ۲۴۲ باب البحر لمن الحق في العصر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش

(۱) حج عمرہ سے شروع کرتے کرتے ان کے لئے اور کھانا پکانے کے بعد ہمارے حج کوئی عمرہ کی اور انہی سے ان کے درمیان

میں سے کھانا پکانے کا خوف تو ہم سے تھا کہ اگر ہم کھانا پکا دیں تو ان کے لئے کھانا پکا دیں (۱۲)

کعبہ تک جائے گا نہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرپائیاں کیں اور سر مٹا لیا۔

(بہار شریعت ۶/۱۳۶)

۱۲۷۶ عَنِ الْمَشُورِ بْنِ الْمَخُورَةِ قَالِي اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَحَرَ قَبِيلَ اَنْ يَخْلُقَ رَاَمْرًا ضَخَامَةً بِدَلَكِ .

الجامع الصحيح لمحدثي ج ۱ ص ۲۹۳ باب السحر قيل انما هو في المصير

حضرت مشور بن مخورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق سے پہلے قربانی کی اور پے صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔

۱۲۷۷ عَنِ الْحُجَّاحِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَسَرَ رُعْرَجَ لَفْظٍ حَتَّى وَعَمِيهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَرَادَ الْهُدَاوُدُ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى اَوْ مَرَّ حَتَّى .

(مشکوٰۃ لمصاحیح ۲۵۷ باب الاحصار وفوت الحج)

حج حج بن عمرہ نصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی بڑی ٹوٹ جائے یا ٹنگڑا ہو جائے تو احرام کٹوں سکتا ہے اور سال آنکدہ اس کو حج کرنا ہوگا۔ اور بوداؤد کی ایک روایت میں ہے یا باہر ہو جائے۔ بہار شریعت ۶/۲۹۶

﴿حج فوت ہونے کا بیان﴾

۲۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمُرٍ قَالَ . شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَاتَا رَأْسَ لَيْلَتَيْنِ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ ذَرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الصُّبْرِ مِنْ لَيْلَةٍ جَمَعَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ

(اسنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۵۰ باب لو عرف بعرفه و لدار قطی ج ۲ ص ۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پایا اس نے حج پایا (بہر شریعت ۱۵/۶)

۱۲۸۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَفَعَ بِعَرَفَاتٍ بَلِيلٍ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ قَاتَهُ عَرَفَاتٍ بَلِيلٍ فَقَدْ قَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيَجْلُ بِغُمْرَةٍ وَعَيْنَهُ الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ . (والدار قطی ج ۲ ص ۲۴۱ باب کتاب الحج)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب سے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھاس ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہر شریعت ۱۵/۶)

۱۲۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلَّةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَمَنْ قَاتَهُ عَرَفَاتٍ فَقَدْ قَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيَجْلُ بِغُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ . (الدار قطی ج ۲ ص ۲۴۱ باب کتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب سے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہر شریعت ۱۵/۶)

﴿ حج بدل کا بیان ﴾

۱۲۹۱ عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من حج عن ابويه او قصي

عنهم مفر ما بُعث يوم القيامة مع الانهار (مسند الدارقطني ج ۲ باب كتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کے طرف سے تاوان دے کر سب روز قیامت ابراہیم کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵۳۶)

۱۲۹۲ عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من حج عن ابيه

وامته فقد قضى عنه حجته وكان له فضل عشر حجج (مسند الدارقطني ج ۲ باب ۲۶)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جو اپنے باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے اس حج کا ثواب ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۵۳۶)

۱۲۹۳ عن زید بن أسلم قال قال رسول الله ﷺ اد حج الرُّحْلُ عَنْ

وَالَّذِي تَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَهُمَا وَتَشْهَرُتُ اَزْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بَرٌّ

(مسند الدارقطني ج ۲ باب ۲۶)

زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی زوجیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ کے نزدیک نیکو کار لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵۳۶، ۱۵۳۷)

۱۲۹۴ عن أنس بن مالك قال سألت النبي ﷺ فقال يا رسول الله إنا

نَتَضَدَّى عَنْ مَوَاتَانَا وَمَحَجَّ عَنْهُمْ وَتَدْعُو لَهُمْ لِيُصَلَّ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ قَالَ : نَعَمْ . إِنَّهُ لَيُصَلُّ إِلَيْهِمْ وَإِنَّهُمْ لَيُفْرَحُونَ بِهِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالطَّنْبِي إِذَا أَهْدَى إِلَيْهِ . رَوَاهُ

ابو حفص الكبير العسكري (معجم الكبير شرح الهداية ج ۲ باب الحج عن الغير)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدمہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے پیسے دے کر تے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہو یہ کی دی جائے تو تم خوش ہو جاتے ہو۔

(بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۲۹۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاةً مِّنْ حَنَفِمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ لَمِى لُحُجٍّ كَرَّكَتْ بِنِ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَنْهَيْتْ عَلٰى لَوَاحِدَةٍ الْفَاحِشَ عَنْهُ ؟ لَانْ نَعْمَ وَذَلِكَ فِى حَجَّةِ الْوُدَّاعِ مُتَمَقِّ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناسک الفصل الاول ص ۲۶۱)

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہے، وردہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ کر نہیں جاسکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا، ہاں! اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۶۶: عَنْ ابْنِ رَزِيْنٍ الْعَقِيلِ لَمَّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنِي قَبِيْحًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ الْحُجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّفَرَ قَالَ احْبِسْ عَنْ ابْنِكَ وَاعْتَمِرْ

(ابو داؤد ۲۵۲/۱ باب امر من حج عن غيره، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۲ باب المناسک)

ابن رزین عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے، فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

﴿ہدی کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے

۲۱۸. وَمَنْ يُعْطِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَاِنَّهُ مِنْ تَقْرِى الْمُلُوبِ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحْنُهَا اِلَى الْيَبِ اَلْعَبِ وَكُلُّ اَمَةٍ جَعَلَ مَسْنِكًا لِّدُكْرُوَا سَمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا زَوْقَهُمْ مِنْ يَهْرَمَةٍ لَا تَعْلَمُ .

(الحج ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵)

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریں تو یہ دوس کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لیے چوپایوں میں فائدے ہیں۔ ایک مقرر میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس سے آزاد گھروں اور مراست کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لے لیں اس کے دیئے ہوئے ہے وہ ان چوپایوں پر۔

اور فرماتا ہے۔

۲۱۹. وَالَّذِي جَعَلَهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ لَّا تُكْرَؤُا اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَاِذَا وَجِئْتُ جُجُوبُهَا فَكُتِبُوا مِنْهَا وَاطِيعُوا الْقَابِيعَ وَالْمُنْعَرِ كَذَلِكَ نَحْرُنْهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِنَّ يَنْتَ اِلٰهَ لَعُوْمُهَا وَلَا جَمَؤُهَا وَلٰكِنْ يَنْتَ الْقَوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ مَعْرِهَا لَكُمْ لَتُكْرَؤُا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَنَشْرُ الْمُحْسِنِيْنَ .

(سورۃ الحج آیت ۳۶ ۳۷)

اور قربانی کے ڈیل دار چار اور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لوانیک پاؤں بندھے تین پاؤں سے

کھڑے پھر جب ان کی کرڈٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھانا اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت سے سوچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی یوں اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور بے محبوب خوش خبری سناؤ نیکی والوں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۲۹۷ عن عائشة قالت فَنَلْتُ قَلْبَهُ بِذِي نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَلْبَهُ وَ أَشْغَرَهَا وَ أَغْذَاهَا فَحَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَحْلَى لَهَا

(الصحيح لمسلم ج ۲۵، ۱: مشکوة المصابيح ۲۳ باب الہدی)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو قربانوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور نے ان کے گلوں میں ڈالے وہ ان کے گویاں جیے اور حرم کو روا نہ کیں۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۲۹۸ عن جابر قال : ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بِقَرَّةٍ يَوْمَ الْحَرِّ

وَعَنْهُ قَالَ : نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَسَاطَةٍ

(الصحيح لمسلم ج ۲۵، ۱: مشکوة المصابيح باب الہدی ص ۲۳۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ ذوالحجہ مطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۲۹۹ عن أبي الزُّبَيْرِ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ عَنْ زَيْنَبَ

الْهَدْيِ قَالُ : سَبَّغْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ . اَوْ كُنْهَا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اَلْحَنَّتْ اَلْبَهَا حَتَّى
تَجِدَ ظَهْرًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ المصابیح باب الہدی ص ۲۳۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے شاہک حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا . میں نے
نبی ﷺ کو فرماتے شاہک جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو جب تک
دوسری سواری نہ ملے۔ (بہار شریعت ۲/۱۱۳)

۱۳۰۰ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَئْءٍ عَشَرَ بِلْسَةٍ مَعَ رَجُلٍ
وَأَمَرَهُ فِيهَا فَقَالَ . يَا رَسُولَ اللَّهِ اَكَيْفَ اصْبَغُ بِمَا اَنْهَيْتُ عَلَيَّ مِنْهَا قَال : اِنْ حَزَمْتَ لَمْ
اصْبَغُ نَعْمَهَا فَيَنْ دَمَهَا ثُمَّ اِخْلَعْهَا عَلَيَّ صَفْحَتَهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا احَدٌ مِّنْ اَهْلِكَ
رُقَيْتِكَ . (مشکوٰۃ المصابیح ۲۳۱ باب الہدی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے
ساتھ حرم کو بھیجے انہوں نے عرض کی ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا اسے غر
کر دینا اور خون سے اس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں تم
اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔ (بہار شریعت ۶/۱۱۳)

۱۳۰۱ . عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اَشْرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَنْ اَقْرُمَ عَلَيَّ بِلْسَةٍ وَاَنْ الصَّلَاقِ
بِلِسْمِهَا وَتَجْلُوَ دِمَا وَاجْلِبَها وَاَنْ لَا اَعْطَى الْجِزَارَ مِنْهَا قَالَ : سَخَنَ نَعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۳۲ باب الہدی)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے بالور
پر ماسور فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کر دوں ورنہ قصاب کو اس میں
سے کچھ نہ دوں فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے۔ (بہار شریعت ۶/۱۱۳)

۱۳۰۲ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنْ اَعْطَمَ الْاَنَامُ

عَسَدُ اللَّهِ يَوْمَ السَّحَرِ يَوْمَ الْقَوِّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ : وَقُرْبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
بَلَدَاتٍ مَحْمَسٍ أَوْ سِتٍّ فَطَفَقَ يَرْدِفُهُنَّ إِلَيْهِ بِأَيْتِهِنَّ يَبْدَأُ قَلَمًا وَحِينَئِذٍ جُثُوبُهَا
قَالَ . فَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ حَبِيبَةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ : مَا قَالَ . قَالَ . هُنَّ شَاءَ الْقَتْلِ

(المس لا می تاؤدج ۲۴۵۱ باب لہدی ادا عطب قبل ان یبلغ)

عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ پانچ چھ اونٹ حضور کی خدمت میں قربانی
کے لیے پیش کئے گئے وہ سب حضور سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں جن
ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں
پھر جب ان کی کروٹیں زمین سے الگ گئیں تو فرمایا جو چاہے نکڑا لے لے۔

(بہار شریعت ۱/۱۶۵)

﴿فضائل مدینہ طیبہ﴾

۱۳۰۳ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال : لا یضر علی
لاوائہ المہینۃ ویشلتہا احد من امتی الا نکث لہ شیعا یوم القیامۃ او شہیدا رواہ
مسلم والترمذی وغیرہ (الصحيح لمسلم ج ۱، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۱۹)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف
و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی سرسری قیامت کے دن میں اس کا شفیق ہوں گا۔
(بہرثریت ۶ ص ۱۶۸)

۱۳۰۴ عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال : ائیس حرم
ما بیس لایسی المہینۃ ان یقطع عصبہا او یقل صلیہا وقال المہینۃ خیر لہم نو
کاسوا یعمون لا یدعہا احد وعبہ عنہا الا انزل اللہ بیہا من هو خیر منہ ولا یثب
اخذ علی لاوائہا وجہدہا الا نکث لہ شیعا او شہیدا یوم القیامۃ (رواہی روایت)
ولا یرید أخذ اهل المہینۃ بسوء الا اذاہ اللہ فی النار ذرب الرصاص وقریب
الجلجلی فی الماء (الصحيح لمسلم ج ۱، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۲۰ باب لا یرید
احد اهل المہینۃ بسوء الا اذاہ اللہ فی النار)

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر
جانتے مدینہ کو جو شخص بطور امراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس
سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا، روز قیامت میں اس کا شفیق
ہوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا مادہ کرے گا اللہ سے
آگ میں اس طرح پکھلائے گا جیسے جیسہ، یا اس طرح جیسے نمک پانی میں کھل جاتا ہے۔

(بہرثریت ۶ ص ۱۶۸)

۱۳۰۵ عن عمر رضی اللہ عنہ قال: تخلوا الشجر بالمہینۃ فاشتد البھل

لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَصْبِرُوا وَابْتَهِرُوا هَتَّى قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَابِعِكُمْ وَمَدَّ كُمْ
وَكُلُّوْا وَلَا تَصْرُقُوْا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْآلِئِينَ وَطَعَامُ الْآلِئِينَ يَكْفِي الْآرْبَعَةَ
وَطَعَامُ الْآرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّنَةَ وَإِنَّ الْبِرْكَاتِ فِي الْجَمَاعَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَشَتَّهَا كُتِبَ لَهُ شَهَادَةٌ وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ حَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيهَا
أَبْدَلَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُ خَيْرَ مَنَّهُ فِيهَا وَمَنْ ارَادَهَا بِسَوْءٍ أَدَبَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمَلْحُ فِي
الْمَاءِ رَوَاهُ الْإِمْرَأُ (التَّوَحُّبُ وَالْمَرْهَبُ ج ۱ ص ۲۲۲ بَابُ التَّوَحُّبِ لِي سَكَنِي الْعَدِيَّة)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا: سید ینہ پاک میں نرغ مہنگا ہو گیا تو
پریشانی سخت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر رو و خوش ہوا کہ میں نے تمہارے صاع
اور مد میں برکت ڈالی ہے۔ کہ وہ اور متفرق نہ ہو بے شک ایک دی کا کھانا دو آدمی کو کافی ہوگا
اور دو کا چار کو اور چار کا پانچ اور چھ کو اور بے شک جماعت میں برکت ہے تو جو اس کی تکلیف اور سختی
پر صبر کرے گا میں روز قیامت اس کا شیخ اور گواہ ہوں گا۔ اور جو اس سے عراض کرے قتل جائے
اللہ اس کے بدلے اس سے بہتر کوائے گا اور جو مد میں برکتی اور تکلیف کا رد کرے گا اس کو
اللہ ایسا کھانا دے گا جیسے تمک پالی میں پکھن جاتا ہے۔ (مرتب)

۱۳۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَهِيرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْعَدِيَّةُ خَيْرٌ
لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَغْلِبُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْأَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ
أَطَاعَهُمْ وَالْعَدِيَّةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَغْلِبُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْأَلُونَ
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْعَدِيَّةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَغْلِبُونَ

(صحيح البخاري ج ۱ ص ۲۵۲ بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْعَدِيَّةِ)

ابو سعید بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور
ان کو جو ان کی طاقت میں ہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔
اور شام فتح ہوگا، کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور فرمانبرداروں کو لے
جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا، جو لوگ جلد کرتے

آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور خاندانداروں کو لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۸، ۱۷۹)

۱۳۰۷ عن ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ ﷺ علی قبر حفص بن عبد المطلب فجعلوا یحجرون البصر علی وجہہ فتکشف فمداد و یحجرونہا علی قدمیہ فیکشف وجہہ فقال رسول اللہ ﷺ یحسبوا علی وجہہ واحضروا عنی قدمیہ من هذا الشجر قال فرفع رسول اللہ ﷺ راسہ فإذا اصحابہ یحجون فقال رسول اللہ ﷺ لا یاتی علی الناس زمان یحجرون النبی الا زیار فیضون منها مصعبا ومکثا ومزکا او قال مراکب فیکسرون الی ائمتھم ہم ائبت فانکم مارین جحار حدویہ والمدینۃ حیرتھم لو کانوا یحسبون رواہ الطبرانی فی الکبیر (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۲، ۲۲۳ باب ۲۵۱ فی فضل المدینہ)

ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے اس کے کفن کے لیے صرف ایک کھلی تھی جب لوگ سے کھینچ کر ان کا ہاتھ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کھل سے منہ چھپاؤ اور پاؤں پر کھسکاؤ اس اوپر حضور نے سر قدم کھنکھایا کہ یہ کوروتا پاپا فرمایا لوگوں پر ایک روئے آئے گا، ہر ملک کی طرف سے چائے کے اماں لھانا درپاس اور ساری انہیں لے گی، پھر وہاں سے گھر والوں کو بھیجیں گے۔ ۱۷۹ سے پاس ہے آؤ کہ تم ہی ذی شکر زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۹)

۱۳۰۸ عن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال من استطاع ان یحوز بالمدينة فلیحوز بها فانی اشد لمن یحوز بها رواہ الترمذی (ابن ماجہ و ابی حیان فی صحیحہ و السیاق)

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۳ باب ۲۵۱ فی فضل المدینہ شعب ۱۰۰۰ فی فضل المدینہ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے مدینہ کی شقاوت فرما اس مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شقاوت فرما اس کا۔ (بہار شریعت ۶/۱۶۹)

۱۳۰۹ عن الصُّحُبَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ نِّسِی لِحَبِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهُ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَا يَمُوْتَ اِلَّا بِالْحَدِيْثَةِ هَيِّمَتْ بِهَا فَانَّهُ مَنِ يُّعِثُّ بِهَا لَشُعْبَعٌ لَهُ اَوْ شَهِيدٌ لَهُ (رواه ابن حبان (التَّوَعُّبُ وَالرَّهْبُ ج ۲ ص ۲۲۳)

حضرت صمیدہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو چاہئے کہ اہدینہ میں مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا۔ (مرتب)

۱۳۱۰ عَنْ سُبُعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْحَدِيْثَةِ هَيِّمَتْ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَعْبَعًا اَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه لطيف بن يحيى الكبير (التَّوَعُّبُ وَالرَّهْبُ ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۴)

حضرت سبیدہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے مدینہ ہی میں مرے تو جو بھی مدینہ میں مرے گا میں پروردگار کی امت اس کا شفع یا گواہ ہوں گا۔ (مرتب)

۳۱۱ عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال كان الناس اذا رَأَوْ اَوَّلَ النَّبَرِ جَاءُوا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَذَا اَحَدُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ لَمْرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِدِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدُنِنَا اِنَّ اَبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَبِيْبَكَ وَسَيِّدَكَ وَنَبِيَّكَ عِنْدَكَ وَنَبِيَّكَ وَرَبَّكَ دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَنَبِيَّكَ اَدْعُوْكَ لِنَدِيْنَةِ بَنِي اِسْرٰءِيْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ اِلْمَكَّةَ وَمَقَلَهُ مَعَهُ قَالِي : ثُمَّ يَدْعُوْا خَصْرًا وَلَيْدَةً فَيُعْطِيْهِ ذَلِكَ اَنْتُمْ

(الصحيح لمسلم ح ۴۱۲۱ و التَّوَعُّبُ وَالرَّهْبُ ج ۲ ص ۲۲۶، ۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب لوگ شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کرتے حضور اسے لے کر یہ کہتے اکی تو ہمارے ہے

(۱) یہ نام اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں آپ دہو صحابہ کو رکنا سوا حق بولی کہ ہجرت یہاں ہوائی چار یاں کثرت ہوتی۔ یہ غم کو حصار دے مدینہ حبیب کے لیے امان کی کہ نہ سے اونچند یہاں برکتیں ہوں مولا مل والا صید ہائیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

ہمارے بھجوروں میں برکت دے اور ہمارے بچے ہمارے مدینے میں برکت کر اور ہمارے لیے
ہمارے صاع و مد میں برکت کر یا اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی
ہیں اور بیشک میں تیرے بندہ اور تیرے نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی اور میں مدینے
کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں سی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لیے نہیں نے کی اور تھی ہی اور
تجھے مدینے کی برکتیں مد سے دے چند ہوں پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے ہد کر وہ بھجور عطا
فرما دیتے۔ (مہار شریعت ۶/۲۹۶ ص ۷۰)

۱۳۱۲ عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنَّ رسول الله ﷺ قال: اللَّهُمَّ
حَبِّبْ الْمَدِينَةَ كَحُبِّ مَكَّةَ وَاشْدُدْ مَحَبَّتَهَا لَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا
وَأَهْلِهَا فَاعْلَمْهَا بِالْحَقِّعَةِ (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۲۶)

م امومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کو ہمارا
محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آس و بہ کو ہمارے لیے
درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بھجوروں کو برکت
میں بھیج دے۔ (۱) (مہار شریعت ۶/۲۹۶ ص ۷۰)

۲۱۳ عن أبي بن حنبلٍ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُ خَتَمَ
إِذَا كُنَّا عِنْدَ الشَّامِ الْأَيْ كَانَتْ لِسَعْدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ أَبْرَاهِيمَ
عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَلَيْكَ وَرَسُولُكَ وَالنَّبِيُّ
الدُّعَاكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مَثَلُ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ
وَأَعْمَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بِرُكْنَيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَسِيُّ (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۲۶/۲۲۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک
کہ سعد کی سیراب بھتی کے پاس پہنچے تو سر کا ﷺ نے کہا ہے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور خلیل
ہیں انہوں نے تیری بارگاہ میں مکہ والوں کے لیے برکت کی دعا کی وہ میں "محمد" تیرا بندہ اور
رسول ہوں میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مدینہ والوں کے صاع و مد میں ویسی ہی برکت عطا فرما
جیسی اہل مکہ کے لیے برکت دی اور دوئی برکت دے۔

۱۳۱۴ عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لنهم
بارك لنا في مدينتنا اللهم اجعل مع البركة بركة في نفسي وبيتي ما من
لعنينة شئ ولا شغب ولا ثغب إلا عليه ملكان يحرسانها (الترغيب والترهيب
ج ۲ باب الترغيب في مكي المدينة والصحيح لمسم ح ۴۱۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمیں
۷۲۷ ہجری میں برکت دے۔ اے اللہ ایک برکت کو دو برکتیں بنا اور جس کے قبضہ قدرت میں
میری جان ہے مدینہ کی ہر چیز۔ تجھے راستے سب پر دو فرشتے نگہبانی کرتے ہیں۔

۱۳۱۵ عن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لنهم
بالمدينة جفني ما جعلت بحكة من البركة (الترغيب والترهيب ج ۲ باب الترغيب
حضرت سید رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ مدینہ میں مکہ
کی برکت دوٹی بنا۔

۱۳۱۶ عن سعيد قال سمعت النبي ﷺ يقول لا يكلد أهل المدينة أحد
إلا أسمع كما يسمع أبلح في السماء (صحيح البخاري ج ۱ باب الايمان بالوراء الى
المدينة والترغيب والترهيب ۲۵۱۲ باب من اخافه من المدينة)

حضرت سعید سے مروی ڈو فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اہل مدینہ
کے ساتھ فریب کرے گا اس کا اہل گھل جائے گا جیسے مکہ پانی میں گھلتا ہے۔ (بہار شریعت ۷/۱۷۶)

۱۳۱۷ عن جابر بن عبد الله روى أنه تعالى عنهما قال قال رسول الله
ﷺ من اخاف أهل المدينة اخاف الله .

(الترغيب والترهيب ج ۲ باب الترغيب من اخافه من المدينة)
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اسے اللہ
تعالیٰ خوف میں ڈالے گا۔ (بہار شریعت ۷/۱۷۷)

۱۳۱۸ عن عباد بن الصامد رضي الله تعالى عنه عن رسول الله ﷺ
أنه قال : أنهم من ظنم أهل المدينة وأخافهم فأخذوا وعنه الله والملائكة
والناس أجمعين ولا يقبل منه عزت ولا عدل . رواه الطبراني في الأوسط الكبير

باصناد حیدر . (الترغیب والترہیب ج ۶ ص ۲۲۲، ۲۲۳)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ پر ظلم کرے، اور انہیں ڈرائے تو خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ص ۶۷۷)

۱۳۱۹: عَنِ السَّائِبِ بْنِ حَلَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
أَلَّوْهُمْ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخْلَفَهُمْ حَاقِقَةً وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ
أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صِرَافًا وَلَا عَدْلًا رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَيْرٍ

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳ باب خطابة اهل المدينة)

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے، اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ (مرتب)

۱۳۲۰: رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ مَنْ أَذَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَدَّى اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ
لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صِرَافٌ وَلَا عَدْلٌ . (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۴۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو اذیت دے گا اللہ اسے اذیت دے گا، اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ص ۶۷۷، ۱۷۸)

۱۳۲۱: عَنْ أَبِي طَرِيسَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمْرٌ بِفَرِيَةٍ قَاتِلُ
الْقَرَى يَقُولُونَ: يَفْرِطُ وَهِيَ لَمَدِينَةُ نَفْسِ النَّاسِ كَمَا يَنْهَى الْكُفْرُ عَنْهُنَّ الْمَدِينَةَ .
(صحيح البخاري ج ۶ ص ۲۵۲ باب فصل المدينة)

(۱) ہجرت سے دو شریک ہجرت کہتے تھے مگر اس نام سے پکارا جا رہا نہیں کہ مدینہ میں اس کی ممانعت آئی ہے اس کا نام اپنے اشعار میں مدینہ کو بڑا کھا کرتے ہیں انہیں اس سے احتیاط لازم رہا ہے شریعت میں تو اس لفظ کی جگہ مدینہ یا مدینہ کے نام ضرور ہے، لہذا یہ لفظ کھا کر اس کا نام نہیں لے سکتے۔ (۲) مدینہ الشریعہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی، سب پر غالب آئے گی لوگ اسے یثرب (۱) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱)

۱۳۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۲/۱ باب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں رجال آئے نہ طاعون۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱)

۱۳۲۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ بَقَائِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ بِحُرُوسِنَهَا ثُمَّ تَرْجِفُ الْمَدِينَةَ بِأَهْلِهَا تِلْكَ رَجْفَاتٌ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۳/۱ باب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے مدینے کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرانہ نہ کر پھرانہ دیتے ہوں دجال قرعہ (مدینہ) شور زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۹/۶)

﴿حاضری سرکارِ عظیم مدینہ طیبہ حضور نبی پاک ﷺ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۰: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا وَحِيمًا. (النساء ۶۴/۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں۔

احادیث

۱۳۲۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ

شَفَاعَتِي. (وفاء الوفاء ج ۲، ۳۹۴، جامع صغیر ص ۱۷۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب۔ (بہار شریعت ۱۷۲/۶)

۱۳۲۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَهْمُهُ

إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ شَفَاعَتِي أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وفاء الوفاء ج ۲، ۳۹۶/۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفع میں ہوں۔ (بہار شریعت ۱۷۲/۶)

۱۳۲۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ لِمَزَارِ

قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(وفاء الوفاء ج ۱، ۳۹۷/۱، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱، باب حرم الخبنة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

(بہار شریعت ۱۷۶)

۱۳۲۷: عَنْ خَاطِبِ بْنِ خَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمِينِ. (مکرم المصابیح ج ۳ ص ۲۷ حدیث ۵۶۱)

خاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا تو قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۶)

۱۳۲۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي مُعْتَمِدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بِلَاقِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِ.

(وطاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۹، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا کہ جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۶)

۱۳۲۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي

فَقَدْ جَفَانِي. (وطاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (بہار شریعت ۱۷۶)

